يا أهل الكتاب تعالوا إلى كلمة سواء بيننا وبينكم ألا نعبد إلا الله

الحمد لله الموفق انی کتبت هذه الرسالة والصحيفة العجالة لعلاج مرض المتنصرين الذي امتدّ مداه وعرقهم مُداه واكلهم نار انكار الفرقان والصول على كتاب الله القرآن۔ فاردنا ان نُنجيهم من مخلب الحِمام۔ ونريهم سمّ داءهم ونهديهم الى دواء السقام۔ فالفنا هذا الكتاب۔ مع انعام كثير لمن اجاب۔ وهو خمسة آلاف من الدراهم لكل من اتى بمثله واری الجواب۔ وهو بفضل الله حسن وطيب والطف وادق۔ وسميته الحصة الاولى من

نور الحق

عسى ربكم ان يرحمكم وان عدتم عدنا وجعلنا جهنم للكافرين حصيرا ان هذا القرآن يهدي للتي هي اقوم ويبشر المؤمنين الذين يعملون الصالحات ان لهم اجرا كبيرا

قد طبع في المطبع المصطفائي في لاهور سنة ۱۳۱۱ھ

بار اول جلد ۱۴۰۰

قیمت فی جلد ۱۲



الحمد لله رب العالمين والصلوة والسلام على سيد رسله وصفوة

تمام تعریفیں خدا کے لئے ثابت ہیں جو تمام عالموں کا پروردگار ہے اور درود اور سلام اُسکے نبیوں کے سردار پر ہو جو اُسکے دوستوں میں سے

احبته وخيرته من خلقه ومن كل ما ذرء وبرء وخاتم انبيائه وفخر اوليائه

برگزیدہ اور اسکی مخلوق اور ہر ایک پیدائش میں سے پسندیدہ اور خاتم الانبیاء اور فخر اولیا ہے۔ ہمارا سید ہمارا امام ہمارا نبی

سيدنا وامامنا ونبينا محمد المصطفى الذي هو شمس الله لتنوير قلوب اهل

محمد مصطفی جو زمین کے باشندوں کے دل روشن کرنے کے لئے خدا کا آفتاب ہے۔ اور سلام اور

الارضين - وآله وصحبه وكل من آمن واعتصم بحبل الله واتقى وجميع عباد الله

درود اُس کی آل اور اُسکے اصحاب اور ہر ایک پر جو مومن اور حبل اللہ سے پکڑنے والا اور متقی ہو اور ایسا ہی خدا کے

الصالحين - اما بعد فاعلموا ايها الاخوان بارك الله فيكم ولكم وعليكم ان فساد

تمام نیک بندوں پر سلام۔ بعد اسکے اے بھائیو خدا تم میں اور تمہارے لئے اور تم پر برکت نازل کرے تمہیں معلوم ہو

زماننا هذا قد بلغ الى النهاية وسود الشرك والفسق والارتداد وجوه كثير

کہ ہمارے اس زمانہ کا فساد انتہا تک پہنچ گیا اور شرک اور بدکاریوں اور بے ایمانیوں نے بہتوں کے مونہہ کو سیاہ

من الناس وانتابت الفتن المبيدة والبدعات المسحتة ولم تخل تتابع الى ان ادرك

کر دیا ہے اور ہلاک کرنیوالے فتنے اور بیخ کنی کرنے والی بدعتیں یکے بعد دیگرے ظاہر ہو رہی ہیں ان کا

حطب الضلالة الذين كانوا سفهاء بادي الراي وكانوا من تعاليم الله غافلين -

پے در پے آنا کم نہ ہوا یہاں تک کہ اُن لوگوں کو سرعت سے گھیر لیا جو احمق اور سرسری عقل والے اور الٰہی تعلیموں سے غافل تھے -

وانتم ترون العواصف التي هبت في هذه الايام والشرور التي هاجت وماجت

اور تم دیکھ رہے ہو کہ ان دنوں میں کیسی تیز آندھیاں چل رہی ہیں اور کیسی ہر ایک طرف سے شرارتیں برانگیختہ اور موجزن

من كلّ طرف وصبت كوابل على الاسلام حتى حلّ كلّ قلب حبّ الدنيا
ہوکر بارش کیطرح اسلام پر گر رہی ہین یہانتک کہ ہریک دل مین دُنیا کی محبت اور دنیا کی شہوات گھر کر گئین
وشهواتها الا الذي عصمه رحم الله فانثنى بفضل منه ورحمه وكان من المحفوظين
اور اُن سے کوئی نہین بچ سکا بجز اُسکے جسکو خدا کے رحم نے بچا لیا۔ جسپر رحم ہوا وہ فضل اور رحم الٰہی کے ساتھ ان تمام بلاؤں سے باہر نکل آیا
وترون كيف ذهبت ريح عامة المسلمين وتفرقوا وانتشروا انتشار الجراد
اور تم دیکھ رہے ہو کہ کیسی عام لوگون کی ہوا نکل گئی اور اُنمین نااتفاقی اور تفرقہ پیدا ہو گیا اور وہ ٹڈیون کیطرح
واستنّت نفوسهم الامّارة استنان الجياد وتركوا سير المتقين المتواضعين
الگ الگ جا پڑے اور اُن کے بیراہ نفسون نے خودرو گھوڑون کیطرح توسنے شروع کئے اور پرہیزگارون اور فروتنون کی خصلتین
هذه احوال العامة واما حال علماء هذه الديار فهو شر من ذلك ما بقي لاكثرهم شغل
اُنھون نے چھوڑ دین۔ یہ تو عام لوگون کا حال ہے مگر اس ملک کے اکثر عالمون کا حال اس سے بھی بدتر ہے ان مین سے بہتون کا شغل
من غير ان يكذّبوا صدوقا او يكفّروا مومنا وليس معهم من العلم الا كنغبة طير
بجز اسکے اور کچھ نہین کہ کسی سچے کو جھوٹا قرار دین یا کسی مومن کو کافر ٹھہرا دین انکا علم تو فقط اس قدر ہے جیسے کہ چھوٹے سے
الطيور او اقل منها ولكن الكبر اكبر من كبر الشياطين يعلون انفسهم بغير
بلکہ بہت سے کم قدر پرند کی چونچ مین پانی سما سکتا ہے مگر تکبر شیطان کے تکبر سے بھی زیادہ ہے۔ یہ لوگ اپنے تئین بے وجہ اونچا کھینچتے
حق ومن كان تبوّء ذروة في الفضل والعلم فهو ليس في اعينهم الا جاهل غبي
ہین اور جو شخص درحقیقت فضل اور علم کے بلند ٹیلے پر جاگزین ہو وہ انکی نظر مین ایک جاہل غبی ہے اور جو شخص
ومن ملاء قلبه ايمانا ومعرفة فهو ليس عندهم الا كافر دجّال فانظروا كيف
درحقیقت ایمان اور معرفت سے بھر گیا وہ انکے نزدیک ایک کافر دجال ہے۔ سو دیکھو کیسی حقیقتین
عميت عليهم الحقائق وكذلك يجعل الله مآل الزائغين المعتدين۔ وقد رأيتم
ان پر چھپ گئین اور خدا ایسا ہی اُن لوگون کا انجام کرتا ہے جو ٹیڑہی چلتے اور حد سے گذرتے ہین۔ اور آپ لوگون نے دیکھا
اننا كيف اوذينا من لسنهم انهم كذّبونا وشتمونا۔ لعنونا وما كان لهم علينا ذنب
کہ ہم کیسے ان لوگونکی زبانون سے ستائے گئے انہون نے ہمین جھٹلایا گالیان نکالین لعنتین کین اور ہمنے کوئی انکا گناہ نہین کیا تھا
وما كنّا مجرمين۔ ثم ما اقتصروا عليه بل جاؤا يهرعون الينا مشتعلين وسمّونا
اور نہ کوئی جرم سرزد ہوا تھا۔ پھر انہون نے اسی پر قناعت نہ کی بلکہ اشتعال طبع سے ہماری طرف دوڑے اور ہمارا نام

كافرين - وما كان لهم أن يتكلموا في مسلمين إلا خائفين ولكنهم لا يبالون

کا فر کہا اور انہیں نہیں چاہئے تھا کہ بے ڈر ہو کر مسلمانوں کے حق میں ایسے کلمات منہ پر لاتے مگر وہ لوگ خدا تعالیٰ کی مخالفت

في ذي الجلال بل لهم أعمال دون ذلك يقولون للمسلم لست مومنا

کی کچھ پروا نہیں کرتے بلکہ وہ تو اور ہی کاموں میں لگے ہوئے ہیں مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تو مومن نہیں

ويعلمون أنهم تركوا القرآن بقولهم هذا واتخذوه مهجورا فبعدوا عن الحق فقست

اور جانتے ہیں کہ ایسا کہنے سے وہ قرآن کو چھوڑتے ہیں اور قرآن کو تو وہ چھوڑ ہی بیٹھے ہیں سو اسی وجہ سے وہ سچائی سے دور جا پڑے

قلوبهم يفعلون ما يشاؤن ولا يتقون افتراءً ولا زورا وكذلك افتروا علينا وحثوا

اور انکے دل سخت ہو گئے جو چاہتے ہیں کرتے ہیں نہ افترا سے کچھ پرہیز [illegible] نہ جھوٹھ سے کچھ خوف اور اسی طرح انہوں نے ہم پر افترا کیا

ناسا كثيرا من ذوي سفه على إيذائنا وكفرونا من غير علم ولا برهان مبين -

اور بہت سے نادان لوگوں کو ہمارے ستانے کیلئے اٹھایا اور ہمیں کافر ٹھہرایا حالانکہ کوئی بھی وجہ کفر نہیں تھی -

وإمامهم في هذه الفتاوى شيخ عاري الجلدة من الحلل الإنسانية والديانة الإيمانية

اور ان فتووں میں پیشوا ان کا ایک شیخ ہے جو انسانیت کے پیرایہ سے بے بہرہ اور بے دیانت اور ایمانی دیانت سے عاری ہے

وتبعوه أمثاله جهلا وحمقا وما كنا مجهولين لا نعرف بل كانوا على إسلامنا مطلعين -

اور اسکے پیرو اسی کی مانند جو محض جہل اور حمق سے اسکے پیچھے ہو لئے اور ہم ایسے نہیں تھے جو ہمارا حال انہیں پوشیدہ ہو بلکہ ہمارے اسلام پر اطلاع رکھتے تھے

وما صرنا بتكفيرهم كافرين عند الله ولكن سُبر إيمانهم وتقواهم ومبلغ فهمهم وعلمهم

اور ہم ان کے کہنے سے ہم خدا کے نزدیک کافر نہیں ہو گئے مگر ان کا ایمان اور ان کا تقویٰ اور ان کا اندازہ فہم اور علم سب آزمایا

وتبين ما كانوا يستترون وبان أنهم كانوا حاسدين - يا حسرتا عليهم ما عطف

گیا اور جو کچھ وہ چھپاتے تھے وہ سب ظاہر ہو گیا اور کھل گیا کہ وہ [illegible] حاسد تھے - آہ [illegible] افسوس ان پر کہ ان میں سے ایک بھی ہماری طرف

إلينا أحد منهم ليسأل ما أشكل عليه علما ورفقا وما سمعنا صدقة مستفتٍ من المسترشدين

متوجہ نہ ہوا تا اپنی مشکلات کی نسبت علم اور رفق سے سوال کرے [illegible]

وما جاءنا أحد منهم بصدق القلب وصحة النية بل بادروا إلى التكفير [illegible] قبل

اور کوئی انہیں میں سے ہمارے پاس صدق قلب اور صحت نیت سے نہ آیا بلکہ جھٹ پٹ تکفیر کی طرف دوڑے قبل اسکے جو ہمارا کفر

أن يثبت كفرنا ثم ما اقتصروا عليه بل قالوا إن هؤلاء مرتدون خارجون من الدين

ثابت ہو کافر ٹھہرایا اور پھر اسی پر بس نہ کیا بلکہ یہ کہا کہ یہ لوگ مرتد اور دین سے [illegible]

وفي قتلهم اجر عظيم ونهب اموالهم حلال طيب ولو بالسرقة واخذ نساءهم
اور ان کا قتل کرنا بڑے ثواب کی بات ہے اور ان کا مال لوٹنا اگرچہ چوری سے ہی کیوں نہ ہو حلال طیب ہے، اور انکی عورتوں کو
وسبي ذراريهم عمل صالح حسن ومن انسل بسحرة وسقط على احد من مسافريهم
پکڑ لینا اور انکی اولاد کو غلام بنا لینا عمل صالح میں داخل ہے اور جو شخص فجر کو پہلے وقت اٹھے اور جنگل میں نکل جائے اور انکے مسافروں میں سے
كاللصوص فهو من نخب الصالحين - هذه اقوالهم وفتاواهم وما امتنعوا الى
کسی پر چوروں کیطرح ڈاکہ مارے تو وہ بڑا ہی نیکبخت اور چنے ہوئے لوگوں میں سے ہے - یہ انکی باتیں اور یہ انکے فتوے ہیں اور اب تک ان
هذا الوقت من هذه الفتن الصماء وما فاؤا الى الارعواء وما كانوا متندمين -
نہایت پر شتہ فتنوں سے باز نہیں آئے اور حیا کی طرف رجوع نہیں کیا اور نہ نادم ہوئے -
ولولا خوف سيف الدولة البرطانية لمزقونا كل ممزق ولكن هذه
اور اگر انگریزی سلطنت کی تلوار کا خوف نہ ہوتا تو ہمیں ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے لیکن یہ دولت
الدولة القاهرة السائسة المباركة لنا جزاها الله منّا خير الجزاء تؤوي
برطانیہ غالب اور ا سیاست جو ہمارے لئے مبارک ہے خدا اسکو ہماری طرف سے جزا خیر دے کمزوروں کو اپنی مہربانی
الضعفاء تحت جناح التحنّن والترحم فما كان لقوي ان يظلم الضعيف ونعيش
اور شفقت کے بازو کے نیچے پناہ دیتی ہے پس ایک کمزور پر زبردست کچھ تعدی نہیں کر سکتا سو ہم اس سلطنت
تحت ظلها بالامن والعافية شاكرين - وانّ هذا فضل الله علينا واحسانه انه
کے سایہ کے نیچے بڑے آرام اور امن سے زندگی بسر کر رہے ہیں اور شکرگذار ہیں اور یہ خدا کا فضل اور احسان ہے جو اس نے ہمیں کسی ایسے
ما فوّض امرنا الى ملك ظالم يدوسنا تحت الاقدام ولا يرحم بل اعطانا
ظالم بادشاہ کے حوالہ نہیں کیا جو ہمیں پیروں کے نیچے کچل ڈالتا اور کچھ رحم نہ کرتا بلکہ اس نے ہمیں ایک
ملكة راحمة التي تربينا بوابل الاحسان والاكرام وتنهضنا من حضيض
ایسی ملکہ عطا کی ہے جو ہم پر رحم کرتی ہے اور احسان کی بارش سے اور مہربانی کے مینہ سے ہماری پرورش فرماتی ہے اور ہمیں ذلت اور کمزوری کے
الضعف والهوان فجزاها الله خير ما جازى ملكاً عادلاً عن رعيته واجزل امتنانها
پستی سے اوپر کیطرف اٹھاتی ہے سو خدا اسکو وہ جزا خیر دے جو ایک عادل بادشاہ کو اسکی رعیت پروری کیوجہ سے ملتی ہے اور اسکو بہت ہی
وبارك فيها ولها وتفضّل عليها بنعماء التوحيد والاسلام ورحمها كما رحمنا
دے اور ہمیں اور اسکے لئے برکت نازل کرے اور اسپر یہ احسان بھی کرے کہ وہ مسلمان ہو جائے اور توحید اور اسلام کی نعمت اسکو ملے اور اسپر رحم کرے جیسا کہ

وهو ربنا ارحم الراحمين +

ہمپر رحم کیا اور وہ ہمارا خدا رحم مین سب سے بڑھکر ہے -

وانتم تعلمون ايها الاخوان ان فتاوى التكفير ما كانت

اور بھائیو آپ لوگ جانتے ہین کہ تکفیر کے فتوے کسی تحقیق پر مبنی نہین تھے

مبنية على تحقيق وما كان فيها رائحة صدق بل نسجوا كلها بمنسج الكيد

اور اُن مین سچائی کی بو بھی نہین تھی بلکہ وہ سب فتوے مکر اور ظلم اور جھوٹھ کی تر

والظلم والزور افتراء او حسدا من عند انفسهم وكانوا يعرفوننا ويعرفون ايماننا

پر بُنے گئے تھے لیکن محض افترا اور نفسانی حسد سے اور یہ لوگ خوب جانتے تھے کہ ہم مومن ہین اور

ويرون باعينهم انا نحن مسلمون نؤمن بالله الفرد الصمد الاحد قائلين لا اله الا

اپنی آنکھون سے دیکھتے تھے کہ ہم مسلمان ہیں خدائے واحد لاشریک پر ایمان لاتے ہین اور کلمہ لا اله الا الله کے قائل ہین۔

هو ونؤمن بكتاب الله القرآن ورسوله سيدنا محمد خاتم النبيين ونؤمن

اور خدا کی کتاب قرآن اور اُسکے رسول محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خاتم الانبیاء ہے مانتے ہین - اور فرشتون

بالملائكة ويوم البعث والجنة والنار ونصلي ونصوم ونستقبل القبلة ونحرم

اور یوم البعث اور دوزخ اور بہشت پر ایمان رکھتے ہین اور نماز پڑھتے اور روزہ رکھتے ہین اور اہل قبلہ ہین اور جو کچھ

ما حرم الله ورسوله ونحل ما احل الله ورسوله ولا نزيد في الشريعة ولا ننقص منها

خدا اور رسول نے حرام کیا اسکو حرام سمجھتے اور جو کچھ حلال کیا اسکو حلال قرار دیتے ہین اور نہ ہم شریعت مین کچھ بڑھاتے اور نہ کم کرتے ہین

مثقال ذرة ونقبل كلما جاء به رسول الله صلى الله عليه وسلم وان فهمنا او لم

اور ایکذرہ کی کمی بیشی نہین کرتے اور جو کچھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے ہمین پہنچا اسکو قبول کرتے ہین چاہے ہم اسکو سمجھین یا نہ سمجھے

نفهم سره ولم ندرك حقيقته وانا بفضل الله من المؤمنين الموحدين المسلمين

بھید کو سمجھ نہ سکین اور اسکی حقیقت تک پہنچ نہ سکین اور ہم اللہ کے فضل سے مومن موحد مسلم ہین -

وما خالفنا المكفرين الا في وفات عيسى ابن مريم عليه السلام

اور جن لوگون نے ہمین کافر ٹھہرایا ہے ان سے ہم صرف اس بات مین اُنکے مخالف ہین کہ ہم حضرت عیسے کی وفات

فاغتاظوا غيظا شديدا ومتوا منه كانهم لا يؤمنون باية يا عيسى اني متوفيك

کے قائل ہین پس وہ لوگ بہت غضبناک ہوکر اور غصے سے بھر گئے گویا انہین اس بات پر کچھ ایمان نہین کہ اے عیسے میں تجھے وفات دونگا

بوعد الوفات الذي قد صُرّح فيها وكانهم لا يعرفون اية فلما توفيتني التي فيها

اور نہ وعدہ وفات پر ایمان ہے جسکی اس آیت میں تصریح ہے اور گویا وہ لوگ اس آیت کو بھی پہنچانتے نہیں جسمیں حضرت عیسیٰ کی اقرار

اشارة الى انجاز هذا الوعد ووقوع الموت والايات بينة منكشفة فلعلهم في شك

ہے کہ تونے مجھ وفات دی سو وہی آیت فلما توفیتنی ہی جسمیں اس وعدہ موت کے پورے ہونے کیطرف اشارہ ہے جو آیت انی متوفیک

من كتاب مبين ـ فنبذوا كتاب الله وراء ظهورهم بعد ما كانوا مؤمنين ـ

مین ہو چکا تھا آیات کُھلے کھلے ہین مگر شاید یہ لوگ قرآن پر یقین نہیں رکھتے اور شک مین ہین اور کتاب اللہ کو انہون نے ایمان لانیکے بعد اپنی پس پشت پھینکدیا

وتعجبتُ ولا تعجّبَ من ختم الله واضلاله ان اكثر علماء هذه الديار

اور مینے تعجب کیا اور خدا کے قہر اور اُس کے گمراہ کرنے سے کچھ تعجب بھی نہیں کہ اسملک کے اکثر مولوی

فسدوا حتى عُطّلت حواسهم وسُلبت عقولهم وغُمرت مداركهم وكدرت آراءهم

بگڑ گئے یہانتک کہ اُن کے حواس بیکار اور معطل ہو گئے اور اُنکی عقلین مسلوب ہو گئیں اور انکی دماغی قوتین گم ہو گئیں

وغشيت اعينهم فيا عجبا لفعل الله وقهره كيف اخذ كلما كان عندهم من البصيرة

اور اُنکی رائون پر تاریکی چھا گئی اور آنکھوں پر پردے پڑ گئے سو تعجب خدا کا کام اور اُسکا قہر کس طرح اُسنے انکی بصیرت اور معرفت اور دانائی لے لی

والمعرفة والدراية وتركهم في ظلمات لا يبصرون لا يأخذهم رقة على مصائب

اور ان کو اندھیرے مین چھوڑ دیا اُن کا دل اسلام کی مصیبتین دیکھ کر کچھ بھی نرم نہیں ہوتا

الاسلام يكفروننا ويكفرون كل من خالفهم من المسلمين في ادنى امر ولو في بعض مسائل الاستنجاء

ہمیں کافر ٹہراتے ہین اور نہ صرف ہمیں بلکہ ہر ایک مسلمان انکے نزدیک کافر ہے جب کہ وہ ایک ادنیٰ بات مین بھی انکا مخالف

ويدّعون المسلمين بايديهم ويريدون ان يقللوا الاسلام ويرون باعينهم ان النصارى

اگرچہ کسی استنجا کے مسئلہ مین ہی اختلاف ہو مسلمانون کو دھکے دیدیکر دین سے باہر نکالتے ہین اور چاہتے ہین کہ اسلام بہت کم رہجائے اور اپنی آنکھون سے

قد غلبوا وكثر مذهبهم وامتد الى اقطار الارض وهم ينسلون من كل حدب واتخذوا

دیکھتے ہین کہ نصاریٰ غالب آگئے اور ان کا مذہب زمین پر بہت بڑھ گیا اور زمین کے کنارون تک پھیل گیا اور ہر ایک بلندی انہیں کے حصہ مین آگئی

العبد العاجز الها وابنا وابا ورسوا على خزعبلاتهم امثال الجبال والربا وعلماؤنا

اور ایک عاجز بندہ کو انہون نے خدا ٹہرایا اور اپنی طرف سے باپ اور بیٹا تراش لیا اور اپنی باطل باتون پر پہاڑون اور ٹیلون کی

هؤلاء عقدوا الجهلات لهم الحبا وصارت كلماتهم لزهر فريتهم كالصبا وجعلوا رواياتٍ

طرح استحکام پکڑ گئے اور یہ ہمارے مولوی لوگ اُنکے آگے اُنکی باطل باتون کے سننے کیلئے زانو بندکر بیٹھ گئے اور اُنکی باتین عیسائیون کے شگوفونکے لئے ہوا کے حکم مین ہوگئین

واهية كحاطب ليل او طالب سيل ونصروا النصارى بكلماتهم و
اور بیہودہ اور سست روایتیں انہوں نے جمع کیں جیسے کوئی رات کو ہر ایک قسم کی خشک تر لکڑی جمع کرتا ہو یا جیسے کوئی طوفان کا طالب ہو اور انہوں نے اپنی

قالوا ان المسيح منفرد ببعض صفاته وما وجد فيه من كمال وجلال وعظمة فهو
نصاریٰ کو اپنی باتوں سے مدد دی جیسا کہ انہوں نے کہا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے اور جو کمال اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں

لا يوجد في غيره انه كان على اعلى مراتب العصمة ما مسه الشيطان عند تولده
اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں وہ ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے شیطان نے اسکی پیدائش کے وقت اسکو

ومس غيره من الانبياء كلهم ولا شريك له في هذه الصفة حتى خاتم النبيين
چھوا نہیں اور بجز اسکے سب نبیوں کو چھوا اور کوئی شیطان کے مس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح اور اس صفت میں نبیوں میں سے اسکا کوئی شریک نہیں یہاں تک کہ

وقالوا انه كان خالق الطيور كخلق الله تعالى وجعل الله شريكه باذنه والطيور التي
اور خدا تعالیٰ کی طرح وہ پرندوں کا بھی خالق تھا اور خدا تعالیٰ نے اپنے اذن سے اسکو اپنا شریک بنایا۔ وہ پرندے جو

توجد في هذا العالم تنحصر في القسمين خلق الله وخلق المسيح فانظر كيف جعلوا
جو دنیا میں پائے جاتے ہیں دو قسم کے ہیں کچھ خدا کی پیدائش اور کچھ مسیح کی سو دیکھو کیونکر

ابن مريم من الخالقين۔ ويشيعون في الناس هذه العقائد ولا يدرون ما فيها
ابن مریم کو خالق بنا دیا۔ اور لوگوں میں یہ عقاید شائع کرتے ہیں اور نہیں جانتے کہ ان عقیدوں

من البلايا والمنايا ويؤيدون المتنصرين - وهلك بها الى الآن الوف من
میں کیا کیا بلائیں اور موتیں ہیں اور نصاریٰ کو مدد پہنچا رہے ہیں - اور ان عقاید کی شامت سے اب تک ہزاروں انسان

الناس ودخلوا في الملة النصرانية بعد ما كانوا مسلمين۔ وما كان في القرآن
ہلاک ہو گئے اور نصرانی مذہب میں داخل ہو گئے بعد اسکے جو وہ مسلمان تھے اور قرآن میں مسیح کے پرند

ذكر خلقه على الوجه الحقيقي وما قال الله تعالى عند ذكر هذه القصة فيصير
بنانے کا ذکر حقیقی طور پر کہیں بھی نہیں اور خدا نے اس قصے کے ذکر کرنے کے وقت یہ نہیں فرمایا کہ فیصیر

حيا باذن الله بل قال فيكون طيرا باذن الله فانظروا لفظ فيكون ولفظ طيرا
حیا باذن اللہ بلکہ یہ فرمایا کہ فیکون طیرا باذن اللہ سو لفظ فیکون اور لفظ طیرا میں غور کرو

لم اختارهما العليم الحكيم وترك لفظ يصير حيا فثبت من ههنا
کیوں اس علیم حکیم نے انہیں دونوں لفظوں کو اختیار کیا اور لفظ فیصیر حیا کو چھوڑ دیا سو اس جگہ ثابت ہوا کہ

ان الله ما اراد ههنا خلقا حقيقيا كخلقه عز وجل ويؤيده ما جاء في كتب

کہ اس جگہ خدا تعالیٰ کی مراد حقیقی خلق نہیں ہے اور وہ خالقیت مراد نہیں ہے جو اسکی ذات سے مخصوص ہے اور اسکی تائید وہ بیانات

التفسير من بعض الصحابة ان طير عيسیٰ ما كان يطير الا امام اعين الناس

کرتے ہیں جو بعض صحابہ سے تفسیروں میں بیان ہوئے ہیں اور وہ یہ کہ عیسیٰ کا پرندہ اسی وقت تک پرواز کرتا تھا جبتک کہ وہ لوگوں کی

فاذا غاب سقط على الارض ورجع الى اصله كعصا موسیٰ وكذلك كان احياء عيسیٰ

نظر کے سامنے رہتا تھا اور جب غائب ہوتا تھا تو گر جاتا تھا اور اپنی اصل کیطرف رجوع کرتا تھا جیسے عصا موسیٰ کی اور عیسیٰ کا مُردوں کو زندہ کرنا

فاين الحيات الحقيقي فلاجل ذلك اختار الله تعالى في هذا المقام الفاظا تناسب

بھی ایسا ہی تھا سو اس جگہ حیات حقیقی کہاں ثابت ہوئی سو اسی لئے خدا تعالیٰ نے اس مقام میں وہ لفظ اختیار کئے جو استعارات کے مناسب

الاستعارات ليشير الى الاعجاز الذي بلغ الى حد المجاز وذكر مجاز البيّن اعجازا

حال تھے تاکہ اس مجاز کی طرف اشارہ کرے جو اعجاز کی حد تک پہنچا تھا اور مجاز کو اسلئے ذکر کیا کہ تا اُن کے معجزہ کو

فحمله الجاهلون المستعجلون على الحقيقة وسلكوه مسلك خلق الله من غير تفاوت مع

جو خارق عادت تھا بیان فرمادے پس اس مجاز کو جاہلوں نے حقیقت پر حمل کر دیا اور اسی مرتبہ میں داخل کیا جو الٰہی پیدائش کا مرتبہ ہے حالانکہ

انه كان من نفخ المسيح وتاثير روحه من غير مقارنته دعاء فهلكوا واهلكوا كثيرا من

وہ صرف نفخ مسیح اور اسکی روح کی تاثیر سے تھا اور اسکے ساتھ کوئی دعا نہیں تھی سو ایسے سمجھنے والے ہلاک ہو اور بہتوں کو

الجاهلين - والقرآن لا يجعل شريكا في خلق الله احدا ولو في ذباب او بعوضة

جاہلوں میں سے ہلاک کیا - اور قرآن تو کسی کو خدا کی خالقیت میں شریک نہیں کرتا اگرچہ ایک مکھی بنانے یا ایک مچھر بنانے میں شراکت ہو

بل يقول انه واحد ذاتا وصفاتا فاقرؤا القرآن كالمتدبرين - فالامر الذي ثبت

بلکہ وہ کہتا ہے کہ خدا ذاتاً و صفاتاً واحد لاشریک ہے سو تم قرآن کو ایسا پڑھو جیسا کہ تدبر کرنیوالے پڑھتے ہیں - سو جو امر عقلاً و نقلاً

عقلا ونقلا واستدلالا لا ينكره احد الا الذي ما بقي في راسه مرة انسانية

واستدلالاً ثابت ہو گیا ہے اسکا کوئی انکار نہیں کرسکتا بجز ایسے شخص کے جسکے سر میں انسانی دانشمندی کا مادہ نہیں رہا

ولحق بالاخسرين السافلين - ولا يقول احد كمثل هذه الكلمات الا الذي نسي

اور زیان کاروں اور تحت الثریٰ جانیوالوں کے ساتھ جاملا - اور ایسی باتیں کوئی منہ پر نہیں لائیگا مگر وہی جو توحید کی

طريق التوحيد ومال الى الجاهلية الاولى وما بلغ نظره الى نتائجها الضرورية ومفاسدها

راہ کو بھول گیا اور پہلی جاہلیت کیطرف مائل ہو گیا اور اسکی نظر ان عقیدوں کے لازمی نتیجوں اور خرابیوں تک نہیں پہنچی

حاشیہ ۱ الخلق بالید / ۲ الاحیاء بالنفخ ۳ الاماتة بالنظر

المخفية او الذي رسا على جهله عمدًا وغرق في لجة التقليد غرقًا حتى فقد اثر
نہین پہنچ سکے یا وہ شخص ایسے کلمات کہیگا جو جہالت کی باتون پر اڑ بیٹھا اور تقلید کے دریا مین غرق ہوگیا یہانتک کہ انسانی

حرية الانسانية وسقط في شبكة لا تخلص منها وتابع اثر ابليس اللعين
آزادی کے نام ونشان کو کہو بیٹھا اور ایسے جال مین پہنس گیا جس سے نجات نہین اور ابلیس لعین کے نشان قدم کا پیرو ہوگیا

والذي آمن بالقرآن والقى نفسه تحت هدايا ته فلن يرضى بمثل هذه العقائد
اور وہ شخص جو قرآن پر ایمان لایا اور اسکی ہدایتون کے نیچے اپنے تئین ڈالدیا سو وہ ایسے عقائد پر کبہی راضی

بل لا يسوغ له قول يخالف القرآن بالبداهة ويعارض بيناته ومحكماته صريحًا
نہین ہوتا بلکہ وہ ایسی باتکو جو صریح قرآن کے مخالف اور اسکی محکم آیتون کے کہلے کہلے معارض ہین ناجائز

واي ذنب اكبر من ذلك ان احد ايومن بالقرآن ثم يرجع وينكر بعض هداياته
سمجہے گا اور اس سے بڑہکر اور کونسا گناہ ہوگا کہ ایک شخص قرآن پر ایمان لاکر پہر رجوع کرے اور اسکی بعض ہدایتون سے انکاری

ويتبع المتشابهات ويترك المحكمات ويحرف القرآن ويغير معانيه من مركزها
ہوجاے اور متشابہات کی پیروی کرنے لگے اور محکمات کو چہوڑدے اور قرآن کی تحریف کرے اور اسکے معانی کو اُن کے مرکز مستقیم

المستقيم ويوئيد باقواله قومًا مشركين ۔ ولكن الذي تمسك بكتاب الله وآمن
سے پہیر دے اور اپنی باتون سے مشرکون کو مدد دے ۔ مگر وہ شخص جسنے کتاب اللہ سے پنجہ مارا اور جو کچہہ اُسمین

بما فيه صدقًا وحقًا فاي حرج عليه واي ضير ان ترك روايات اخرى التي
ہے اُن سب باتون پر ایمان لایا اور سچ اور حق سمجہہ لیا پس اسپر کونسا ہرج اور کونسا مضایقہ ہے اگر وہ ایسی روایتون کو

تخالف بينات القرآن وليست ثابتة من رسول الله بثبوت قطعي يقيني الذي يساوي
چہوڑدے جو قرآن کے کہلے کہلے بیانات کی مخالف ہین اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسی قطعی اور یقینی طور سے ثابت نہین

ثبوت القرآن وتواتره او ترك مثلًا معاني تخالف نصوصه واختار الموافق ولو
جو قرآن کے ثبوت اور تواتر سے برابری کرسکے یا مثلاً کوئی ایسے معانی ترک کرے جو نصوص قرآنیہ کے مخالف ہین اور وہ معنے اختیار

بالتاويل بل هذا من سير الصالحين المتقين ۔ ومن سير الصديقة رضي الله عنها
کرے جو اسکے موافق ہین اگرچہ تاویل سے ہی سہی بلکہ یہ تو نیکبختون اور متقیون کا طریق ہے ۔ اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

ام المومنين ۔ فالواجب على المومن المسلم المتورع الذي يتقي الله حق التقاة
مادر مومنان کا طریق اور خصلت مین سے ہے پس ایسے شخص پر جو مومن مسلمان پرہیزگار ہے اور خدا سے جیساکہ حق ڈرنیکا ہے ڈرتا ہے واجب ہے

ان يعتصم بحبل الله القرآن ولا يبالي غيره الذي يخالفه واذا رأى وانكشف

جو حبل اللہ سے جو قرآن ہے پنجہ مارے اور اسکے غیر کی کچھ پروا نہ کرے جو اسکا مخالف ہے اور جب دیکھے اور جب اسپر کھلے کہ

عليه ان بعض العلماء من السلف او الخلف غلطوا في فهم امر فليس من ديانته

بعض علماء سلف مین سے یا خلف مین سے کسی بات کے سمجھنے مین غلطی مین پڑگئے ہین تو اسکی دیانت

ان يتبع اغلاطهم ويقبلها بغض البصر ولا يفارقها بتفهيم مفهم ويرسو عليها

سے بعید ہوگا کہ انکی غلطیونکی پیروی کرے اور آنکھ بند کرکے انکو قبول کرلیوے اور کسی سمجھانیوالے کے سمجھانے سے باز نہ آوے

ابدا ولا يلتفت الى الحق الذي حصحص والرشد الذي تبين فان امرا اذا ثبت

اور ہمیشہ انہین غلطیون پر اڑا رہے اور اس سچائی کیطرف جو کھل گئی اور اس ہدایت کیطرف جو ظاہر ہوگئی التفات نکرے کیونکہ جب ایک امر ثابت

فلا بد من قبوله ولا مفر منه مثلا جاء في حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم

ہوگیا تو اس کے قبول کرنیسے چارہ نہین اور اس سے کوئی گریز گاہ نہین مثلاً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

لا عدوى اي لا تجاوز علة من مريض الى غيره ولا يعدي شيء شيئا ولكن التجارب

لاعدوی یعنے ایک مرض دوسرے کو نہین لگتی یعنی تجاوز نہین کرتی ایک چیز دوسری تک لاکن طبی تجارب سے

الطبية قد اثبتت خلاف ذلك ونحن نرى باعيننا ان بعض الامراض مثلا

اس کے مخالف ثابت ہوگیا اور ہم اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ بعض مرضین مثلا

داء الجمرة التي يقال لها في الفارسية آتشك يعدي من امرأة مبتلاة بهذا المرض

آتشک کی بیماری ایک سے دوسرے کو لگجاتی ہے اور ایک آتشک زدہ عورت سے

رجلا ينكحها او بالعكس وكذلك نرى في عمل الابرة الذي مبني على تمير مادة مجدورة فانه

مرد کو آتشک ہو جاتی ہے اور ایسا ہی مرد سے عورت کو اور یہی صورت ٹیکا لگانے مین بھی مشاہدہ ہوتی ہے کیونکہ جسم چیچک کے ٹیکے

يبدي آثار الجدري في المعمول فيه فهذا هو العدوى فكيف ننكره فان انكاره

سے لیجاکر ملا کیا جاوے تو اسکے بدن پر بھی آثار چیچک ظاہر ہوجاتے ہین پس یہی تو عدوی ہے سو ہم کیونکر اسکا انکار کرسکتے ہین کیونکہ

انكار علوم حسية بديهية التي ثبتت عند مجربي صناعة الطب ما بقي فيها شك

اسکا انکار علوم حسیہ بدیہیہ کا انکار ہے جو تجارب طبیہ سے ثابت ہو چکے ہین اور ان مین ان بچون کو

الا لطفال اللاعبين في السكك فضلا عن رجال عاقلين فلا بد لنا من ان نؤول

بھی تک شک نہین رہا جو کوچہ ان مین کھیلتے پھرتے ہین چہ جائیکہ عقلمند مردونکو کچھ شک ہو پس ہمارے لئے ضروری ہے

هذا الحديث ونصرفه الى معاني لا تخالف الحقيقة الثابتة وان لا نفعل كذلك فكانا

کہ ہم اس حدیث کی تاویل کریں اور ان معانی کی طرف پھیر دیں جو ثابت شدہ حقیقت کے مخالف نہیں اور اگر ہم ایسا نہ کریں تو گویا ہم ہر ایک

دعونا كل مخالف ليضحك علينا وعلى مذهبنا فاذن ايدنا الساخرين - فنقول في تاويل

مخالف کو بلائیں گے تا وہ ہم پر اور ہمارے مذہب پر ٹھٹھا کرے اور اس صورت میں ہم ٹھٹھا کرنیوالوں کے مددگار ٹھہرینگے - پس ہم اس حدیث کی تاویل

هذا الحديث ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد من قوله لا عدوى نفي التاثير

یوں کریں گے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے قول لا عدوی میں ہرگز یہ ارادہ نہیں کیا کہ

من كل الوجوه وكيف وقد حذر من المجذوم في حديث آخر فما كان مراده من هذا

من کل الوجوہ ایک کی مرض دوسرے میں سرایت نہیں کرتی اور کیونکر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایسا کہہ سکتے

القول من غير ان التاثيرات كلها بيد الله تعالى ولا موثر في هذا العالم الدائر بالكون و

تھے جبکہ آپ نے ایک دوسری حدیث میں مجذوموں سے پرہیز کرنے کے لئے ممانعت فرمائی ہے اور ان کے چھونے سے ڈرایا پس آنحضرت صلعم کی اس بات

الفساد الا بحكمه وارادته ومشيته واذا اولنا كذلك تخلصنا من شبهات المعترضين

سے بجز اسکے کوئی مراد نہیں تھی کہ تمام تاثیریں عدوی وغیرہ کی خدا تعالیٰ کے ہاتھ میں ہیں اور بجز اسکے حکم اور ارادہ اور مشیت کے اس عالم کون اور فساد میں

والذي نفسي بيده ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ما اراد قط في هذا المقام وامثاله

کوئی موثر نہیں اور جبکہ ہم نے یہ تاویل کی تو ہمنے اعتراض کرنیوالوں کے اعتراضوں سے رہائی پائی اور مجھے اُس ذات کی قسم ہے کہ جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ رسول اللہ صلعم

من نزول عيسى وغيره الا معاني تاويلية فلا تعجل ولا تعن فتن المفسدين - هذا

نے اس مقام اور اسکے مشابہ دوسرے مقاموں میں جیسے نزول حضرت عیسیٰ وغیرہ میں بجز تاویلی معنوں کے اور کبھی مراد نہیں لیے پس تم مفسدوں کے فتنوں کے مددگار مت بنو

هو القول الحق فاقبلوا كلمة الحق ولو خرج من فم طفل فان السعادة كلها في

یہی سچی بات ہے سو سچ کو قبول کرو اور اگرچہ ایک بچہ کے منہ سے نکلا ہو کیونکہ تمام سعادت حق کے قبول کرنے میں ہے

قبول الحق فطوبى للذين يقبلون الحق خاضعين - والذين عادونا لا يقبلون

سو مبارک وہ لوگ جو حق کے قبول کرنے کیلئے جھک جاتے ہیں اور وہ لوگ جو ہم سے عداوت رکھتے ہیں وہ

الحق مع انه ليس فيه دقة واغماض بل هم يعلمون في قلوبهم انه الحق [illegible]

قبول نہیں کرتے باوجودیکہ کچھ اسمیں دقت نہیں مگر اپنے دلوں میں خود جانتے ہیں کہ وہ صریح اور صاف حق ہے —

واذا قيل لهم آمنوا بالحق الذي تبين وبالمعاني التي صحت [illegible]

اور جب انکو کہا جائے کہ حق تو کھل گیا اب تم اسکو قبول کرو اور ان معانی پر ایمان لاؤ جنکا صحیح ہونا ثابت ہوگیا تو [illegible]

+ (القائم [illegible]) [illegible]

بأمور تخالف أقوال أسلافنا وإن كان أسلافهم من الخاطئين المخطئين۔ ونرى

جو ہمارے متقدمین کے اقوال کے مخالف ہین اور اگرچہ اُن کے متقدمین نے اپنی راؤنین خطاہی کی ہو اور ہم دیکھتے ہین

أنهم قد خُنِقُوا وأن ثلوج البخل قد تساقطت على أرض قلوبهم بشدتها ومُدّا كانتها

کہ یہ لوگ دبائے گئے ہین اور بخل کی برفین کثرت کے ساتھ اور شدت کے ساتھ اُنکے دلونپر گرین اور اُن کے سبزہ کو

تخفّفت شطاءها وردفها حصا التعصب فسُحقت الاستعدادات تحتها كالحبّ

دبا لیا اور پیچھے سے تعصب کے سنگریزے آنپر پڑے سو اُنکی استعدادین اُنکے نیچے ایسی پیسی گئین جیسے

تحت مطرقة القين أو القطن تحت مطرقة الطارقين - والعجب منهم ومن عقلهم

لوہا لوہار کے ہتوڑے کے نیچے پس جاتا ہے یا روئی دھنئے کے دہنکی کے نیچے دہنی جاتی ہے اور اُنپر اور اُنکی عقل پر تعجب آتا ہے کہ وہ

أنهم يرون بأعينهم أن كلماتهم الباطلة المضلة قد أضرت الإسلام أضرّ ضرًا

اپنی آنکھون سے دیکھتے ہین کہ اُنکے کلمات باطلہ اسلام کو سخت نقصان پہنچا رہے ہین

عظيمًا والناس باستماعها يخرجون من دين الله أفواجا ويلحقون بالنصارى بما

اور لوگ اُنکی باتون کو سنکر دین اسلام سے نکلتے جاتے ہین اور نصاری مین داخل ہوتے جاتے ہین کیونکہ

سمعوا من صفات المسيح وعصمته الخاصة وخلوده إلى هذا الوقت وقدرته الكاملة

وہ مسیح کی عصمت خاصہ اور اس کا ابتک زندہ رہنا اور اُسکی قدرت کاملہ خالقیت مین

في الخلق والإحياء على قدرٍ ما وجد مثله في أحد من النبيين - ويشاهدون

اور زندہ کرنے مین اس مبالغہ سے سنتے ہین جسکی نظیر اور نبیون مین نہین پائی جاتی - اور یہ مولوی لوگ

(هذه العلماء) هذه المفاسد كلها ثم لا يتنبهون ولا يرتجف فؤادهم ولا تذوب أكبادهم

ان تمام فسادون کو دیکھ رہے ہین پھر خبردار نہین ہوتے اور اُن کے دل نہین کانپتے اور اُنکے جگر نہین پگھلتے

ولا يأخذهم رحم ورقة على أمة النبي ونبكي عليهم ونصرخ صرخة متموجة فلا يسمع

اور امت نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر کچھ بھی رحم نہین آتا ہم اُنپر گریہ کرتے اور پھوٹ پھوٹ کر روتے ہین سو کوئی ہماری گریہ کو

أحد بكاءنا ولا صراخنا بل يكفروننا متغاظين -

نہین سنتا اور نہ ہماری فریاد کو بلکہ وہ غصہ مین آکر کافر کہتے ہین -

وإنما مثلنا في هذه الأيام أيام غربة الإسلام كمثل خابط في وادٍ في الليلة

اور ہماری مثل ان دنون مین جو غربت اسلام کے دن ہین اُس مسافر کیطرح ہے جو جنگل مین اور اندھیری رات

المظلمة او صارخ في اللظى المضرمة۔ فلا نجد مغيثا من قومنا الا الواحد
مین بھٹکتا پھرتا ہے یا اسکی مثل جو بھڑکتی ہوئی آگ مین فریاد کر رہا ہے سو ہم کوئی فریادرس اپنی قوم مین نہین پاتے مگر

الذي هو رب العالمين۔ وانا يئسنا منهم غاية الياس كانا وضعنا هم
وہی ایک جو رب العالمین ہے اور ہم ان لوگون سے نہایت درجہ نا امید ہو گئے گویا ہمنے ان کو انکی

في قبورهم قلنا مرارا فما سمعوا وايقظنا انذارا فما استيقظوا وخضعنا
قبرونمین دفن کر دیا ہمنے بہت کہا مگر اُنہون نے نہین سُنا ہمنے خوف دلانے کے لئے جگایا پر وہ نہ اُٹھے ہم کئی

مرارا فما خضعوا فقلنا اخسئوا اخسئوا ان الله غني عنكم ولا يعباء بكم وسيأتي
مرتبہ جھکے پر وہ نہ جھکے آخر ہمنے کہا دور ہو جاؤ دفع ہو جاؤ خدا کو تمہاری کچھ بھی پروا نہین اور وہ ایسی قوم کو لے آئیگا

بقوم ينصرون دينه ويحبون الصادقين۔
جو اسکے دین کے مددگار ہونگے اور صادقون سے پیار کرینگے۔

فحاصل الكلام اني اذا رئيت هذه الامراض والسموم سارية
اب حاصل کلام یہ ہے کہ جب مینے یہ بیماریان اور یہ زہرین اس ملک کے اکثر مولویون

في عروق اكثر علماء الهند ورئيتهم في غنية من كتاب الله ورسوله بل رئيتهم ضاربين
مین دیکھین جو انکی رگون مین پہنچ چکی تھین اور لیجئے انکو اللہ کی کتاب اور اس کے رسول سے لاپروا پایا بلکہ مینے دیکھا کہ وہ لوگ

بعود ومزمار آخر وكل احد منهم زمار بما عنده من الخيالات الباطلة
اور ہی بانسلی بجا رہے ہین اور ہر ایک بانسلی بجانیوالا اپنے خیالات باطلہ کے طرز پر بجانے مین مشغول ہے

وارتضى بمعازفه النفسانية متمسكا بها ولا يتوبون ولا ينتهون بل اراهم
اور ہر ایک شخص اپنے نفسانی آلات سرود لئے بیٹھا ہے اور اُن سے خوش ہو کر نہ توبہ کرتے اور نہ ہٹتے ہین بلکہ مین دیکھتا ہون

يصرون ويفخرون على جهلاتهم ويصفقون بالايادي فرحين۔ ويكفرون
کہ وہ اپنے خیالات باطلہ پر اصرار کرتے اور ناز کرتے ہین اور خوشی سے تالیان بجاتے ہین اور بڑی دلیری سے مومنون کو

المومنين مجترئين كانهم في مامن من مواخذة الله ومحاسبانه وكان الله لا يسئل
کافر ٹھہراتے ہین گویا اُن کو خدا تعالی کے مواخذہ سے بکلی امن ہے اور اُسکے محاسبے سے بیغم ہین گویا خدا اُن سے

عنهم ولا يقول لم تقفون ما لم يكن لكم به علم ولا ينباء هم بما في صدورهم في يوم كلا
سوال نہین کریگا اور نہیں کہیگا کہ تم کیون ایسی بات کے پیچھے پڑے جسکا تمہین قطعی اور یقینی علم نہین تھا اور اُن کو دلی ارادے اُنپر ظاہر نہین کریگا ہرگز نہین

بل انهم من المسئولين۔
بلکہ اُن سے باز پرس ہوگی۔

ورئيتُ ان الفتن ليست محدودة الى انفسهم بل العامة قد
اور مینے دیکھا کہ فتنے آنہین کے ذات تک محدود نہین رہے بلکہ عوام الناس انکی سیٹی پر جمع ہوگئے

اجتمعوا على صفيرهم واغتروا بتقاريرهم اليابسة الملمعة فاشتعل غيظ العامة
ہین اور اُن کی خشک اور ملمع باتون پر فریفتہ ہوگئے سو عام لوگون کا غصہ ہمپر بہڑکا اور اُنکا

علينا وتموّج دمهم بتهييج المفترين۔ وحسبوهم عالمين متدينين صادقين۔
خون بباعث افترا پردازون کی انگیخت کے جوش مین آیا۔ اور انکو سمجھ لیا کہ یہ لوگ صاحب علم اور دیانت دار اور سچے ہین

فلما زلزلت ارض الهند كلها واحسست من العلماء البخل والحسد وضعتُ في
پس جب ہند کی زمین مین ایسا زلزلہ آیا کہ ساری زمین ہلگئی اور علما مین مینے بخل اور حسد پایا تو مینے اپنے دل مین ٹھان

نفسي ان اعرض عنهم فارًّا الى مكة وان اتوجّه الى صلحاء العرب ونجباء امّ القرى الذين
لیا کہ ان لوگون سے اعراض کرون اور مکہ کیطرف بہاگون اور صلحاء عرب اور مکہ کے برگزیدون کیطرف توجہ کرون کیونکہ وہ

خلقوا من طينة الحرية وتفوقوا درّ الاهلية فالقى الله في قلبي عند مسّ هذه
آزادی کی مٹی سے پیدا کئے گئے اور اہلیت کے دودھ سے پرورش پائے ہین سو خدا تعالی نے اس حاجت کے پیدا ہونیکے وقت

الحاجة ان اولف كتبا في لسان عربي مبين۔ فالفت بفضل الله ورحمته وتوفيقه
میرے دلمین یہ القا کیا کہ مین کہلی کہلی عربی مین چند کتابین تالیف کرون۔ سو مینے خدا کے فضل اور اسکی رحمت اور اسکی توفیق

كتابا اسمه التبليغ ثم كتابا آخر اسمه التحفة ثم كتابا آخر اسمه كرامات الصادقين
سے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام تبلیغ ہے پہر دوسری تالیف کی جسکا نام تحفہ ہے پہر تیسری تالیف کی جسکا نام کرامات الصادقین ہے

ثم الّفت بعدها حمامة البشرى فيه بشرى للذين يطلبون الحق وتفصيل كل
پہر چوتھی تالیف کی جسکا نام حمامۃ البشرے ہے اور حمامۃ البشری مین ان لوگون کے لئے بشارتین ہین جو حق کے طالب ہین

ما قلنا من قبل والتي تنال من تلك الرسائل متفرقا يعطي هذا الكتاب مجتمعا
اور نیز ہر ایک اس امر کی تفصیل ہے جسکو ہم پہلی کتابون مین بیان کر چکے ہین اور جو کچھ پہلی کتابون سے متفرق طور پر فوائد علمیہ کی بارش

للجائعين۔ ونسبته اليها كنسبة شجرة الى بذرها وجاء بحمد الله حسنا مبسوطا
ہوتی ہے یہ کتاب حمامۃ البشری بہوکہون کیلئے ایک ہی جگہ پر پیش کر دیتی ہے اور اسکی نسبت دوسری کتابون کی طرف ایسی ہے جیسے درخت کی اپنے بیج کیطرف اور بحمد اللہ یہ کتاب خوب اور مبسوط بن گئی

مباركًا واما ثمن هذه الكتب فهي هدية لبلاد الحجاز وبلاد الشام والعراق و
اور قیمت کے بارہ مین حال یہ ہی کہ یہ کتابین ملک حجاز اور بلاد شام اور عراق اور

للمصريين والافريقين كلهم ولكل من كان عالما منصفا مع صفر اليد واما غيرهم
مصریون اور افریقیون کیلئے تو مفت بطور ہدیہ ہین اور ایسا ہی اسکے لئے بھی جو عالم اور منصف مزاج اور تہیدست ہو اور دوسرے ان

فعليهم ان ارادوا اشتراءها ان يرسلوا روبية في ثمن الحمامة وكذلك في ثمن الكرامات
کو قیمت سے ملینگی سو اگر وہ خریدنا چاہین تو لازم ہے کہ حمامۃ البشری کی ایک روپیہ قیمت بھیجین اور ایسا ہی ایک روپیہ کرامات الصادقین

ونصفها في ثمن التبليغ وآنتين للتحفة ان كانوا مشترين۔ وانا نقصنا آنة من ثمن
کے لئے اور آٹھ آنہ تبلیغ کی قیمت اور دو آنہ تحفہ کی اگر خریداری کا ارادہ ہو اور ہمنے ایک آنہ تحفہ کی قیمت سے

التحفة رعاية للشائقين۔
بپاس خاطر شائقان کم کر دیا ہے۔

وما الفت هذه الكتب الا لكبادارض العرب وكان اعظم مرادي
اور مینے ان کتابون کو صرف زمین عرب کے جگر گوشون کے لئے تالیف کیا ہے اور میری بڑی مراد یہی تھی

ان تشيع كتبي في تلك الاماكن المقدسة والبلاد المباركة فرئيت ان شيوع
کہ ان مقدس جگہون اور مبارک شہرون مین میری کتابین شائع ہو جائین پس مینے دیکھا کہ کتابون کا

الكتب في تلك البلاد فرع لوجود رجل صالح يشيعها وايقنت ان شهرة كتبي وانتشارها
ان ملکون مین شائع ہونا ایک ایسے نیک انسان کے وجود کی فرع ہے جو شائع کرنیوالا ہو اور مینے یقین کیا کہ میری کتابون کا

في صلحاء العرب امر مستحيل من غير ان يجعل الله من لدنه ناصرا منهم ومن اخوانهم فكنت
صلحاء عرب مین شائع ہونا ایک امر محال ہے بجز اس صورت کے کہ خدا تعالیٰ اپنی طرف سے میرے لئے انہین سے اور ان کے بھائیون

ارفع اكف الضراعة والابتهال لتحصيل هذه المنية وتحقيق هذه البغية حتى اجيبت
مین سے کوئی مدد دینے والا مقرر کرے سو مین تضرع کے ہاتھ اٹھاتا اور دعائین عاجزی سے کرتا تھا کہ یہ آرزو اور مراد میری لئے حاصل

دعوتي واعطيت لي بغيتي وقاد الي فضل الله رجلا ذا علم وفهم ومناسبة ومن علماء
اور متحقق ہو یہان تک کہ میری دعا قبول کیگئی اور میری مراد مجھے دیگئی اور میری طرف خدا کا فضل ایک ایسے آدمی کو کھینچ لایا جو صاحب

العرب ومن الصالحين۔ ووجدته طيب الاعراق كريم الاخلاق مطهرة الفطرة لوذعيا
علم اور فہم اور مناسبت تھا اور نیکبختون مین سے تھا اور مینے اسکو پاک اصل اور پسندیدہ خلق والا اور پاک فطرت والا اور دانا اور بہ ہنر پایا

المعباد من المتقين - فابتهجت بلقائه الذي كان مرادي ومدعائي وحسبته باكورة
سو مینے اسکی ملاقات سے جو میری عین مراد تھی خوش ہوا اور اپنی دعا کا پہلا پہل مینے اس کو
دعائي ونفائس آلائي وتفاءلت به بخير يأتي وفضل يجيء وازدهاني الفرح وصرت يومئذ من المستبشرين
خیال کیا اور آینوالی خیر اور بیچائے والے فضل کیلئے مینے اسکو ایک نیکفال سمجھا اور کثرت خوشی نے مجھ کو بڑھا دیا اور میں
فهنيت نفسي هنالك وشكرت الله وقلت الحمد لك يارب العالمين -
ان لوگوں میں سے ہو گیا جو خوش ہوتے ہیں سو مینے اپنے نفس کو اسوقت مبارکباد دی اور خدا کا شکر کیا اور کہا کہ اے تمام جہانوں کے خدا تیرا
وتفصيل ذالك ان شابا صالحا وسيما جاءني من بلاد الشام اعني من
اور اس مجمل بیان کی تفصیل یہ ہے کہ بلاد شام سے ایک جوان صالح خوشرو میرے پاس آیا یعنے
طرابلس وقاده الحكيم العليم الي ولبث عندي الى سبعة اشهر اعني الى هذا الوقت
طرابلس سے اور حکیم و علیم اسکو میری طرف کھینچ لایا اور قریب سات مہینے کے یعنے اسوقت تک میرے
فتوسمت فيه الخير والرشد ووجدت في ميسمه انوار الصلاح ورئيت فيه سمت
پاس رہا اور مینے فراست سے اسکو وجود کو بامہر دیکھا اور اسمین رشد پایا اور اسکے چہرہ مین صلاحیت کے انوار پائے اور صلحا کے
الصالحين - ثم امعنت في حاله وقاله وتفحصت من ظاهره وباطن احواله بنور اعطي
نشان پائے - پھر مینے اسکے حال اور قال مین غور کی اور اس کے ظاہر اور باطن مین تفحص کیا اور اس نور اور
لي والهام قذف في قلبي فآنست حسن تقاته ورزانة حصاته ووجدته رجلا صالحا
الہام کے ساتھ دیکھا جو مجھکو عطا کیا گیا ہے سو مینے مشاہدہ کیا کہ وہ حقیقت مین نیک ہے اور متانت عقلی اسکو حاصل ہے اور آدمی نیکبخت
تقيا زاكيا على جذبات النفس وطاردها ومن المرتاضين - ثم اعطاه الله حظا من
ہے جس نے جذبات نفس پر لات ماری اور ان کو الگ کر دیا ہے اور ریاضت کش انسان ہے - پھر خدا نے اسکو کچھ حصہ میری
معرفتي فدخل في المبايعين - وقد انفتح عليه باب عجيب من معارفنا والف كتابا
شناخت کا عطا کیا سو وہ بیعت کرنے والوں مین داخل ہو گیا اور خدا تعالی نے ہماری معرفت کی باتوں مین سے ایک عجیب دروازہ اسپر
وسماه ايقاظ الناس وهو دليل واضح على سعة علمه وحجة منيرة على اصابة رايه
کھولدیا اور اسنے ایک کتاب تالیف کی جسکا نام ایقاظ الناس کہا اور وہ کتاب اسکی معلومات کی وسعت پر دلیل واضح ہے اور اسکی رائے صائب پر ایک
ويكفي لكل مضمار في مضمار ولما افضى في تاليف ذلك الكتاب جمع عنده كثيرا من كتب الحديث
روشن حجت ہے اور وہ کتاب ہر ایک مباحث کیلئے ہر ایک میدان مین کفایت کرتی ہے اور جب اسنے اس کتاب کا تالیف کرنا شروع کیا تو بہت سی حدیث کی کتابیں

والتفسير وفكر فكرا عميقا في كل امر فهو در افكاره و نور انظاره وليس علامة

اور تفسیر کی جمع کین اور ہر ایک امر مین پوری پوری غور کی سوہہ کتاب اسکے فکرون کا ایک دردہ اور اسکی نظرون کا ایک نور ہی

العارف من دون المعارف واني اذا قرءت كتابه وتصفحت ابوابه ورفعت جلبابه

اور عارف کی علامت اسکی معرفت کی باتین ہی ہوتی ہین اور جب مینے اسکی کتاب کو پڑہا اور صفحہ صفحہ کرکے اسکے باب دیکہے اور اسکی چادر

فاستملحت بيانه ومدحت شانه وما وجدت فيه شيئا شانه وادعو ان يشيع

اٹہائی تو مینے اسکے بیان کو ملیح پایا اور اسکی شان کی مینے تعریف کی اور مینے اسمین کوئی ایسی بات نہ پائی کہ جو اسکو بٹہ لگادے

الله كتابه مع كتبي ويضع فيه قبوليتا ويدخل فيه روحا منه ويجعل افئدة من

اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا اسکی کتاب کو میری کتابون کے ساتہہ شایع کرے اور اسمین قبولیت رکہدیوے اور اسمین اپنی طرف سے

الناس تهوى اليه وجزاه في الدارين وبارك في مقاصده ويدخله في المقبولين

ایک روح داخل کرے اور بعض دل پیدا کرے جو اسکی طرف جہکجادین اور اسکی مولف کو دونون جہانون مین بدلہ دے اور اسکے مقاصد مین برکت ڈالے

ولما فرغ من تاليف كتابه حمله اخلاصه على ان يكون مبلغ معارفنا الى علماء وطنه

اور اسکو مقبولون مین داخل کرے اور جب وہ اپنی تالیف سے فارغ ہوا تو اسکے اخلاص نے اسکو اس بات پر آمادہ کیا کہ ہماری معرفت کی باتون کو

ويخبرهم عن اخبارنا ويكون مناديا ويطلق نداءا في كل ناحية ويشيع الكتب

اپنے وطن کے علماء تک پہنچادے اور ہماری خبرین انہین پہنچاوے اور منادی بنکر ہر ایکطرف آوازین پہنچادے اور کتابون کو شایع کرے

لتيضح الامر على اهل تلك البلاد وهذا هو المراد الذي كنا ندعو له في الليل

تا ان لوگون پر حقیقت کہل جاوے اور یہ وہی مراد ہے جس کے لئے ہم دن رات دعائین کرتے تہے۔

والنهار واری انه رجل صادق القول والوعد يتقي الفضول في الكلام ولا يرتع اللسان

اور مین دیکہتا ہون کہ یہ شخص اپنے قول اور وعدہ مین مرد صادق ہے بیہودہ کلام سے پرہیز کرتا ہے اور زبان کو ہر ایک

في كل مرتع باطلاق الزمام ولقد ادخل الله حبنا في قلبه فيحبنا ونحبه وكلما وعد الا انجز وتكلم

چراگاہ مین مطلق العنان نہین چہوڑتا اور خدا تعالی نے ہماری محبت اسکے دل مین ڈالدی سو ہم سے وہ محبت رکہتا ہے اور ہم اس سے اور جو کچہ

فانتيقن انه هو اهله وسينجز كما وعد وارجوا ان يجعله الله سبب الريع بذرنا وسوغ

اسنے کہا اور وعدہ کیا مین یقین رکہتا ہون کہ وہ اسکا اہل ہے اور جیسا کہ کہا ویسا ہی کریگا اور مین امید رکہتا ہون کہ خدا اسکو ہمارے بیج کی نشو ونما اور

حلبنا وهو احسن المسببين ورئيت انه رجل مرتاض صابر لا يشكو ولا يفزع و رثيت

ترو تازگی کا باعث کرے اور ہمارا دودہ اسکے ذریعہ سے خوشگوار ہو جاوے اور خدا سب سببون سے نیک تر ہے اور مینے دیکہا کہ یہ شخص ریاضت کش اور صابر ہے شکوہ اور جزع فزع

مرارًا انه يقنع على ادنى الماكولات والملبوسات ولو لم يكن لحاف فلا يطلبه بل يدفع البرد
اسکی سیرت نہین اور مینے بارہا دیکھا کہ یہ شخص ادنی چیزون کے کہانے پر کفایت کرتا ہے اور ایسے ہی ادنی لبوسات پر اگر لحاف نہو تو اسکو مانگتا نہین

من التضحي واصطلاء الجمر ولا يسئل تعففا ووجدت فيه اثار الخشوع والحلم والانابة
بلکہ دہوپ مین بیٹہنے اور آگ سینکنے سے گذارہ کر لیتا ہی اور تکلیف اٹہا کر اپنے تئین سوال سے باز رکہتا ہی مینے اسمین فروتنی اور حلم اور انابت اور نرمی

ورقة القلب والله اعلم وهو حسيبه وما قلت الا ما رئيت فلا تعجبوا من رحمة الله ان تكشف
دل کو پایا اور خدا بہتر جانتا ہے اور وہ اسکا حسیب ہے مینے جو دیکہا سو کہا پس خدا کی رحمت سے کچہہ تعجب مت کرو کہ وہ اس شخص کی سعی

ما دهمنا من حرج بسعي هذا الرجل والله يفعل ما يشاء لا مانع لما اراد ولا راد لما جاد
سے ان حرجون کو اٹہا دے جو ہمین پہنچ گئے اور خدا جو چاہتا ہے کرتا ہے جس بات کو وہ چاہے کوئی اسکو روک نہین سکتا اور جو کچہہ

وهو حافظ دينه وناصر كل من ينصر الدين -
وہ دیوے کوئی اسکو رد نہین کر سکتا وہ اپنے دین کا حافظ ہی اور تمام ان لوگونکی مدد کرتا ہی جو اسکے دین کی مدد کرین -

واعلموا ايها الاخوان ان امر اشاعة الكتب في ديار العرب وتبليغ معاني
اور بہائیو یہ بہی تمہین معلوم رہی کہ دیار عرب مین کتابونکے شایع کرنیکا معاملہ اور ہماری کتابون کے عمدہ مطالب عرب کے

كتبنا اليهم ليس بشيئ هين بل امر ذو بال لا يتمه الا من هو اهله فان هذه المسائل الغامضة
لوگون تک پہنچانا کچہہ تہوڑی سی بات نہین بلکہ ایک عظیم الشان امر ہے اور اسکو وہی پورا کر سکتا ہی جو اسکا اہل ہو کیونکہ یہ باریک مسائل

التي كفرنا وكذبنا لها لا شك انها تصعب على علماء العرب كما صعبت على علماء هذه
جنکے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے اور جہٹلائے گئے کچہہ شک نہین کہ وہ عرب کے علما پر بہی ایسی ہی سخت گذرینگے جیسا کہ اس ملک کے مولویون پر

الديار لا سيما على اهل البوادي الذين لا يعلمون دقائق الحقيقة ولا يتدبرون حق
گذر رہی ہین بالخصوص عرب کے اہل بادیہ کو تو بہت ہی ناگوار ہونگے کیونکہ وہ باریک مسایل سے بیخبر ہین اور وہ جیسا کہ حق سوچنے کا

التدبر انظارهم سطحية وقلوبهم مستعجلة الا قليل منهم الذين انار الله فطرتهم وهم من النادرين
ہے سوچتے نہین اور انکی نظرین سطحی اور دل جلد باز ہین مگر انمین قلیل المقدار ایسے بہی ہین جنکی فطرتین روشن ہین اور ایسے لوگ کم پائے جاتے ہین

فلاجل تلك المشكلات التي سمعتم اقتضت المصلحة الدينية ان نتخير
سو ان مشکلات کیوجہ سے جو تم سن چکے مصلحت دینی نے تقاضا کیا جو اس کام کے لئے ہم عالم

لهذا الامر عالما مذكورا الذي اسمه محمد سعيدي النشار الحميدي الشامي ولا شك ان وجوده
مذکور کو منتخب کرین جس کا نام محمد سعیدی النشار الحمیدی الشامی ہی اور کچہہ شک نہین کہ اسکا وجود

* الحاشية - مسكنه طرابلس شام ملك سيرية ويقال لها باللغة الانكليزية تريولي وهي مدينة عظيمة على ساحل

لهذا المهم من المغتنمات ومجيئه عندنا من فضل قاضي الحاجات وهو خير قلبا ونعم
اس مہم کے لئے از بس غنیمت ہے اور اس کا اس جگہ آنا خدا تعالیٰ کے فضل میں سے ہے اور وہ نیکدل اور بہت اچھا آدمی
الرجل مع ان الضرورة قد اشتدت فلعل الله يصلح امرنا على يديه وهو هذا التقريب
ہے اور اس طرف ضرورت بھی سخت ہے پس شاید خدا اُسکے ہاتھ پر ہمارے کام کی اصلاح کرے اور وہ اس تقریب سے
يصل وطنه وينجو من تكاليف السفر الحنيف ويتخلص من مفارقة المالف والاليف
اپنے وطن میں پہنچ جاویگا اور سفر کی سخت مشقتوں سے نجات پاویگا اور وطن اور دوستوں کی جدائی سے بھی رہائی ہو اور تم کو خدا تعالےٰ
وتوجرون عليه من الله الرحيم اللطيف وما قلت الا لله وما انا الا ناصح امين۔
سے اجر ملے اور میں صرف خدا کے لئے یہ باتیں کی ہیں اور میں امانت سے نصیحت کرنیوالا ہوں۔
والذين يظنون ان اهل العرب لا يقبلون ولا يسمعون فليس عندنا جواب هذا الحق
اور وہ لوگ جن کا یہ گمان ہے کہ عرب کے لوگ قبول نہیں کریں گے اور نہ سنیں گے پس ہمارے پاس اس نادانی کا
من غير ان نحوقل على قولهم ونسترجع على فهمهم الا يعلمون ان العربيين سابقون
بجز اسکے اور کوئی جواب نہیں کہ ہم اُنکے اس خیال پر لاحول پڑھیں اور انکی سمجھ پر انا للہ کہیں کیا نہیں جانتے کہ عرب کے لوگ حق
في قبول الحق من الزمان القديم بل هم كالاصل في ذلك وغيرهم اغصانهم
کے قبول کرنے میں ہمیشہ اور قدیم زمانہ سے پیشدست رہے ہیں بلکہ وہ اسبات میں جڑ کیطرح ہیں اور دوسرے انکی شاخیں ہیں۔
ثم نقول ان هذا فعل الله رحمة منه والعرب احق واولى واقرب برحمته واني اجد
پھر ہم کہتے ہیں کہ یہ سارا کاروبار خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک رحمت ہے اور عرب کے لوگ الٰہی رحمت کو قبول کرنیکے لئے سب سے زیادہ حقدار اور
ريح فضل الله فلا تتكلموا بكلمات الياس ولا تكونوا من القانطين۔ ولا تظنوا ظن السوء
قریب اور نزدیک ہیں اور مجھے خدا تعالیٰ کے فضل کی خوشبو آرہی ہے سو تم نومیدی کی باتیں مت کرو اور نا اُمیدوں میں سے مت ہو جاؤ اور بدگمانیوں
وان بعض الظن اثم فاتقوا الظنون الفاسدة التي تتزعزع منها ارض ايمان الظانين
میں مت پڑو اور بعض ظن گناہ ہیں۔ سو تم ایسے ظن مت کرو جن سے بدگمان انسان کی ایمانی زمین ہلجاتی ہے اور نیت صالحہ
وتتزعزع النية الصالحة ويكثر وساوس الشياطين۔ وقوموا متوكلا على الله وتدموا
میں جنبش آتی ہے اور شیطانی وساوس بڑھتے ہیں۔ اور خدا اسکے توکل پر کھڑے ہو جاؤ
من خير ما استطعتم واعدوا لاخيكم من زاد يكفيه لسفره البحري والبري وكان
اور کوئی نیکی کرلو جو کر سکتے ہو اور اپنے بھائی کیلئے کچھ زاد سفر بہم پہنچاؤ جو اُسکے سفر بحری و بری کیلئے کافی ہو

الله معکم ووفقکم وھو خیر الموفقین +

خدا تمہارے ساتھ ہو اور تمہیں توفیق دے اور وہ بہتر توفیق دہندہ ہے -

فنرجو من اخلاص اھل الثروة والمقدرة ان یتوجھوا الی اھتمام

پس ہم اہل مقدور دوستون کے اخلاص سے امید رکھتے ہین کہ اس کام کے اہتمام کیطرف ساری دل

ھذا الامر بکل القلب وکل الھمة ولا حاجة الی ان نکثر القول ونبالغ فی الکلام ونستنھض

اور ساری ہمت سے مصروف ہون اور ہمین کچھ حاجت نہین کہ ہم زیادہ کہین اور کلام مین مبالغہ کرین اور پر تکلف

ھمم الاحبّاء والمخلصین ببیانات مملوة من التکلفات فانا نعلم ان الاشارة کافیة

بیانون سے اپنے دوستون اور مخلصون کو تحریک دین کیونکہ ہم جانتے ہین کہ انکے لئے اشارت کافی ہوگی

لاحبائنا المتصدقین - فلیعط کل احد منھم بقدر قدرته التی اعطاه الله ولا یستحیی

صدقہ کرنا انکی عادت ہے - پس چاہیئے کہ ہر ایک انمین سے بقدر خداداد استطاعت دیوے اور اس بات سے شرم نہ کرے

ولا یحتشم من ان ینفح بالقلیل ولیعلم ان الغرض ان یعطی ولو کانت فلسة او ربعه او قل

کہ وہ کچھ تھوڑا دیتا ہے اور یہ بات کو معلوم کرے کہ غرض اصلی یہ ہے کہ دیوے اگرچہ ایک پیسہ یا اسکا چوتھا حصہ یا کھجور

من الفتیل ومن کان ذا عیشة خضراء فلیعط بقدر حیثیته ان شاء - وما ھذا الاعمل

کے اندر کے چھلکے سے بھی تھوڑا اور جو شخص خوش اوقات کھاتا پیتا ہو سو اگر چاہے تو اپنی حیثیت کے مناسب دیوے اور یہ کام محض سد

طلاب وجه الله ومن یعمل مثقال ذرة خیرا یره ویبارک الله فی ماله واھله وعیاله وما تنفقون

اور اسکی خوشنودی کے لئے ہے اور جو شخص ایک ذرہ کے موافق بھی بھلائی کرے گا وہ اسکا اجر پائیگا اور خدا اسکے مال اور اہل اور عیال مین

فی سبیل الله فھو عائد الیکم فی الدنیا والاخرة ولا تزون خسرا فان اعطیتم بذرا فلکم زرا عت

برکت دیگا اور جو کچھ تم خدا کی راہ مین خرچ کروگے وہ تمہاری طرف دنیا اور آخرت مین پھر لوٹ کر واپس آئیگا اور تم نقصان نہین اٹھاؤگے پس اگر تم

وان اعطیتم قطرة فلکم بحر فضل من عند الله والله لا یضیع اجر المحسنین - ام حسبتم ان تغفروا

ایک بیج دوگے تو تمہارے لئے ایک زراعت ہوگی اگر قطرہ دوگے تو تمہارے لئے دریا ہوگا اور خدا نیکوکارونکا کبھی اجر ضائع نہین کرتا - کیا تم جانتے ہو کہ یون ہی

ویرضی عنکم ربکم ولما یجد کم ساعین لمرضاته والطائعین کالمخلصین - ایھا الرجال اتقوا الله

بخشے جاؤ اور خدا تم سے راضی ہوجائے اور ہنوز اس نے تمکو اپنی رضامندی کی راہون مین سرگرم نہ پایا ہو اور تم فرمانبردار اور مخلص اسکی نظر مین ٹھہرے ہو

وکونوا من الذین یوثرونه علی انفسھم واعلموا ان الله مع المتقین - انما اموالکم واولادکم فتنة

اے لوگو خدا سے ڈرو اور ان لوگونکی طرح ہو جاؤ جو خدا کو اپنی نفسون پر مقدم کرلیتے ہین اور یقیناً جانو کہ خدا پرہیزگارونکے ساتھ ہے تمہارے مال اور تمہاری اولاد آزمائش کی

وينظر الله اتحبونه او تحبون اشياء أخرى وستبعدون عن هذه اللذات ولا تبقى هذه المجالس

جگہ ہیں اور خدا دیکھتا ہے کہ تم اس سے پیار کرتے ہو یا دوسری چیزوں سے اور وہ وقت آتا ہے کہ تم ان لذتوں سے دور کر دیئے جاؤ گے اور یہ مجلسیں باقی نہیں رہینگی

ونظارتها ثم ترجعون الى الله وتسئلون عما عملتم وعما جاهدتم فى سبيله فقوموا ايها الناس

اور انکے دیکھنے والے پھر تم خدا تعالیٰ کے سامنے حاضر کئے جاؤ گے اور تمسے تمہارے اعمال کا سوال ہوگا اور یہ کہ تمنے اسکی راہ میں کیا کیا کوششیں کیں پس اُٹھو

قوموا الوقت يذهب قوموا سريعا ولا تقعدوا مع المترفين - ولسنا بالموجب حقا لمن لا يوجب

اے لوگو اُٹھو وقت جاتا ہے جلد اُٹھو اور آرام پسندوں کے ساتھ مت بیٹھو اور ہم کسی ایسے شخص پر کوئی حق واجب نہیں کرتے جو اپنے نفس پر بیان اجب

الحق على نفسه ولا يكلف الله نفسا الا وسعها وما انا من المتكلفين - وما اتوجه الا الى الذي يصدق

نہیں کرتا اور خدا کسی جان کو اُسیقدر تکلیف دیتا ہے جو اسکی وسعت میں ہے اور میں تکلف والوں میں سے نہیں ہوں - اور میں صرف ایسے شخص کیطرف توجہ کرتا ہوں جو محبت

الودّ واترك الذي منعه البخل فصد ولحق بالذين بخلوا فرد وعُدّ من المخذولين -

سے دوستی خالص کہتا ہے اور میں اسکو ترک کرتا ہوں جسکو بخل نے کار خیر سے منع کر دیا اور بخیلوں سے ملگیا اور رد کیا گیا اور محروموں میں سے شمار کیا گیا -

وليعجل المرسلون للارسال فان الوقت ضيق والضيف العزيز مستعد

اور چاہئیے کہ بھیجنے والے بھیجنے کیلئے جلدی کریں کیونکہ وقت تنگ ہے اور مہمان عزیز سفر کو تیار ہے اور ہم پر واجب

للسفر وقد وجب علينا اعلام المتغفلين باسرع اوقات فلا ينبغي ان تقعدوا كسالى بعد ما بينت

ہو چکا ہے کہ جو غفلت میں ہیں انکو بہت جلد متنبہ کریں پس مناسب نہیں کہ تم سستی کرکے بیٹھے رہو بعد اسکے جو ہمنے اس امر کی ضرورت

لكم ضرورة هذا الامر فقدموا للمعاضدة ولا تاخروا وانفضوا ايديكم تؤجروا وكونوا فى سبيل الله

بیان کر دی پس تم مدد کے لئے آگے قدم بڑھاؤ اور پیچھے مت ہٹو اور ہاتھوں کو جھاڑ دو تا مدد دیئے جاؤ اور خدا تعالیٰ کے راہ میں

سابقين - وليرسل ههنا فى قاديان من كان مرسلا من درهم او دينار وليبيّن فى مكتوبه

ایک دوسرے سے سبقت کرو اور چاہئیے کہ بھیجنے والا اسی جگہ قادیان میں بھیجے جو کچھ درہم یا دینار بھیجتا ہو اور اپنے خط میں بیان کر دے کہ یہ روپیہ

انه ارسل له بل الاولى ان يرسل اليه باسمه بلا واسطة ليجمع عنده كلما يجئ وليطمئن به قلبه

اسکے لئے بھیجا گیا ہے بلکہ بہتر تو یہ ہے کہ اسیکے نام سے بغیر میرے واسطہ کے بھیجے تا کہ جو کچھ آوے وہ سب اسکے پاس جمع ہوتا رہے اور تا کہ اسکو دل کو

وان نفس القربات اعلاء كلمة الاسلام وهذا وقته فلا تضيعوا وقتكم وقوموا كالخادمين

اس سے اطمینان ہو اور سب نیکی عملوں سے جو خدا تعالیٰ کی قربت کے لئے کئے جاتے ہیں کلمہ اسلام کی بلندی چاہنا زیادہ ثواب کا موجب ہے پس اپنے وقتوں کو ضائع مت کرو

ايها المسلمون فرّوا الى الله واتقوا الفتن التي هاجت وماجت حولكم وفيكم واعملوا

اے مسلمانوں خدا کیطرف بھاگو اور ان فتنوں سے بچو جو تمہارے آگے پیچھے اور تم میں موجیں مار رہے ہیں اور اُٹھ رہے ہیں

عملاً يرضاه ليكون لكم زلفى لديه ولتأخذكم رقة على دينكم فانه ضعف وبدء الشيب بفوديه

اور وہ عمل کرو جس سے خدا راضی ہو جاوے تا تمہیں خدا تعالی کے نزدیک درجہ ملے اور چاہیئے کہ تمہیں اپنے دین پر کچھ شفقت پیدا ہو کیونکہ وہ ضعیف ہے

والشيب غير طبعي حدث من نوازل الحادثات والتكاليف المتتابعات ولينظر كل احد منكم

اور اسکی کنپٹیوں میں بڑھاپے کے آثار پیدا ہو گئے ہیں اور یہ بڑھاپا غیر طبعی ہے جو حوادث نازلہ کے سبب اور تکالیف متواترہ کے باعث سے ظاہر ہو گیا اور چاہیئے کہ

عمله وليفتش خطراته وليزن بضاعته التي اعدها للآخرة ولينقد دراهمه التي جمعها لذلك

کہ ہر ایک شخص اپنے عملوں کو دیکھے اور اپنے دل کے خیالات کو ٹٹولے اور اپنی اس بضاعت کو تولے جو آخرت کیلئے تیار کی ہے اور اپنے

السفر هل هي وازنة جيدة او مغشوشة ناقصة ولا يخادع نفسه ولا يغرر بنفسه من المغشوشات

اس روپیہ کو کھرا کرے جو اس سفر کیلئے تیار کیا ہے کیا وہ پوری وزن کا اور کھرا ہے یا کھوٹا اور کم وزن کا ہے اور چاہیئے کہ اپنے نفس کو دھوکا نہ دے

وليتدارك قبل ذهاب الوقت ولا تقعد كالغافلين ـ

اور اسکو خطرہ میں نہ ڈالے اور چاہیئے کہ وقت سے پہلے تدارک کرے اور غافلوں کی طرح مت بیٹھا رہے

ايها الناس زكوا نفوسكم وطهروا صدوركم ولا تفرحكم جيفة الدنيا وشحومها

اے لوگو اپنے نفسوں کو صاف کرو اور اپنے سینوں کو پاک بناؤ اور تمہیں دنیا کا مردار اور اسکی چربیاں خوش نہ کریں

ولا تجلبكم اليها كلابها ولا تموتوا الا مسلمين مطهرين ـ ولا تتقوا لعن المخلوق فانه سهل هين

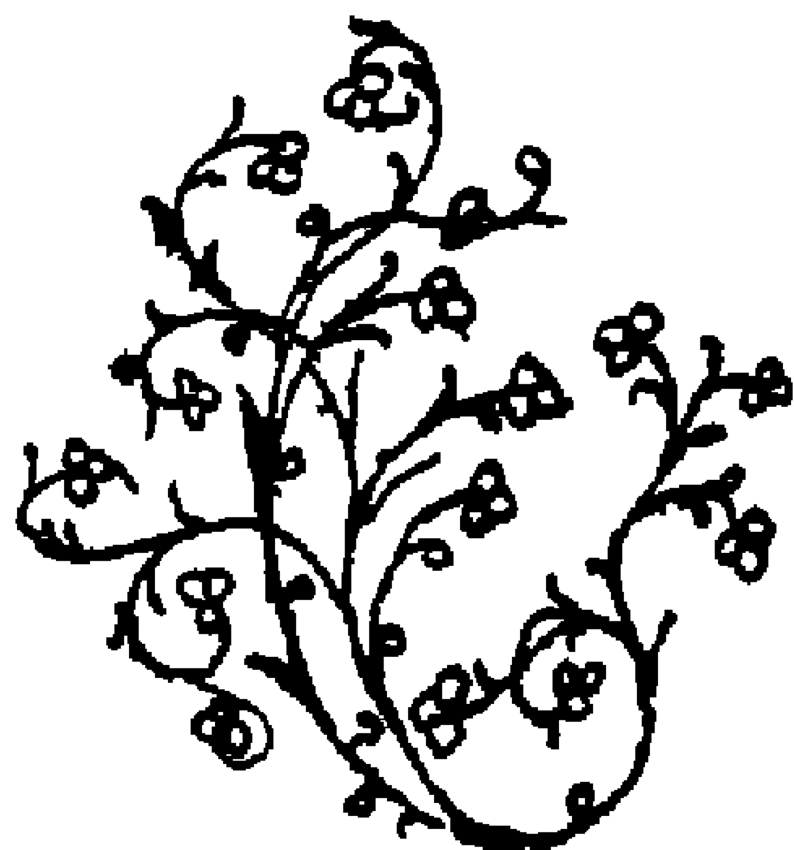
وہ خوش نہ کریں اسکے کتے تمہیں اس گوشت کیطرف نہ کھینچیں اور بجز پاک مسلمان ہونیکی حالت کے مت مرو اور خلقت کی لعنت سے مت ڈرو

واتقوا لعن اللاعن الذي يسود الوجوه لعنه ويلقي في هوة السافلين هذا ما اوصيناكم

کیونکہ وہ سہل اور آسان ہے اور اس خدا کی لعنت سے ڈرو جسکی لعنت مونہوں کو کالا کر دیتی ہے اور نیچے گرنیوالوں کے گڑھے میں ڈالتی ہے یہ ہماری نصیحت ہے

فتذكروا ما اوصينا واشهدوا انا بلغنا والله خير الشاهدين وآخر دعوانا ان الحمد لله رب العالمين

سو اس نصیحت کو یاد رکھو اور گواہ رہو کہ ہمنے نصیحت کو پہنچا دیا اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور آخری دعوت ہماری یہی ہے کہ تمام تعریفیں خدا کو ہیں



اعلان

نرجوان تتوجّه الدولة البرطانية بمرحمتها العظمى الى هذا

ہم امید رکھتے ہیں کہ سرکار انگریزی اپنے عظیم الشان رحم کی وجہ سے اس

الاعلان وتمعن بعد ایّها الی الصّل الّذی یلدغ

اعلان کیطرف توجہ کریگی اور اس مار سیرت کو مورد نظر عتاب فرمائیگی جو انکی خیرخواہوں کو

نصحائها ویتنضنض نضنضة الثعبان

کاٹتا ہے اور سانپوں کی طرح زبان ہلاتا ہے

یاقیصرة الهند صانك الله عن الآفات وكان لطفه معك فی كل ارادات الخیرات

اے قیصرہ ہند خدا تجھ کو آفتوں سے نگہ رکھے اور ہر یک خیر کے ارادہ میں اسکا

وحفظك عن الدواهی والحادثات جئناك مستغیثین بما اوذینا من لسان رجل وكلمه

لطف تیرے سا تھہ ہو اور خدا تجھ کو حوادث سے بچاوے ہم مستغیث بنکر تیرے پاس آئے ہیں کیونکہ ہم ایک شخص کی زبان اور

المحفظات وقد سمعنا انك تحلیت بمحاسن الاخلاق ـ وتخلیت فی عدلك مما یسم

اسکے رنجدہ کلمات سے ستائے گئے ہیں اور ہمنے سنا ہے کہ تو نیک خلقوں سے آراستہ ہے اور اپنے عدل میں ان باتوں سے خالی ہے

بالاخلاق وما زلت آخذة نفسك بالرحم والاشفاق ولا ترضی بجور الجائرین ـ

جن پر داغ عیب ہے اور رحم اور شفقت کو تو نے اپنے نفس کیلئے ایک خصلت لازمی ٹہرا دی ہے اور ظلم کرنیوالوں کے ظلم پر راضی نہیں ـ

هذا خُلقك ونحن مع ظل حمايتك نُلدغ من شر بعض المعادين
یہہ تیرا خلق ہے اور ہم باوجود ظل حمایت تیری کے بعض دشمنون کے نیش شرارت سے نیش زدہ اور

ونعضّ من انياب العاضين - ويصول علينا كل ضلّ بن ضُلّ ويسبّ نبيّنا الكريم
اُن کاٹنے والون کے دانتون سے کاٹے جاتے ہین اور ہر ایک شخص ہمپر حملہ کرتا ہی جسکو باپ دادون کو کوئی نہین پہچانتا اور ہر ایک جاہل ذلیل

كل جهول مهين - ويسعى اَنْ نُعدّ من الباغين -
ہماری نبی کریم کی اہانت کر رہا ہو اور کوشش کرتا ہو کہ ہم باغیون سے گنے جائین -

واما تفصيل هذا المجمل فاعلم يا قيصرة تزاد اقبالك وبارك الله في
اور اگر اس مجمل کی تفصیل چاہو تو اے قیصرہ تیرا اقبال زیادہ ہو اور خدا تیری دنیا مین برکت دے

دُنياكِ واصلح مآلك ان رجلا من الذين ارتدوا من دين الاسلام ودخلوا في
اور تیرا انجام بہی بخیر کرے تجہو معلوم ہو کہ ایک شخص نے ایسے لوگون مین سے جو اسلام سے نکلکر عیسائی ہو گئے ہین

الملة النصرانية اعني النصراني الذي يسمّي نفسه القسيس عماد الدين الف كتابا
یعنی ایک عیسائی جو اپنے تئین پادری عماد الدین کے نام سے موسوم کرتا ہے ایک کتاب

في هذه الايام لخدع العوام وسماه توزين الاقوال وذكر فيه بعض حالاتي بافتراءٍ محض
ان دنون مین عوام کو دہوکہ دینے کے لئے تالیف کی ہو اور اسکا نام توزین الاقوال رکہا ہی اور اسمین ایک خالص افترا

لا اصل له وقال ان هذا الرجل رجل مفسد ومن اهل العداوت واني وجدت في طريقته
کے طور پر میرے بعض حالات لکہے ہین اور بیان کیا ہو کہ یہہ شخص ایک مفسد آدمی اور گورنمنٹ کا دشمن ہو اور مجہو اسکے طریق چال چلن

مشيه آثار البغاوت وليس من نصحاء الدولة واتيقّن انه سيفعل كذا وكذا وانه
مین بغاوت کی نشانیان دکہائی دیتی ہین اور مین یقین رکہتا ہون کہ وہ ایسے ایسے کام کرے گا اور وہ

من المخالفين -
مخالفون سے ہے -

فالملخّص انه حث الحكومت في ذلك على ايذائي ومع ذلك فرّغ الله
پس خلاصہ کلام یہہ ہے کہ اس شخص نے حکام کو میری ایذا کے لئے برانگیختہ کیا ہو اور ساتہ اسکے مجہو گالیان

في سبّي وازدرائي وافرغ قذر لسانه على بعض احبائي واكثر القول في ديلتنا المقدسة
دینی اور تحقیر کرنے مین ہر قسم مبالغہ کیا کہ جو کچہہ اُسکے برتن مین تہا سب باہر نکالدیا اور نیز اپنی زبان کی پلیدی میری بعض دوستون پر ڈالی اور ہمارے

[illegible]

وشتم خیر الرسل صلی الله علیه وسلم وبالغ فی التوهین۔ وتکلم بکلمات ترتجف
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دین اور توہین مین مبالغہ کیا۔ اور ایسی باتین کہین جن سے
منها القلوب وتهیج فی الافئدة الکروب وسوف نکتب قلیلًا منها ونجوب استار
دل کانپ اُٹھتے ہین اور اتہین بے قراریان جوش مارتی ہین اور ہم کسیوقت انہین سے کچھہ تہوڑا سا لکھین گے
الجاهلین۔
اور جاہلونکی پردی پہاڑینگے

والان ننبّه الدولة العالیة مما افتری علینا وزعم کانا من اعداء الدولة
اور اب ہم گورنمنٹ عالیہ کو ان باتون کی اصل حقیقت سے مطلع کرتے ہین جو ہمپر اُسنے افترا کین اور گمان کیا
البرطانیة فلیعلم الدولة ان هذه المقالات کلها من قبیل صوغ الزور ونسج الشرور
کہ گویا ہم دولت برطانیہ کے بدخواہ ہین سو گورنمنٹ کو معلوم ہو کہ یہ تمام باتین از قبیل آرائش دروغ اور شرارت بافی ہین
ولیس فیها رائحة الصدق مثقال ذرّة وما حمله علی ذلك الا بعض المصالح التی
اور ایک ذرہ بہی سچائی کی بو اُنمین نہین اور ان باتون پر اسکو صرف اسکی بعض مصالح نے آمادہ کیا جو اُس نے ان
لاتی فی نفس تلك المکائد ولیسّرها اکابر القسیسین۔ والحمد لله ان کلماته المفتریات
فریبون کے اندر دیکھے ہین اور ایک یہہ بہی اُسکی غرض ہے کہ تا اپنے بڑے پادریونکو خوش کرے اور شکر خدا کا اُس کے خود ساختہ کلمات
شیء لا تخفی علی الدولة حقیقته فنحن فی مأمن من شره ونری خدماتنا اللامعة للرد
ایک ایسی چیز ہے جسکی حقیقت اس گورنمنٹ پر پوشیدہ نہین اور ہم اُسکی شرارت سے امن مین ہین اور ہم اپنی روشن خدمات کو اُسکی
علیها کالشهب للشیاطین۔ ولا یخفی علی الحکام طریقتی وشانی ولا امشی موارئًا
باتون کے رد کرنیکے لئے ایسی دیکھتے ہین کہ جیسے شہاب ثاقب شیاطین کے دفع کرنیکے لئے اور حکام پر میرا طرز اور طریق پوشیدہ نہین اور مین آنسے چہپکے
عنهم عیانی بل الحکومة البرطانیة تعرفنی وتعرف آبائی وتنظر مهیعی ومدعائی وتعرف
چلتا نہین بلکہ گورنمنٹ برطانیہ مجہے اور میرے باپ دادون کو خوب پہچانتی ہے اور میری راہ اور میری مدعا کو دیکھہ رہی ہے
اصلی ومنبعی ولا تجهل بیتی ومربعی وتعلم انا لسنا من المفسدین المعادین ولا البا غین
اور میرے اصل اور سرچشمہ کو جانتی ہے اور میرے خاندان سے بیخبر نہین اور جانتی ہے کہ ہم مفسدون اور دشمنون اور باغیون اور
الطاغین۔ وما خرجت الان من مغارة لتکون الدولة من امری فی غرارة
طاغیون مین سے نہین۔ اور مین ابہی کسی غار مین سے نہین نکلا تا کہ گورنمنٹ میرے معاملہ سے غافل ہو۔

بل الدولة على امثالنا من المباهين ـ ومن توسّم اقوالنا واستشف افعالنا
بلکہ یہ گورنمنٹ ہماری جیسے خیر خواہوں پر ناز کرتی ہے اور جو شخص ہماری باتوں کو بنظر غور دیکھے گا اور ہماری افعال پر

فلا تخفی علیہ اعمالنا وانا من الصادقین ـ والدولة تغوص الی اعماقنا ولیس علیہا
ایک عمیق نگاہ دوڑائیگا سو اسپر ہماری کارگذاریاں چھپی نہیں رہینگی اور ہم سچے ہیں اور یہ گورنمنٹ ہماری گہرائی تک غوطہ مار رہی ہے اور اسپر کچھ

الخفاء ـ ولہا افکار عادیات لا تواھقہا وجناء اذا ما ترکض آراءھا فی ارض مقاصدھا
امر پوشیدہ نہیں ـ اور اس گورنمنٹ کی فکریں تیز دوڑنیوالی ہیں کہ کوئی تیز اور مضبوط اونٹنی اُن کا مقابلہ نہیں کر سکتی جبوقت گورنمنٹ

فتفری ادیم الارضین ـ وکل عقل عندھا الا عقل الدین ـ ونرجوان یفتح اللہ علیہا
اپنی رایوں کو مقاصد کے زمین میں دوڑاتی ہے تو وہ رائیں روئے زمین کو کاٹتی ہوئی چلی جاتی ہیں اور ہر ایک عقل بجز دینی عقل کے

ھذا الباب ایضاً کما فتح ابواباً اُخری واللہ ارحم الراحمین ـ
اس گورنمنٹ کو حاصل ہے اور ہم امید رکھتے ہیں کہ یہ دروازہ بھی اسپر کھل جائے اور خدا ارحم الراحمین ہے

ولا یخفی علی ھذہ الدولة المبارکة انا من خدّامہا ونصحائہا ودواعی
اور گورنمنٹ پر پوشیدہ نہیں کہ ہم قدیم سے اُسکی خدمت کرنیوالے اور اسکے ناصح اور خیر خواہ نہیں سے ہیں

خیرھا من قدیم وجئناھا فی کل وقت بقلب صمیم وکان لابی عندھا زلفیٰ وخطاب التحسین
اور ہر ایک وقت پر دلی عزم سے ہم حاضر ہوتے رہے ہیں اور میرا باپ گورنمنٹ کے نزدیک صاحب مرتبہ اور قابل تحسین تھا

ولنا لدی ھذہ الدولة ایدی الخدمة ولا نظن ان تنسہا فی حین ـ وکان والدی
اور اس سرکار میں ہماری خدمات نمایاں ہیں اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہ گورنمنٹ کبھی ان خدمات کو بھلا دیگی اور میرا والد

المیرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطا محمد القادیانی من نصحاء الدولة وذوی الخلة و
میرزا غلام مرتضیٰ ابن میرزا عطا محمد رئیس قادیان اس گورنمنٹ کے خیر خواہوں اور مخلصوں میں سے تھا اور

عندھا من ارباب القربة وکان یصدر علی تکرمة العزة وکانت الدولة تعرفہ غایة المعرفة
اس کے نزدیک صاحب مرتبہ تھا اور صدر نشین بالبین عزت سمجھا گیا تھا اور یہ گورنمنٹ اسکو خوب پہچانتی تھی

وما کنا قط من ذوی الظنة بل ثبت خلاصنا فی اعین الناس کلہم وانکشف علی الحاکمین ـ
اور ہمپر کبھی کوئی بدگمانی نہیں ہوئی بلکہ ہمارا اخلاص تمام لوگوں کی نظروں میں ثابت ہو گیا اور حکام پر کھل گیا ـ

ولتسطلع الدولة حکامہا الذین جاؤنا ولبثوا بیننا کیف عشنا امام اعینہم وکیف سبقنا
اور سرکار انگریزی اپنے ان حکام سے دریافت کرے جو ہماری طرف آئے اور ہم میں رہے اور جنہوں نے انکی آنکھوں کے سامنے کیسی زندگی

فی کل خل متمع السابقین۔

بسر کی اور کس طرح ہم ہر یک صدقتمین سبقت کرنیوالون کے گروہ مین رہے۔

ولا حاجۃ الی تفصیل ھذہ الحقائق فان الدولۃ البریطانیۃ مطلعۃ

اور ان حقیقتون کے مفصل بیان کرنیکی کچھہ حاجت نہین کیونکہ سرکار انگریزی ہماری مراتب خلوص

علی مراتب خلوصنا وشئون خدماتنا والاعانات التی کانت تری منا وقتا بعد

اور انواع خدمات پر اطلاع رکھتی ہے اور ان اعانتون کو جانتی ہے جو وقتاً فوقتاً ہم سے ظہور مین آئین خاصکر

وقت وفی ایام فساد المفسدین۔ وتعلم الدولۃ ان ابی کیف مدّھا فی حین محاربات

دہلی کے مفسدہ کے وقت ہین۔ اور اس گورنمنٹ کو یہہ معلوم ہے کہ میرے والد نے کیونکر اسکو ایسے وقت مین

مشتدۃ الھبوب وفتن مشتطۃ اللھوب وانہ آتا الدولۃ خمسین خیلا مع الفوارس

مدد دی کہ جب لڑائیون کی ایک سخت آندھی چل رہی تہی اور فتنے بہڑک رہے تہے اور حد سے تجاوز کر گئے تہے سو میرے والد نے اس مفسدہ

مدداً منہ فی ایام المفسدۃ وسبق السابقین فی امدادات المال عند حلول

کے دنون مین پچاس گہوڑے معہ سوار اس گورنمنٹ کو امداد کی طور پر دئے اور اپنی حیثیت کے لحاظ سے امداد مین سب سے بڑھ گیا باوجودیکہ وہ

الاھوال مع ایام العسرۃ والاقلال وذھاب عھد الامارت الآبائیۃ وانقلاب الاحوال

زمانہ تنگی اور ناداری کا زمانہ تہا اور آبائی ریاست کا دور ختم ہوکر گردش کے دن آگئے تہے پس جو شخص ایک نظر صحیح اور

فلینظر من کان لہ نظر صحیح او قلب امین۔

دل امین رکہتا ہے اسکو چاہیئے کہ سوچے ؟ ۔

ولم یزل کان ابی مشغوف الخدمات حتی شاخ وجاء وقت الوفاۃ ووجب الارتحال ولو تصدّینا

اور میرا باپ اسیطرح خدمات مین مشغول رہا یہانتک کہ پیرانہ سالی تک پہنچگیا اور سفر آخرت کا وقت آگیا اور اگر

ذکر خدماتہ لضاق بنا المجال وعجزنا عن التدوین۔ فالملخص ان ابی لم یزل کان شائم

ہم اسکی تمام خدمات لکہنا چاہین تو اس جگہ سما نسکین اور ہم لکہنے سے عاجز رہجاوین۔ پس خلاصہ کلام یہ ہے کہ میرا باپ سرکار انگریزی کے

برق الدولۃ وقائماً علی الخدمۃ عند الضرورۃ حتی اعزتہ الدولۃ بمکاتیب رضاءھا وخصتہ

مراحم کا ہمیشہ امیدوار رہا اور عند الضرورت خدمتین بجا لاتا رہا یہانتک کہ سرکار انگریزی نے اپنی خوشنودی کی چٹھیات سے اسکو

فی کل وقت بعطاءھا واسمحت لہ بمواساتھا وتفضلت علیہ بمراعاتہا وحسبتہ من ودادھا

معزز کیا اور ہر ایک وقت اپنی عطاؤن کے ساتھ اسکو خاص فرمایا اور اسکی غمخواری فرمائی اور اسکی رعایت رکہی اور اسکو اپنے خیرخواہون

الخير ومن المخلصين ـ ثم اذا توفى ابى فقام مقامه فى هذه السير اخى الميرزا غلام قادر
اور مخلصون مین سے سمجھا ـ پھر جب میرا باپ وفات پا گیا تب ان خصلتون مین اسکا قائم مقام میرا بھائی ہوا جسکا نام میرزا غلام قادر

وغمرته مواهب الدولة كما غمرت والدي وتوفى اخي بعد ابى فى بضع سنين ـ ثم بعد وفاتهما
تھا اور سرکار انگریزی کی عنایات ایسی ہی اسکے شامل حال ہو گئین جیسی کہ میرے باپ کے شامل حال تھین اور میرا بھائی چند سال بعد اپنے والد کے فوت ہو گیا

قفوت اثرهما واقتديت سيرهما وذكرت عصرهما ولكنى ما كنت ذا خصب ونعمة وسعة وثروة
پھر ان دونون کی وفات کے بعد مین انکے نقش قدم پر چلا اور انکی سیرتون کی پیروی کی اور انکے زمانہ کو یاد کیا لیکن مین صاحب مال اور

ولا ذا املاك وارضين ـ بل تبتلت الى الله بعد ارتحالهما ولحقت بقوم منقطعين ـ
صاحب املاک نہین تھا بلکہ مین انکی وفات کے بعد اللہ جل شانہ کیطرف جھک گیا اور انہین جا ملا جنہون نے دنیا کا تعلق توڑ دیا

وجذبني ربي اليه واحسن مثواي واسبغ علىّ من نعماء الدين ـ وقادني من تدنسات
اور میرے رب نے اپنی طرف مجھے کھینچ لیا اور مجھے نیک جگہ دی اور اپنی نعمتون کو مجھ پر کامل کیا اور مجھے دنیا کے آلودگیون اور مکروہات

الدنيا الى حظيرة قدسه واعطاني ما اعطاني وجعلني من الملهمين المحدّثين ـ
سے نکال کر اپنی مقدس جگہ مین لے آیا اور مجھے اسنے دیا جو کچھ دیا اور مجھے ملہمون اور محدثون مین سے کر دیا

فما كان عندي من مال الدنيا وخيلها وافراسها غير اني اعطيت جياد الاقلام
سو میرے پاس دنیا کا مال اور دنیا کے گھوڑے اور دنیا کے سوار تو نہین تھے بجز اس کے کہ عمدہ گھوڑے قلمون

ورزقت جواهر الكلام واعطيت من نور تؤمنني العثار وبين لى الآثار فهذه
کے مجھکو عطا کئے گئے اور کلام کے جواہر مجھ کو دئے گئے اور وہ نور مجھ کو عطا ہوا جو مجھے لغزش سے بچاتا اور ربّ روی کے آثار مجھ پر

الدولة الالهية السماوية قد اغنتني وجبرت عيلتي واضاءتني ونورت ليلتي وادخلتني
ظاہر کرتا ہے پس اس الہی اور آسمانی دولت نے مجھے غنی کر دیا اور میری افلاس کا تدارک کیا اور مجھے روشن کیا اور میری رات کو منور کر دیا اور مجھے

فى المنعمين ـ فقصدت ان اعين الدولة البرطانية بهذا المال وان لم يكن لى
منعمون مین داخل کیا سو مینے چاہا کہ اس مال کے ساتھ گورنمنٹ برطانیہ کی مدد کرون اگرچہ میرے پاس

من الدراهم والخيل والبغال وما كنت من المتمولين ـ
روپیہ اور گھوڑے اور خچر تو نہین اور نہ مین مالدار ہون

فقمت لامدادها بقلمي ويدي وكان الله فى مددي وعاهدت الله تعالى
سو مین اسکی مدد کیلئے اپنے قلم اور ہاتھ سے اٹھا اور خدا میری مدد پر تھا اور مینے اسی زمانہ سے خدا تعالیٰ سے عہد کیا

مُنذ ذلك العهد ان لا اُولف كتاباً مبسوطاً من بعد الا واذكر فيه ذكر احسانات

کہ کوئی مبسوط کتاب بغیر اسکے تالیف نہین کرونگا جو اسمین احسانات قیصرہ ہند کا ذکر نہو اور نیز اسکے ان

قیصرة الهند وذکر منها التی وجب شکرها علی المسلمین ومع ذلك کان فی خاطری

تمام احسانون کا ذکر ہو جن کا شکر مسلمانون پر واجب ہو اور با وجود اسکے میرے دل مین یہہ بہی تہا کہ مین

اَنْ ادعوا القیصرة المکرمة الی الاسلام واهدیها الی الربّ الذی هو خالق

قیصرہ مکرمہ کو دعوت اسلام کرون اور اُس رب کیطرف اُسکو رہنمائی کرون جو درحقیقت مخلوقات کا رب ہے کیونکہ

الانام فانّها احسنتْ الینا والی اٰباءِنا وما کان جزاء الاحسان الا ان ندعولها فی

اُس کا احسان ہم پر اور ہمارے باپ دادون پر ہے اور احسان کا عوض بجز اسکے اور کچھہ نہین کہ ہم اُس کی

الدنیا دعاء الخیر والاقبال وفوز المرام ونسئل الله لعقباها ان ترزق توحید

دنیا کی خیر اور اقبال کے لئے دعا کرین اور اُسکی عقبیٰ کے لئے خدا تعالیٰ سے یہ مانگین کہ اسلامی توحید

الاسلام وتنتهج سبل الحق وتؤمن بعظمة الملیك العلام وتعرف الرب الذی احد صمد ما ولد وما

کی راہ اُس کے نصیب کرے اور حق کی راہون پر چلے اور اُس بادشاہ کی بزرگی کی قائل ہو جو غیب کی باتین جانتا ہے اور اُس کو پہچانے

وُلد وتعطیٰ نعماء ابد الآبدین

جو اکیلا اور تمام مخلوق کا مرجع اور نہ مولود اور نہ والد ہے اور اُسکو ابدی نعمتین ملین۔

فالّفتُ کتبا وحرّرت فی کل کتاب ان الدولة البریطانیة محسنة الی مسلمی

سو مینے کئی کتابین تالیف کین اور ہر یک کتاب مین مینے لکہا کہ دولت برطانیہ مسلمانون کی محسن ہے اور مسلمانون کی اولاد

الهند وتنتجعها ذراری المسلمین۔ فلا یجوز لاحد منهم ان یخرج علیها ویسطو کالبغاة

کی ذریعہ معاش ہے پس کسیکو اُنمین سے جائز نہین جو اُس پر خروج کرے اور باغیون کی طرح اُسپر حملہ آور ہو

العاصین۔ بل وجب علیهم شکر هذه الدولة واطاعتها فی المعروف فانها تحمی دماءهم

بلکہ اُن پر اِس گورنمنٹ کا شکر واجب ہے اور اُسکی اطاعت ضروری ہے کیونکہ یہ گورنمنٹ مسلمانون کے خونون اور

واموالهم وتحفظهم من سطوة کل ظالم وقد نجتنا من انواع الکروب وارتجاف القلوب

مالون کی حمایت کرتی ہے اور ہر یک ظالم کے حملہ سے اُنکو بچاتی ہے اور درحقیقت ہمین اسی نے بیقراریون اور دل کے لرزون سے

فان لم نشکر فکنا ظالمین۔ فالشکر واجب علینا دینا ودیانتا ومن لا یشکر الناس

بچایا۔ واگر شکر نکرین تو ظالم ٹہرین گے۔ پس شکر ہمپر از روے دین و دیانت کے واجب ہے اور جو شخص آدمیون کا شکر نہ کرے

ما شکر الله والله یحب المقسطین - وانا لن ننسی ایاما وازمنة مضت علینا قبلها
اُسنے خدا کا بھی شکر نہیں کیا اور خدا انہیں کو دوست رکھتا ہے جو طریق انصاف پر چلتے ہیں اور ہم اُن دنوں اور اُن زمانوں کو بھول نہیں
ووالله ما کان لنا امن فیها الی دقیقتین فضلا عن یوم او یومین وکنا نمسی ونصبح متخوفین
گئے جو اس گورنمنٹ سے پہلے ہم پر گذرے اور بخدا ہمیں اُن وقتوں میں دو منٹ بھی امن نہیں تھا چہ جائیکہ ایکدن یا دو دن ہوا اور ہم ڈرتے ڈرتے شام کرتے اور صبح کرتے
فاشعت تلک الکتب المحتویة علی تلک المضامین فی کل دیار وفی
یعنی اس مضمون کی کتابوں کو شایع کیا ہے اور تمام ملکوں اور تمام لوگوں میں انکو شہرت دی ہے اور ان کتابوں کو
اناس اجمعین - وارسلتها الی دیار بعیدة من العرب والعجم وغیرها لعل الطبائع الزائغة
یعنی دور دور کی ولایتوں میں بھیجا ہے جنمیں سے عرب اور عجم اور دوسرے ملک ہیں تا کہ کج طبیعتیں ان نصیحتوں سے
تکون مستقیمة بمواعظها ولعلها تکون صالحة لشکر الدولة وامتثالها وتقل غوائل
براہ راست آجائیں اور تا کہ وہ طبیعتیں اس گورنمنٹ کا شکر کرنے اور اسکی فرمانبرداری کے لئے صلاحیت پیدا کریں اور
المفسدین - ولعلهم یعلمون ان هذه الدولة محسنة الیهم فیحبونها طائعین - هذا
مفسدوں کی بلائیں کم ہو جائیں اور تا کہ وہ لوگ جانیں کہ یہ گورنمنٹ انکی محسن ہے اور محبت سے اسکی اطاعت کریں - یہہ میرا کام
عملی وهذه خدمتی والله یعلم نیتی وهو خیر المحاسبین - وما فعلت ذلک خوفا من هذه
اور یہہ میری خدمت ہے اور خدا میری نیت کو جانتا ہے - وہ سب سے بہتر محاسبہ کرنیوالا ہے اور میں نے یہہ کام گورنمنٹ سے ڈر کر نہیں کیا اور نہ اسکے
الدولة او طمعا فی انعامها واکرامها بل فعلت ذلک لله وامتثالا لامر خاتم النبیین - فان
کسی انعام کا امیدوار ہو کر کیا ہے بلکہ یہ کام محض لله اور نبی صلے الله علیہ وسلم کے فرمان کے مطابق کیا ہے کیونکہ ہمارے
نبینا وسیدنا ومولانا حبیب الله وخلیله محمد المصطفی صلعم قد امرنا ان نثنی علی
نبی اور ہمارے سردار اور ہمارے مولا نے جو خدا کا پیارا اور اس کا دوست محمد مصطفے صلی الله علیہ وسلم ہے ہمیں یہہ حکم دیا ہے کہ ہم انکی تعریف
المنعمین ونشکر [illegible] - فوجب [illegible] لذلک شکرها ونصرتها ما استطعت وبثثت منها
کریں جنکو ہم پر نعمت ہے [illegible] اسلئے میں نے اس گورنمنٹ کا شکر کیا اور جہاں تک بن پڑا اسکی مدد کی
واشعته فی کل بلدة من ملکها المعمورة الی بلاد العرب والروم وحثثت الناس علی طاعتها
اور اس کے [illegible] عرب اور روم تک شایع کیا اور لوگوں کو [illegible] کہ تا اسکی فرمانبرداری [illegible]
ومن کان فی شک فلیرجع الی کتابی البراهین - وان لم یکف لشکه فلینظر کتابی التبلیغ
اور جسکو شک ہو وہ میری کتاب براہین احمدیہ کی طرف رجوع کرے اور اگر وہ اسکے شک کے دور کرنیکے لئے [illegible]

وان لم يطمئن فليقرء كتابي الحمامة وان بقي معه ذالك شك فليفكر في كتابي الشهادة

اور اگر اس سے بھی مطمئن نہ ہو تو پھر میری کتاب حمامة البشریٰ کو پڑھے اور اگر پھر بھی کچھ شک رہ جائے تو پھر میری کتاب شہادة القرآن میں

وليس حرام عليه ان ينظر في هذه الرسالة ايضاً ليتضح عليه كيف اعلنت بصوت عال في

غور کرے اور اس پر حرام نہیں ہے جو اس رسالہ کو بھی دیکھے تاکہ اس پر کھل جائے کہ میں کیونکر بلند آواز سے کہہ رہا ہوں کہ اس گورنمنٹ سے

منع الجهاد والخروج على هذه الدولة وتخطية المجاهدين —

جہاد حرام ہے اور جو لوگ ایسا خیال رکھتے ہیں وہ خطا پر ہیں —

فلو كنت عدواً لهذه الدولة لفعلت فعلاً خلاف ذلك وما ارسلت

پس اگر میں اس گورنمنٹ کا دشمن ہوتا تو میں ایسے کام کرتا جو میری اس کارروائی کے مخالف ہوتی اور کتابیں

هذه الكتب في هذه الاشتهارات الى ديار العرب وبلاد اسلامية وما قدمت قدمي

اور یہ اشتہار ملک عرب اور دوسرے بلاد اسلامیہ کی طرف روانہ نہ کرتا اور ان نصیحتوں کیلئے آگے قدم

لهذه النصائح فانظروا يا اولي الابصار لم فعلت هذه الافعال ولم ارسلت هذه الكتب التي

نہ اٹھاتا۔ پس اے آنکھوں والو! تم سوچ کر دیکھو کہ یہ کام کیوں کئے اور کیوں یہ کتابیں جن میں جہاد کی سخت

فيها منع شديد من الجهاد لهذه الدولة في ديار العرب في غيرها من البلاد كنت ارجو

ممانعت لکھی ہے ملک عرب اور دوسرے اسلامی ملکوں میں بھیجیں کیا میں ان تحریروں سے

انعاماً من سكان تلك البلاد او كنت اعلم انهم يرضون عني بسماع تلك الكلمات ويزيدون

ان لوگوں کے انعام کی امید رکھتا تھا یا میں یہ جانتا تھا کہ وہ ان باتوں سے مجھ سے خوش ہو جائیں گے اور دوستی

في الاخوة والاتحاد فان لم يكن لي غرض من هذه الاغراض بل كانت النتيجة البديهية سخط القوم

و برادری میں ترقی کریں گے سو اگر ان غرضوں میں سے کوئی غرض نہیں تھی بلکہ کھلا کھلا نتیجہ قوم کی ناراضگی تھی اور ان کی

ونفورهم عني وطعنهم بالالسنة الحداد فبعده اي شيء حملني على ذلك أكانت لنفسي فائدة اخرى

نفرت [illegible] اور [illegible] طعن تھے سو اس کے بعد کس غرض نے مجھ کو اس کام پر آمادہ کیا کیا میرے لئے ان کتابوں کی

ارسال تلك الكتب الى ديار ليست داخلة تحت الحكومة البريطانية بل هي ممالك الاسلام

[illegible] ان ملکوں میں بھیجنے میں جو حکومت انگریزی میں داخل نہیں تھے بلکہ وہ اسلامی ملک تھے اور ان کے

ولم يخطر ببالهم دون ذلك كما لا يخفى على الخواص والعوام فان كانت فائدة مخفية فليبين لي

خیال بھی [illegible] تھے کچھ فائدہ تھا اور اگر کوئی فائدہ پوشیدہ تھا تو ایسا شخص جو میرے پر بدظنی رکھتا اور اعتراض کرنے والا ہے اس فائدہ کو بیان کرے

من كان من المرتابين والمعترضين عليّ ان كان من الصادقين حاشا ما كانت فائدة من
اگر وہ سچا ہے تو سمجھو کہ بجز اظہار حق کے کوئی فائدہ نہیں تھا

غير اظهار الحق بل انی سمعت ان اقوالی هذه قد احفظت بعض العلماء وكفرونی كالجهلاء
بلکہ مینے سُنا ہے کہ یہ میری باتین اور یہ تحریرین بعض علماء کے غضبناک ہونے کا موجب ہوئین اور جہالت سے

فما باليتهم بعد تفهم الحق وانكشاف طرق الاهتداء ورئيت ان هذا هو الحق فبينتها ولو كان
مجھ کو کافر ٹھہرایا سو مینے حق کے سمجھنے کے بعد اور ہدایت کا رستہ کھلنے کے پیچھے انکی کچھ بھی پروانہ کی اور مینے دیکھا کہ یہی حق ہے سو مینے بیان

قومی كارهين۔ فاذا ثبت خلوصی الی هذا المقدار وبرهنت عليه بقدرٍ كاف
کر دیا اگرچہ میری قوم کراہت کرتی رہی۔ پس جبکہ میرا خلوص اس گورنمنٹ سے اسقدر ثابت ہوا اور مینے اس قدر دلایل سے اسکو ثابت کر دیا

لاولی الابصار فمن يظن ظن السوء فی امري بعد الا الذي خبث عرقه كالفجار
جو دانشمندون کے لئے کافی ہین پس جو شخص اسکے بعد میرے پر بدگمانی کرے ایسا آدمی بجز ناپاک فطرت اور بجز ایسے شخص کے جسکی

وتدرب بالشر واللذع والابر وسير الاشرار وترك سير الصالحين۔
عادت مین شرارت اور شرارت داخل ہے اور کون ہو در حقیقت یہ اسی کا کام ہے جو شرارت کو پسند کرتا اور نیکبختی کی راہ کو چھوڑتا ہے۔

وما كان تاليفي فی العربية الا لمثل هذه الاغراض العظيمة ولم يخل
اور میرا عربی کتابون کا تالیف کرنا انہیں عظیم الشان غرضون کے لئے تھا اور میری کتابین عرب

تنتاب العربيين كتبي حتی رئيت فيهم اثار التاثير وجاءنی بعض منهم وراسلنی بعض
کے لوگون کو برابر پے در پے پہنچتی رہین یہاں تک کہ مینے انہین تاثیر کے نشان پائے اور بعض عرب میرے پاس

وبعضهم هجّنوا وبعضهم صلحوا ووافقوا كالمسترشدين۔
آئے اور بعضون نے خط و کتابت کی اور بعضون نے بدگوئی کی اور بعض صلاحیت پر آگئے اور موافق ہو گئے جیسا کہ حق کے طالبون کا کام ہے۔

وانی صرفت زمانا طويلا فی هذه الامدادات حتی مضت عليّ احدی
اور مینے ان امدادون مین ایک زمانہ طویل صرف کیا ہے یہان تک کہ گیارہ برس انہین اشاعتون مین

عشر سنة فی شغل الاشاعات وما كنت من القاصرين۔ فلي ان ادعی التفرد فی
گذر گئے اور مینے کچھ کوتاہی نہین کی پس مین یہ دعوی کر سکتا ہون کہ مین ان

هذه الخدمات ولي ان اقول انی وحيد فی هذه التائيدات ولي ان اقول انی
خدمات مین یکتا ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین ان تائیدات مین یگانہ ہون اور مین کہہ سکتا ہون کہ مین

حرزًا لها وحصن حافظ من الآفات وبشّرني ربي وقال ما كان الله ليعذّبهم وأنت

اس گورنمنٹ کیلئے بطور ایک تعویذ کے ہوں اور بطور ایک پناہ کے ہوں جو آفتوں سے بچاوے اور خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ

فيهم فليس للدولة نظيري ومثيلي في نصري وعوني وستعلم الدولة إن كانت

کہ خدا ایسا نہیں کہ انکو دکھ پہنچاوے اور تو انمیں ہو پس اس گورنمنٹ کی خیر خواہی اور مدد میں کوئی دوسرا شخص میری نظیر

من المتوسّمين۔

اور مثیل نہیں اور عنقریب یہ گورنمنٹ جان لیگی اگر مردم شناسی کا اسمیں مادہ ہے۔

وأما الذين دخلوا في الملة النصرانية تاركين دين الإسلام وباعدتهم

مگر وہ لوگ جو عیسائی دین میں داخل ہوئے اور دین اسلام اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو چھوڑ دیا سو ہم انکو ایسے

عن ظل خير الأنام فما نجدهم قائمين لخدمة الدولة والمخلصين لهذه الحضرة بل نجدهم

نہیں دیکھتے کہ سرکار انگریزی کی کچھ خدمت کرتے ہوں یا مخلص ہوں بلکہ ہم تو دیکھتے ہیں کہ وہ مداہنہ

مداهنين منافقين۔ وما دخلوا أكثرهم في دينهم إلا ليستطبّوا لوجع الجوع وليفعموا

اور نفاق سے زندگی بسر کرتے ہیں۔ اور اکثر لوگ دین عیسائی میں محض اسی لئے داخل ہوئے ہیں تا اپنی درد گرسنگی کا علاج

كأس الولوع فسيبتسرون ذات بكرة إذا رأوا أنهم أخرجوا من روض الرتوع ويعجبون

کریں اور اپنے حرص کے پیالوں کو لبالب بھر دیں سو کسی صبح یہ لوگ ترش ترش ہو جائیں گے جبکہ دیکھیں گے کہ چراگاہ

الناس من وشك الرجوع ونحن نراهم منذ أعوام مناجين للإخفار كالشام ولا نجد فيهم

سے نکالے گئے اور لوگوں کو اپنے جلد پھرنے سے تعجب میں ڈالیں گے اور ہم تو انکو کئی برسوں سے دیکھ رہے ہیں

شيئا من الأوصاف إلا عشق الصُّعُف والصحاف وإلف الجيفة كالغداف وما نجدهم

کہ وہ اپنا مذہبی قول و اقرار توڑنے کو تیار ہیں اور ہم انمیں بجز اسکے کوئی خوبی نہیں پاتے کہ وہ شراب اور خوش مزہ کھانوں کے پیالوں

إلا مترفين۔ وستعلم الدولة البريطانية كم منهم من المخلصين الصادقين۔ وإنّا

میں بھرے ہوئے ہوں عاشق ہیں اور دنیا کے مردار کے ایسے دوست ہیں جیسے کوّا اور ہم انکو جانتے ہیں کہ دنیاوی نفسوں نے انکو بے راہ کر دیا اور عنقریب گورنمنٹ

نشاهد بأعيننا أن أكثرهم قد خرجوا من الإسلام ودخلوا في النصارى من التكاليف

انگریزی جان لیگی کہ کس قدر انمیں مخلص صادق ہیں۔ اور بخدا ہم اپنی آنکھوں سے مشاہدہ کر رہے ہیں کہ اکثر انمیں سے محض تکالیف نفسانیہ

النفسانية وأثقال الدين ولهيب الأجواف وكان المسلمون مطّلعين على عرّهم وشرّهم

اور قرض کے بوجھ اور پیٹ اور عضو نہانی کی سوزشوں کی وجہ سے اسلام سے خارج اور نصاریٰ میں داخل

فما بالوهم لاطلاعهم على سبب مفرّهم فتوجهت هذه الطائفة الى قسّيسين بما ردوا بصيص

ہوئے اور مسلمان لوگ انکی حرص کی خارش اور انکی شرارتوں سے مطلع تھے پس انہوں نے کچھ پروا نہ کی سو یہ لوگ پادریوں کیطرف متوجہ

اقبالهم وزينة دنياهم وكثرت مالهم و معدّ لك وجدوهم غافلين عن مقاصدهم مختفي وحسبوا الاديار بقعة النوى

ہوئے کیونکہ انہوں نے انکے اقبال کی چمک دیکھی اور انکی زینت دنیا اور کثرت مال کا ملاحظہ کیا اور پایا انہیں انکو اپنے اصلی مقاصد غافل

فتمايلوا عليها خادعين۔ وما كان للمسلمي ديارنا ان يربوا تلك الكسالى ويكفلوهم في

ایسا کہ جیسے احمق ہوتے ہیں اور سو انہوں نے گرجاؤں کو ایک بیوقوف لوگوں کا مکان سمجھ لیا سو وہ انکی طرف دھوکا دینے کی نیت سے جھک پڑے اور ہمارے ملک کے

مآكلهم ومشاربهم ولبوسهم ويتركوهم معذورين مستريحين كالحبالى ويحملوا نفقاتهم

مسلمان ایسے سست اور کاہل لوگوں کی پرورش نہیں کر سکتے تھے اور یہ نہیں ہو سکتا تھا کہ انکے کھانے پینے اور پہننے کے مصارف اپنے ذمہ اٹھا لیں اور انکو

على انفسهم ويتركوهم ليأكلوا ويتمتعوا فارغين۔ فان للمسلمين قوم ضعفاء معسرين

حاملہ عورتوں کیطرح معذور سمجھ کر آرام کرنے دیں اور تمام خرچ انکے اپنے ذمہ کر لیں اور ان کو صرف کھانے پینے کیلئے فارغ چھوڑ دیں کیونکہ مسلمان

ولا يفضل عنهم ما يصرفون الى غيرهم فمن اين كيف يفعمون وعاء البطالين۔ فلما رأوا ان

ایک ناتوان اور تنگدست قوم ہے اور انکے مالوں میں اس قدر بچت نہیں ہوتی جو کسی دوسرے کو دیں پھر کہاں سے اور کیونکر انکی لوگوں کے برتن بھر سکیں مرتدوں

اهل الاسلام لايحملون اثقالهم ولا يبالون افلالهم توجّهوا الى قسّيسين مصطادين۔

نے جب دیکھا کہ مسلمان ان کے بوجھوں کو اٹھا نہیں سکتے اور فقر و فاقہ کی پروا نہیں رکھتے تو شکار ڈھونڈتے ہوئے پادریوں کیطرف متوجہ

فاجتمعوا في الكنائس من داء الذئب والخوى المذيب طمعا في اموالهم و

سو گرجاؤں میں بھوکہ کیوجہ سے جو گلاتی جاتی تھی جمع ہوئے اور یہ سب کچھ انکے مالوں

طمعًا لاقبالهم واخذوا يسترونهم باغلاظ الكلام في شان خير الانام ويطردون في

کی لالچ اور انکے اقبال پر نظر ڈالنے سے ظہور میں آیا اور پھر انہوں نے شروع کیا کہ آنحضرت خیر الانام کے حق میں سخت اور گندے اور درشت

التوهينات واختراع الاعتراضات ليروهم انهم متنفرين من الاسلام وفي التنصر متشددين

کلمے استعمال کر کے پادریوں کو خوش کرنے اور نئے نئے قسم کی اہانتیں اور اختراع اور اعتراض انکے لئے بناتے تا انکو دکھلا دیں کہ وہ

وليحصل لهم قربتهم بوسيلتها وليقضوا اوطارهم بتوسطها ويكونوا في اعينهم صالحين

اسلام سے متنفر اور عیسائی مذہب میں پکے ہیں اور تا کہ ان بے ادبی کی باتوں سے انکے خاص مصاحب بنجائیں اور انکی توسط سے اپنی حاجتیں

متصلين وكذلك صابت سهامهم وحصل مرامهم فترى كيف صطادوا اكابرهم

پوری کریں اور انکی آنکھوں میں پرہیزگار اور صالح دکھائی دیں اسیطرح ان مرتدوں کے تیر نشانوں پر لگے اور انکی مرادیں برآئیں پس تو دیکھتا ہے کہ کیونکر

ونهبوا اموالهم وختلوا اجهالهم فاحبوهم واحسنوا اليهم كانهم فوج المتقين - وفرضوا لهم

اور کیونکر اُنکے جاہلون کو دہوکے دئے سو وہ ان سے پیار کرنے لگے اور اُنپر احسان کئے گویا یہ ایک پرہیزگار و نکی فوج ہے اور ان کے لئے

في صدقاتهم حصة وجعلوا لهم وظائف فيأخذ كل احد منها و يأكلها بطالا ضجعة نومه

اپنے خیراتی مالون مین حصے ٹہرا دئے اور وظیفے مقرر کر دئے پس ہر ایک کر شتان اُن مین سے لیتا ہے اور محض نکما لیٹے سوتے اس مال

وترى هم كيف يبخترون بالارتداد كتبختر المطلق من الاسار و يهتزون هزة المو...

کو کہاتا ہے اور تو دیکہتا ہے کہ کیونکر مرتد ہونیکی حالتمین وہ لٹکتے پہرتے ہین جیسے قیدی قید چہوڑکر لٹکتا ہوا چلتا ہے اور ایسی خوشی کر رہے ہین جیسے

بعد الاعسار و يتلفون اموال الناس متنعمين - فليت شعري لو بُنيت من هذه

وہ شخص خوش ہوتا ہے جو تنگی کے بعد فراخی دیکہتا ہے اور لوگون کا مال عیاشی مین اُڑا رہے ہین - کاش اس مال سے جو ناپاک لوگون کی عیاشی کے لئے

الاموال التي تسكب كالماء في تنعمات السفهاء جسر للعابرين او خان للمسافرين

پانی کیطرح بہایا جاتا ہے کوئی پل دریا کے عبور کرنیوالون کے لئے بنایا جاتا یا مسافرون کے لئے کوئی سرا طیار

لكان خيرا واولى وانفع للناس من ان يبذل على هذه الطائفة مظاهر الخناس التي

کیجاتی ہے تو بہت ہی مناسب اور بہتر اور خلق اللہ کے نفع کا موجب تہا بہ نسبت اسکے کہ اس طائفہ شیطان کے اوتار پر یہ مال

ابتلعت نفائس اموال الناس في الخضم والقضم وما مسّهم فكر الدنيا ولا فكر الاخرة

خرچ ہوتا ایسا طائفہ جسنے کہانے چبانے مین لوگون کے نفیس اور عمدہ مالون کو ناحق کہو دیا اور انکو دنیا اور آخرت کا فکر

وما اخرجهم من الاسلام الا اسباب معدودة واكبرها كثرة الحمق وقلة التدبر ثم معذلك

چہو بہی نہین گیا اور اُن کے دین اسلام سے مرتد ہونیکا بڑا باعث کثرت حمق اور قلت تدبر ہے اور پہر باوجود اس کے

سبب ارتداد الاكثر منهم اضطرام الاحشاء والاضطرار الى العشاء وشح مطائب الطعام

انہین اکثر مرتد ہونیکا سبب بہوک کی آگ کا بہڑک اُٹہنا ہے اور رات کی روٹی کے لئے بیقرار ہونا اور اچہے اچہے کہانون کے

وحوص كاس المدام والرغبة في الغيد والتوق الى الاغاريد والميل الى معادات الغادات

لالچ اور شراب کی حرص اور نازک اندام عورتون کی رغبت اور سرود کے شوق اور لطیف بدن عورتون کو دیکہنے کیلئے صبح کو جانا اور گانا بجانے

ومقانات القينات وغيرها من الهنات - فسقطوا لاجل ذلك على الدنيا بالقلب

والی عورتون سے میل ملاپ رکہنا اور ایسا ہی اور بری خصلتین پس وہ اسی سبب لالچ سے بہرے ہوئے دل کے ساتہہ دنیا پر گرے جیسے

الشجيع كالذباب على المخاط والقيح وكانوا من العقبى غافلين - ما بقي لهم شغل من غير شرب

مکہی پیپ اور رینٹھ پر گرتی ہے اور عاقبت سے بالکل غافل رہے اور انکو بجز اسکے اور کوئی شغل نہین رہا کہ شراب پیوین

الصهباء واسبال ثياب الخيلاء واكل الخبز السميذ وملاء قرب البطون بكاس النبيذ

اور ناز نخرے کے ساتھ لٹکتے ہوئے کپڑے پہنین اور میدہ کی روٹی کہاوین اور پیٹ کی مشک کو شراب کے پیالون سے

وتوهين المقدسين - ارى المدام سكنهم والغبوق خدينهم والبطن دينهم ونسوا

ساتھ بہرین اور پاک لوگونکی توہین کرتے رہین مین دیکھتا ہون کہ دوست آرام وہ انکا خمر ہے اور آدہی رات کی شراب انکا دلی اور انکو دین فی

عظمة الله مجترئين-

یار ہی اور پیٹ انکا دین ہوا اور آنہون نے خدا تعالی کی عظمتون کو دلیری کو بہلا دیا ہے-

لا تحامى لسنتهم من الزور والدجل والمين ولا يتقون درن الكذب والشين

انکی زبانین جہوٹ اور دجالیت اور دروغگوئی سے پرہیز نہین کرتین اور نہ دروغ گوئی کے میل سے بچنا چاہتے ہین-

هذه اعمالهم ثم يسبون المعصومين - نسوا الآخرة وفرغوا من همها بما غرهم

یہ انکے عمل ہین پہر معصومون کو گالیان نکالتے ہین آخرت کو بہلا دیا اور کفارہ کے دہوکے سے معاد کی فکر سے فارغ

الكفارة وغلبت عليهم النفس الامارة يأكلون ما يشاؤن ويقولون ما يريدون ولا يعرفون

ہو بیٹھے اور نفس امارہ انپر غالب آ گیا جو چاہتے ہین کہاتے ہین اور جو دل مین آتا ہے بول اٹھتے ہین انصاف کی

اوصاف الانصاف ويرتضعون اخلاف الخلاف وما حملهم على ذلك الا النفس التي

صفتون سے ناآشنا اور مخالفت کی چہاتیان کا دودہ پی رہے ہین اور اس مخالفت پر کسی اور بات نے انکو آمادہ نہین

كانت خليع الرسن مد يد الوسن فمالوا عن الحق الى الباطل وتركوا اصحاب اليمين

کیا بجز ان کے نفس کے جو کہلی رسی والا اور دراز خواب والا ہے سو وہ حق کو چہوڑ کر باطل کیطرف جہک گئے اور داہنے ہاتھ کیطرف والونکو

لم لا ينهاهم اكابرهم عن المنكرات ولم لا يمنعونهم عن نقل الخطوات الى خطط الخطيئات

چہوڑ دیا - انکے اکابر کیون انکو بری باتون سے منع نہین کرتے اور کیون انکو گناہ کیطرف قدم اٹہانے سے منع نہین فرماتے اور کیون انکو

ولم يتركونهم فارغين - فعندي من الواجبات ان تكتب عليهم خدمات تناسب قوم

فارغ بیٹہار کہا ہے سو میرے نزدیک واجبات سے ہے کہ کچھ ایسی خدمات انپر مقرر کیجائین جو قوم اور پیشہ کے لحاظ سے انکے

كل احد وحرفته كل احد فليعط للنجار فاسًا وللطارق النقاش منجاجًا فاسا وللحجام

مناسب حال ہون پس چاہئے کہ نجار کو تو تیشہ دیا جائے اور ٹہپنے کے لئے ایک مضبوط ڈنکی (پنجن) اور نائی کو

مشرطا وموسى وللعصار معصرة عظمى الكي يشتغل كل احد منهم بما هو اهله ويمتنع

نشتر اور استرا اور تیلی کو ایک بڑا سا کولہو سپرد ہو تاکہ ہر ایک شخص ان مین سے اس کام مین مشغول ہو جسکا وہ اہل ہے

من كل فضول ولغو وتأثيم ولكي يستريح الخلق من شرهم وعباد الله من أذاهم وفي ذلك

اور تا کہ اس انتظام سے ہر ایک نہیں سے فضول گوئی اور بیہودہ اور گناہ کی باتوں سے رک جائیں تا کہ خلق اللہ اور خدا تعالیٰ کے بندوں کو

نفع عظيم لاكابرهم المغبونين —

انکی شرارت اور ایذا سے راحت حاصل ہو اور اس انتظام میں انکے اکابر کو جو زیان رسیدہ ہیں بہت ہی نفع ہے -

وامّا هذا الرجل الذي صال عليّ فما صال الا لحاجة الجأته

اور یہ آدمی جس نے مجھ پر حملہ کیا سو اس نے صرف اس اضطرار کی وجہ سے حملہ کیا ہے جو اسکو پیش آئے

الى ذلك وهو انه عجز عن جواب سوالات قد اوردناها عليه وعلى رفقائه في مباحثة

اور وہ یہ ہے کہ وہ اُن سوالات کے جواب دینے سے عاجز ہو گیا جو ہم نے ایک مباحثہ میں جو انہیں اور ہم میں تھا

كانت بيننا وبينهم وتبيّن انهم على الباطل وفي ضلال مبين - فتندّم غاية التندّم

اُس پر اور اسکے رفیقوں پر کئے تھے اور کھل گیا کہ وہ لوگ باطل اور کھلی کھلی گمراہی میں ہیں - پس یہ شخص نہایت ہی شرمندہ ہوا اور

واضطر كمذبوح واعتاص الامر عليه فما رأى طريقا يرضي به قومه الا طريق البهتانات

ایسا بیقرار ہوا جیسا کہ کوئی ذبح کیا جاتا ہے اور اسپر کام مشکل ہو گیا پس اسکو کوئی ایسا راہ نہ مل سکا جس سے وہ اپنی قوم کو راضی کر سکتا مگر

فاختارها ليستر عواره بتلك المفتريات فأشرب في قلبه ان يستمد بوشاياه (دروغ آراستہ ۱۲) من اهل الحكومة

ایک بہتان کا طریق کھلا تھا سو اسکو اس نے اختیار کر لیا تا وہ اُن مفتریات سے اپنی پردہ پوشی کرے سو اسکے دل میں یہ خیال پڑ گیا کہ سرکار انگریزی

والولاية ويريش بكلمات الشر نبل السعاية لعلهم يصلبونني او يقتلونني ويعلوا امر قوم

کے حکام اور اہل حکومت سے بذریعہ اپنی جھوٹی مخبری کے اس کام میں مدد لیوے اور اپنی سخن چینی کے تیر سے شرارت کی باتوں کو

متنصّرين - فمنشاء تحريراته هذه الخطرات المنسوجات لا غيرها وما اختار هذا

پر لگا دے تا کہ حکام مجھ کو پھانسی دیدیں یا قتل کر دیں اور اسطرح سے کرسٹان لوگ غالب آجائیں - سو اصل موجب اسکی تحریرات کا یہی دلی منصوبے ہیں کوئی اور سبب نہیں اور اس نے

الا لعدم علمه بمراحم الدولة علينا وحقوق مخزونة لديها ولدينا وقد تهادينا بامور

اس راہ کو محض اس سبب سے اختیار کیا ہے کہ اسکو معلوم نہیں کہ اس گورنمنٹ کی کیسی مہربانیاں ہم پر ہیں اور کیسے باہمی حق اُنکے پاس اور ہمارے پاس ہیں اور ہم نے

تزيد الوفاق وتخرج من القلوب النفاق فليس على سمائنا الغمام (ابر) ليعزوه الى خلام النمام

ایسے امور ایک دوسرے کو بطور ہدیہ دئے ہیں جو موافقت کو زیادہ کرتے ہیں اور نفاق کو دور کرتے ہیں سو ہمارے آسمان پر کوئی بادل نہیں تا کوئی نکتہ چین اسکو

وليس في كنانتنا مرماة واحدة لنفاف المناضلين - وما رأى هذا المتجنّي الغبيّ ان الدولة

اندھیرے کی طرف منسوب کرے اور ہمارے ترکش میں صرف ایک ہی تیر نہیں تا ہم مخالف تیر اندازوں سے لڑیں - اور اس خطا جو غبی نے یہ بھی نہ سوچا کہ سرکار انگریزی

البرطانية فهيمة مدبرة تعرف كل كلمة وما تحتها وتفهم كل افتراء واهله ولا تتبع راي
ایک فہیم اور مدبر گورنمنٹ ہے ایسی کہ ہر یک کلمہ کو اور جو کچھ اسکے نیچے ہے پہچان لیتی ہے اور ہر یک افترا اور اسکے اہل کو سمجھ جاتی ہے

كل قتات ضنين۔ فما كان لاحد ان يدلى بغرور هذه الدولة او يخدعها فانها تعرف
اور ہر یک نکتہ چین بخیل کی رائے کے پیچھے نہیں لگ جاتی پس کوئی شخص اس گورنمنٹ کو دھوکا اور فریب نہیں دیسکتا کیونکہ وہ

الخائن القتات والدخل الكاذب المفتلت ولا تشتغل كالمخدوعين۔ بل تهجم عقابها على
خیانت پیشہ نکتہ چین کو اور ایسے کو جو دخل بیجا دینے والا جھوٹا اور جھوٹی مخبری کرنیوالا ہو خوب پہچانتی ہے اور دھوکا کھانیوالوں کیطرح نہیں بہکتی

المفترين۔ وتحلق الى الذين يسطون على الضعفاء ولا يترك سير الظالمين ۔
عقوبت مفتری کو یکدفعہ پکڑ لیتی ہے اور آنکی نظر عتاب انکیطرف متوجہ ہوتی ہے جو ضعیفوں پر حملہ کرتے ہیں اور ظالموں کی خصلت کو نہیں چھوڑتی

فالحجة التي تبرءنا من وشاية هذا الرجل وتنقذنا من ابرامه وتبعد عليه نيل مرامه فهو
پس وہ حجت جو اس شخص کی مخالفانہ مخبری سے ہمکو بری کرتی اور اسکی مطلوبی فریب سے ہمکو نجات دیتی ہے اور اسکو اپنے مقصود سے ناکام کرتی

ماذكرنا آنفا والله يعلم انا نحن براء من هذه البهتانات بل نحن مستحقون ان تسبغ الدولة
ہے سو وہی دلائل بریت ہیں جو ہم ابھی لکھ چکے ہیں اور خدا تعالی جانتا ہے جو ہم ان عجیب الزاموں سے بری ہیں بلکہ اس بات کے مستحق ہیں جو سرکار انگریزی

علينا من اعظم العطيات وتجزيه جزاء خيرا بمزاياها وتعيننا عند الضرورات وتحسبنا
اپنے کامل انعام سے ہمکو متمتع فرماوے اور ہمارے نیک کام کی جزا بہتر کر دیوے اور ضرورتوں کیوقت ہماری مدد کرے اور ہمیں اپنے احسان کرنیوالوں

من المحسنين۔ هذا هو الامر الذي ليس فيه تفاوت مثقال ذرة ويعلمه العالمون ولكن
میں سے خیال کرے   یہ وہ بات ہے جسمیں ایک ذرہ کے برابر فرق نہیں اور جاننے والے اُس کو جانتے ہیں مگر ہمارے پاس

ليس عندنا علاج الواشي الوقيح والزمع المضيع وقد قلنا كلما هو مدحرة الكاذبين ۔
ایسے شخص کا علاج نہیں جو نکتہ چین بے حیا اور سفلہ اور عیب ڈھونڈھنے والا ہو ہم وہ سب باتیں کہہ چکے ہیں جو ان جھوٹوں کا رد ہے۔

واما ثناء هذا الرجل على الشيخ البطالوي اعني صاحب جريدة الاشاعة
اور جو اس شخص نے شیخ بٹالوی کی تعریف   لکھی ہے یعنے محمد حسین صاحب رسالہ اشاعۃ السنہ

محمد حسين وقوله انه نعم الرجل ويستحق التحسين۔ فما نفهم سر هذا الامر ونتعجب غاية التعجب
کی اور کہا کہ یہ شخص اچھا آدمی اور قابل تحسین ہے۔ سو ہم اس بات کا بھید نہیں سمجھتے اور ہم نہایت متعجب ہیں کہ کس

كيف اثنى عليه الرجل الذي يسب رسول الله صلى الله عليه وسلم ولا يرضى عن مومن الذي يحب رسول الله
طرح محمد حسین کی ایسے شخص نے تعریف کی جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیتا ہے اور کسی ایسے مومن سے راضی نہیں جو محب رسول

ويشتم نبينا وسيدنا صلے الله عليه وسلم بكلمات ترتجف منها قلوب المسلمين ـ وما ننكر
اور ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسے کلموں کے ساتھ گالیاں نکالتا ہے جس سے مسلمانوں کے دل کانپ جاتے ہیں

هذا الثناء لعل البطالوي يكون عند المتنصرين هكذا ولعله نطق بكلمة سرت اعداء
اور ہم تعریف سے انکار نہیں کرتے شاید شیخ بٹالوی کرشانوں کی نظر میں ایسا ہی ہو اور شاید وہ کوئی ایسا کلمہ بول اٹھا ہے جو دشمنان

رسول الله ولكنا ما نرى ان نتكلم في هذا ولا نطول الكلام فيه وكل احد يوخذ بقوله
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اچھا معلوم ہوا لیکن ہم مناسب نہیں دیکھتے جو اس بارہ میں کلام کریں اور اس امر میں ہم کلام کو طول دینا نہیں چاہتے

والله يرى عباده الصالحين والطالحين ـ
اور ہر یک اپنے قول سے پکڑا جائیگا اور خدا تعالیٰ نیک بختوں اور بدبختوں کو دیکھ رہا ہے ـ

واما قول هذا الواشي وزعمه كاني اريد ملكوتا في الارض او امارة
اور اس نکتہ چین کا یہ قول اور یہ گمان کہ گویا میں دنیا کی بادشاہت چاہتا ہوں یا اپنی قوم میں امیر

في القوم فان هي الا افتراء مبين ـ ونشهد كل من يسمع انا لسنا طالبي ملكوت الارض
بننے کی مجھے خواہش ہے سو یہ باتیں کھلا کھلا افترا ہے ـ اور ہم ہر یک کو جو سننے والا ہے گواہ کرتے ہیں جو ہم دنیا کی بادشاہت کے طالب نہیں

ولا نريد امارة هذه الدنيا وزينتها الفانية ان نريد الا ملكوت السماء التي لا تنفد ولا تفنى
اور نہ ہم دنیا کی امیری کو چاہتے ہیں اور نہ ہم اس فانی کی زینت کے خواہشمند ہیں ہم صرف اس آسمانی بادشاہت کو چاہتے ہیں جسکا انجام نہیں

ولا تنقضي بالموت ولا نطلب قهر الناس بالحكومة والسياسة والقضاء بل نطلب عزيمة
اور نہ کبھی وہ زوال پذیر ہے اور نہ مرنے سے دور ہو سکتی ہے اور ہم نہیں چاہتے کہ حکومت اور سیاست اور فرمان روائی کے ساتھ لوگوں کو مغلوب

قاهرة الاهواء في الرضاء المولى الذي هو احكم الحاكمين ـ وليس اصولنا اشاعة الفساد
کریں بلکہ ہم ایسے عزم کے طالب ہیں جو رضائے مولیٰ احکم الحاکمین کیلئے نفسانی جذبات پر غالب ہو اور ہمارا یہ اصول نہیں کہ ہم فساد

والطلاح والتبار بل ندعو الى الصلح والصلاح وطريق الابرار ونريد ان يتوب الخلق توبة
اور بدبختی اور ہلاکت کی راہوں کی اشاعت کریں بلکہ ہم ان لوگوں کو صلح اور نیکی اور نیکوکاروں کے طریق کیطرف بلاتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ لوگ

الاخيار واعظم مدعانا ان يطلب الناس حقيقة الايمان ويرغبوا الى فهم دقايق العرفان
ایسی توبہ کریں جسطرح نیک لوگ توبہ کرتے ہیں اور ہمارا بڑا مدعا یہی ہے کہ لوگ ایمان کی حقیقت کو ڈھونڈیں اور دقائق عرفان کیطرف رغبت کریں

ويكثر التراحم والتحنن فيهم وينتهون السيئات وانواع الهنات فنجتهد لتحصيل
اور باہم رحم اور مہربانی انہیں زیادہ ہو جائے اور بدیوں اور بدکاریوں سے رک جائیں سو ہم اسی مقصد کے حاصل کرنے کے لئے

هذا المقصد بالمواعظ الحسنة والدعاء والنظر والهمّة هذه اصولنا فمن عزا الینا خلاف

مواعظ حسنہ اور دعا اور نظر اور ہمت کے ساتھ کوشش کر رہے ہین یہ ہمارا اصول ہے پس جو شخص اسکے برخلاف

ذٰلك فقد افترٰى علینا وما اقامنا علٰی هذا الا الربّ الذی یرسل نوره عند غلبة الظلام

ہماری طرف کوئی بات نسبت کرے سو اُسنے ہمپر افترا کیا اور ہمین اسبات پر صرف اللہ تعالےٰ نے قایم کیا ہے وہ خدا جو اندہیری کیوقت

ویبدی دواءً عند کثرة السقام وینجی عباده المضطرین - ولا شك ان الفتن قد کثرت

اپنا نور بہیجتا ہے اور بیماری کی کثرت کیوقت دوا ظاہر کرتا ہے اور اپنے بندونکو بیقراری کی حالتین بچا لیتا ہے - اور کچھ شک نہین کہ فتنے زمین مین

فی الارض وصعدت الادخنة الی السماء وهبّت ریاح مفسدة مبیدة من کل طرف

پر بہت بڑھ گئے ہین اور بہت سے دُخان آسمان کیطرف چڑھے ہین اور بگاڑنیوالی اور ہلاک کرنیوالی ہوائین ہر ایک طرف و ہر ایک

الی اقصی الارجاء ولو فصّلنا هذه الفتن کلها لاحتجنا الی المجلدات وابکینا کثیرا من الباکین

ناحیہ سے چلی ہین اگر ہم ان تمام فتنون کی تفصیل کرنا چاہین تو ہمین کئی کتابین لکھنے کیطرف حاجت پڑیگی اور ہم

والباکیات وزلزلنا اقدام السامعین - وانتم تعلمون ان لکل داء دواءً ولکل ظلام

کئی مردون اور عورتون کو رلائین گے اور سننے والون کو قدم ہلائین گے اور آپ جانتے ہین کہ ہر ایک بیماری کی ایک دوا اور ہر ایک اندہیری

ضیاءً فاراد ربی ان ینیر الدنیا بعد ظلماتها والله یفعل ما یشاء اءنتم تنکرونه یا معشر

کیواسطے روشنی ہے سو میرے پروردگار نے ارادہ کیا کہ دُنیا کو اندہیری کے بعد روشن کرے کیا اے عقلمندو تمہین اس سے

العاقلین - ومع ذٰلك لسنا نمیس کالامراء بل نحن نمشی فی الطمر کالفقراء ولا نجرّ ثوب الخیلاء

کچھ انکار ہے اور باوجود اس کے ہم امیرون کیطرح ناز سے نہین چلتے بلکہ ہم فقیرون کیطرح پھٹے پرانے کپڑون مین

ونشکر القیصرة وحکامها علی ما احسنوا الینا فی ایّام الضرّاء وندعو لها صدقًا وحقًا

چلتے ہین اور رعونت کے کپڑے ہم لٹکانا نہین چاہتے اور قیصرہ اور اُسکے حکام کا اُنکے اِن احسانون کیوجہ سے شکر کرتے ہین جو سختی کے زمانون

ونرسل الیها هدیة الدعاء وندعوها بقول لیّن الی الاسلام لتدخل فی نعماء

مین ہمنے دیکھے ہین اور قیصرہ کیلئے ہم صدق دل سے دعا کرتے ہین اور دعا کا ہدیہ اسکو بہیجتے ہین مگر یہ بات ہے کہ ہم اُسکے مذہب پر راضی نہین ہین اور ہم جانتے

ابد الآبدین بید اننا لا نرضی بمذهبها ونحسبها من الخاطئین الضالین ونعجب انها مع کمال حزم

ہین کہ وہ خطا کارون اور گمراہون کا مذہب ہے اور ہم ادب اور نرمی سے اُسکو اسلام کیطرف بلاتے ہین تاکہ وہ ہمیشہ کی نعمتون مین داخل ہو جاوے اور ہمین تعجب ہے

ولطافت فهمها فی امور الدنیا تعبد عبدًا عاجزًا وتحسبه ربّ العالمین - سبحانه لا شریك له

کہ ملکہ کو باوجود اس قدر ہشیاری اور لطافت فہم کے جو اسکو امور دُنیا مین حاصل ہے ایک عاجز بندہ کی پرستش کر رہی اور اسکو اپنا رب سمجھا حالانکہ وہ حقیقی

وان شاء لخلق الوفا مثل عیسیٰ او اکبر وافضل منہ ویخلق ومن یعلم اسرارہ فتوبوا واتقوا

اسکا کوئی شریک نہین اگر چاہے تو ہزارون عیسیٰ بلکہ اُس سے افضل تھا علی پیدا کر دے اور پیدا کر سکتا ہے اور اُسکے بھید وںکو کون جانتا

ان تجعلوا لہ شرکاء واٰتوہ مسلمین - وکیف نظن ان عیسیٰ ھو اللہ وما قرئنا فلسفۃ تثبت

ہے پس ان باتون سے توبہ کرو کہ اُسکا کوئی شریک ٹھہراؤ اور اُسکے فرمانبردار بن جاؤ اور کس طرح ہم گمان کرین کہ عیسیٰ ہی خدا ہے اور ہمنے

منہا ان رجلا کان یاکل ویشرب ویبول ویتغوط وینام ویمرض ولا یعلم الغیب ولا یقدر

تو کوئی ایسا فلسفہ نہین پڑھا جس سے یہ ثابت ہو کہ ایک آدمی کھاتا پیتا بول کرتا پاخانے جاتا سوتا بیمار رہتا اور علم غیب سے بےبہرہ اور

علے دفع الاعداء ودعا لنفسہ عند مصیبۃ مبتہلا متضرعا من اول اللیل الی اخرہ

دشمنون کو دفع کرنیسے عاجز ہو اور مصیبت کے وقت شام سے صبح تک دعا کرے وہ دعا بھی قبول نہ ہو اور

فما اجیبت دعوتہ وما شاء اللہ ان یوافق ارادتہ بارادتہ وقادہ الشیطان الی جبل

خدا تعالیٰ نہ چاہے کہ اپنے ارادہ کو اُسکے ارادہ سے متحد کرے اور شیطان اُسکو ایک پہاڑ کیطرف

فاتبعہ فما استطاع ان یفارقہ ومات قائلا ایلی ایلی لما سبقتنی ومع ذلک الہ وابن الہ

کھینچ لیجائے اور وہ اُسکو روک نہ سکے اور اُسکے پیچھے چلا جائے اور یہ کہتا کہتا مر گیا ہو کہ اے میری خدا اے میری خدا تو نے مجھے کیون چھوڑ دیا

سبحانہ ان ھذا الا بھتان مبین -

اور باوجود ان سب نقصانون کے خدا بھی ہو اور خدا کا بیٹا بھی - اللہ جلشانہ ان عیبون سے پاک ہے اور یہ صریح بہتان ہے -

وانی رئیت عیسیٰ علیہ السلام مرارا فی المنام ومرارا فی الحالۃ الکشفیۃ

اور مینے بارہا عیسیٰ علیہ السلام کو خواب مین دیکھا اور بارہا کشفی حالتمین ملاقات ہوئی اور ایک ہی

وقد اکل معی علے مائدۃ واحدۃ ورئیتہ مرۃ واستفسرتہ ما وقع قومہ فیہ فاستوی علیہ

خوان مین میرے ساتھ اُسنے کھایا اور ایک دفعہ مینے اُسکو دیکھا اور اُس فتنہ کے بارے مین پوچھا جسمین اُسکی قوم مبتلا ہو گئی ہے پس اُسپر

الدھش وذکر عظمۃ اللہ وطفق یسبح ویقدس واشار الی الارض وقال انما انا ترابی وبری

دہشت غالب ہو گئی اور خدا تعالیٰ کی عظمت کا اُسنے ذکر کیا اور اُسکی تسبیح اور تقدیس مین لگ گیا اور زمین کیطرف اشارہ کیا اور کہا کہ مین تو

مما یقولون فرئیتہ کالمنکسرین المتواضعین - ورئیتہ مرۃ اخریٰ قائما علے عتبۃ بابی

صرف خاکی ہون اور ان تہمتون سے بری ہون جو مجھ پر لگائی جاتی ہین پس مینے اُسکو ایک متواضع اور کسر نفسی کرنیوالا آدمی پایا اور ایک مرتبہ مینے اُسکو دیکھا کہ میرے

وفی یدہ قرطاس کصحیفۃ فالقی فی قلبی ان فیہا اسماء عباد یحبون اللہ ویحبہم وبیان

دروازہ کی دہلیز پر کھڑا ہے اور ایک کاغذ خط کیطرح اُسکے ہاتھ مین ہے سو میرے دل مین ڈالا گیا کہ اس خط مین اُن لوگون کے نام درج ہین جو خدا تعالیٰ کو دوست رکھتے

مراتب قربہم عند اللہ فقرءتہا فاذا فی اخرھا مکتوب من اللہ تعالیٰ فی مرتبتی عند ربی

اور تمہین مین لکھے اُن مراتب قرب کا بیان ہی جو عند اللہ انکو حاصل ہین پس مینے اس خط کو پڑہا سو کیا دیکھتا ہون کہ اسکے آخر مین میرے مرتبہ کی نسبت

ھو منّی بمنزلۃ توحیدی و تفریدی - فکاد ان یعرف بین الناس - ھذا ما رئیت

خدا تعالیٰ کیطرف سے یہ لکہا ہوا ہی کہ وہ مجہہ سے ایسا ہے جیسا کہ میری توحید اور تفرید اور عنقریب لوگون مین مشہور کیا جائیگا یہ ہے جو مینے دیکہا

ویکفیک ان کنت من الطالبین - لا یقال انھا رؤیا او کشف ومن المحتمل ان یتمثل الشیطان

اور یہ تجہے کفایت کرتا ہی اگر تو حق کا طالب ہے - یہ کہنا بیجا ہے کہ یہ تو ایک خواب یا کشف ہے اور ممکن ہی کہ ایسے واقعات مین شیطان متمثل ہوکر

فی مثل ھذہ الواقعات فان الشیطان لا یتمثل بصورۃ الانبیاء فتقبل ھذا السر الجلیل

ظاہر ہو کیونکہ شیطان انبیاء کی صورت پر متمثل نہین ہوتا پس اس بزرگ بہید کو قبول کر اور جو کچہہ اسکے مخالف

ولا تقبل ما قیل وانا قرءنا علیک معارف اللہ فہل لک ان ترغب فیھا وتکون من الصالحین

کہا گیا اسکو مت قبول کر اور ہمنے تجہہ کو معارف آلہی پڑہ سنائے پس کیا تجہے کچہہ خواہش ہی کہ انہین ترغیب کرے اور نیکون مین سے ہو جائے

ذکر بعض اعتراضات الواشی وردّھا

نکتہ چین مذکور کے بعض اعتراضات کا ذکر اور اُن کا ردّ

منھا قولہ ان فی مسیح ھذا الزمان لیس الا بدجّالین ثم بعد ذلک حثّ الحکومۃ

اُنہین سے ایک یہ اسکا قول ہی کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہین پہر اسکے بعد اُسنے گورنمنٹ برطانیہ کو میرے

البرطانیۃ علیٰ ایذائی ویشیر الی ان ھذا الرجل یعتقد ان ھذہ الدولۃ ھی الدجال المعہود

ایذا کے لیئے ترغیب دی ہی اور اس بات کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ اس شخص کا یہ اعتقاد ہے کہ یہی گورنمنٹ دجال معہود ہے

وانہ من الباغین +

اور یہ شخص باغی ہے +

امّا الجواب فاعلم اننا لا نسمی الدولۃ البرطانیۃ دجالا معہودا بل نعلم

سو اسکے جواب مین جاننا چاہیئے کہ ہم اِس گورنمنٹ کا نام دجال نہین رکہتے بلکہ ہم یقین رکہتے اور جانتے ہین

ونستیقن ان ھذہ الدولۃ محققۃ عاقلۃ مفکرۃ فی حقائق الموجودات وقد رزقھا اللہ

کہ یہ گورنمنٹ عقلمند اور محقق اور حقایق موجودات مین فکر کرنیوالی ہے اور خدا نے اُسکو علم اور حکمت اور فلسفہ اور کئی نعم

من العلم والحكمة والفلسفة وانواع الصناعات وحفت بها لمعات المعقولات فهي
کی صناعتون کے لئے حصہ دیا ہے اور علم معقول کی چمکین اسکے محیط ہو گئی ہین پس اسیوجہ سے یہ گورنمنٹ جھوٹی باتون
تعرف الترهات وتفض ختم سر المزورات وليست من الذين يرضون بالهذيانات
کو خوب پہچانتی اور جہوٹ کے سربستہ راز کی مہر توڑتی ہے اور انہین سے نہین جو بیہودہ باتون پر راضی ہوجائین
فكيف يمكن ان تؤمن بهذه الخرافات بل تحسبها كسمر لا اصل له او كطيف مركب من الخزعبلات
پس کیونکر ممکن ہے کہ یہ گورنمنٹ ایسی باتون پر ایمان لاوے بلکہ یہ تو اوسکو ایک بے اصل کہانی سمجھتی ہے اور ایک خواب پریشان کیطرح
ومع ذلك لا ميل لها اصلا الى الدينيات وفتن قلبها حب الدنيا وشوق الحكومات
اہیل کا مجموعہ خیال کرتی ہے اور علاوہ اسکے اس گورنمنٹ کو دینیات کیطرف کچھ توجہ نہین اور دنیا کی محبت اور حکومتون نے اسکے دل کو اپنی
في غريقة في دنياها من الراس الى القدم في كل الخطوات ولا تميل الى دين واذا مالت
طرف کہینچا ہوا ہے سو وہ سر سے قدم تک دنیا مین غرق ہے اور کسی دین کیطرف اسکو میل نہین اور اگر کسیوقت میل ہو گی تو
فالى الاسلام فلا تقبل الا هذا الدين وملة خاتم النبيين۔
اسلام کیطرف اور صرف دین اسلام کو قبول کریگی اور ملت خاتم النبیین مین داخل ہو گی۔
وانا نرى انها ترمقه بعين المحب وليست على الضلالة كالمكب بل تزجي ايامها
اور ہم دیکھتے ہین کہ وہ اسلام کو بنظر محبت دیکھتی ہے اور گمراہی پر نگونسار نہین بلکہ تدبر مین اپنے دنون کو بسر کرتی ہے
في التدبر ولا تعرض كالمتكبر واني اجد آثار رشدها واظن انها ستميل اليه ولا
اور متکبر کیطرح کنارہ کش نہین اور مین اسکے رشد کے آثار پاتا ہون اور گمان کرتا ہون کہ وہ جلد اسلام کیطرف میل کریگی
يتركها الله في الغافلين الضالين - وقد دخل من علماءهم في ديننا طائفة من شبان
اور خدا اسکو گمراہون اور غافلون مین نہین چھوڑیگا - اور ایک طائفہ اسکے علماء کا ہمارے دین مین داخل ہو گیا جو جوانان
روقة وشارة مرموقة وآخرون منهم يكتمون ايمانهم الى حين - وانا نرى ان
خوش رو اور پسندیدہ صورت ہین اور انہین سے ایسے بھی ہین جو ایمان ایک وقت تک پوشیدہ رکھتے ہین اور ہم دیکھتے ہین کہ ہماری
ملكتنا المكرمة مرجوة الاهتداء وقد اعطيت لقلبها حب الاسلام وشوق هذا الضياء وعسى ان يدخل
ملکہ مکرمہ ہدایت پانیکے لئے امید کی جگہ ہے اور اسکے دل کو حب اسلام اور شوق اس روشنی کا دیا گیا ہے اور عنقریب ہے کہ خدا تعالی اس ملکہ نورانی
الله نور توحيده في قلب هذه الملكة الزهراء وقلوب ابناءها العقلاء وليس على الله بعزيز بل قدرته صالحة
وجہ کے دل اور اس کے شہزادون کے دلون مین نور توحید ڈالدے اور خدا تعالی پر یہ مشکل نہین بلکہ اسکی قدرت ایسی ہی کام

لهذه النور وهو على كل شيء قدير وانه يجذب اليه قلوب الطالبين ـ وكذلك نرى ان
کرتی ہے اور وہ ہر چیز پر قادر ہے اور وہ اپنی طرف طالبون کے دل کہینچ لیتا ہے اور اسی طرح ہم دیکھتے ہین کہ بڑے بڑے
اعاظم اركان الدّولة يميلون الى التوحيد يومًا فيومًا وقد نفرت قلوبهم من مثل
رکن اس گورنمنٹ کے دن بدن توحید کیطرف مائل ہوتے جاتے ہین اور ان کے دل ان عقاید باطلہ سے نفرت کر گئے ہین
هذه العقائد الباطلة ولا يليق بشانهم ان يعبد وا بشرًا مثلهم فى الضعف واللوازم
اور ان کی شان کے لایق ہی نہین کہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کرین جو انسانون کیطرح صفات مین اور تمام
الانسانية وكيف وقد اعطاهم الله انواع العلوم وحظًا وافرًا من الفهم والعقل ولا نجد
لوازم انسانیت مین ان کا شریک ہو اور ایسا شرک ان سے کیونکر ہو سکے اور خدا نے انکو کئی قسم کے علم عطا کئے ہین اور فہم اور عقل بہت
فى محققى هذا القوم رجلا يرضى بهذه الاباطيل الا نادرًا كالشعرة البيضاء فى اللمة
کی ہے اور ہم اس قوم کے محققون مین سے کوئی ایسا شخص نہین پاتے جو ان واہیات باتون پر راضی ہو مگر شاذ و نادر جو اس ایک بال کیطرح ہے
السوداء وانّى اعلم انهم بيض الاسلام وستخرج منهم افرخ هذه الملة وستصرف وجوهم
جو سیاہ بالون مین ہو اور مین جانتا ہون کہ یہ لوگ اسلام کے انڈے ہین اور عنقریب انہین سے اس ملت کے بچے پیدا ہونگے اور انکے مونہہ الٰہی دین
الى دين الله انهم قوم يفتشون كل امر ولا يغضون الطرف من الحق الذى حصحص ولا
کیطرف پہیرے جائینگے کیونکہ یہ ایک ایسی قوم ہے کہ جو ہر یک بات کی تفتیش کرتی ہے اور اس حق سے آنکہہ بند نہین کرتی جو کہل گیا ہو
يتشئمون من قبول الحق ويطلبون ولا يلغبون ومن طلب فوجد ولو بعد حين
اور حق کے قبول کرنے سے شرم نہین کرتی اور ڈہونڈہتی ہے اور تہکتی نہین اور جو ڈہونڈیگا پائیگا اگرچہ کچھہ دیر کے بعد آوے۔
واما ما خوّف الواشى المزوّر الحكومة البريطانية عن بغاوتنا فما هذا
اور اس نکتہ چین نے جو دولت برطانیہ کو میری بغاوت سے ڈرایا ہے سو یہ تو ایک صرف سخن چینی
الا وشاء وشتم وليس على سرّنا ختم والدولة اعرف من هذا الواشى وهو ابن الايام وبيتنا
اور گالی ہے اس سے زیادہ نہین اور ہماری بہید پر تو کوئی مہر نہین ہے اور گورنمنٹ اس نکتہ چین کی نسبت زیادہ واقف اور زمانہ
عندها فى هذه النواح علم الاعلام ونعلم رعايانا طبقًا عن طبق فلا يخفى عليها غرض هذا الواشى
دیدہ ہے اور ہمارا خاندان اسکے نزدیک اس نواح مین اول درجہ کا مشہور ہے اور اپنی رعایا کو وہ درجہ بدرجہ پہچانتی ہے سو سرکار پر اس نکتہ چین
وليس بمستور عليها سرّ فزعه ومقصد جزعه بل هى تعلم حق العلم امثاله الذين يريدون
کی غرض پوشیدہ نہین اور بہید اس نکتہ چین کے اس جزع فزع کا اصل مقصد چھپا نہین بلکہ وہ ایسے لوگون کو خوب جانتی ہے

مخاتلة الحكام من سورة تعصّبهم وفورة عداوتهم وفساد فطرتهم وما في وعاءهم

کہ جو حکام کو اپنے جوش تعصب اور عداوت اور فساد فطرت سے دہوکا دینا چاہتے ہیں اور اُن کے برتن میں بجز فساد کے زہر کے

الا سمّ الفساد وما في قلبهم الا مقت الارتداد اعرضوا عن المهيمن وجلاله وعثوا

اور کچھ نہیں اور اُن کے دل میں بجز مرتد ہونے کے دشمنی کی اور کوئی بات نہیں خدا تعالی اور اسکے جلال سے ان لوگوں نے

في الارض مفسدين — وقد كتبنا غير مرة انا نحن من نصحاء الدولة ودواعي خيرها

منہ پھیر لیا اور زمین میں فساد برپا کر گئے ہیں اور ہم کئی مرتبہ لکھ چکے ہیں کہ ہم گورنمنٹ کے خیرخواہوں میں سے ہیں اور کیونکر نہ ہوں اور خدا تعالی

وكيف وقد جبر الله مصائبنا بها وازال بها مرارة حياتنا وكنا في ارض محياة فاهلك

نے اسکے سبب ہماری مصیبتوں کو دور کیا اور نیز اس سے ہماری زندگی کی تلخی کو دور فرمایا اور ہم سانپوں والی زمین پر بستے تھے تو اسکے

بها كل حية كانت حولنا وان لها علينا احسانا عظيما فلن ننسى احسانها وانا من الشاكرين

ساتھ خدا تعالی نے اُن سانپوں کو ہلاک کیا جو ہمارے گرد تھے اور اسکا ہم پر بڑا احسان ہے سو ہم اُس احسان کو بھول نہیں سکتے اور ہم شکرگذار ہیں

ولمّا ما ذكر هذا الواشي قصة جهاد الاسلام وتخيّل ان القرآن يحث على الجهاد

اور جو اس نکتہ چین نے جہاد اسلام کا ذکر کیا ہے اور گمان کرتا ہے کہ قرآن بغیر لحاظ کسی شرط کے جہاد پر

مطلقا من غير شرط من الشرائط فاي زور وافتراء اكبر من ذلك ان كان احد من

برانگیختہ کرتا ہے سو اس سے بڑھکر اور کوئی جھوٹھ اور افترا نہیں اگر کوئی سوچنے والا ہو تو جاننا چاہیئے کہ قرآن

المتدبرين — فليعلم ان القرآن لا يامر بحرب احد الا بالذين يمنعون عباد الله ان

شریف یوں ہی لڑائی کے لئے حکم نہیں فرماتا بلکہ صرف اُن لوگوں کے ساتھ لڑنے کے لئے حکم فرماتا ہے

يؤمنوا به ويدخلوا في دينه ويطيعوه في جميع احكامه ويعبدوه كما أمروا والذين يقاتلون

جو خدا تعالی کے بندوں کو ایمان لانے سے روکیں اور اس بات سے روکیں کہ وہ خدا تعالی کے حکموں پر کاربند ہوں اور اسکی عبادت

بغير الحق ويخرجون المؤمنين من ديارهم واوطانهم ويدخلون الخلق في دينهم جبرا

کریں اور ان لوگوں کے ساتھ لڑنے کیلئے حکم فرماتا ہے جو مسلمانوں سے بیوجہ لڑتے ہیں اور مومنوں کو اُنکے گھروں اور وطنوں

وقهرا ويريدون ان يطفؤا نور الاسلام ويصدون الناس من ان يسلموا اولئك الذين

سے نکالتے ہیں اور خلق اللہ کو جبرًا اپنے دین میں داخل کرتے ہیں اور دین اسلام کو نابود کرنا چاہتے ہیں اور لوگوں کو مسلمان ہونے سے

غضب الله عليهم ووجب على المؤمنين ان يحاربوهم ان لم ينتهوا فانظر هذه الدولة اي فساد

روکتے ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن پر خدا تعالی کا غضب ہے اور مومنوں پر واجب ہے جو اُن سے لڑیں اگر وہ باز نہ آویں سو اس گورنمنٹ کو دیکھو کہ کونسا فساد

توجد فيها من هذه المفاسد امنعنا من صلواتنا وصومنا وحجنا واشاعة مذهبنا

ان فسادون مین سے ان مین پایا جاتا ہے کیا وہ ہمین ہماری نماز اور روزہ اور اشاعت مذہب سے ہمکو منع کرتی ہے یا ہمین

او تقاتلنا فی دیننا او تخرجنا من اوطاننا او یجعل الناس نصارىٰ ظلماً وجبراً کلا بل

کے بارے مین ہمسے لڑتی ہے یا ہمین ہمارے وطنون سے نکالتی ہے یا لوگون کو جبر اور ظلم سے عیسائی بناتی ہے ہرگز نہین

انها بريئة من كل هذه الالزامات بل هي لنا من المعينين ثم انظر الى احكام علمنا القرآن

بلکہ وہ ہمارے لئے مددگارون مین سے ہیں پھر قرآن کی اُن حکمون پر نظر ڈالو جنمین خدا تعالیٰ ہمین سکھاتا ہے کہ ہمین انکے ساتھ کیا

للذين احسنوا الينا وراعوا شئوننا وكفلوا شجوننا وما نوّنا وآوونا بعد ما كنا تائهين —

معاملہ کرنا چاہیئے جو ہمپر احسان کرین اور ہماری کامونکی رعایت کرین اور ہماری حاجات کے متکفل ہوجائین اور ہمارے بوجھون کو اٹھائین

ايمنعنا ربنا من ان نحسن الى المحسنين ونشكر المنعمين كلا بل القرآن يامر بالقسط

اور ہمین پریشان گردی کے بعد اپنی پناہ مین لے آوین کیا خدا تعالیٰ ہمکو اس سے منع کرتا ہے کہ ہم نیکی کرنیوالون کے ساتھ نیکی کرین اور ولی نعمتون

والعدل والاحسان والله يحب المقسطين - وقد قال فی القرآن ولتكن منكم امة يدعو

شکر ادا کرین ہرگز نہین بلکہ وہ تو انصاف اور عدل اور احسان کرنیکے لئے فرماتا ہے اور وہ انصاف کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور قرآن مین اس نے

الى الخير ويامرون بالمعروف وينهون عن المنكر وما قال ولتكن منكم امة يقتلون الكفار

یہ فرمایا ہے کہ تم مین سے ہمیشہ ایسے لوگ ہوتے رہین جو نیکی کیطرف بلاوین اور امر معروف اور نہی منکر کرین اور یہ نہین کہا کہ تم مین سے لوگ ہمیشہ ایسے

ويدخلونهم جبراً فی دينهم وقال جادلهم (ای جادل النصارى) بالحكمة والموعظة

ہوتے رہین کہ جو کافرونکو قتل کرین اور اُن کو اپنے دین مین جبراً داخل کرتے رہین اور اُس نے یہ تو کہا کہ عیسائیون سے حکمت اور نیک نصیحت

الحسنة وما قال اقتلوهم بالسيوف والصوارم الا بعد صدهم عن سبيل الله ومكرهم

کے طور پر بحث کرو اور یہ نہین کہا کہ انکو تلوارون سے قتل کر ڈالو۔ مگر اس حالت مین جبکہ وہ دین سے روکین اور اسلام کا نور بجھانے کیلئے

لاطفاء نور الاسلام وقيامهم فی مقام المعادين فانظر ما قال ربنا رب العالمين

منصوبے برپا کرین اور دشمنون کے مقام مین کھڑے ہوجائین - پس دیکھ تو سہی ہمارے پروردگار نے جو تمام عالمون کا رب ہے کیسا کچھ فرمایا ہے

وقد بينا لك ان الحرب ليس من اصل مقاصد القرآن ولا من جذر تعليمه وانما

اور ہم بیان کر چکے ہین کہ لڑائی اور جہاد اصل مقاصد قرآن مین سے نہین اور وہ صرف ضرورت کیوقت سے تجویز

هو جوّز عند اشتداد الحاجة وبلوغ ظلم الظالمين الى انتهاءه واستعمال جور الجائرين

کیا گیا ہے یعنی ایسے وقت مین جبکہ ظالمون کا ظلم انتہا تک پہنچ جائے اور پیروی کرنے کے لئے

ولكم أسوة حسنة في غزوات رسول الله صلى الله عليه وسلم كيف صبر على ظلم الكفار
طریق عمل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہتر ہے دیکھو کس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کفار کے ایذا پر اُس زمانہ تک
الى مدة يبلغ فيه صبي الى سن بلوغه فصبر وكان الكفار يوذونه في الليل والنهار
صبر کیا جسمین ایک بچہ اپنے سن بلوغ کو پہنچ جاتا ہے اور کافر لوگ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ دکھہ دیتے اور
وينهبون اموال المومنين كالاشرار ويقتلون رجالهم ونساءهم بتعذيبات تحدر
رات دن ستاتے اور شریرون کیطرح اُنکے مالون کو لوٹتے اور مسلمانون کے مردون اور عورتون کو قتل کرتے اور ایسی بڑے بڑے
بتصورها دموع العيون وتقشعر قلوب الاخيار وكذلك بلغ الايذاء الى انتهائه حتى هموا
بڑی عذابون سے مارتے ہے ... کہ اُنکے یاد کرنے سے آنکھونکے آنسو جاری ہوتے ہین اور نیک آدمیونکے دل کانپتے ہین اسیطرح
بقتل نبي الله فامره ربه ان يترك وطنه ويهرب الى المدينة مهاجرا من مكة فخرج رسول
دکھہ انتہا کو پہنچ گیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے وطن سے نکالے گئے یہان تک کہ اُن لوگون نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل کرنیکا
الله صلى الله عليه وسلم من وطنه باخراج قومه ومع ذلك ما كان الكفار منتهين —
قصد کیا سو اُسکے ربنے اُس کو حکم دیا تا وہ مدینہ بہاگ جائے سو آنحضرت اپنے وطن سے کفار کے نکالنے سے ہجرت کر گئے اور ابھی کفار نے ایذا
بل لم يزل الفتن منهم تستعر ومحجة الدعوة تعرجت حتى جلبوا على رسول الله صلى الله عليه وسلم خيلهم ورجلهم
رسانی مین بس نہین کی تہی بلکہ وہ فتنے بہڑکاتے اور دعوت کے کامون مین مشکلات ڈالتے یہانتک کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر بھی
وضربوا خيامهم في ميادين بدر بفوج كثير قريبا من المدينة وارادوا استيصال الدين
اپنے سوارون اور پیادون کے چڑہائی کی اور بدر کے میدان مین جو مدینہ سے قریب ہے اپنی فوج کے خیمے کہڑے کر دئے اور چاہا کہ
فاشتعل غضب الله عليهم ورأى قبح جفاءهم وشدة اعتداءهم فنزل الوحي على رسوله
دین کی بیخکنی کر دین تب خدا کا غضب اُنپر بہڑکا اور اُس نے اُنکے بڑے ظلم اور سختی کے ساتھ حد سے تجاوز کرنا مشاہدہ کیا سو اُسنے اپنی وحی
وقال أذن للذين يقاتلون بانهم ظلموا وان الله على نصرهم لقدير فامر الله رسوله
اپنے رسول پر اتاری اور کہا کہ مسلمانون کو خدا نے دیکہا جو ناحق اُنکے قتل کے لئے ارادہ کیا گیا ہے اور وہ مظلوم ہین اسلئے اُنہین مقابلہ
المظلوم في هذه الاية ليحارب الذين هم بدءوا اول مرة بعد ان رأى شدة اعتداءهم وكمال
کی اجازت ہے اور خدا قادر ہے جو انکی مدد کرے سو خدا تعالی نے اپنے رسول مظلوم کو اس آیت مین ان لوگونکے مقابل پر ہتیار اُٹہانیکی اجازت
حقدهم وضلالهم ورأى انهم قوم لا يرجى بالمواعظ صلاح احوالهم فانظر كيف كان حرب
دی جنکی طرف سے ابتدا تہی مگر اسوقت اجازت دی جبکہ انتہا درجہ کی زیادتی اور گمراہی انکی طرف سے دیکھلی اور یہ دیکہہ لیا کہ وہ ایک ایسی قوم ہے کہ بجز [illegible] نصیحت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم وما حارب نبی اللہ احدا عالدین الا بعد ما راہم سابقین فی
سے انکی اصلاح غیر ممکن ہے پس اب سوچو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائیون کی کیا حقیقت تھی اور نبی اللہ دشمنان دین سے ہرگز
الترامی بالسہام والتجالد بالحسام وما کان الکفار مقتولین فقط بل کان یسقط من الجانبین
نہین لڑا مگر جبتک کہ انسے یہ نہ دیکھ لیا کہ وہ تیر چلانے اور تلوار اٹھانے مین پیشدستی اور سبقت کرنیوالے ہین اور نیز یہ تو نہین تہا کہ صرف
قتلی وکان الکفار ظالمین ضالین
کفار ہی اری جاتے تہے بلکہ جانبین سے مرنیوالے کام آتے تہے اور کفار ظالم اور گمراہ تھے
فلیتدبر فی ہذا المقام کل عاقل حفظہ اللہ تعالی عن الحمق وصانہ عن السفاہۃ
پس اس مقام مین ہریک عاقل جسکو خدا نے حمق اور سفاہت اور بدذہنی خصلتون سے نگہ رکھا ہو فکر کرے
وسیر الایام لیظہر علیہ حقیقۃ جہاد الاسلام ولینظر این اثر الظلم فی ہذا الجہاد واین
اور سوچے تاکہ اسپر اسلامی جہاد کی حقیقت ظاہر ہو اور چاہیے کہ دیکھے کہ اس جہاد مین ظلم کا نشان کہان ہین
ایذاء المحسن ذی الانعام بل کان راس الاسلام فی تلک الایام معرضا للدوس بالاقدام وقد
اور کہان کسی محسن کو دکھ دیا گیا ہے بلکہ ان دنون مین تو اسلام کا سر کچلنے کی جگہ مین پڑا ہوا تہا اور مسلمانون پر ایسی مصیبتین پڑی ہوئین
وردت علی المسلمین مصائب الی حد یجری الدموع قصتہا من المقلتین وتشوی
تہین کہ ان مصیبتون کا قصہ آنکھون سے آنسو جاری کر دیتا ہے اور دلون کو درد کی آگ سے بریان کرتا ہے
القلوب بنار الآلام فہل من منصف ینظرہا ویخاف قہر رب العلام ام انعدم الانصاف
پس کوئی منصف ہے !!! جو خدا سے ڈرے اور سوچے یا یہ کہ انصاف مخالفون کے دلون سے اٹھ ہی گیا
من قلوب المخالفین۔ ہذا ہو الحق ولا نخبأ الحق ولا نستترہ والنفاق عندنا اکبر الذنوب
ہے اور یہی بات حق ہے اور ہم حق کو پوشیدہ نہین کرتے اور نہ چھپاتے ہین اور نفاق ہمارے نزدیک سب گناہون سے
والریاء اخطر الخطوب ومن سیر الظالمین المشرکین۔
بڑا ہے اور ریا سب کامون سے زیادہ خطرناک ہے اور ظالمون اور مشرکون کی صفات مین سے ہے
فخلاصۃ قولنا ان مسئلۃ الغزوۃ والجہاد لیست محور الاسلام ومستقرہ
پس ہماری قول کا خلاصہ یہ ہے کہ مسئلہ دینی لڑائی اور جہاد کا کچھ ایسا مسئلہ نہین جسکو اسلام کا محور اور مستقر کہا جاوے
کما فہمہ الجاہلون المخالفون او المتجاہلون من المسلمین بل وردت فی کتاب اللہ تصریحات
جیسا کہ جاہل مخالف سمجھتے ہین یا جیسا کہ بناوٹ سے جاہل بننے والے بعض مسلمان خیال کرتے ہین بلکہ کتاب اللہ مین اسکے برخلاف تصریحات

على خلافها كما سمعت آيات رب العالمين ۔ واما العقيدة المشهورة اعنى قول بعض
جیسا کہ تو نے آیتوں کو سن لیا اور عقیدہ مشہورہ یعنے قول بعض
العلماء ان المسيح الموعود ينزل من السماء ويقاتل الكفار ولا يقبل الجزية بل اما القتل
علماء کا جو مسیح موعود آسمان سے نازل ہوگا اور کفار سے لڑیگا اور جزیہ قبول نہیں کریگا بلکہ دو
واما الاسلام فاعلموا انها باطلة ومملوة من انواع الخطاء والزلة ومن امور تخالف
باتون مین سے ایک ہوگی یا قتل یا اسلام پس جاننا چاہئے کہ یہ عقیدہ سراسر باطل ہے اور طرح طرح کے خطاؤن اور لغزشون سے بھرا ہوا ہے
نصوص القرآن وما هي الا تلبيسات المفترين ۔ يا حسرة عليهم انهم اطروا عيسٰى من
اور قرآن کی نصوص صریحہ مخالف پڑا ہوا ہے سو وہ صرف مفتریون کا افترا ہے اُنپر افسوس کہ آنہون نے حضرت عیسی کو حد سے
غير حق حتى قال بعضهم انه ملك كريم وليس من نوع الانسان وقال بعضهم ان هو الا
زیادہ بڑا دیا یہانتک کہ بعض نے کہا کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں اور بعض نے کہا وہ ایک کلمہ
كلمة الله وروح الله وليس في هذه المرتبة شريك له وزاد بعضهم عليه حواشي اخرى وقال هو
اور روح اللہ ہے اور اس صفت مین اُسکا کوئی شریک نہین اور بعض نے اسپر اور حاشیے چڑھائے اور کہا کہ وہ
مخلوق اقرب الى الله وافضل من الملائكة فان الملائكة لا يرفعون الى العرش وهو مرفوع
ایک الگ مخلوق ہے جو فرشتون سے بڑھکر ہے کیونکہ ملایک تو عرش پر جا نہین سکتے مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے کیونکہ
على العرش لانه مرفوع الى الله فهو افضل من الملائكة كلهم ومن كل ما خلق وذكر هذا
خدا تعالی کیطرف اُسکا رفع ہوا ہے اور خدا عرش پر ہے پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوقات سے افضل ہے یہ تو
بيان بعض العلماء واما صاحب الانسان الكامل عبد الكريم الذى هو من المتصوفين
بعض علماء کا قول ہے مگر صاحب کتاب انسان کامل عبد الکریم نے جو متصوفین مین سے ہے
فبلغ الامر الى النهاية وقال ان التثليث بمعنى حق ولا حرج فيه وان عيسٰى كذا وكذا بل
اِس بارے مین حد ہی کردی اور کہا کہ تثلیث ایک معنی کے روسے حق ہے اور اسمین کچھ حرج نہین اور عیسیٰ ایسا ہے ویسا ہے بلکہ
اشار الى انه ليس بمخلوق ومنهم من اعتدى في كذبه وقال بسم الله الاب والابن
اِسطرف اشارہ کردیا کہ وہ خدا تعالی کی مخلوق مین سے نہین ہے اور بعض آدمی جہوٹھ بولنے مین بہت بڑھ گئے اور یہہ لکہا کہ بسم اللہ الاب والابن
وروح القدس كذلك ايدوا الفرية ونصروها وكان الكذب في اول الامر قليلاً
وروح القدس اسیطرح آنہون نے جہوٹھ کی تائید کی اور جہوٹھ کو مدد دی اور جہوٹھ پہلے پہلے تو تہوڑا تہا

ثم من جاء بعد کاذب الحق بکذبہ کذاب آخر حتی ارتفعت عمارۃ الکذب وجعل ابن عجوزۃ
پھر جو شخص ایک جھوٹے کے بعد آیا اسنے کچھ اپنی طرف سے بھی پہلے جھوٹھ پر زیادہ کیا یہانتک کہ جھوٹھ کی عمارت بہت اونچی ہوگئی اور
ابن اللہ وبعد ذلک جعل الہ العالمین الا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ ان عیسیٰ الا نبی اللہ کانبیاء
ایک بڑھیا عورت کا بچہ خدا کا بیٹا بنایا گیا اور پھر خدا کیے گیا خبردار رہو جھوٹوں پر خدا کی لعنت ہو عیسیٰ صرف اور نبیوں کیطرح
آخرین وان ھو الا خادم شریعۃ النبی المعصوم الذی حرم اللہ علیہ المراضع حتی اقبل علی ثدی امہ
ایک نبی خدا کا ہے اور وہ اس نبی معصوم کی شریعت کا ایک خادم ہے جسپر تمام دودہ پلانے والی حرام کی گئی تہیں یہانتک کہ
وکلمہ ربہ علی طور سینین وجعلہ من المحبوبین ہذا ھو موسیٰ فتی اللہ الذی اشار اللہ فی
اپنی ماں کی چہاتیوں تک پہنچایا گیا اور اسکا خدا کوہ سینا میں اس سے ہمکلام ہوا اور اسکو پیارا بنایا آور یہی موسیٰ مرد خدا ہے جسکی نسبت
کتابہ الی حیاتہ وفرض علینا ان نومن بانہ حیّ فی السماء ولم یمت ولیس من المیتین
قرآن میں اشارہ ہے کہ وہ زندہ ہے اور ہمپر فرض ہوگیا کہ ہم اسبات پر ایمان لا دیں کہ وہ زندہ آسمان میں موجود ہے اور مردوں میں سے نہیں ہے۔
واما نزول عیسیٰ من السماء فقد اثبتنا بطلانہ فی کتابنا الحمامۃ
مگر یہہ بات کہ حضرت عیسیٰ آسمان سے نازل ہونگے سو ہمنے اس خیال کا باطل ہونا اپنی کتاب حمامۃ البشری میں بخوبی ثابت
وخلاصتہ انا لا نجد فی القرآن شیئا فی ھذا الباب من غیر خبر وفاتہ الذی نجدہ ھلے فی
کردیا ہے اور خلاصہ اسکا یہ ہے کہ ہم قرآن میں بغیر وفات حضرت عیسیٰ کے اور کچھہ ذکر نہیں پاتے اور وہ وفات کا ذکر نہ ایک جگہ
مقامات کثیرۃ من الفرقان الحمید ثم جاء لفظ النزول فی بعض الاحادیث ولکنہ لفظ
بلکہ کئی مقامات میں پاتے ہیں ہاں بعض احادیث میں نزول کا لفظ آیا ہے لیکن وہ لفظ ایسا ہے کہ
قد کثر استعمالہ فی لسان العرب علی نزول المسافرین اذا نزلوا من بلدۃ ببلدۃ اومن
زبان عرب میں اکثر استعمال اسکے مسافروں کے حق میں ہے جب وہ ایک شہر سے دوسرے شہر میں
ملک بملک متغربین۔ والنزیل ھو المسافر کما لا یخفی علی العالمین۔
وارد ہوں اور یا ایک ملک میں دوسری ملک میں سفر کرکے آویں اور نزیل تو مسافر کو ہی کہتے ہیں جیسا کہ جاننے والوں پر پوشیدہ نہیں۔
واما لفظ التوفی الذی یوجد فی القرآن فی حق المسیح وغیرہ من بنی
مگر توفی کا لفظ جو قرآن میں حضرت مسیح اور دوسروں کے حق میں پایا جاتا ہے سو اُسمیں بغیر معنی مارنیکے اور کوئی
آدم فلا سبیل فیہ الی تاویل اخری بغیر الاماتۃ واخذنا معناہ من النبی ومن اجل الصحابۃ
تاویل نہیں ہوسکتی اور یہ معنے مارنے کے ہمنے نبی صلے اللہ علیہ وسلم اور اس کے بزرگ صحابہ سے لئے ہیں

+ (الفائدۃ) کلم اللہ موسیٰ علی جبل وکلم الشیطان عیسیٰ علی جبل فانظر الفرق بینہما ان کنت من الناظرین ۔ منہ

لا من عند انفسنا وانت تعلم ان الاماتة امر ثابت دائم داخل فی سُنن الله القدیمة
یہ نہیں کہ اپنی طرف سے گھڑے ہیں اور تو جانتا ہے کہ مارنا ایک امر ثابت وایم الوقوع اور خدا تعالیٰ کی قدیم سنتوں میں داخل ہے

وما من رسول الا توفی وقد خلت من قبل عیسے الرسل فاذا تعارض لفظ التوفی ولفظ
اور کوئی نبی ایسا نہیں جو فوت نہ ہوا ہو اور حضرت عیسیٰ سے پہلے جو نبی آئے وہ فوت ہو چکے ہیں اور جبکہ لفظ نزول اور لفظ توفی

النزول فان سلمنا وفرضنا صحت الحدیث فلا بُدّ لنا ان نؤوّل لفظ النزول فانه لیس
میں معارضہ واقع ہوا پس اگر ہم حدیث کی صحت کو قبول کر لیں تاہم ہمارے لئے ضروری ہے کہ نزول کے لفظ کی تاویل کریں کیونکہ وہ

بموضوع لنزول رجل من السماء بل وضع لنزول مسافر من ارض بارض فما کان لنا
دراصل آسمان سے اترنے کے معنوں کیلئے موضوع نہیں ہے بلکہ وہ تو مسافروں کے نزول کیلئے وضع کیا گیا ہے سو یہ تو ہم سے نہیں

ان نترک معنے وضع له هذا اللفظ فی لسان العرب ونرد بیّنات القرآن وما نجد ذکر
ہو سکتا کہ اصل موضوع لہ کو چھوڑ دیں اور قرآن کی بینات کو رد کریں اور ہم کسی حدیث صحیح میں

السماء فی حدیث صحیح وما نجد نظیر النزول فی امم اولیٰ بل یثبت خلافه فی قصة یوحنا
آسمان کا لفظ بھی نہیں پاتے اور ہم اس نزول کی نظیر پہلی اُمتوں میں بھی نہیں پاتے بلکہ قصہ یوحنا میں اسکے

فلا شک ان هذه العقیدة اعنی عقیدة نزول المسیح من السماء مبتلاة بامراض لا بمرض واحد
خلاف پاتے ہیں پس کچھ شک نہیں کہ اس عقیدہ کو نہ ایک بیماری بلکہ کئی بیماریاں لگی ہوئی ہیں۔

یخالف بیّنات القرآن ویکذب امر ختم النبوة ویبائن محاورات القوم ویخالف الآثار
قرآن کی بینات کا مخالف ہے ختم نبوت کے امر کی تکذیب کرتا ہے اور قوم عرب کے محاورات کے مغایر پڑا ہے اور ان

التی صُرحت فیها موت المسیح فتفکروا ایها الناس ان کنتم من المتفکرین۔
احادیث کے برعکس ہے جنمیں حضرت عیسیٰ کی موت کی تصریح ہے۔ پس اے لوگو فکر کرو اگر فکر کر سکتے ہو۔

واما الشق الثانی اعنی محاربات المسیح الموعود بعد النزول کما هو زعم
اور دوسرا شق یعنے یہ کہ مسیح موعود آترنے کے بعد لڑائیاں کرے گا جیسا کہ بعض

بعض الناس الذی ما کان الا کالغی الجهول فهو لیس مذهبنا بل عندنا هو خیال باطل
جہال کا خیال ہے پس یہ ہمارا مذہب نہیں ہے اور ہمارے نزدیک یہ خیال باطل اور فضول ہے جو لائق قبول نہیں اور

لا یصلح للقبول وبعید عن الحق والیقین وداخل فی نمط الفضول وکفی لبطلانه الحدیث الذی موجود فی البخاری
حق اور یقین سے بعید ہے اور اس کے باطل کرنے کے لئے وہ حدیث کافی ہے جو صحیح بخاری میں لکھی ہے

* الفائدہ
قال الله تعالی ان
قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ
هذا لفی الصحف الاولیٰ
نے فرمایا ہے کہ پہلی کتابوں یعنے
صحف ابراهیم وموسیٰ
توریت اور صحف ابراہیم میں
ولکنا لا نجد ذکر صعود
بھی تعلیم قرآن موجود ہیں
عیسے وذکر نزوله فی
مگر ہم توریت میں حضرت عیسیٰ
التورات ولا اشارة ایضا
کے صعود اور نزول کا کچھ نشان
وان التورات امام لذکر
نہیں پاتے اور نہ اسکی کوئی
الامثلة کلها ولاجل ذلك
مثال پاتے ہیں حالانکہ توریت
سماه الله اماما فی
تمام مثالوں کے لئے امام ہے
کتاب مبین
اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن شریف
میں اسکا نام امام رکھا ہے
منه

اعنی یضع الحرب یعنی لایقاتل المسیح الموعود ولا یحارب بل یفعل کلما یفعل بالنظر والھمۃ

یعنے قول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یضع الحرب جس کے یہ معنے ہین کہ مسیح موعود کفار سے نہین لڑیگا اور نہ جنگ کریگا بلکہ جو کچھہ کریگا

ویجعل اللہ فی نظرہ تاثیرات عجیبۃ وفی انفاسہ برکات غریبۃ ویجعل فی فھمہ وعقلہ

اپنی نظر اور ہمت سے کریگا اور خدا اُسکی نظر مین عجیب عجیب تاثیرات رکہدیگا اور اُسکی فہم اور عقل کو تلوار اور نیزہ کی قوت دیگا اور اُسکو دلائل

قوۃ السیف والسنان ویعطی لہ بیانا مملوا من البرھان وحججا قاطعۃ لعذرات

سے بہرا ہوا بیان عطا کرے گا اور ایسی حجتین اُس کو سکہلاے گا جو اہل طغیان کا قطع

اھل الطغیان فھذہ ھی الحربۃ السماویۃ التی ما صنعھا ایدی الانسان بل اعطیت من

عذرات کرین پس یہی آسمانی حربہ ہے جسکو انسان کے ہاتہون نے نہین بنایا بلکہ رحمان کے ہاتہون

ید اللہ الرحمان ونزلت من السماء لا من اعمال اھل الارضین فالحاصل ان اعتقادنا

سے ملا ہے اور آسمان سے نازل ہوا ہے نہ زمین کی کارستانیون سے پس خلاصہ کلام یہ ہے

ھو ھذا لا کما فھم الواشی الغبی والنمام الدنی فانہ خطاء فاحش عندنا ونخطی قائل تلک

جو ہمارا اعتقاد یہی ہے جو ہمنے ذکر کر دیا نہ جیسا کہ اس نکتہ چین کند ذہن اور سفلہ مزاج نے سمجہا اور وہ ہماری نزدیک صریح غلطی ہے

الاقوال وقد اخطاء من قال ووقع فی ضلال مبین۔ فالحق الذی ارانا الحق الحکیم

اور ہم ایسے قائل کا تخطیہ کرتے ہین بیشک خطا کی جسنے ایسا کہا اور صریح ضلالت مین پڑ گیا پس وہ حق جو ہمکو حکیم مطلق نے دکہلایا

وانبانا اللطیف العلیم ھو ان حربۃ المسیح الموعود سماویۃ لا ارضیۃ ومحارباتہ کلھا

اور لطیف علیم نے بتلایا وہ یہی ہے کہ مسیح موعود کا حربہ آسمانی ہے نہ زمینی اور لڑائیان اُسکی روحانی نظرون کے

بانظار روحانیۃ لا باسلحۃ جسمانیۃ وھو یقتل الاعداء بعقد النظر والھمۃ اعنی

ساتہہ ہین نہ جسمانی ہتیارون کے ساتہہ اور وہ دشمنون کو نظر اور ہمت سے قتل کریگا یعنی تصرف باطن اور اتمام

بتصرف الباطن واتمام الحجۃ لا بالسھام والرماح والمشرفیۃ ولہ ملکوت السماء لا ملکوت

حجت کے ساتہہ نہ تیر اور نیزہ اور تلوار سے اور اُس کی آسمانی بادشاہت ہے نہ زمینی۔

الارضین واما الذین ینتظرون مسیحا یاتی بالجنود ویخرج کالاسود ویقتل کل من

اور وہ لوگ جو ایک مسیح کی انتظار کرتے ہین جو لشکرون کے ساتہہ آئیگا اور ہر ایک کافر کو جو ایمان

لم یؤمن من الکافرین۔ وینزل کصاعقۃ محرقۃ من السماء ولا یکون لہ شغل من غیر

نہ لاوے قتل کر دے گا اور آسمان سے ایک جلانیوالی بجلی کیطرح نازل ہوگا اور بجز خون ریزی کے اُسکا کوئی اور شغل

سفك الدماء ويكون حريصاً على قتل نفس ولو كان خنزيرا ويأخذ السيف البتار
نہ ہوگا اور وہ قتل کرنے پر بڑا حریص ہوگا اگرچہ خنزیر ہی ہو اور قبل اس کے جو اپنی حجت منکرون
قبل ان يتم حجته على المنكرين۔ فنحن لسنا منهم ولا نعرف ذلك المسيح ولا نعلم ولا ندري
پر پوری کرے آتی ہی تلوار پکڑے گا سو ہم ان لوگوں میں سے نہیں ہیں اور ہم ایسے مسیح کو نہیں پہچانتے اور ہم خدا
اثرا من تلك الاباطيل في كتاب الله المبين۔ فلا نقبل هذه العقيدة ابداً ولسنا من الذين
تعالی کی کلام میں ان عقاید کا کچھ بھی نشان نہیں پاتے اور ہم ایسے نہیں کہ ان باتوں کو ایک اندھے مقلد کی
يقرون به مقلدين كالعمين۔ فالحاصل انه ليس من عقائدنا بل انما هو من عقائد شيخ بطالوي
طرح مان لیں پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ باتیں ہمارے عقائد میں سے نہیں ہیں
صاحب الاشاعة مضل الجماعة على محمد حسين وامثاله الذين هم فلاح تلك الزراعة فالمختصر
بلکہ یہ شیخ بٹالوی کے عقائد ہیں جو صاحب اشاعۃ اور مضل جماعت ہے اور ایسا ہی اسکے ہمیالوں کا جو اس کھیتی کے
ان هذا المسلك من مساعيهم التي يسعون وارائهم التي ترون وانهم قد رسوا عليه وليسو
بونے والے ہیں یہی عقیدہ ہے پس خلاصہ کلام یہ کہ یہ انہیں کا مسلک ہے جس پر وہ چل رہے ہیں اور یہ انہیں کی رائیں ہیں جو تم دیکھتے
بالمنتهين الراجعين بل يخبرون عنه على المنابر ويذكرونه متباشرين۔ ومن اعظم منيتهم
ہو اور وہ ان خیالات پر خوب جمے ہوئے ہیں اور باز آنیوالے اور رجوع کرنیوالے نہیں ہیں بلکہ منبروں پر چڑھ چڑھ کر یہ خبریں بتلاتے ہیں
النفسانية ان يجيء مسيحهم الموهوم كالمليك الجبار ويقتل كل من في الارض من الكفار ويجمع
اور انکو یاد کرکے ایک دوسرے کو خوشخبری دیتے ہیں اور انکی نفسانی خواہشوں میں سے بڑی خواہش یہی ہے کہ انکا خیالی مسیح دنیا میں آوے اور
غنائم كثيرة قنطارا على القنطار ثم يجعل البطالوي واخوانه من المتمولين واما نحن فلا نعتقد
تمام کافروں کو قتل کرے اور پھر بہت سی لوٹ کے مال سے بٹالوی اور اسکے بھائیوں کو مالدار کر دیوے مگر ہم ایسا اعتقاد نہیں رکھتے
كذلك بل نعلم انهم اخطاؤا في هذه الآراء واجنهم الليل وبعدوا عن الضياء فما فهموا وما
بلکہ ہم جانتے ہیں کہ ان لوگوں نے اپنی رایوں میں خطا کی اور ایک رات انپر چھا گئی اور روشنی سے دور جا پڑے پس انہوں نے
مسوا مسلك المتبصرين۔ وما سقوا من المعارف النبوية والاسرار الالهية بل اكلوا فضلات
کچھ نہ سمجھا اور سمجھنے والوں کے مسلک کو چھوا بھی نہیں اور انہوں نے معارف نبویہ اور اسرار الٰہیہ میں سے کچھ بھی نہیں پیا بلکہ انہوں نے ان لوگوں کا
قوم ضلوا من قبل ونبذوا كتاب الله وراء ظهورهم ورضوا باقوال المختارين۔ وكان سر هذا
فضلہ کھایا جو پہلے ان سے راہ کو بھول چکے تھے اور خدا تعالی کی کتاب کو انہوں نے پس پشت پھینکدیا اور ان لوگوں کی باتوں پر راضی ہوگئے جو دروغگو تھے ...

العقيدة من أدق المسائل واصعبها فما فهمه آراء سطحية وعقول ناقصة واختاروا طرقا

اور اس عقیدہ کا بہید بہت باریک اور مشکل مسائل مین سے تہا اسلئے سطحی سمجھ اور ناقص عقل والے اسکو سمجھ نہ سکے اور اور راہین جلدی

دون ذلك مستعجلين. فتم ما جاء فى فيج اعوج من اصدق الصادقين وان فى هذا برهانا

سے اختیار کر لین سو وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو فیج اعوج کے بارہ مین نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تہی اور وہ صادق

للمتفكرين ثم تفضل الله علينا وكشف هذا السرّ فضلاً ورحماً وهو ارحم الراحمين۔

الصادقین ہے اور فکر کرنیوالون کیلئے اسمین ایک دلیل ہے پہر خدا تعالی نے ہمپر فضل کیا اور فضل اور رحم سے یہ بہید ہمپر کہولدیا اور وہ ارحم الراحمین ہے

يرقى من يشاء ويحطّ من يشاء ويجعل من يشاء من العارفين. وعلّمنا بتعليمه وفهّمنا بتفهيمه

جسکو چاہتا ہے اوپر لیجاتا ہے اور جسکو چاہتا ہے نیچے پہینکتا ہے اور جسکو چاہتا ہے عارفون مین داخل کرتا ہے سو ہمنے اسکی تعلیم سے معلوم کیا

وايدنا بتكريمه وهو خير المؤيدين. والهمنا ان الحرب حرب روحانى بنظر روحانى واجيبنى انهم يقرون عن عيسى

اور اسکے سمجہانیسے سمجہے اور اس خیر المؤیدین نے ہمکو مدد دی اور ہمارے رب نے ہمین الہام دیا کہ مسیح موعود کی لڑائیان روحانی لڑائیان ہین جو روحانی

لا يقاتل ياجوج وماجوج بل يدعو عليهم عند اشتداد المصائب وهجوم الاعداء كالسهم الصائب

نظر کے ساتھ ہونگی اور تعجب ہے کہ لوگ پڑہتے ہین جو عیسے یاجوج ماجوج سے نہین لڑیگا بلکہ سخت مصیبتون کے وقت بد دعا کرے گا۔

وكذلك يقرؤن لفظ النظر فى كتب الاحاديث ثم ينسونه ولا يتدبّرون كالعاقلين ختم الله على

اور نیز وہ لفظ نظر کا کتب احادیث مین پڑہتے ہین اور پہر بہول جاتے ہین اور عاقلون کیطرح نہین سوچتے خدا تعالی نے

قلوبهم فلا يفهمون دقيقة من دقائق المعرفة ولا نكتة من نكات الحكمة بل نرى ان ذهنهم

اُن کے دلون پر مہر کر دی پس وہ معرفت کے دقیقون مین سے کسی دقیقہ کو اور حکمت کے نکتون مین سے کسی نکتہ کو بہی نہین سمجہتے بلکہ ذہن اُن کا

منزمهر وجنه ملفهر فلا يستشفون لآلى الحقائق ولا يمعنون فى الدقائق ويسبحون على سطح الالفاظ وليسوا فى

بہت ٹھنڈا پڑ گیا ہے اور باطل اُن کا بہت ہے پس وہ حقیقت کے مرتبون کو عمیق نظر سے دیکھ نہین سکتے اور الفاظ کی سطح پر تیرتے

بحر المعانى غواصين. ومن يفهّم رجلا ما فهمه الله ومن لم يهده الله فكيف يكون من المهتدين

ہین اور معانی کے دریا مین غوطہ نہین مار سکتے اور ایسے آدمی کو کون سمجہائے جسکو خدا نے نہین سمجہایا اور جسکو خدا نے ہدایت نہین دی وہ کیونکر ہدایت یاب ہو جائے

هذه هى العقيدة التى اشهرناها فى كتبنا غير مرّة ولاجل ذلك كفرنا

یہ وہی عقیدہ ہے جسکو ہمنے اپنی کتابون مین کئی جگہ ذکر کیا ہے اور انہی امور کے لئے ہم کافر ٹہرائے گئے

واوذينا وكذّبنا وافردنا كالذى يترك فى البوادى والفلوات منفردا فنحن فى هذه الاوان

اور دکہہ دئے گئے اور جہٹلائے گئے اور ہم ایسے اکیلے چہوڑے گئے جیسا کہ کوئی جنگل مین اکیلا چہوڑا جاتا ہے سو ہم سوقت ایک ایسے مسافر کی طرح ہین

كغريب في خانٍ لا كشغب في حماية اخوان لا نريد الرياسة بل آثرنا الخصاصة ونبذنا

جو سرائی میں آترا ہوا ہو نہ ایسے شخص کی طرح جو فساد کرنیوالا اور اپنے بھائیوں کی حمایت میں مفسدہ پرداز ہو ہم کسی ریاست کو نہیں چاہتے

فروة امارة ورضينا بعباءة فقر وما بالينا طعن نظّارة ولا لوم اللائمين - فلا تبادر يالا

بلکہ درویشی اختیار کی اور ہم نے ریاست کی پوستین کو پھینکدیا اور فقیرانہ گودڑی اختیار کرلی اور دیکھنے والوں کے طعن اور ملامت کی کچھ بھی پروا نہ کی - سو اے

كاس قسيسين الى ظن السوء ولا تنفض هذه يديك فان امرنا متبين واضح وليس

پادریوں کے پیالے چاٹنے والے بدظنی کی طرف جلدی مت کر اور اپنے شر میں مت ہلا کیونکہ ہمارا حال روشن ہے اور کوئی بات تیرے اختیار

شئ في يديك ولست من الحاكمين - فان كنت تشتاق ان تستقري طرق النميمة فاعلم

میں نہیں اور نہ تو حاکم ہے اور اگر تجھے یہی شوق ہے کہ نکتہ چینی کی راہوں کو ڈھونڈے پس جان کہ

انك خائب ولا يحصل لك شئ من غير ظهور سيرك الذميمة ولا تقدر ان تخفي ما ابداه ربنا

کہ یہ مطلب تیرا پورا نہیں ہوگا اور تو نامراد رہے گا اگر ہوگا تو یہی کہ تیری بری خصلتیں ظاہر ہونگی اور تو اسپر قادر نہیں ہو سکیگا

ولا تضر من حفظه الله وهو خير الحافظين - فاعرض عنها واشتغل بنضرة دنياك وخضرتها

کہ جس چیز کو خدا نے ظاہر کیا اسکو چھپاوے اور جسکو خدا بچاویگا پھر تو اسکو ضرر نہیں پہنچا سکتا اور خدا سب محافظوں سے بہتر ہے پس تو ان باتوں سے کنارہ کر اور

واصطبح واغتبق وافرح على جيفتها ولا تدخل فيما لست اهله ولا تغضب ولا تشتعل فان مقت الله

اپنی دنیا کی تازگی اور سبزہ میں مشغول رہ اور دن رات شراب پی اور دنیا کی مردار پر خوشی کر اور ان باتوں میں دخل مت دے جنکی لیاقت تجھ میں نہیں اور غضبناک

اكبر من مقتك وان ناره تحرق الظالمين -

نہ ہو اور مت بھڑک کیونکہ خدا تعالی کا غضب تیرے غضب سے زیادہ ہے اور اسکی آگ ظالموں کو جلادیتی ہے -

والعجب ان اكابر المسيحيين خُدعوا فيك وما عرفوك حق المعرفة الى هذا الوقت وعجزوا

اور تعجب کہ بڑے پادریوں نے تجھ میں دھوکا کھایا اور اسوقت تک تجھ کو نہیں پہچانا جیسا کہ حق پہچاننے کا ہے

من فض سرك وكشف دعواك وادراك عمقك واكلتهم كالخادعين - يا حسرةً عليهم لم يضيعون اموالهم

اور تیرے بھید کے پہچاننے اور تیری تہ تک پہنچنے سے قاصر ہیں اور تو نے دھوکا دینے والوں کی طرح انکو کھا لیا - انپر افسوس کہ وہ کیوں تیرے جیسے

على امثالك ولم لا يرجعون الى اليقظة بعد التجارب المؤلمة ولم لا يعرفون البطالين -

لوگوں پر اپنے مال ضائع کر رہے ہیں اور کیوں دکھ کے تجربوں کے بعد بیدار نہیں ہوتے اور کیوں بطالوں کو نہیں شناخت کرتے -

واما قولك ان قسيسي هذا الزمان ليسوا دجالا معهودا فهذا دجلك الاكبر

اور تیرا یہ قول کہ اس زمانہ کے پادری دجال نہیں ہیں تو یہ تیری دجالیت ہے اور تو نے مجھے

وسئلت عني دليلا عليه فاعلم ان هذا ليس قولي بل قاله المسيح من قبلي فانظر
اس دعوے کی دلیل پوچھی تھی سو تجھے معلوم ہو کہ یہ فقط میرا ہی قول نہیں بلکہ مجھ سے پہلے مسیح نے بھی یہی کہا ہے سو تو
فی انجیل لوقا فی الاصحاح الثالث من آیة ۲۴ الی ۳۰ فستجد ما قلنا بمزایاه
انجیل لوقا تیسرے باب چوبیس آیت میں غور کر کہ یہی قول ہمارا مع شئے زائد پاوے گا اور
وهو هذا یا عدو الطیبین فقال لهم اجتهدوا ان تدخلوا من الباب الضیق فانی اقول
وہ یہ ہے اے پاکوں کے دشمن۔ پس مسیح نے انسے یعنے حواریوں سے کہا کہ کوشش کرو تا تنگ دروازے سے داخل ہو کیونکہ
لکم ان کثیرین سیطلبون ان یدخلوا ولا یقدرون من بعد ما یکون رب البیت قد قام
میں تمہیں کہتا ہوں کہ بہتیرے چاہیں گے کہ داخل ہوں پر داخل نہیں ہو سکیں گے اسکے بعد گھر کا مالک اٹھا اور
واغلق الباب وابتدءتم تقفون خارجا وتقرعون الباب قائلین یا رب یا رب افتح لنا
دروازہ بند کر لیا اور تمنے دروازے سے باہر کھڑے ہو کر یہ بات کہتے ہوئے دروازہ کو کھٹکھٹانا شروع کیا کہ اے ہمارے مالک اے ہمارے مالک ہمارے لیے کھول دے
یجیب ویقول لکم لا اعرفکم من این انتم حینئذ تبتدءون تقولون اکلنا قدامك وعلمت
وہ جواب دیگا اور کہیگا کہ میں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اسوقت تم یہ کہنا شروع کروگے کہ ہمنے تیرے سامنے کھایا اور تونے ہماری
فی شوارعنا فیقول اقول لکم لا اعرفکم من این انتم تباعدوا عنی یا جمیع فاعلی الظلم هناك
گلیوں میں تعلیم دی پس وہ کہیگا کہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں تمہیں نہیں پہچانتا کہ تم کہاں سے ہو اے ظلم پیشہ لوگو میرے سامنے
یکون البکاء وصریر الاسنان متی رأیتم ابراهیم واسحاق ویعقوب وجمیع الانبیاء فی ملکوت
سے دور ہو اسوقت رونا اور دانت پیسنا ہوگا جب تم دیکھوگے کہ ابراہیم اور اسحاق اور یعقوب اور تمام انبیا خدا کی بادشاہت میں
الله وانتم مطروحون خارجا ویأتون من المشارق والمغارب ومن الشمال والجنوب ویتکئون
داخل ہوئے اور تم باہر ڈالے گئے اور مشرق اور مغرب اور شمال اور جنوب سے آئینگے اور خدا کی بادشاہت میں
فی ملکوت الله وهوذا الآخرون یکونون اولین والاولون یکونون آخرین ۔ هذا ما کتبنا من
بیٹھیں گے تب جو پچھلے ہیں وہ پہلے ہونگے اور جو پہلے ہیں وہ پچھلے ہوں گے ۔ یہ وہ مضمون ہے جو ہمنے
کتابکم انجیل لوقا بعبارته العربیة وما زدنا وما نقصنا بل رقمناه کما هو کالناقلین
تمہاری انجیل لوقا میں سے اس کی عربی عبارت میں لکھا ہے اور ہمنے نہ زیادہ کیا اور نہ کم کیا بلکہ جیسا وہ تھا ویسا ہی نقل کر دیا ہے
وللمستنکرین المستعرفین ان یرجعوا الی ذلك الکتاب ان کانوا من المرتابین
اور وہ لوگ جو منکر اور تحقیق کے طالب ہیں انکو اختیار ہے کہ اگر انکو ہمارے تحریر میں شک ہو تو اس کتاب

فلا تضرب عنه صفحا ولا يلفحك الحقد لفحا وفكر كالمنصفين ـ وانظر ان المسيح
پس اسکی انکار مین موںہہ مت پہیر اور ایسا نہ ہو کہ کینہ تجہہ کو جلادے اور منصفون کیطرح فکر کر اور اس بات مین غور کر
سماكم في هذه الآية فاعلى الظلم وقال لعرض عنكم في يوم القيامة واتصدى بالصدود
کہ حضرت مسیح نے اس آیت مین تمہارا نام ظالم رکہا ہی اور کہا کہ قیامت کے دن تم سے کنارہ کرونگا اور کہونگا کہ تم میری جماعت
واقول لستم مني ولا من هذا الجنود فاخسئوا يا معشر الظالمين الكافرين ـ
مین سے نہین ہو سوائے ظالمو کافرو دور ہو
اشار الى انكم لبستم الحق بالباطل وتركتم امره وكنتم قوما دجالين ـ وانت تعلم
اور اس بات کیطرف اشارہ کیا کہ تمنے حق کو باطل کے نیچے چہپا دیا اور تم ایک دجال قوم ہو اور تجہے معلوم ہو کہ
ان حقيقة الظلم وضع الشئ في غير موضعه عمدا وبالارادة لينتقب وجه المحجة
ظلم کی حقیقت یہ ہے کہ ایک شئے اپنے موقعہ سے اٹہا کر عمدا غیر محل پر رکہی جائے تا راہ چہپ جاوے اور استفادہ
ويسد طريق الاستفادة ويلتبس الامر على السالكين ـ فالظالم هو الذي يحل محل
کا طریق بند ہو جاوے اور چلنے والون پر بات ملتبس ہو جاوے پس ظالم اس کو کہین گے جو محرفون
المحرفين ويبدل العبارات كالخائنين ويجترء على الزيادة في موضع التقليل والتقليل
کا کام کرے اور خیانت پیشہ لوگونکی طرح عبارتون کو بدلا دے اور جرأت کر کے کم کی جگہ زیادہ کرے اور زیادہ کی جگہ کم
في موضع الزيادة كيفا وكما وينقل الكلمات من معنى الى معنى ظلما وزورا من غير
کر دیوے کیا کیفیت کی رو سے اور کیا کمیت کی رو سے اور محض ظلم اور جہوٹہ کی راہ سے کلمون کو ایک معنی سے دوسرے
وجود قرينة صارفة اليه ثم ياخذ يدعو الناس الى مفترياته كالخادعين ـ وما
معنون کیطرف لیجائے حالانکہ اُسکے اس فعل کے لئے کوئی قرینہ مددگار نہ ہو اور پہر اس بناء پر دہوکہ دینے والون کیطرح
معنى الدجل والدجالة الا هذا فليفكر من كان من المفكرين
لوگون کو اپنی مفتریات کیطرف بلانا شروع کرے اور دجالیت کے معنی بجز اسکے کچہہ نہین پس جو شخص فکر کرسکتا ہے اسمین فکر کرے
والقي في روعي ان المسيح سمى الآخرين من النصارى الدجالين
اور میرے دلمین ڈالا گیا ہی کہ حضرت مسیح نے آخری زمانہ کے نصاری کا نام دجال کہا اور ایسا
لا الاولين وان كان الاولون ايضا داخلين في الضالين المحرفين والسر في ذلك
نام پہلون کا نہین رکہا اگرچہ پہلے بہی گمراہون مین داخل تہے اور کتابون کی تحریف کرنیوالے تہے سو اسمین بہید یہہ ہے

ان الاوّلين ما كانوا مجتهدين ساعين لاضلال الخلق كمثل الآخرين بل ما كانوا

کہ پہلے نصاریٰ خلق اللہ کے گمراہ کرنیکے ایسی سخت کوششیں نہیں کرتے تھے جیسی پچھلوں نے کیں بلکہ وہ ان کوششوں پر

عليها قادرين وكانوا كرجل مُصفد فى السلاسل ومقرن فى الحبال وكالمسجونين

قادر نہیں تھے اور ایسے تھے جیسے کوئی زنجیروں میں جکڑا ہوا اور قیدی ہو ـــ

واما الّذين جاؤا بعدهم فى زماننا هذا ففاقوا اسلافهم فى الدجل والكذب ووضع الله

مگر وہ لوگ جو انکے بعد ہمارے اس زمانہ میں آئے وہ دجالیت میں اپنے پہلے بزرگوں سے بڑھ گئے اور خدا تعالیٰ نے اپنے

عنهم اياصرهم واغلالهم ونجاهم عن السلاسل التى كانت فى ارجلهم ابتلاء من عنده

بندوں کا امتحان کرنیکے لئے انکی ہمت کر دیوں اور انکے طوق گردنوں کو ان سے الگ کر دیا اور ان زنجیروں سے ان کو

وكان قدرًا مقضيًّا من رب العالمين وكان قدّر الله ان يبرزوا بعد الف سنة من الهجرة حتى

نجات دیدی جو ان کے پیروں میں تھے اور یہی ابتدا سے مقدر تھا اور ایک ہزار ہجری گذرنیکے بعد ان کا خروج شروع

ظهروا فى هذه الايام كغول خُلّص واخرج من السجن ثم استوى على راحلته واوى الى ذاقه

ہوا یہاں تک کہ ان دنوں میں وہ ایک ایسی دیو کیطرح ظاہر ہوئے جو زندان سے نکلا اور اپنی سواری پر سوار ہوا اور اپنے

وحزب خلقوا على شاكلته وكانوا القبوله مستعدين۔ ثم اشاعوا كيف شاؤا من انواع الكفر

ان عزیزوں اور اس گروہ کیطرف رخ کر لیا جو اسکے مادہ کے موافق اور اسکے قبول کرنیکے لئے مستعد تھے۔ پھر انہوں نے

واصناف الوسواس وكانوا قوما متمولين۔ وهذا هو الذى كتب فى الصحف الاولى ان الثعبان

جس طرح چاہا کفروں کو شائع کیا اور طرح طرح کے وساوس پھیلائے کیونکہ وہ ایک لدار قوم ہے اور یہی پیشگوئی ہے جو پہلی کتابوں میں

الذى هو الدجال يلبث فى السجن الى الف سنة ثم يخرج بفوج من الشياطين فليتذكر

لکھی گئی ہے کہ وہ اژدہا جو دجال ہے ہزار برس تک قید رہے گا اور پھر ہزار برس کے بعد شیاطین کی ایک فوج کے ساتھ نکلیگا

من كان من المتذكرين۔ كذلك خلصوا بعد الالف وتناسوا ذمام الله ونكثوا عهوده

سو اسی طرح وہ ہزار برس کے بعد نکلے اور خدا کی حرمت اور اسکے عہد کو بھلا دیا اور کل عہدوں کو توڑ دیا

واحفظوا ربهم مجترئين۔ وجمعوا كل جهدهم لاضلال الناس واستجدوا المكائد

اور سو جبان کرکے اپنے رب کو غصہ دلایا اور اپنی تمام کوششوں کو لوگوں کے گمراہ کرنے میں اکٹھا کر دیا

كالخناس وجاؤا بسحر مبين۔ واضاعوا التقوى والعمل الصالح واتكاؤا

اور تمام تدابیر کو کام میں لائے اور تقوے اور نیک عمل کو ضائع کیا اور ایسے

على كفارة لا اصل لها واتبعوا كل اثم واستعذبوا كل عذاب وكذبوا

کفارہ پر تکیہ کر بیٹھے جس کی کچھہ بھی اصل نہین اور ہر ایک گناہ کی اونہون نے پیروی کی اور ہر ایک عذاب کو شیرین

المقدسين وتجنوا وقالوا نحن عباد المسيح واحبائه وهيهات ان تراجع الفاسقين

سمجھہ لیا اور پاک لوگون کی تکذیب کی اور کوشش کی جو انکے عیب ڈھونڈھین اور کہا کہ ہم مسیح کے بندے اور اسکے پیارے ہین مگر یہ کہان

مقت الصالحين۔ وقد سمعت آنفا ان المسيح سماهم فاعلي الظلم وسمعت ان الظلم

ہوسکتا ہے کہ ایسے فاسقون کے ساتھہ نیکبختون کا میل جول ہو اور تو ابہی سن چکا ہے کہ مسیح نے انکا نام ظلم کے مرتکب اور بدکار رکھا ہے اور تو نے

والدجل لشئ واحد وقد قال الله تعالى آتت اكلها ولم تظلم منه شيئا اى لم تنقص

یہہ بہی سن لیا ہے کہ ظلم اور دجالیت ایک ہی چیز ہے جیسا کہ اللہ جلشانہ فرماتا ہے کہ اس باغ نے اپنا پورا پہل دیا اور اسمین سے کچھہ کم نہ کیا

واطلاق الظلم على النقص الذي كان في غير محله او الزيادة التي ليست في موضعها

اور لفظ ظلم کا ایسی کمی پر اطلاق کرنا جو غیر محل ہو یا ایسی زیادتی پر جو بے موقع ہے ایک ایسا امر ہے

امر شائع متعارف في القوم وهذا هو الدجل كما لا يخفى على المتبصرين۔

جو قوم میں شائع متعارف ہے اور اسی کا نام دجالیت ہے جیسا کہ سمجھہ دار لوگون پر پوشیدہ نہین۔

فلا شك ان قسيسي هذا الزمان دجالون كذابون يهلكون عوام الناس

پس کچھہ شک نہین کہ اس زمانہ کے پادری دجال کذاب ہین جو عام لوگون کو اپنے اونہہ کی

من نفثات فيهم وكل نوع خداع فيهم الختر يلمع من جبهتهم والتلبيس من صورتهم ولا نجد

پہونکون اور اپنے فریبون سے ہلاک کر رہے ہین فریب انکی پیشانیون پر چمکتا ہے اور حق پوشی انکی صورت سے ظاہر ہے

في مكايدهم ودجلهم نظيرهم في تصاريف الزمان ولا مثيلهم في نوع الانسان يقحمون

اور ہم انکے فریبون اور انکی دجالیت مین اگلے پچہلے زمانہ مین کوئی نظیر نہین پاتے اور نہ نوع انسان مین انکی مانند دیکھتے

الاخطار ليضلوا الديار ويبذلون المال للذى رغب الى دينهم ومال وتجدهم في كل

ہین مشکل جگہون مین گمراہ کرنیکے لئے دہس جاتے ہین اور بہت سا مال ایک ایسے آدمی پر خرچ کر دیتے ہین جو انکے دین کیطرف رغبت کرے

تلبيس وسيع المورد في كل خداع مبسوطة اليد وتجدهم في كل كيد ماهرين۔ وكما ان

اور ہر ایک فریب مین ان کا ایک بڑا وسیع گھاٹ ہے اور ہر ایک مکر مین بڑے لمبے ہاتھہ ہین اور وہ ہر ایک منصوبہ مین ماہر ہین اور جیسا کہ

المسيح يسميهم الدجالين فاعلي الظلم كذلك القرآن سماهم دجالين۔ وقال يا اهل

مسیح علیہ السلام نے انکا نام دجال رکھا ہے اسیطرح قرآن بہی انکو دجال کے نام سے موسوم کرتا ہے کیونکہ قرآن نے فرمایا ہے اے اہل

الکتاب لم تلبسون الحق بالباطل وتکتمون الحق وانتم تعلمون۔ یعنی لم تتجافون

کتاب کیون باطل کے ساتھہ حق کو مخلوط کرتے ہو اور تم دانستہ حق کو چھپا رہے ہو یعنے کیون تم اِس بات سے

عن الاشتطاط فی تحریف کلمات اللہ وانتم تعلمون ان الصدق وسیلة الفلاح

کنارہ نہین کرتے کہ الٰہی کلمات کی تحریف مین حد سے زیادہ بڑہے جاتے ہو اور تم جانتے ہو کہ سچائی نجات کا موجب

والکذب من آثار الطلاح وفی التزام الحق نباھة وفی اختیار الزور عاھة فایاکم

اور جہوٹھ تباہی کی علامت ہے اور حق کے اختیار کرنے مین نیکنامی اور جہوٹہہ کے اختیار کرنے مین آفت ہے سو تم

وطرق الکذابین۔ فاشار اللہ فی ھذا ان علماء النصاری ھم الدجّالون المفسدون

کذابون کا طریق چہوڑ دو۔ پس اِس آیت مین خدا تعالیٰ نے اِس طرف اشارہ کیا کہ نصاریٰ کے علماء درحقیقت دجال اور مفسد

اعداء الحق واھلہ نسوا ظلمة الرمس فلا یذکرون ما تم وحب الشہوات فیھم عمّ

ہین اور حق اور حق پرستون کے دشمن ہین قبر کی تاریکی کو بہلا دیا سو وہ اس خوف کو جو اس جگہ ہے یاد نہین کرتے اور نفسانی شہوتون کی

وتم وغاب اثر الدّین۔

محبت اُنہین پہیل گئی اور کمال تک پہنچ گئی اور دین کا نشان گم ہو گیا۔

واشرب حتّی وبناٴنی حدسی انھم لا یمتنعون ولا ینتھون حتی یروا

اور میری دانش اور میری فراست یہ خبر دیتی ہے کہ یہ کرسٹان نو عیسائی فساد سے باز نہین آئینگے جبتک خدا تعالیٰ

مثل سنن اللہ التی خلت من قبل ویروا ابا غمرة الذی یضرم فی الاحشاء الجمرة

کے اُن قوانین قدیمہ کو نہ دیکہہ لین جو پہلے گذر چکے ہین اور جبتک ایسی بہوکہہ کو نہ دیکہہ لین جو اندر کو جلاتی ہے اور جبتک ایسے دردناک نہ ہو

ویکونوا کجریح نوب متألّمین۔ فحاصل الکلام انھم الدجال المعہود وانا المسیح الموعود

جائین جیسا کہ کوئی حوادث کا مارا ہوتا ہے۔ پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہی لوگ دجال معہود ہین اور مین مسیح موعود ہون

وھذا فیصلة اتفق علیہ القرآن والانجیل واکدھا الرب الجلیل فما لکم لا تقبلون

اور یہہ وہ فیصلہ ہے جس پر قرآن اور انجیل دونون اتفاق رکہتی ہین اور اُسکو موکد طور پر خدا تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے پس کیا

فیصلة اتفق علیھا حکمین عدلین اتفرون من الامر الواضح وتعرضون عرضکم للمفاضح

وجہ کہ تم ایسے فیصلہ کو قبول نہین کرتے جسپر دو عادل حاکمون نے اتفاق کیا ہے کیا تم ایک کہلے کہلے امر سے گریز کرتے اور اپنی آبرو کو رسوا

وتعرضون عن نصاحة الناصح وتسبون متنعلین سما لکم لا تنتبہون علی ھذا

کرتے ہو اور ناصح کی نصیحت سے کنارہ کش اور مشتعل ہو کر گالیان نکالتے ہو تمہین کیا ہو گیا کہ تم ان باتون سے متنبہ ہو کر

ولا تخافون ولا تدمع اجفانکم ولا یبید عرجفانکم ولا تتوبون متندمین۔ الا ترون انکم
نہین ڈرتے اور تمہارے آنسو جاری نہین ہوتے اور تمہارے بدن پر لرزہ نہین پڑتا اور پشیمان ہوکر توبہ نہین کرتے۔ کیا تم نہین دیکھتے
اغربتم وشذذتم فی ھذہ العقائد وترکتم الاصل وتمایلتم علی الزوائد وخالفتم الاولین
کہ انوکہی اور نادر باتین تمہارے عقیدون مین داخل ہین اور تمنے اصل کو چھوڑ دیا اور زائد اور بے اصل باتون پر جہک گئے اور پہلون
والآخرین۔ لم لا تسمعون قول الداعی ولا تتبعون الراعی بل تلدغون کالافاعی
اور پچھلون کی تمنے مخالفت کی۔ تم کیون ایک بلانیوالیکی آواز کو نہین سنتے اور چرانیوالیکے پیچھے نہین چلتے بلکہ تم سانپونکی طرح کاٹتے اور دوڑ نے
وتثبون کالذئب الساعی وتمشون صمًّا بکمًا عمیًا متکبرین مغرورین۔ وانما مثلنا
والے بھیڑیے کیطرح حملہ کرتے ہو اور تم اپنے چلنے کیوقت نہ سنتے نہ بولتے نہ دیکھہ سکتے اور تکبر اور غرور مین چلے جاتے ہو اور تمہین دعوت کرنیکے
فی دعوتکم کمثل الذی حاور عجماء او ینادی صخرۃ صماء او یکلم المیتین۔ یا حسرۃ
وقت ہماری مثال ایسی ہے جیسے کوئی گونگے سے بات کرے یا ایک پتھر سخت کو بلاوے یا مردون سے بات کرے ہائے ان
وآھا علی ھؤلاء المتنصرین کیف یعرضون عن الحق الصریح ویضطجعون ضجعۃ المستریح
کرستانون پر افسوس ہے کہ وہ حق سے کنارہ کش جاتے ہین اور ایسے سو رہے ہین جیسے کوئی بڑے آرام سے سوتا ہے اور خوبصورت
ویترکون ذیل الصبیح الملیح ویمیلون الی الشنیع القبیح ویابون اللہ مغمطین۔ نبذوا
عقاید کا دامن چھوڑتے اور مکروہ عقیدون کیطرف جہکے جاتے ہین اور ناشکری کے ساتھہ خداتعالی کی نافرمانی کرتے ہین خداتعالی کے حکم کو یون
امرہ نبذ الحذاء المرقع وکفروا بالکتاب المونع مجترئین۔
پہینکدیا جیسی ایک پرانی پھٹی جوتی کو پہینکدیا جاے اور ایسی کتاب سے جسپر الہی نشان ہے بڑی شوخی سے انکار کردیا ہے۔

الی الدنیا اوی حزب الاجانی
ان لوگون نے جو بہت ہی گناہون مین مبتلا ہین دنیا کو اپنا جاپناہ قرار دیا ہے

وحسبوھا جنًّی حلوا المجانی
اور دنیا کو ایک شیرین اور سہل الحصول میوہ سمجھہ لیا ہے

نسوا من جھلھم یوم المعاد
اپنی نادانی کے سبب سے معاد کے دن کو بہلا دیا ہے

وترکوا الدین من حب الدنان
اور شراب کے خمون سے پیار کرکے دین کو چھوڑ دیا ہے

تراھم مائلین لدی مدام
تو دیکھتا ہے کہ شراب کی طرف یہ لوگ جہک گئے

وغید والغوانی والاغانی
اور ایسا ہی نازک اندام اور حسین عورتین اور گیت اگر دلون کو کھینچتے ہین

وکم منھم اساری عین عین
اور بہتیرے انمین سے بڑی بڑی آنکھون والی عورتونکے قیدی ہین

ومشغوفین بالبیض الحسان
اور بہتیرے سفید رنگ عورتون کے فریفتہ ہین

لهنّ علی بعولتهنّ حکم
وہ عورتین اپنے خاوندون پر حکم کرتی ہین
تری کلاًّ لمنطلق العنانِ
اور سب مطلق العنان اور بے پردہ اور شر انگیز ہین

دماء العاشقین لهُنّ شغل
اپنے عاشقون کو قتل کرنا ان عورتون کا کام ہے
بعینٍ انجلت ظبيّ القنان
آنکھ قتل عام انکی آنکھ ہے جو پہاڑون کے ہرنونکو شرمندہ

ومن عجب جفون فاترات
اور تعجب تو یہ ہے کہ وہ پلکین جو سست اور نیمخواب ہین
اربن الخلق افعال السّنان
لوگون کو برچھیون کا کام دکھلا رہی ہین —

بناظرة تصید الناس لمحًا
وہ عورتین اپنی آنکھہ کی نیم نگہ سے لوگونکو شکار کرتی ہین
تفوق بلحظها رمح الطعان
جنکے گوشہ چشم کی ہلکی سی نظر نیزون کے زخم پر فوقیت رکھتی ہے

وانّیٰ الامن من تلك البلایا
اوران بلاؤن سے نجات پانا لوگون کیلئے غیر ممکن ہے
سوی الله الذي ملك الامان
بجز اسکے کہ اُس خدا کا رحم ہو جو امان بخشنے کا بادشاہ ہے

فعشاق الغوانی والمثانی
سو جو لوگ عورتون اور سرودون کے عاشق ہین
اضاعوا الدین من تلك الامانی
اُنہون نے اِنہین آرزؤن کے پیچھے دین ضائع کیا ہے

یصدّون الوریٰ من کل خیر
لوگون کو وہ ہریک نیکی کے کام سے روکتی ہین
ویغتاظون من تخلیصِ عانی
اوراس بات سے غصہ کرتے ہین کہ کسی قیدی کو رہا کر دیا جائے

عمایات الرجال تزید منهم
لوگون مین اُنکے سبب سے گمراہی پہیلتی جاتی ہے
وفتن الدهر تنمو کل آنِ
اور فتنے دمبدم بڑہتے جاتے ہین

وما من ملجاءٍ من دون ربٍّ
اوران آفتون سے بچنے کیلئے بجز اُس خدا کے کوئی گریزگاہ نہین
کریم قادرٍ کهف الزمان
جو کریم اور قادر اور زمانہ کی پناہ ہے

فنشکو هاربین من البلایا
سو ہم ان بلاؤن سے بہاگ کر اُسی خدا کیطرف شکایت لیجاتے ہین
الی الله الحفیظ المستعان
جو اپنے بندون کا نگہبان اور بیقرار دلکی مدد کرنیوالا ہے

جرت حزنًا عیون من عیونی
میری آنکھون سے مارے غم کے چشمے بہ نکلے
بما شاهدت فتنا کالدخان
جبکہ مینے اُن فتنون کا مشاہدہ کیا جو دہوئین کی مانند ہین

فهل وجدت ثکالیٰ مثل وجدی
پس کیا وہ عورتین جنکے لڑکے مر جائین ایسا غم کرتی ہین جو مین کرتا ہون
اذیً ام هل لهاشان کشانی
کیا دکھہ کے وقت ان کا ایسا حال ہوتا ہے جو میرا حال ہے

ولكم من ظالم يبغي فسادا
بہتیرے ظالم بہی چاہتے ہین جو دنیا مین فساد اور گناہ پہیلے

وقسيسين اصل الافتنان
اور توحید مین فتنہ اندازی کی جڑھ پادری لوگ ہین

تفاحشهم تجاوز كل حدّ
پادریون کی بدگوئی حد سے زیادہ بڑہ گئی ہے

كان غذاءهم فحش اللسان
گویا بدزبانی اُن کی غذا ہے

فكنت اطالعن كتاب ساب
مینے ایک ایسے شخص کی پادریون مین سے کتاب دیکھی جسمین گالیان دی ہین

وتمطر مُقلتي مثل الرثان
سو مین اس کتاب کو دیکہتا تہا اور میری آنکہون سے مینہ کیطرح آنسو جاری تہے

رئينا فيه كلما محفظات
ہمنے اُس کتاب مین وہ کلمے دیکھے جو غصہ دلانے والے تہے

وسبّ المصطفى بحر الجنان
اور دیکہا کہ اس شخص نے رسول اللہ صلعم کو گالیان نکالی ہین جو بخشش کا دریا ہے

صبرت عليه حتى عيل صبري
مینے اس بات پر صبر کیا یہانتک کہ صبر کرتا کرتا ہار گیا

ونار الغيظ ثارت في جناني
اور غصہ کی آگ مجھہ مین بہڑکی

وتاتي ساعة ان شاء ربي
اور وہ گہڑی آتی ہے کہ انشاء اللہ تعالی

اقرّ العين بالخصم المهان
کہ ہم دشمن کی رسوائی دیکہہ کر اپنی آنکہین ٹہنڈی کرینگے

اخذنا السب منهم مثل دين
اُن کی گالیان ہمارے ذمہ قرض کی طرح ہین

وعزّتنا لديهم كالرهان
اور ہماری عزت ان کے پاس گرو کی طرح ہے

سنغشيهم ببرهان كعضب
ہم عنقریب دلیل کی تلوار کے ساتہہ اُنکے سر پر پہونچینگے

رقيق الشفرتين اخ السنان
جو باریک کنارون والے نیزہ کا بہائی ہے

بفاس نختلي تلك الخلايا
ہم اس گہاس کو دلائل کے تبر کے ساتہہ کاٹینگے

ورمح ذابل وقنا البيان
اور نیز برچھی باریک نوک والی اور بیان کے نیزون سے

بجمجمة العدا قد حل غول
ان دشمنون کی کہوپری مین ایک بہوت داخل ہوگیا ہے

فنخرجه بآيات المثاني
سو ہم اس کو سورۃ فاتحہ سے نکالینگے۔

لنا دين ودُنيا للنصارى
ہمارے حصہ مین دین آیا اور نصاری کے حصہ مین دُنیا

ومقت الضرتين من العيان
سو یہ دو سوتون کی دشمنی ہے جسکی حقیقت ہر ایک کے پیش دید ہے

سئمنا كل نوع الضيم منهم
ہمنے ہر ایک ظلم اُن کا اٹہا لیا

ولكن سبّهم صلّى جناني
مگر اُن کی گالیون نے ہمارا دل جلایا۔

سعوا ان يجعلوا أسدا نعاجا
اُنہوں نے کوشش کی کہ کسیطرح شیروں کو بھیڑیں بنائیں
وليث الله ليث لا كضان
اور شیر شیر ہی ہیں وہ بھیڑ کی طرح نہیں ہو سکتے

ورثيتهم كسرحان ضريے
اور ان لوگوں کا حملہ اسی بھیڑیے کیطرح ہے جو شکار کا طالب ہے
وصورتهم كذى حبّ مُقانى
اور صورت انکی ایک لمن سار دوست کیطرح ہے

وباطنهم كجوف العَير قفر
اور اندر ان کا گدہے کے پیٹ کی طرح تقوی سے خالی
من التقوى وبطن كالجفانِ
اور پیٹ اُن پیالوں کیطرح ہے جو کہانے سے بہری ہوئی ہوں

ارى وغلاً جهولاً وابن وَغل
میں ایک خسیس ابن خسیس جاہل کو دیکھتا ہوں
يُرِى كالمرهفات لظے اللسانِ
جو تیز تلواروں کیطرح اپنی زبان کا شعلہ دکہاتا ہے

هرير الكلب لا يحثو بنبح
کتے کی آواز اُس چاند پر خاک نہیں ڈال سکتی
علے البدر المطهّر من عثان
جس کو خدا نے گرد و غبار اور دہوئیں سے پاک پیدا کیا ہے

الا يا ايّها الجِـز الشحيحُ
اے بخیل بدخلق اور حریص
هويت كذى اللبانة فى الهوان
تو محتاجوں کیطرح ذلت کے گڑھے میں گر گیا

وما تدرى الهدى وحملت جهلا
اور تو نہیں جانتا کہ ہدایت کیا شے ہے اور محض جہل سے تو نے
اناجيل النصارى كَالأتانِ
انجیلوں کو اُٹھا لیا جیسا کہ ایک گدہی بار اٹھاتی ہے

تنضنض مثل نضنضة الافاعى
اور تو اس طرح زبان ہلاتا ہے کہ جیسے سانپ
وتهذى مثل عادات الادانى
اور کمینوں اور سفلوں کیطرح بکواس کرتا ہے

هَلُمّ الى كتاب الله صدقاً
خدا کی کتاب کی طرف
وايمانًا بتصديق الجنان
صدق اور دلی ایمان سے آجا

شغفتم ايها النوكے بشوكٍ
بے وقوفو! تم کانٹوں پر فریفتہ ہو گئے
واعرضتم عن الزهر الحسان
اور خوبصورت پھولوں سے کنارہ کیا

وآثرتم اماعز ذات صخر
اور تمنے کنکریوں اور بڑے پتہروں والے زمین جو بہت سخت ہے اختیار کی
علے مخضرة قاع هجان
اور ایسی زمین کو چھوڑا جو پر سبزہ اور نرم اور نہایت عمدہ اور قابل زراعت ہے

وما القرآن الا مثل دُرٍّ
اور قرآن درحقیقت بہت عمدہ اور یکدانہ موتیوں کیطرح سے ہے
فرائد زانها حسن البيان
جو حسن بیان سے اور بہی اسکی زینت اور خوبصورتی نکلی ہے

وما مسّت اکف الکاشحینا
اور دشمنوں کی ہتھیلیاں ان معارف کو چھوئی بھی نہیں
معارفہ التی مثل الحصان
جو قرآن میں ایسے طور پر چھپی ہوئی ہیں جیسی پردہ نشین پاک عورت چھپی ہوئی

بہ ما شئت من علم و عقل
اسمین ہر ایک وہ علم اور عقل ہے جسکا تو طالب ہو
واسرار و ابکار المعانی
اور انواع اقسام کے بھید اور نئی صداقتیں اسمین بھری ہیں

یسکّت کل من یعدو بضغن
ہر ایک ایسے دشمن کا منہہ بند کرتا ہے جو مخالفانہ طور پر دوڑ پڑتا ہے
یبکّت کل کذاب وجانی
اور ہر ایک ایسے شخص پر اتمام حجت کرتا ہے جو دروغگو اور گنہگار ہے

رئینا درّ مزنتہ کثیرا
ہمنے اسکے مینہ کا پانی بہت ہی دیکھا ہے
فدینا ربّنا ذا الامتنان
سو ہم اُس خدا پر قربان ہیں جسنے ایسے احسان کئے

وما ادراک ما القرآن فیضا
اور تو کچھ جانتا ہے کہ قرآن فیض کی رو سے کیا شے ہے
خفیر جالب نحو الجنان
وہ ایک رہبر ہے جو بہشت کیطرف کھینچتا ہے

لہ نوران نور من علوم
اُسمین دو نور ہیں ایک تو علوم کا نور اور دوسرے
و نور من بیان کالجمان
فصاحت بلاغت کا نور جو دانہ نقرہ کیطرح چمکتا ہے

کلام فائق ما راق طرفی
وہ ایک ایسا کلام ہے جو ہر ایک کلام سے فوقیت لے گیا
جمال بعدہ والنیّران
اسکے بعد مجھکو کوئی جمال اچھا معلوم نہوا اور آفتاب اور قمر بھی اچھے دکھائی نہ دئیے

ایاۃ الشمس عند سناہ دخن
آفتاب کی روشنی اسکی چمک کے آگے ایک دہوان سا ہے
وما للعل والسبت الیمانی
اور لعل سے نرمی کے سرخ چمڑے کو نسبت ہی کیا ہے گو یمن کی ساخت ہو

واین یکون للقرآن مثل
اور قرآن کی مثال کوئی دوسری چیز کیونکر ہو
ولیس لہ بھذا الفضل ثانی
کیونکہ وہ تو اپنے فضائل میں بے مثل ہے

ورثنا الصحف فاقت کل کتب
ہم اُس کتاب کے وارث بنائے گئے جو سب کتابوں پر فائق ہے
وسبقت کل اسفار بشان
ایسی کتاب جو اپنے کمالات میں تمام کتابوں پر سبقت لیگئی ہے

وجاءت بعد ما خرت خیام
اور اس وقت آیا جبکہ سب پہلے خیمے منہہ کے بل گر گئے تھے
وخرّبت البیوت مع المبانی
اور تمام گھر مع بنیاد کی جگہوں کے خراب ہو چکے تھے

محت کل الطرائق غیر برّ
ہر ایک راہ کو بجز نیکی کے راہ کے معدوم کر دیا
وجذّت راس بدعات الزمان
اور ان تمام بدعتوں کا سر کاٹ دیا جو زمانہ میں شائع تھیں

كأنّ سيوفها كانت كنار
گویا اسکی تلوارین ایک آگ کی طرح تہین

بها حُرقت مخاريق الاراذل
اُن سے وہ تمام کوڑے جلگئی جو سفلہ لوگون کے ہاتھ مین تھے

اذا استدعى كتاب الله مثلا
جب کتاب اللہ نے اپنی مثل کا مطالبہ کیا

فعيّ القوم واستتروا كفاني
سو قوم مقابلہ سے عاجز ہوگئی اور فنا شدہ چیز کیطرح چھپ گئی

وسلبت جرأة الاسناف منهم
اور پیشں قدمی کی ہمت اُن سے مسلوب ہوگئی

من الهول الذي حل الجنان
اور یہ ہیبت اٰلہی تھی جو اُن کے دل مین بیٹھ گئی

فمن عجب ابوا مثل ميت
سو یہہ تعجب کی بات ہے کہ وہ مردہ کیطرح منہہ کے بل جا پڑے

وقد مرنوا على لطف البيان
حالانکہ وہ فصیح کلمات کی مشق اور عادت رکہتے تھے

وانزله مهيمنا حدّيا
اور خدا تعالی نے اسکو بےمثل اور طالب معارض نازل کیا

ففرّوا كلهم كالمستهان
پس کفار اسکی مثل بنانے پر قادر نہو سکے اور سرگردان ہوکر بہاگ گئے

وصارت عصبهم فرقا ثبينا
اور اُن کی جماعتین کئی فرقے متفرق ہوگئے

فمنهم من اتى بعد الحران
پس بعض اُن مین سے تو سرکشی سے باز آگئے

ومنهم من تلبّب مستشيطا
اور بعض نے قرآن کے مقابلے سے عاجز آکر ہتیار باندہے

لحرب الصادقين وللطّعان
اور غضب مین آکر راست بازون کیساتھ جنگ کیلئے تیار ہوگئے

فانتم قد سمعتم ما اصيبوا
سو تم سن چکے ہو کہ اُن کو کیا کیا سزائین ملین

بضعضعة السيوف من الهوان
اور تلوارون کی سرکوبی سے کیسی ذلت اُٹھائی

وكان جزاء سل السيف سيفا
اور تلوار کہینچنے کا بدلہ تلوار ہی تہی سو جو کچھ اُنہون نے بویا تہا

فذاقوا ما اتاقوا كالجبان
وہی کاٹا اور بزدل ہوکر جو کچھ بویا تہا اُسکا پہل کہایا

اذا دارت رحى البلوى عليهم
اور جبکہ سختی کی چکی اُن پر چلی سو ایسے ہوگئے

فكانوا كهوة فوق الدّهان
جیسا کہ آٹے کی ایک مٹھی چکی کے اُوپر چرم پر ہوتی ہے جو چکی کے

فطفقوا يهربون كمثل جبن
سو اُنہون نے ایک نامرد کی طرح بہاگنا شروع کیا

فاخذوا ثم قتلوا مثل ضان
پس پکڑے گئے اور بھیڑون کی طرح قتل کئے گئے

اذا ما شاهدوا قتلى كقتن
اور جبکہ اُنہون نے اپنے مقتولوں کو ٹڈیوں کیطرح دیکہا

فرفعوا طاعة علم الامان
تب اُنہون نے امان طلب کرنیکے لئے جھنڈیان اُٹھائین

سراة الحي جاءوا نادمينا
اور قبیلہ کے سردار شرمندہ ہو کر آئے پس نبی صلی اللہ علیہ وسلم
وأما الجاهلون فما أطاعوا
مگر جاہلون نے آن کا حکم نہ مانا
سقوا كاس المنايا ثم سيقوا
موت کے پیالے ان کو پلائے گئے
فهذا اجر جهل الجاهلينا
سو یہ جاہلون کے جہل کی سزا تھی
وما كان الرحيم مذل قوم
اور خدائے رحیم کسی قوم کو ذلیل نہین کرتا
وهل حدثت من انباء امم
کیا ایسی قومون کی تجھے کچھ خبر ہے
وكل النور في القرآن لكن
اور تمام اور ہر ایک قسم کے نور قران ہی مین ہین
به نلنا تراث الكاملينا
ہمنے اس کے وسیلہ سے کاملون کی وراثت پائی
فقم واطلب معارفه بجهد
پس اٹھ اور کوشش کے ساتھ اُسکے معارف طلب کر
اتطلب عزة الدنيا الدنية
کیا تو اس دنیا ناکارہ کی عزتون کا طالب ہے
اترضى يا اخي بالخان حمقا
اے بھائی کیا تو سرائے مین رہنے مین اپنی حمق سے راضی ہو گیا
على بستان هذا الدهر فاس
اس دنیا کے باغ پر تبر رکھا ہے

فرحم المصطفى بحر الجنان
نے جو دریائے بخشش ہے ان کا گناہ معاف کیا
فاعدمهم فتوس الاختفان
سو بجلی کے تیرون نے انکو معدوم کیا
الى نار تلوح وجه جاني
اور پھر وہ اُس آگ کیطرف کھینچے گئے جو مجرم کا منہ جلاتی تھی
من الرحمان عند الاستنان
یہ سزا خدا تعالی کیطرف سے اُس وقت ہوئی جب اُنہون نے فساد اور ظلم
ولكن بعد ظلم وافتنان
مگر اُس وقت جبکہ ظلم اور فتنہ اندازی اختیار کرے
رؤا قبحا بافعال حسان
جن کو نیکی کرتے کرتے بری پیش آئے
يميل الهالكون الى الدخان
مگر مرنے والے دھوئین کیطرف دوڑتے ہین
به سرنا الى اقصى المعاني
ہمنے اسکے وسیلہ سے حقیقتون کے اخیر تک سیر کیا
وخف شر العواقب والهوان
اور انجام بد اور ذلت کی بدیون سے خوف کر
اتطلب عيشها والعيش فاني
کیا تو اس دنیا کے عیشون کو ڈھونڈھتا ہے اور اسکے تمام عیش فانی ہین
وتنسى وقت تبديل المكان
اور اُس وقت کو بھلا دیا جو تبدیل مکانی کا وقت ہو
فكم شجر يجاح من الاهان
سو بہت سے درخت جڑھ سے اکھیڑے جاتے ہیں

وكم عنق تكسّرها المنايا
اور موتیں بہت سی گردنوں کو توڑ رہی ہیں

وكم كفّ وكم حسن البنان
اور بہت ہتیلیاں اور بہت سی خوبصورت پوریں ٹوٹی چلی جاتی ہیں

ترى فى ساعة سررا لرجل
اور تو یہ تماشہ دیکھ رہا ہے کہ ایک گھڑی ایک مرد کیلئے کئی تخت بچھے

وفى الاخرى نراه على الاران
اور پھر دوسری گھڑی میں وہی مرد تابوت مردہ پر پڑا ہوا ہوتا ہے

وانى ناصح خلّ امين
اور میں ایک نصیحت دینے والا دوست اور امین ہوں

ويدرى نور علمى من يرانى
اور جو شخص مجھے دیکھے وہ میرے نور علم کو معلوم کرے گا

يكرّم جاهل قبل ابتلاء
جاہل کی تعظیم آزمائش سے پہلے ہوتی ہے

وقدر الحبر بعد الامتحان
اور دانا آدمی کی تعظیم اسکے امتحان کے بعد کیجاتی ہے

وكفّرنى عدو الحق حمقا
اور ایک سچ کے دشمن نے مجھے کافر ٹھیرایا

فقلت اخساء يرانى من هدانى
سو میں نے کہا دفع ہو جس نے مجھے ہدایت دی وہ مجھ کو دیکھ رہا ہے

صوارمه علىّ مسلّلات
اُس دشمن کی تلواریں میرے پر کھینچی ہوئی ہیں

وانى نحو وجه الحبّ رانى
اور میں اپنے پیارے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں

وانى قد وصلت رياض حبّى
اور میں اپنے پیارے کے باغوں میں پہنچا ہوا ہوں

ويطلبنى خصيمى فى المحانى
اور دشمن مجھے جنگلوں میں تلاش کر رہا ہے

هويت الحبّ حتى صار روحى
میں نے اس پیارے سے محبت کی یہاں تک کہ وہ میری جان ہو گیا

وارانى جنانى فى جنانى
اور میرا بہشت اُس نے میرے دل میں ہی دکھا دیا

بوجه الحبّ لست حريص ملك
اس پیارے کی قسم ہے کہ میں کسی ملک کا حریص نہیں

كفانى ما ارى نفسى كفانى
اور یہ میرے لئے کافی ہے کہ میں اپنے نفس کو فنا کی حالت میں دیکھتا ہوں

عمود الخشب لا ابغى لسقفى
میں لکڑی کے ستون اپنی چھت کیلئے نہیں چاہتا

وحبّى صار لى مثل البوان
اور میرا پیارا میرے لئے ایسا ہو گیا ہے جیسا کہ ستون

ورثنا المجد من ذى المجد حقا
ہم نے بزرگی کو خدائے ذوالمجد سے پایا

وصبّغنا بمحبوب مقانى
اور اُس ملنے والے پیارے کے رنگ سے ہم رنگے گئے

دخلت النار حتى صرت نارًا
میں آگ میں داخل ہوا یہاں تک کہ میں آگ ہی ہو گیا

وغلى فاق افكار الافانى
اور میری کھجور گھات پات کے نکڑوں سے بہت بلند ہو گئی

خموری منتقاة غیر کدر
اور میری شراب ایک چھنی ہوئی شراب اور صفا ہی
مشعشعة بماء الاقتران
جسمین آلہی محبت کا پانی ملایا گیا ہے

ولست موارياً عن عین ربی
اور مین اپنے رب کی آنکھ سے پوشیدہ نہین ہون
وان اللہ خلاق یرانی
اور خدا جو میرا پروردگار ہے مجھ دیکھ رہا ہے

یدھدء راس کذاب غیور
اور وہ جھوٹھے کے سر کو خاک مین رولاتا ہی کیونکہ غیرتمند ہی
ویھلکہ کصید مستھان
اور اسکو اس شکار کیطرح ہلاک کرتا ہی جو سراسیمہ اور سرگردان ہو

وانا الناظرون الی قدیر
اور ہم اس قدیر کیطرف دیکھ رہے ہین
قریب قادر حب مدانی
جو قریب اور قادر ہے اور جو بندہ اور اسکے دلمین حائل ہوجاتا ہو

وانا الشاربون کئوس جد
اور ہم پرحکمت باتون کے پیالے پی رہے ہین
وانا الکاسرون فئوس خانی
اور ہم فضول گو کے تبرون کو توڑ رہے ہین

وانا الواصلون قصور مجد
اور ہم بزرگی کے محلون تک پہنچ گئے ہین
وانا الفاصلون من الادانی
اور ہمنے ادنے لوگون سے جدائی اختیار کرلی ہی

وابدرنا من الرحمان بدر
اور ہماری لیئے خداتعالی کیطرف سے ایک چاند نکلا ہے
فنحن المبدرون ولا نمانی
سو ہم چاند کو پانے والے ہین اور انتظاری کرنیوالے نہین

ونحن الفائزون کمال فوز
اور ہم کمال کامیابی تک پہنچ گئے ہین
ونحن المنعمون ولا نعانی
اور ہم نعمتون مین وقت بسر کرتے ہین اور سختی نہین اٹھاتے

وبارزنا العدا متسلحینا
اور ہم مسلح ہوکر مخالفون کے مقابل پر کھڑی ہوگئی ہین
ولسنا قاعدین کمثل وانی
ایک سست آدمی کیطرح ہم بیٹھنے والے نہین ہین

وماجئنا الوری فی غیر وقت
اور ہم خلق اللہ کے پاس بیوقت نہین آئے
وذو حجر یری وقت الرثان
اور عقلمند جانتا ہے کہ بارش کا وقت کونسا ہو

نحذروف ندحرج راس عجز
اور ہم پھرکی کی طرح اپنے عاجزانہ سر کو گردش دیرہے ہین
وتبنا من ملاعب صولجان
اور صولجان کی بازیگاہ سے ہم دست بردار ہین

عریف فرس نفسی عند حرب
میرے نفس کا گھوڑا لڑائی کے وقت بڑی فراست رکھتا ہے
ویدری السر من شد البطان
اور تنگ کو مضبوط کھینچنے سے سمجھ جاتا ہو کہ مطلب کیا ہی

مکرٌ یذلن کمثل برقٍ
بڑا حملہ اور سخت جو برق کیطرح اُترتا ہے
ولا تمضی علیہ دقیقتان
اور دو منٹ کی بھی توقف نہیں کرتا

وانا سوف نوجر من ملیکٍ
اور ہم عنقریب اپنے بادشاہ سے پاداش پائینگے
ونعطی منہ اجر الامتشان
اور اس سپاہیانہ خدمت کا اجر ہمکو دیا جاوے گا

وکاسٍ قد شربنا فی وھادٍ
کئی پیالے تو ہمنے نشیب میں پئے
واخری نشربن فوق القنان
اور کئی اور ہیں جو پہاڑوں کی چوٹیوں پر پئیں گے

وھذا کلہ من فضل ربی
اور یہ سب میرے رب کا فضل ہے
ملاذی عاصمی مستن جنانی
جو میری پناہ ہے اور ظالم سے مجھے بچانیوالا ہے

اری اشجار رحمتہ عظاماً
اسکی رحمت کے درختوں کو میں بڑی بڑی دیکھتا ہوں
مفرحۃً کزرع الزعفران
خوش کرنیوالے جیسے زعفران کا کھیت ہوتا ہے

وقومی کفرونی من عنادٍ
اور میری قوم نے مجھے عناد سے کافر ٹھہرایا
والحادٍ وتحریف البیان
اور الحاد اور تحریف سے کافر بنانے میں کوشش کی

فیا لعّان لا تھلک عجولاً
پس اے لعنت کرنیوالے میری جلدی ہلاک نہ ہو
ولا تھجر فترجع کالمُھان
اور مسلمان کو اپنے گروہ سے جدا کر کہ اس میں تیری رسوائی ہے

وشکُ البین صعبٌ عند حرٍّ
اور جلد جدا ہو جانا شریف آدمی کے نزدیک ایک سخت بات ہے
وان الحرّ کالحانی یقلنی
اور شریف آدمی ایک مشفق مہربان کیطرح ہوتا ہے

ولا تعجب لقولی وادعائی
اور میرے قول اور میرے دعوی پر تعجب مت کر
وقد عُلّمت من اخفی المعانی
اور مجھے بہت پوشیدہ معنی بتلائے گئے ہیں

وللرحمان فی کلمٍ رموزٌ
اور خدا تعالی اپنے کلمات میں کئی بھید رکھتا ہے
وکم قول اسرّ کمثل کانی
اور کئی قول اسکے ایسے ہیں جیسے کوئی اشارہ کنایہ سے تقریر کرتا ہے

وکم کلمٍ مھفھفۃ دقاق
اور بہت سے کلمے نازک اور باریک ہیں
ھضیم الکشح کالغید الحسان
بہت نازک جیسے نازک اندام اور خوبصورت عورتیں ہوتی ہیں

فیدری الضامرات ذوو الضمور
پس باریک باتوں کو وہ لوگ سمجھتے ہیں جو مرتاض و نحیف الکمر ہیں
ولا یدری سفیہ کالسمان
اور ان باتوں کو وہ شخص نہیں جانتا جو موٹی عقل والا موٹی عورتوں کیطرح ہو

فان تبغی الدقایق مثل ابر
پس اگر تو ایسے باریک حقایق چاہتا ہی جیسے سوئیان
فلج فی سمها ودع الاماني
سو تو سوئی کے ناکے مین داخل ہو جا اور تمام نفسانی خواہشات چھوڑدے

وان تستطلعن انباء موتی
اور اگر تو چاہتا ہو کہ مُردون کی خبرین تجھے معلوم ہون
فمت کالمحرقین وکن کفانی
سو تو ان مردون کیطرح مرجا جو جلائے گئے اور نابود ہو گئے

وبذل الجهد قانون قدیم
اور کوشش کرنا قانون قدیم ہے
منی للطالبین قضاء بانی
جو مقدر حقیقی نے ڈھونڈنے والون کیلئے بنایا ہے

وانی مسلم والاسلام دینی
اور مین مسلمان ہون اور اسلام میرا دین ہے
فلا تکفر وخف رب الزمان
سو تو کافر مت ٹھہرا اور خداتعالی سے خوف کر

وان ازمعت تکفیری وعذلی
اور اگر تو نے یہی قصد کیا ہے کہ مجھے کافر کہے اور ملامت کرے
فقل ما شئت من شوق الجنان
سو جو تیری مرضی ہو وہ شوق سے کہتا رہ

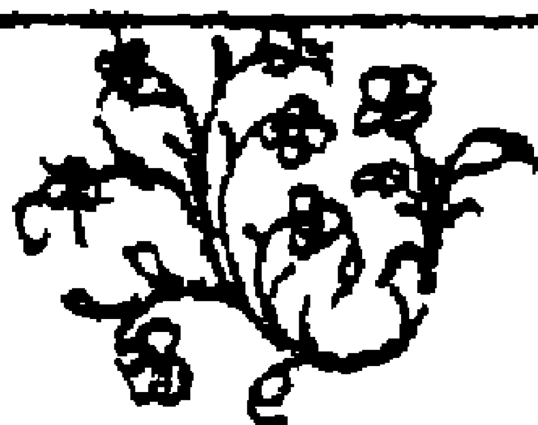
ولا نخشی سهام اللاعنینا
اور ہم لعنت کرنے والون کے تیرون سے نہین ڈرتے
ولا نغتاظ من تکفیر خانی
اور ایک بیہودہ گو کی تکفیر سے ہم غصہ نہین کرتے

جعلنا کاهلاً مناذ لولا
اور ہمنے اپنا ریاضت کش مشانہ
لاثقال المطاعن واللعان
طعن اور لعنت کے بوجھون کیلئے جھکا دیا ہے

فان شاء المهیمن ذوجلال
پس اگر خدائے بزرگ چاہے گا
یبرء رحمة مما ترانی
تو اپنی رحمت سے مجھے ان الزامون سے بری کردیگا جو تو مجھے

وفی فمی لسان غیرانی
اور میرے منہ مین بھی زبان ہے
احب جواب رب مستعان
مگر مین چاہتا ہون کہ خدا مددگار تجھ کو جواب دے

واخر کلمنا حمد وشکر
اور ہمارا آخر کلام حمد اور شکر ہے
لرب محسن ذی الامتنان
اس محسن رب کے لئے جسکے احسان مجھ پر ہین



ومن اعتراضات الواشی الضال الذی یموم بنعاس الضلال
اور یہہ گمراہ نکتہ چین جو خواب ضلالت مین سوتا ہے اس کے اعتراضات مین سے
اعتراض بنٰی علیہ عقیدتہ الباطلۃ فی کتابہ التوزین۔ وتفصیلہ انہ رئی فی
ایک وہ اعتراض ہے جس کو اس نے اپنی کتاب توزین الاقوال مین اپنے عقیدہ باطلہ کی بنیاد ٹھہرایا ہی اور تفصیل
القران الکریم ایۃ یوم یقوم الروح والملئکۃ فتلقف لفظ الروح
اعتراض یہہ ہی کہ اُس نے قرآن کریم کی اس آیۃ کریمہ کو دیکھا جو یوم یقوم الروح والملایکۃ ہے الخ سو اُس نے لفظ روح کو اُس جگہ سے
کالشحیح واراد ان یستنبط منہ نزول المسیح بل ان یثبت الوھیتہ کالوقیح
اُچک لیا جیسی ایک حریص ایک چیز کو اُچک لیتا ہی اور چاہا کہ اُس سے نزول مسیح پر دلیل قایم کرے بلکہ بیحیائی کیوجہ سے یہی چاہا کہ اس سے حضرت
فکتب بہ مسندلا کالمبطلین الفرحین۔
مسیح کی الوہیت ثابت ہو جائے پس اسنے استدلال کے خیال سے باطل پرستون کیطرح بہت خوش ہوکر اس آیت کو لکھا
اما الجواب فاعلم ان ھذہ الایۃ لا تفیدہ اصلا ولا یثبت منہا شیٔ
اب اسکے جواب مین سمجھ کہ یہ آیت اس شخص کو کچھہ بھی مفید نہین اور اگر اس سے کچھہ ثابت ہوتا ہے تو بس یہی
الا حمقہ وجہلہ وکونہ من السفہاء المستعجلین ولا یخفی علی الفضلاء الاعلام
کہ یہ شخص احمق اور نادان اور سفیہ اور جلد باز ہے اور مشاہیر علماء پر پوشیدہ نہین کہ اِس مقام مین
ان تاویل الروح بعیسیٰ فی ھذا المقام دجل وافتراء بل جاء فی کتب التفسیر
روح کے لفظ سے عیسیٰ مراد لینا دجالیت اور افترا ہے بلکہ تفسیرون کی رو سے وہ جبرائیل علیہ السلام
انہ جبرائیل علیہ السلام او ملک اٰخر علی اختلاف الروایات کما لا یخفی
یا کوئی دوسرا فرشتہ ہے اور دونون قسم کی روائتین پائی جاتی ہین جیسا کہ دیکھنے والون
علی الناظرین۔ ثم منطوق الایۃ یبدی بالتصریح ویحکم بالتنقیح ان ھذہ
پر پوشیدہ نہین۔ پھر منطوق آیت کا بتصریح ظاہر کرتا ہے اور تنقیح کے ساتھہ حکم دیتا ہے کہ یہ واقعہ
الواقعۃ متعلقۃ بالقیامۃ ولہا کالعلامۃ فان اللہ تعالیٰ ذکر ھذہ القصۃ فی
قیامت سے متعلق ہے اور اسکے لئے علامت کیطرح ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے اس قصہ کو بہشت کو ذکر کے
ذکر قصۃ الجنۃ ونعمائہا العامۃ ثم صرح بتصریح اٰخر وقال ذالک الیوم الحق
درمیان لکھا ہے اور اسکی نعمتون کے بیان کرنیکے وقت اسکو بیان فرمایا ہے اور پھر اور بھی تصریح کرکے فرمایا ہی کہ یہ دہی حق کے کھلنے کا دن

ولفظ الیوم الحق فی القرآن بمعنی القیامة ویعلمه کل خبیر امین ـ فانظر کیف
اور الیوم الحق قرآن مین قیامت کا نام ہے چنانچہ دانشمند امانت دار اسکو جانتا ہے پس اب غور کر
بیّن انها واقعة من وقائع یوم الدین ـ ثم انظر کیف یفترون الذین فی قلوبهم مرض
کہ کیونکر خدا تعالی نے کہول کر بیان کر دیا کہ یہ واقعہ قیامت سے متعلق ہے پھر تو غور کر کہ وہ لوگ جنکے دل بیمار ہین اور اُن کے دل مین
ولا یخافون الله وما کانوا متقین ـ فالحاصل ان الآیة لا تؤید زعم هذا الواشی بل عز
خدا تعالی کا خوف نہین کیونکر افترا پردازیان کر رہے ہین اور تقوی اختیار نہین کرتے پس حاصل کلام یہ ہے کہ یہ آیۃ اس نکتہ چین کے زعم کی کچھ تائید نہین
وبها یقع القول علیه وتجعله الآیة من الکاذبین ـ فانه یقول ان عیسی اله وابن الله
بلکہ یہ تو اسکے قول کو ٹکڑے ٹکڑے کرتی ہے اور اسکے ساتھ بات اُسی پر پڑتی ہے اور یہ آیت اُسکو جھوٹون سے ٹھہراتی ہے کیونکہ اس نکتہ چین کا یہ قول ہے کہ عیسی الہ اور خدا کا بیٹا
ویقول ان الروح هو الله وعینه والآیة تبدی ان هذا مینه وتبدی ان الروح
اور کہتا ہے کہ روح خدا کو ہی کہتے ہین اور روح اور خدا ایک ہی ہے اور آیۃ ظاہر کر رہی ہے کہ یہ اسکا جھوٹھ ہے اور نیز ظاہر کرتی ہے کہ وہ روح
الذی ذکر ههنا هو عبد عاجز تحت حکم الله وقدره وما کان له خیرة فی امره وان هو الا من
جسکا ذکر اس جگہ ہے وہ ایک بندہ عاجز ہے جسکو خدا کے کسی امر مین اختیار نہین اور کچھ نہین صرف فرمانبردار ہے اور نیز یہ بھی ظاہر کرتی ہے کہ اس روح کو
الطائعین وما کان له ان یشفع من غیر اذن الله لان الله عز وجل قال فی هذه
شفاعت کا اختیار نہین اور شفیع وہی ہوگا جسکو اذن ملے کیونکہ خدا تعالی نے اِس آیۃ مین صاف فرما دیا ہے
الآیة یوم یقوم الروح والملائکة صفا لا یتکلمون الا من اذن له الرحمن وقال
کہ اُس روز یعنے قیامت کے دن روح اور فرشتے کھڑے ہونگے اور شفاعت کے بارے مین کوئی بول نہین سکیگا مگر وہی جسکو خدا تعالی کیطرف
صوابا واشیر فی آیة عسی ان یبعثک ربک مقاما محمودا الی انه تعالی لا یعطی هذا المقام المحمود الا نبیه وصفیه
سے اجازت ملی اور کوئی نالائق شفاعت نکرے اور آیت عسی ان یبعث مین اشارہ فرمایا گیا ہے کہ اللہ تعالی یہ مقام محمود بجز اپنے برگزیدہ نبی محمد
محمد المصطفی خیر الرسل وخاتم النبیین ـ والقی فی روعی ان المراد من لفظ
مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے اور کسیکو عنایت نہین کریگا اور میرے دل مین ڈالا گیا کہ اِس آیت مین لفظ روح سے مراد
الروح فی آیة یوم یقوم الروح جماعة الرسل والنبیین والمحدّثین اجمعین الذین
رسولون اور نبیون اور محدثون کی جماعت مراد ہے جن پر روح القدس ڈالا جاتا ہے اور
یلقی الروح علیهم ویجعلون مکلمین واما ذکرهم بلفظ الروح لا بلفظ الارواح فاعلم
خدا تعالی کے ہم کلام ہوتے ہین مگر یہ شبہ کہ روح کے لفظ سے انکو یاد کیا ارواح کے لفظ سے کیون یاد نہین کیا

انه قد یذکر الواحد فی القرآن ویراد منه الجمع وبالعکس سنة قد جرت فی کتاب
پس جان کہ قرآن کا محاورہ ایسا ہے کہ کبھی وہ واحد کے لفظ سے جمع مراد لے لیتا ہے اور کبھی جمع سے واحد ارادہ کرتا ہے یہ قرآن شریف کی ایک
مبین - وذکرهم الله بلفظ الروح الذی یدل علی الانقطاع من الجسم لیشیر الی
عادت مستمرہ ہے اور پھر خدا تعالی نے اپنے انبیاء کو روح کے لفظ سے یاد کیا یعنے ایسے لفظ سے جو انقطاع من الجسم پر دلالت کرتا ہے تا یہ سلسلے
انهم فی عیشتهم الدنیویة کانوا قد فنوا بکل قواهم فی مرضات الله وخرجوا من
کیا کرتا دیہ اسبات کی طرف اشارہ کرے کہ وہ ظہر لوگ اپنی دنیوی زندگی میں اپنے تمام قوتوں کی رو سے مرضات الٰہی میں فنا ہو گئے تھے اور اپنے
انفسهم کما یخرج الارواح من الابدان وما بقی لهم النفس واهواءها وکانوا
نفسوں سے ایسے باہر آ گئے تھے جیسا کہ روح بدن سے باہر آتی ہے اور نہ ان کا نفس اور اس نفس کی خواہشیں باقی رہی تھیں اور وہ روح القدس
لا ینطقون من الهوا ان هو الا وحی یوحی فکانهم صاروا روح القدس فقط لا نفس معه ولا اعراضها
کے بلائے بولتے تھے نہ اپنی خواہش سے اور گویا وہ روح القدس ہی ہو گئے تھے جس کے ساتھ نہ نفس کی آمیزش نہیں پھر جان کہ انبیاء
ثم اعلم ان الانبیاء کنفس واحدة لا یقال انهم ارواح بل یقال انهم روح وذلک لشدة اتحادهم
ایک ہی جان کی طرح ہیں - نہیں کہہ سکتے کہ وہ کئی روح ہیں بلکہ کہنا چاہیے کہ وہ ایک ہی روح ہے اور یہ اسلئے کہ انہیں روحانی طور پر نہایت
الروحانیة وتناسب جوهرهم الایمانیة وبما انهم فنوا من انفسهم وحرکاتهم وسکناتهم
درجہ پر اتحاد واقع ہے اور جوہر ایمانی کی انہیں مناسبت غایت مرتبہ پر ہے اور نیز اسلئے کہ وہ اپنے نفس اور اپنے جنبش اور اپنے سکون
واهوائهم وجذباتهم وما بقی فیهم الا روح القدس ووصلوا الله متبتلین
اور اپنی خواہشوں اور اپنے جذبات سے بکلی فنا ہو گئے اور انہیں بجز روح القدس کے کچھ باقی نہ رہا اور سب چیزوں سے توڑ کے اور قطع تعلق
منقطعین - فاراد الله ان یبین فی هذه الایة مقام تجردهم ومراتب تقدسهم
کر کے خدا کو جا ملے پس خدا تعالی نے چاہا کہ اس آیت میں انکی تجرد اور تقدس کے مقام کو ظاہر کرے اور بیان کرے کہ وہ جسم
وتطهرهم من ادناس الجسم والنفس فسماهم روحا اظهارا لجلالة شانهم وطهارة
اور نفس کے میلوں سے کیسے دور ہیں پس انکا نام اسنے روح یعنے روح القدس کہا تاکہ اس لفظ سے انکی شان کی بزرگی اور ان کے
جنانهم وانهم سیلقبون بهذا اللقب فی یوم القیامة لیری الله خلقه مقام انقطاعهم
دل کی پاکیزگی کھلجائے اور وہ عنقریب قیامت کو اس لقب سے پکارے جائیں گے تاکہ خدا تعالی لوگوں پر ان کا مقام انقطاع ظاہر کرے
ولیمیز بین الخبیثین والطیبین - ولعمر الله ان هذا هو الحق فتدبروا فی کتاب الله
اور تاکہ خبیثوں اور طیبوں میں فرق کر کے دکھلادے اور بخدا یہی بات حق ہے پس تم کتاب اللہ میں تدبر کرو اور جلد بازی سے

ولا تنكروا مستعجلين ـ واما عيسى عليه السلام فانت تعلم ان القرآن لا يسميه

انکار مت کرو مگر عیسے علیہ السلام کے بارہ مین تو خوب جانتا ہو کہ قرآن ان کا نام خدا یا

الٰهًا ولا ابن اله بل يبرءه مما قيل ويردّ الاقاويل افراطا كانت او تفريطا ويقيم

ابن خدا نہین رکھتا بلکہ اسکو ان تمام قولون سے بری کرتا ہی جو اسکے حق مین بڑہا کر یا گہٹا کر کہے گئے تہے اور دلایل سے ثابت

عليه الدليل ويبيّن انه عبد ومن المقربين ـ وقال فى مقام وقالوا اتخذ الرحمٰن

کرتا ہے کہ وہ بندہ اور مقرب الہی ہے ـ اور ایک مقام مین فرماتا ہے کہ عیسائی کہتے ہین کہ عیسے خدا کا بیٹا ہے

ولدا سبحانه بل عباد مكرمون ...... ومن يقل منهم انى اله من دونه فذلك

خدا بیٹون سے پاک ہے بلکہ یہ عزت دار بندے ہین اور جو انہین سے یہ کہے کہ بدون خدا کے مین ہی خدا ہون سوایسے

نجزيه جهنم كذلك نجزى الظالمين ـ واشترط قول الظالمين بلفظ من دونه ليخرج

شخص کی سزا جہنم ہوگی اور اسیطرح ہم ظالمون کو سزا دیا کرتے ہین لو قرآن نے جو ظالمین کے لفظ کے ساتھ من دونہ کی شرط لگادی

به قوما اصبى الحب قلوبهم وهيّج كروبهم حتى غلبت عليهم المحوية والسكر وجنون

ہے اور کہا ہی کہ جو شخص یہ کہے کہ مین خدا کے سوا خدا ہون سو یہ شرط من دونہ کی یعنی سوا کی اسواسطے لگائی ہی تا ان لوگون کو ظالم ہونیسے مستثنی رکہے

العاشقين فخرجت من افواههم كلمات فى مقام الفناء النظرى والجذبات السماوية

جنکے دلون کو انکے دوست حقیقی نے اپنی طرف کہینچ لیا اور انکے دلونمین بیقراریان پیدا کردین یہانتک کہ انکے دلون پر محویت اور سکر اور عاشقون سا

ورد عليهم وارد فكانوا من الوالهين ـ فقال بعضهم ما فى جبّتى الا الله وقال بعضهم

جنون آگیا سو فنا نظری کی حالت اور جذبات سماوی کی کیفیت مین انکے موہنہ سے کچہہ ایسی باتین نکل گئین اور بعض واردات انپر ایسی وارد ہوئی کہ وہ عشق کی

ان يدى هذه يد الله وقال بعضهم انا وجه الله الذى وجهتم اليه وانا جنب الله الذى

مستی سے مدہوشون کیطرح ہوگئی سو بعض نے اس مستی کیحالتمین کہا کہ میری جبہ مین خدا ہی ہی اور کوئی نہین اور بعض نے کہا کہ میرا یہ ہاتہہ خدا کا ہاتہہ ہے

فرطتم فيه وقال بعضهم انا اقول وانا اسمع فهل فى الدار غيرى وقال بعضهم انا الحق

اور بعض نے کہا کہ مین ہی وجہ اللہ ہون جسکیطرف تم نے موہنہ کیا ...... اور مین ہی جنب اللہ ہون جسکی حقین تمنے تقصیر کی اور بعض نے کہا کہ مین ہی

فهولاء كلّهم معفوون فانهم نطقوا من غلبة كمال المحوية والانكسار لا من الرعونة

کہتا ہون اور مین ہی سنتا ہون اور میرے سوا اور گہر مین کون ہے اور بعض نے کہا کہ مین ہی حق ہون سو یہ تمام لوگ مرفوع القلم ہین کیونکہ وہ کمال محویت سے

والاستكبار وحفّت بهم سكر صهباء العشق وجذبات الحب فخرجت هذه الاصوات من حنجرة

بولے ہین نہ رعونت اور تکبر سے اور شراب عشق کے نشہ اور دوست برگزیدہ کے جذبات نے انکو گہیر لیا سو یہ آوازین فنا کے حلق سے نکلین نہ تکبر کی

الفناء لا من غرفة الخيلاء وما نقلوا الاقدام الى دون الله بل فنوا فى حضرة الكبرياء

بالاحاطہ سے اور دون اللہ کیطرف انہون نے قدم نہین اٹھایا بلکہ حضرت کبریا مین فنا ہوگئے سو کچھ شک نہین کہ انپر ان کلمات سے

فلا شك انهم غير ملومين - ولا يجوز اتباع كلماتهم وحرص مضاهاتهم بل هى كلم

کوئی ملامت نہین اور لیکن ان کلمات کی پیروی جایز نہین اور نہ یہ روا ہے کہ انکی مشابہت کی خواہش کیجائے بلکہ یہ ایسے کلمے ہین

يجب ان تطوى لا ان تروى ولا يواخذ الله الا الذين كانوا من المتعمدين المجترئين

کہ لپیٹنے کے لائق ہین نہ اظہار کے لایق اور خدا تعالی انہین سے مواخذہ کرتا ہے جو عمداً چالاکی سے ایسے کلمے موتہہ پر لادین۔

وعجبت للنصارى ولا عجب من المسرفين انهم يقرون بان عيسى

اور مجہے عیسائیون سے تعجب آتا ہے اور جو زیادتی کرے اسپر کچہہ تعجب بہی نہین وہ اقرار کرتے ہین کہ عیسی

كان عبد الله وابن آدم وكان يقول انى رسول الله وعبده وحث الناس

خدا کا بندہ اور ابن آدم تہا اور کہا کرتا تہا کہ مین خدا کا بندہ اور اسکا رسول ہون اور توحید کے لئے رغبت

على التوحيد والاجتناب من الشرك وانكسر وتواضع وقال لا تقولوا لى صالحا

دیتا تہا اور شرک سے ڈراتا تہا اور کسر نفسی اس مین اتنی تہی کہ اس نے کہا کہ مجہے نیک مت کہو پہر یہ

ثم يجعلونه شريك البارى ويحسبونه رب العالمين ويقولون ما يقولون ولا يخافون

لوگ اسکو خدا تعالی کا شریک ٹہرلتے ہین اور اسکو رب العالمین سمجہتے ہین اور جو کہتے ہین سو کہتے ہین اور قیامت کے دن سے

يوم الدين - ويظنون ان المسيح صلب ولعن لاجل معاصيهم واخذ لانجاءهم

نہین ڈرتے اور یہ خیال کر رہے ہین کہ مسیح ان کے گناہون کیلئے مصلوب اور ملعون ہوا اور ان کے بچانے کیلئے ماخوذ

وعذب لتخليصهم وان الخلق احفظ الاب بذنوبهم وكان الاب فظا غليظ القلب

اور معذب ہوا اور خلقت نے باپ کو اپنے گناہون سے غصہ دلایا اور باپ سخت دل

سريع الغضب بعيد اعن الحلم والكرم مغتاظا كالحرق للمضطرم فاراد ان يدخلهم

سریع الغضب تہا حلم اور کرم اسمین نہین تہا بلکہ غصہ سے آگ کیطرح بہڑکا ہوا تہا سو اس نے چاہا کہ خلقت کو

فى النار فقام الابن ترحما على الفجار وكان حليما رحيما كالابرار فمنع الاب من قهره

دوزخ مین ڈالے سو بیٹا بدکارون پر رحم کرکے شفاعت کیلئے کہڑا ہوگیا اور بیٹا حلیم اور رحیم اور نیک آدمی تہا پس اسنے اپنے باپ کو

وزيادته فما امتنع وما رجع من ارادته فقال الابن يا ابت ان كنت ازمعت

قہر اور زیادتی سے منع کیا مگر باپ اپنے ارادہ سے باز نہ آیا سو بیٹے نے کہا کہ اے باپ اگر تیرا یہی ارادہ ہے کہ لوگون کو

تعذیب الناس واهلاکهم بالطاس ولا تمتنع ولا تغفر ولا ترحم ولا تزدجر فها انا احمل اوزارهم

کو ہلاک کرے اور کسی طرح تو اُن کو نہین بخشتا اور نہ رحم کرتا ہے سو مین تمام لوگون کے گناہ اپنی گردن پر

واقبل ما ابادرهم فاغفر لهم وافعل بی ما تریدان کان قلیلا او یزید فرضی الاب

لے لیتا ہون سو انکو تو بخش دے اور جو تو لے عذاب دینا ہے وہ مجھے عذاب دے سو اس کلمہ سے باپ

علی ان یصلب ابنه لاجل خطایا الناس فنجا المذنبین واخذ المعصوم وعذبه بانواع

غضبناک راضی ہو گیا اور اُسکے حکم سے بیٹا پہانسی دیا گیا تا گنہگارون کو چھوڑ دے اور گنہگارون کی طرح

الباس کالمذنبین ـ هذا ما قالوا ولکن العجب من الاب الذی کان نشوانا او فی السبات انه نسی

اس معصوم پر عذاب ہوا ـ یہ وہ باتین ہین جو عیسائی کہتے ہین لیکن باپ سے تعجب ہے کہ وہ اپنے بیٹے کو

عند صلیب ابنه ما کتب فی التورات وقال لا اهلك الا الذی عصانی ولا خذ مجرمًا

پہانسی دینے کے وقت اپنے اُس قول کو بہول گیا جو توریت مین کہا تہا کہ مین اسی کو ہلاک کرونگا جو میرا گنہ کرے اور مین ایک کی جگہ

مکان احد من العصاة فنکث العهد واخلف الوعد وترك العاصین واخذ احدًا من المعصومین

دوسرے کو نہین پکڑونگا سو اُس نے عہد کو توڑا اور وعدہ کے خلاف کیا اور گنہگارونکو چھوڑ دیا اور ایسے آدمی کو پکڑا جسپر کوئی گناہ نہین تہا،

لعله ذهل قوله السابق من کبر السن وارذل العمر وکان من المعمرین ـ

شاید وہ اپنا پہلا قول بباعث بڑھاپے اور پیرانہ سالی کے بہول گیا کیونکہ معمر تہا ـ

والعجب من الابن انه کان یعلم ان معشر الجن سبق الانس فی الخطاء

اور بیٹے سے یہ تعجب ہے کہ وہ خوب جانتا تہا کہ جنون کا گروہ آدمیون سے گناہ مین بڑھ گیا ہے اور

ولا ینتهجون محجة الاهتداء بل تجاوزوا الحد فی شباءة الاعتداء ثم تغافل من امر سیاستهم وما

وہ سیدہا راستہ اختیار نہین کرتے بلکہ بے راہی کی تیزی مین حد سے زیادہ بڑھ گئے ہین پہر اُسنے اُنکے بارے مین تغافل کیا اور

توجه الی مواساتهم وما شاء ان ینتفع الجن من کفارته ویکون لهم حبًا من اثارته ونجات من نار ابدیة

انکی ہمدردی کیلئے کچھ توجہ نہ کی اور نہ چاہا کہ اُسکے کفارہ سے جن کا گروہ فائدہ اُٹھاوے اور اُسکے خواص ابدی عذاب سے نجات

التی اعدت لهم فما نفعهم ابلهم ولا کفارته وکانوا یؤمنون بالمسیح کما شهد علیه الانجیل

جو جن کے لئے طیار کیا گیا ہے سو جنون کو اُسکے مصلوب ہونے نے کچھ بھی فایدہ نہ پہنچایا حالانکہ وہ اُسپر ایمان لائے تھے جیسا کہ انجیل

بالبیان الصریح فکان الابن ما دعا امات المذنبین الی هذا القری وتقاعس کبخیل ضیر

گواہی دے رہی ہے پس گویا بیٹے نے اپنے اس کفارہ کی مہمانی کیطرف اُن گنہگارون کو نہین بلایا اور بخیلون کیطرح تاخیر کی ـ

ومن المحتمل ان یکون للاب ابن آخر صلب لتلك المعشر بل من الواجبات ان یکون کذلك

اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ باپ کا کوئی اور بیٹا ہو جو جنون کے لئے پہانسی دیا گیا ہو بلکہ یہ تو واجبات سے ہے کہ ایسا ہی ہو

لتنجیة العصاة فان ابنا اذا صلب لنوع الانسان مع قلت العصیان فکم من حری ان یصلب ابن

کیونکہ جب ایک بیٹا نوع انسان کے لئے جو تہوڑی ہیں پہانسی دیا گیا پس کسقدر لایق ہے کہ ایک دوسرا بیٹا جنون کے لئے

آخر لنوع جنی الذی ذنبهم اکبر واکثر والا فیلزم الترجیح بلا مرجح بالیقین ویثبت بخل الاب

پہانسی ملے جو گناہ اور تعداد کے لحاظ سے بنی آدم سے بڑہ ہوئے ہین ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئیگی اور باپ اور بیٹون کا بخل

او بخل البنین ولاشك ان تفکر مغفرة قوم عادین والتغافل من قوم اخرین عدول صریح وظلم

ثابت ہوگا اور کچھ شک نہیں کہ ایک قوم کی مغفرت کا فکر دوسری قوم سے تغافل صریح ظلم اور بیجا کارروائی ہے

مبین بل یثبت من هذا جهل الاب المنان اما کان یعلم ان المذنبین قومان ولا یکفی لهم صلیب

بلکہ اس سے تو باپ کا جہل ثابت ہوتا ہے کیا اسکو معلوم نہیں تہا کہ گنہگار لوگ دو قومین ہین صرف ایک قوم

بل اشتدت الحاجة الی ان یکون ابنان وصلیبان لا یقال ان الابن کان واحدا فرضی

تو نہین سو دو قومون کے لئے صرف ایک بیٹے کا پہانسی دینا کافی نہین بلکہ کافی طور پر یہ مقصد تب پورا ہو سکتا ہے کہ جب بیٹے کو

لیصلب لنوع الانسان وما کان ابن اخر لکفارة ابناء الجان لانا نقول فی جوابه

پہانسی دیا جاتا یہ بات کہنے کے لایق نہین کہ بیٹا تو صرف ایک ہی تہا وہ اسی پر راضی تہا کہ وہ فقط نوع انسان کیلئے پہانسی دیا جاوے

ان الاب کان قادرا علی ان یلد ابنا آخر وما کان کالعاجز الحیران فلاریب انه ترك الجن

کوئی دوسرا بیٹا تو نہین تہا کہ جنون کیلئے پہانسی دیا جاتا کیونکہ ہم کہتے ہین کہ باپ اس بات پر قادر تہا کہ اس بات کیلئے کوئی اور بیٹا جنے جیسا کہ

عمدا من النسیان او ما صلب ابنا ثانیا مخافة بذره کالجبان ومن المحتمل ان یکون الابن الآخر

اسنے پہلا بیٹا جنا پس کچھ شک نہین کہ اسنے جنون کے گروہ کو عمدا عذاب ابدی مین چہوڑا اور محض بخل کے باعث انکے لئے کوئی پہانسی پر نہ لٹکایا

احب من الابن الاول الی الاب التوقان وهذا لیس بعجیب عند ذوی الاذهان فانه قد یتفق

اور یہی گمان ہو سکتا ہے کہ چہوٹا بیٹا بڑے بیٹے سے زیادہ پیارا ہو اور یہ کچھ تعجب کی بات نہین کیونکہ کبہی یہ بہی اتفاق ہو جاتا ہے کہ

ان الاصغر من الابناء یکون احب الی الاباء ففکر فی هذه الآراء وفی اله هو ذو بنات وبنین

چہوٹا بڑے سے باپ کو زیادہ زیادہ پیارا ہوتا ہے پس اس بات مین فکر کر کہ جس کے بیٹے اور بیٹیاں ہین اور

وسبحان ربنا عما یخرج من افواه الظالمین

ہمارا خدا ان باتون سے پاک ہے جو ظالموں کے منہ سے نکلتی ہین

ثم بعد ذلك نرى ان آدم كان اول ابناء الله فى نوع الانسان وقد اقرت انجيل

پھر بعد اسکے ہم دیکھتے ہیں کہ پہلا بیٹا تو نوع انسان میں سے آدم ہی تھا چنانچہ انجیلیں اسبات کا اقرار کرتی ہیں اور

النصارى بهذا البيان ومن المعلوم ان الفضل للمتقدم لا للذى جاء بعده كالمضامين

یہہ تو معلوم ہے کہ بزرگی پہلے ہی کو ہوتی ہے اور وہ تو بزرگ نہیں کہلاتا جو پیچھے سے آوے اور پہلو کی پسلی سے کوئی آ

وقد خلق الله آدم بيده على صورته ونفخ فيه روحه بكمال محبته واما المسيح فما كان لبنة

موہنہ پر لاوے اور خدا نے تو آدم کو اپنے ہاتھ سے اور اپنی صورت پر پیدا کیا تھا اور کمال محبت سے اسمیں اپنا روح پھونکا مگر مسیح تو پہلی اینٹ

اول الاساس بل جاء فى آخريات الناس وكان من المتأخرين۔ ثم العجب ان اله النصارى

کی اینٹ نہیں تھے بلکہ وہ تو آخری لوگوں میں آیا اور متاخرین میں سے کہلایا پھر تعجب یہ ہے کہ نصاریٰ کے خدا نے بیٹا تو جنا مگر بیٹی کوئی

ولد الابن ولم يلد البنات كانه خاف الاختان او كره ان يصاهر الا الصفات ولم يجد كفؤا له

نہیں جنی گویا اُس نے داماد وں سے کراہت کی اور نہ چاہا کہ کوئی غیر کفو اُس کا داماد ہو یا اپنے جیسا کوئی عزت دار دیا پایا جسکو

المشرفاء السراة فخل من الاعجوبة فى التكاذب مثل اطروفة النصارى ام هل رأيت مثلهم من

لڑکی دیوے پس کیا عیسائیوں کے عقیدوں کے اعجوبہ کیطرح کوئی اور بھی اعجوبہ ہے یا اُنکی مانند تو نے کوئی اور بھی

المفلسين۔ والاصل الموجب الجالب الى هذه العقيدة الفاسدة والامتعة الكاسدة انهم لما

اندھیرے میں رات میں چلتا دیکھا اور اصل موجب جسنے عیسائیوں کو اس عقیدہ کیطرف کھینچا اُن کا دنیا میں غرق ہونا ہے

فى الدنيا مع هجوم انواع العصيان وشوق نعماء الجنان مع رجس الجنان وانت تعلم ان الشح

پھر اُسکے ساتھ قسما قسم کے گناہ اور پھر دل کی پلیدی کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق اور تو جانتا ہے کہ لالچ حق بینی کی آنکھ کو بند

يعمى عين رؤية الصواب فلا يفتش الشحيح العجول من الوهاد والجلاب بل يسعى مستعجلا

کر دیتا ہے پس لالچی اور شتاب کار آدمی نشیب فراز کو کچھ نہیں دیکھتا پس اُس ریت کیطرف جلدی سے دوڑتا ہے

الى ملامح السراب بمجرد استماع قول الكذاب واذا بلغها فلا يجد الا وادى التباب

جو پانی کی طرح دکھلائی دیتی ہے اور ایک جھوٹے کی بات کو سنکر اعتبار کر لیتا ہے اور جب اُس ریت پر پہنچتا ہے تو بجز ایک جنگل

فتضطرم نار العطش وتثب عليه كالذئاب ويحترق القلب كاحتراق الجلباب

ہلاک کرنیوالے کے اور کچھ نہیں پاتا تب اُس وقت پیاس کی آگ بھڑکتی ہے اور اُسپر بھیڑیوں کیطرح حملہ کرتی ہے اور اسکا دل

فيسقط على الارض من غلبة الاضطراب ويطير روحه كالطير ويلحق بالميتين۔

ایسا جلتا ہے جیسا کہ ایک چادر کو آگ لگ جاتی ہے پس بیقرار ہو کر زمین پر گر پڑتا ہے اور اسکی روح پرند کیطرح پرواز کر جاتی ہے اور مُردوں میں جا ملتا ہے

فمثل قوم اتكلوا على الكفارة من كمال الجهل والغرارة كمثل حمقى

پس ان لوگون کی مثال جو کفارہ پر اپنے جہل اور نادانی کی وجہ سے تکیہ کئے بیٹھے ہین ان لوگون کی مانند ہے

الذين كانوا من قوم متنصرين طوح بهم قلة المال وكثرة العيال حتى كان الفقر

جو ایک گروہ بیوقوف عیسائیون کا تہا اور ایسا اتفاق ہوا کہ وہ لوگ قلت مال اور کثرت عیال کیوجہ سے ایسے پریشان خاطر ہوئے

حصادهم والترب مهادهم وطعامهم بعض الافاني وسحناؤهم كالشيخ الفاني وكانوا

کہ محتاجگی نے جس طرح کہ گھاس کاٹا جاتا ہے انکو کاٹ دیا اور زمین انکا بچھونا ہوگیا اور کھانا ان کا گھاس پات ہوگیا اور انکی شکل مارے

من شدة بؤسهم مضطرين - فقيض القدر لنصبهم ووصبهم ان جاءهم شيخ شخت

ناتوان کے بڈہون کی سی ہوگئی اور اپنے فقر فاقہ سے وہ سخت محتاج ہوئے پس بُری تقدیر نے انکے لئے یہ اتفاق پیش کیا

الخلقة دقيق الشركة حقير السحنة وكان توجد فيه اثار الخصاصة والافتقار وبين

کہ ایک دبلا سا بڈہا اُن کے پاس آیا جسکے کمرون کی جالی بہت ہی باریک تہی اور وہ کچھ دار صورت نہین تہا اور اس مین ناداری اور محتاجگی

حاله الحذاء المرقع وبلى الاطمار فدخل وعليه بردان رثان وفي يده سبحة كسبحة الرهبان

کے آثار نمایان تہے اور اسکی پھٹی پرانی جوتی اور پرانی چادرین بتلا رہی تہین کہ کس شان کا آدمی ہے پس اُن عیسائیون کے گھر مین داخل ہوا

وكان سائلا معترا وشعثا مغبرا قد لقي متربة وضرا حتى انثنى محقوقفا مصفرا وكان

ایسی حالت مین کہ دو پرانی چادرین اسپر تہین اور ایک تسبیح ہاتھ مین جیسا کہ راہبون کے ہاتھ مین ہوتی ہے اور در اصل وہ ایک محتاج پریشان حال تہا

لبسه كثير الانخراق بادي الاخريراق وكانت هيئته تشهد على انه ما اصاب هلت

جو کمال درجہ کی محتاجگی تک پہنچ چکا تہا یہانتک کہ وہ زرد رنگ اور خم پشت ہوگیا اور کپڑے جابجا پھٹے ہوئے تہے جنکو وہ چھپا نہین سکتا تہا اور

ولا بلت وان هو الا معروق العظم ومن الطالحين - فولج حلقتهم بسوء حاله وافانين

اسکی صورت کہہ رہی تہی کہ ایک ادنی سی بہبودی بہی اسکو حاصل نہین اور وہ ایک ننگی کی حالت مین ہے سو اچہی حالت مین وہ انکے حلقہ مین داخل ہوا اور

مقاله ليخدعهم بزخرفة مقاله فسلم ثم كلم وقال هل ادلكم الى مكسب مال تنجيكم من

لگا باتین بنانے تاکہ اپنی آراستہ کلام سے انکو دھوکا دے سو اسنے پہلے تو سلام کیا اور پھر گفتگو شروع کی اور کہا کہ کیا مین تمہین ایک ایسی آمدن

اقلال فتكونون ذوي املاك ورياض وترفلون في ذيل فضفاض وتنعمون صناديقكم

کی راہ بتاؤن جو تمہین ناداری کی تمام سختی سے نجات بخشے اور تم اس سے بڑے مال ملک والے ہو جاؤ گے اور تمہارے باغ ہونگے اور خزانہ کپڑون مین

كما ينعم الماء في حياض فتصبحون متنعمين - فرغبوا من حمقهم وشدة شحهم في الاموال

لٹکتے پہرو گے اور روپیہ سے اپنے صندوق اس قدر بہرلوگے کہ جس طرح حوضون مین پانی بہرا ہوتا ہے اور بڑے مالدار ہوجاؤگے سو انہون نے بیوقوف عیسائیون

وقالوا مرحبا لك تعال ودلنا الى هذا المنوال وانا نفعل كما تامر ونحضر اينما

اور کہا مرحبا تشریف لائے اور ہمیں ایسا راہ بتائے اور ہم وہی کرینگے جو آپ فرمائیں گے اور جس جگہ حاضر ہونیکو کہوگے حاضر

تحضر ونستجد من المتمثلين الشاكرين - ففرح الخدعة في قلبه على قبيل الصيد واصابة

ہو جائینگے اور ہم کو آپ فرمانبردار اور شکر گذار پاؤگے - پس وہ مکار یہ باتیں سنکر اپنے دل میں بہت خوش ہوا اور سمجھا کہ شکار

الكيد وعرف انهم سقطوا في شبكته واغتروا وانخدعوا بعينه وجاؤا تحته بصفيرة

مارا گیا اور فریب چل گیا اور وہ احمق اسکے دام میں پھنس گئے اور اسکے فریب میں آگئے اور اسکی سیٹی سنکر اسکے جال کے نیچے آبیٹھے

وزفرته فكلمهم بالاحاديث ملفقة والاكاذيب مزخرفة وقال مالي ياخذني رقة عليكم

سو کہیں کی کہیں لگا کر جھوٹی باتیں سنانے لگا اور کہنے لگا کہ کیا سبب ہے کہ مجھ کو تمپر بڑا ہی رحم آتا ہے شاید خدا تعالی نے میرے

ويهوي قلبي اليكم لعل الله قدر لكم حظا في منهلي ونزلا في منزلي واراد ان يجعلكم من

چشمہ میں تمہاری کچھ قسمت لکھی ہے اور میرے مہمان خانہ میں تمہاری مہمانی مقدر ہو اور شاید خدا تعالی نے چاہا ہو کہ تمکو مالدار

المتمولين - وقد كنت اعلم انكم من اكرم جرثومة واطهر ارومة ومن ابناء نباهة المجد وارباب

کر دے - اور مجھے پہلے سے معلوم ہے کہ تم لوگ بڑے خاندان کے آدمی اور اصیل ہو اور نیز رئیسوں کے بیٹے اور دولتمندوں

المجد والان اراكم بصفر اليد فالقي في قلبي ان ارحمكم واشفق عليكم واقوم لمواساتكم ودفع

کی اولاد ہو اور اب میں تمکو افلاس کیا لتمیں دیکھتا ہوں سو میرے دل میں ڈالا گیا جو میں تمپر رحم اور شفقت کروں اور تمہاری ہمدردی

افاتكم وكذلك وقعت شيمتي واستمرت عادتي وخير الناس من ينفع الناس ويعين ذوي

کیلئے کھڑا ہو جاؤں اور اسیطرح میری عادت ہو کیونکہ نیک آدمی وہی ہوتا ہو جو لوگوں کو نفع پہنچاوے اور مسکین لوگوں کی مدد کرے

الفاقات والمساكين - وستجمعون عود دعواي وحلاوة جناي واني لمن الصادقين

اور تم عنقریب میرے دعوی کی شاخ کا پھل آزمالوگے اور میرے پھل کی حلاوت تمہیں معلوم ہو جائیگی اور میں سچا ہوں -

فكلوا هنيئا مريئا هذه المائدة الواردة واستقبلوا هذه الدولة الحاردة وخذوا ملك

سو تم اس کھانیکو جو آتا ہے خوب سیر ہو کر مزہ سے کہاؤ اور اس دولت کیطرف رخ کرو جس نے تمہاری طرف آنیکا قصد کیا ہے اور

الغنيمة الباردة شاكرين -

اس مال مفت کو شکر کے ساتھ لے لو -

فاذهبوا سارعين مبادرين الى بيوتكم لتعطوا اجرة نوتكم واتوني

سو اپنے گھروں کیطرف جلدی کرکے دوڑو تاکہ تمکو اس فرمانبرداری کا اجر ملے اور میرے پاس

بما كان عندكم من اثارة مال يبقى من زوال من نوع حلية من ذهب كان او فضة او حلي

ذہب مال لے آؤ جو از قسم زیور چاندی اور سونیکے تمہارے گہروں میں باقی رہگیا ہو اور اپنے ہمسایون اور دستون کے بہی زیور لاؤ

جيرانكم وخلانكم ولا تتركوا شيئا منها وارجعوا مستعجلين - واني اقرء عليها كلمات

اور اپنے گہرون مین کچہہ نہ چہوڑو اور پہر جلد واپس آجاؤ اور مین اُن زیورون پر ایک منتر پڑہون گا اور چند گھنٹے وہی عمل

كرقية واعكف على هذا العمل الى بضع ساعة فتهيج في الحلي ثورة مزية وكل

کرتا رہون گا تب زیورون مین ایک جوش بڑہنے کا پیدا ہوگا اور ہر ایک زیور پہولیگا اور بڑہے گا اور ان کا بڑہنا صاف

حلية تربو وتنمو والزيادات فيها تبدو حتى تكون الحلي مائة امثالها - وتنزل عليها

معلوم ہو جائیگا یہانتک کہ وہ زیور سوگنا ہو جائیگا اور اسپر کامل برکتین

بركات بكمالها وتعجب الناظرين -

نازل ہونگی اور دیکہنے والے تعجب کرینگے -

ولا تعجبوا لهذا الحديث فان فيه سر كسر التثليث فلا تسئلوني

اور اس عمل سے کچہ تعجب مت کرو کیونکہ یہ بھی ایک ایسا بہید ہے جیسا کہ تثلیث کا بہید سو تم فلسفیون

عن دلائل كالفلسفيين العمل عجيب والوقت قريب وتكونون من بعد قوما مستغنين فاغتروا

کی طرح اسکے دلایل مت پوچھو - عمل عجیب ہے اور وقت قریب ہے اور تم بعد اسکے بڑے مالدار ہو جاؤ گے پس وہ لوگ

بقول الكاذب المكار وحسبوا هذا العمل كالتثليث من الاسرار بما لكزهم حمار الجهل العجاز

اُس فریبی کے بات پر دہوکا کہا گئے کیونکہ جہالت کا گدہا انکو ایسی لات مار چکا تہا جو کاٹنے والی تہی اور لالچ کی

وبترهم سيف الشح البتار فالقت في الضلالة الثانية الضلالات الاولى

تلوار انکو دو ٹکڑے کر چکی تہی سو ایک گمراہی نے انکو دوسری گمراہی مین ڈال دیا -

وتكونت من ظلمة ظلمة اخرى - فمالوا اليه كما كانوا مالوا الى عقائد المسيحيين -

اور ایک اندہیری سے دوسرا اندہیرا پیدا ہو گیا پس اسکیطرف ایسے مائل ہو گئے جیسا کہ وہ مسیحی عقیدونکی طرف مائل تہے -

قالوا ما نشق عصا امرك وما نلغي تلاوة شكرك وقد اتيتنا من الغيب كملائكة منجين

اور کہا کہ ہم تیرے حکم کا انکار نہیں کرتے اور تیرے شکر کو ہم نہین چہوڑینگے اور تو تو ہمارے لئے غیب سے ایسا آتا جیسا کہ فرشتے

فبادروا الى بيوتهم في فكر فورتهم رنضير سرورهم وما شكوا وما تقاعسوا بل كل منهم

نجات دینے والا آتا ہے پہر وہ لوگ اپنے گہر بخیطرف دوڑے اس فکر میں کہ ثروت کا سامان ہو جائے اور خوشی سے سرسبز ہو جائے اور کچہ شک نکیا

ذهب ليأتي به الذهب وزاب ليزداب وكانوا في سكرة حرصهم كالمجانين - فلما دخلوا

اور نہ تاخیر کی بلکہ ہر ایک انہین سے دوڑا تاکہ سونا لاوے اور چلنے مین جلدی کی تاکہ وہ کچھ بہار اٹھا لیوے اور اپنے حرص کے نشا مین سودائیون کیطرح ہو رہے تھے

ربوعهم مراحًا قالوا لاهلها انعموا صباحًا ثم قصّوا عليهم القصة وهنّؤهم متبسّمين -

اور پہر جبکہ وہ اپنے گہر مین خوش خوش داخل ہوئے تو داخل ہوکر کہنے لگے کہ گڈ مارننگ - پہر ان لوگون کو تمام قصہ سے مطلع کیا اور خوشی سے ہنسکر انکو مبارکباد دی

فصدقوا قولهم الذين كانوا امثالهم في الجهالة ونظيرهم في الضلالة وكانوا يتغنون

پس ان لوگون نے جو جہالت اور گمراہی مین ویسے ہی تہے انکے باتون کی تصدیق کی اور مارے خوشی کے گانے لگے -

فرحين - فنزعوا الحلي من اعضاء نساءهم واذان اماءهم وآناف بناتهم وايدي اخواتهم

پھر ان لوگون نے اپنی عورتون کے اعضاء اور اپنی لونڈیون کے کانون اور اپنی بیٹیون کے ناکون اور اپنی بہنون کے

وارجل امهاتهم واشركوا في تلك التجارة نساء اصدقاءهم وازواج احباءهم بل نسوان

ہاتھون اور اپنی ماؤن کے پیرون سے زیور اتارے اور اس تجارت مین ان لوگون کو بھی شریک کر لیا جو انکے دوستون کی عورتین تہین اور انکی

جيرانهم وعذارى اقرانهم وغادروهن كاشجار خالية من ثمار وغادروا كل احد بنيّة

آشناؤن کی بیویان تہین بلکہ اپنی ہمسائیون کی عورتون اور اپنے ہم مرتبہ لوگون کی کنواریان لڑکیون کو بھی اس تجارت مین داخل کیا اور ان عورتون کو

انقى من الراحة طمعًا في كثرة المال وزيادة الرباح ثم رجعوا مستبشرين - ونبذوا الحلي

ایسی حالت مین چھوڑا جیسا کہ درختون سے پہل اتارا جاتا ہے اور ہر ایک نے اپنی گہر کو ہتیلی کیطرح صفا چٹ چھوڑا اس طمع سے کہ مال بڑہیگا اور بہت آرام ہوگا پہر

امام يديه فرحين - فلما رأى المكار امتلاء كيسه وانهلاء بوشه وري حمقهم وجهلهم

اور اس مکار کے آگے تمام زیور ڈالدیا اور اس حرکت کرنیکے وقت بہت خوش تہے پس جبکہ اس مکار نے دیکہا کہ اسکا تہیلہ بہر گیا اور سختی جاتی رہی

فرح فرحًا شديدًا ووجد نفسه غنيًا جديدًا قال اعلم انكم ذوو حظ عظيم ومن الفائزين

رہی اور یہ بہی دیکہا کہ یہ لوگ کیسے احمق اور جاہل ہین تو بہت ہی خوش ہوا اور اپنے تئین ایک غنی رئیس کیطرح پایا کہنے لگا کہ مین جانتا ہون کہ تم لوگ بڑے

وستجتنون جنا عملكم وتعلون مطا جملكم وتذكرونني الى ابد الآبدين -

خوش قسمت ہو اور انہین سے ہو جو مراد پاتے ہین اور عنقریب تم اپنے عمل کا پہل چنو گے اور اپنے اونٹ پر سوار ہوگے اور ہمیشہ مجہے یاد رکہوگے -

ثم قال يا معشر الاخيار والكبار هذه الديار اعلموا ان هذا العمل من الاسرار

پہر کہنے لگا کہ اے نیکون کے ٹولو اور اس ولایت کے جگر گوشو آپ لوگ یقینًا جانین کہ یہ عمل اسرار مین سے ہے

وقد وجب اخفاءها من الاغيار ومن اشراط هذه الرقية قرءتها في الزاوية على شاطي الوادي

اور غیر لوگون سے چھپانا اسکا واجب ہے اور اسکی شرطون مین سے ہے جو اسکو گوشہ خلوت مین پڑہین کسی جنگل کے کنارہ پر اس

عند نهر جار في البادية وكذلك علمت من المعلمين - فهل تاذنوني ان افعل كذا

جنگل مین جہان نہر بہی جاری ہو اور اسیطرح مجہے استادون نے سکہلایا ہی - اب کیا آپ لوگ اجازت دیتے ہین کہ مین ایسا ہی کرون

وارجع اليكم بذهب كامثال الربا لترجعوا الى شركائكم بمال مارئته عين الناظرين

اور ٹیلون کیطرح مال لیکر واپس آؤن تا تم وہ مال لیکر اپنے شریکون کے پاس جاؤ جو کسی آنکہہ نے نہ دیکہا ہو - اور عنقریب تم

وستروني قناطير مقنطرة من الذهب الخالص والمال المليح ولا ترون نظيره في التنجية

ڈہیرون کے ڈہیر سونا اور خوب صورت مال دیکہوگے اور بجز کفارہ مسیح کے نجات

الا كفارة المسيح ويكفي لدينكم الكفارة ولدنياكم هذه الامارة فتحوتم في الدارين من تحريك اليدين ومن

دینے مین اسکی کوئی نظیر نہین پاؤگے تمہارے دین کے لئے تو کفارہ مسیح کافی ہے اور تمہاری دنیا کیلئے یہ پیشہ کفایت کرتا ہے سو تم دونو جہان

جهد الجاهدين - قالوا الامر اليك والقلب لديك وانك اليوم لدينا مكين امين -

مین محنت اور کوشش کرنیسے آزاد ہو گئے - انہون نے عرض کیا کہ ہم تیرے حکم کے تابع ہین اور ہمارے دل تیرے پاس ہین اور آج تو ہماری نظر مین بامرتبہ اور امین آدمی ہے

قال طوبى لكم ستفتح عليكم ابواب المسرة ونعطي لكم مفاتيح الدولة بل اعلمكم رقيتي

کہا شاباش عنقریب تم پر خوشی کے دروازے کہلین گے اور تمہین دولت کی کنجیان دیجائین گی بلکہ مین تمہین یہ منتر بہی سکہلادونگا

لكي لا تضطربون عند غيبتي ولكي تكون لكم دولة عظمى وملك لا يبلى قالوا لا نستطيع

تا میری عدم حاضری مین تمہین کچہ تکلیف نہ پہنچے اور تا تمہین ایک ایسی دولت ملے جو بہت بزرگ دولت ہو اور ایک ایسا ملک ملے جسکا انتہا نہین انہون نے

احصاء شكرك وانك اكبر المحسنين - قال جبر ما علمت احدا هذا العمل من قبلكم ولا

کہا کہ ہم تیرا شکر نہین کر سکتے تو سب احسان کرنیوالون سے بزرگتر ہے اسنے جواب دیا کہ تم یقینا سمجہو کہ مین نے تم سے پہلے کسیکو نہین سکہایا

اعلم بعدكم قوما آخرين - فسالوا عنه سر هذا التخصيص وحكمة تحديد هذا التنصيص

اور نہ بعد تمہارے کسیکو سکہاؤنگا پس انہون نے اس تخصیص کا بہید اس سے دریافت کیا اور اس چالاکی کے محدود رکہنے کی حکمت پوچہی

فاقسم بالاقنوم الذي يجير الجاني انه ضاهاني هذه العادة بالاقنوم الثاني - وجعلهم

پس اسنے اس اقنوم کی قسم کہائی جو گنہگار کو گناہ سے خلاصی بخشتا ہے کہ وہ اس عادت مین اقنوم ثانی سے مشابہ ہے یعنی جیسے اقنوم ثانی

كالمسيح من المتفردين - ثم شمر ذيله ليطير كالعقاب فغدا بازعام الذهاب ولا اغتداء

مسیح کیطرح اپنے تعلق سے خاص کر دیا ہے - پہر اس نے اپنا دامن اکہٹا کیا تا کہ عقاب کیطرح اڑ جائے پس اس نے چلو جانیکی نیت سے صبح کی ایسی صبح

الغراب وقال لهم عند الفرار يا سادات الامصار وصناديد الديار ساتيكم الى نصف النهار

کہ کبہی کوّے نے بہی نہ کی ہو اور بہاگنے کے وقت انکو کہنے لگا کہ اے شہرون کے سردارو اور ولایتون کے رئیسو مین دوپہر تک تمہارے

(نے حضرت عیسی سے پہلے کسی اور سے تعلق نہیں رکہا نہ بعد مین کریگا ایسا ہی اس نے اپنی قوم سے تعلق پیدا کیا اور کہا کہ مین اقنوم ثانی کیطرح ہو کر ہین)

فانتظروني قليلاً من الانتظار ولا تاخذكم شئ من الاضطرار فان الرقبة طويلة

پاس آؤں گا سو تمنے کچھ تھوڑی سی میری انتظار کرنا اور تمہیں کچھ بیقراری نہ ہو کیونکہ منتر بہت لمبا ہے اور مطلب بہت بڑا ہے

والبغية جليلة والطبيعة عليلة والمسافة بعيدة والبرودة شديدة وما كنت ان

اور مراد بہت بڑی ہے اور طبیعت بیمار ہے اور دور جانا ہے اور سردی بہت پڑتی ہے اور میرا دل نہیں چاہتا کہ

اشق على نفسي في هذا الضعف والخافة وما اجد في بدني قوة قطع المسافة ولني

اس ضعف اور پیرانہ سالی میں یہ مشقت اپنے پر اٹھاؤں اور میرے بدن میں یہ قوت ہی نہیں کہ اتنی دور جا سکوں اور میں

نبذت علق الدنيا كلها وتركت كثرها وقلها وما يسرني الا ذكر المسيح رب العالمين۔

دنیا کے تمام علاقے چھوڑ بیٹھا ہوں اور مجھے بجز اسکے کچھ اچھا کھانی نہیں دیتا جو مسیح کا ذکر کرتا رہوں جو رب العالمین ہے۔

ولكني كلفت نفسي لكم بما رئيتكم من قبائل الشرفاء ووجدتكم

مگر مینے تمہارے لئے یہ کلفت اٹھائی کیونکہ مینے شریف قبیلوں میں سے تمہیں پایا اور مینے دیکھا کہ تم

كاطلال الامراء وفي الضراء بعد النعماء وبما تحققت المصافات وانعقدت المودات

امیروں کے باقیماندہ نشان اور بعد نعمت کے سختی میں پڑے ہو اور اسلئے بھی کہ ہم میں اور تم میں بہت پیار ہو گیا ہے اور دوستانہ ربط

فهاجت رحمتي وماجت شفقتي وجذبني بختكم المحمود ونجمكم المسعود فاردت ان

ہو چکا ہے سو میری رحمت اور شفقت تمہارے لئے اٹھی اور موجزن ہوئی اور تمہارے طالع محمود اور نیک ستارہ نے مجھے اپنی طرف کھینچ لیا

اجعلكم كالسلاطين۔ وسارجع اليكم مع الجنى الملتقط فانتظروا بالقلب المغتبط ستر

سو میں چاہا کہ تمہیں بادشاہ کیطرح بنا دوں۔ اور میں عنقریب تازہ چنا ہوا میوہ لیکر تمہارے پاس آؤنگا سو آرزومند دل کے ساتھ میری منتظر رہو عنقریب تم

بيضاء وصفراء الحليلة جميلة زهراء واوا فيكم كالمبشرين المتبشرين۔ فذهب وتركهم

سونے اور چاندی کو ایسے جلوہ کو دیکھو گے جیسیکہ ایک خوبصورت عورت سامنے آجاتی ہے سو اس نے یہ کہا اور چلا گیا

مغبونين۔ فما فهموا انه غر وطلب المفر وفرحوا بتصور حصول المراد ولبثوا يرقبونه

اور انکو ٹوٹے میں چھوڑ گیا سو انہوں نے نہ سمجھا کہ وہ دھوکا دیگیا اور بھاگ گیا اور مراد ملنے کی تصور میں خوش ہوکر اور اسی جگہ ٹھہر کر ایسے طور سے

رقبة اهلة الاعياد وينتظرونه انتظار اهل الوداد متنافسين الى ان تلبست الشمس

اسکی انتظار کرتے رہے جیسا کہ عید کے چاند کی انتظار کیجاتی ہے اور جیسا کہ دوست دوست کا منتظر ہوتا ہے یہانتک کہ سورج نے شرمندوں

كالمتندمين نقابها وسودت كالمحزونين ثيابها والغت كالمخدوعين حسابها واخفت

کیطرح اپنا منہ چھپا لیا اور ماتم زدہ اور سخت غمناک لوگوں کیطرح سیاہ کپڑے پہن لئے اور اپنے وجود کو دھوکا کھانیوالوں کی

بوجه مصفرة كالمنهوبين ـ فلما طال امد الانتظار وتجاوز الوقت من موعد المكار

اور منہ زرد کے ساتھ ایسا چھپا جیسا کہ وہ لوگ زرد رنگ ہوجاتے ہیں جنکے مال

واضاعوا فی رقبة الزمان وبان ان الرجل قد مان نهضوا كالمجانين ـ وسعوا الى

لٹے جاتے ہیں پس جبکہ انتظار کا زمانہ لمبا ہوگیا اور اس مکار کے وعدہ کے وقت سے بڑھگیا اور جبکہ بہت سا وقت انہوں نے انتظار میں ضایع کیا اور کھل گیا کہ وہ آدمی تو

كل طرف مفتشين ـ وعدوا الى اليمين واليسار مرتعدين بنصول الحلى الكبار وفكر هتك

جھوٹھہ بول گیا تو سودائیونکیطرح اٹھے اور ہر ایک طرف تلاش کرتے ہوئے دوڑے اور داہنی بائیں طرف دوڑتے ہوئے گئے اور بڑے زیوروں کا خیال اور پردہ دری کا

الاستار فلما استيئسوا منه كالثكالى سقطوا كالموتى واكبوا على وجوههم باكين وعرفوا انهم قد خدعوا بل

بہی فکر تہا پس جبکہ اسکے ملنے سے زن فرزند مردہ کیطرح نوامید ہوگئے تو روتے ہوئے اپنے موہنوں پر گرے اور سمجھہ گئے کہ ہمیں دہوکا دیا گیا بلکہ ہمارا ناک کاٹا گیا

جدعوا من القوم قد عوا فضربوا على خدودهم قائلين يا ويلنا انا كنا منهوبين محدوعين

اور قوم سے ہم ہٹائے گئے تب انہوں نے اپنی گالوں پر یہ کہتے ہوئے طمانچے مارے ہمارے پر وا ویلا ہم تو لوٹے گئے دہوکا دیئے گئے

ثم القوا على رؤسهم غبار الصحراء وصعد تصارخهم الى السماء وجمعوا الناس حولهم

پھر انہوں نے اپنے سروں پر جنگل کا گھٹا ڈال لیا اور انکی فریاد آسمان تک پہنچ گئی ـ تب قوم انکے پاس دوڑتی ہوئی آئی اور انہوں

من شدة الجزع والفزع والبكاء فجاء هم القوم مهرعين ـ فسئلوا عن بلاء نزل

نے اس بلا سے جو نازل ہوئی اور اس زخم سے جسکا شگوفہ نکلا اور اس مصیبت سے جسنے دلونکو گلایا اور اس حادثہ سے جسنے بیقراری پیدا کی دریافت کیا

وجرح ابتزل وعن مصيبة مذيبة للقلوب وداهية مهيجة للكروب واستفسروا

من تفاصيل المصيبة وكيفية القصة فعافوا ان يبينوا خوفا من طعن الناس والخزى

اور مصیبت کی تفصیل دریافت کی اور اس قصہ کی کیفیت پوچھی سو انہوں نے بیان کرنیسے دل چورایا کیونکہ وہ لوگوں کے لعن طعن اور رسوائی

بين العوام والخواص ومع ذلك كانوا صارخين ـ فقال القوم ما لكم لا ترقى دمعتكم

وعام میں رسوا ہونیسے ڈرے مگر با وجود اسکے فریاد کر رہے تھے پس قوم نے کہا کیا سبب کہ تمہارے آنسو نہیں تھمتے اور تمہاری چیخیں کم

ولا تسكن زفرتكم اظلمتم من قوم عادين لم تسترون الحقيقة وتزيدون الكربة الاترون الى لوعة كرب المحبين

نہیں ہوتیں کیا تم پر کسی ظالم نے ظلم کیا کیوں تم حقیقت کو چھپاتے اور اپنے دوستوں کی بیقراری کو زیادہ کرتے ہو ـ

فصاحوا صيحة المغبون واستحيوا من اظهار الكمد المكنون ثم بينوا القصة وابدوا الغصة

پس انہوں نے پھر ایک چیخ ماری جو لٹی ہوئی زیان رسیدہ مارتا ہے اور چھپے ہوئے غم کے ظاہر کرنے سے شرم کی پھر قصہ کو کھول دیا اور غصہ ظاہر کیا

وما كادوا ان يبينوا ولكن عجزوا عن اصرار المصرّين - فلامهم كل احد من العقلاء

اور نہین چاہتے تھے کہ ظاہر کرین لیکن اصرار کرنے والون کے اصرار سے عاجز آگئے پس ہریک عقلمند نے انکو ملامت کی

ومطرت من كل جهة سهام العذلاء فنكسوا رؤسهم متندمين - وقال المعيّرون يا معشر

اور ملامت کرنے والون کے ہریک طرف سے تیر برسے

الحمقاء وائمة الجهلاء الستم علمتم انه جاءكم فقير بادي الخذلان وعليه بردان رثّان

پس انہون شرمندہ ہوکر سر جھکا لیئے اور ملامت کرنیوالون نے کہا کہ اے احمقو اور جاہلون کے پیشواؤ - کیا تمہین معلوم نہین تھا کہ ایک محتاج

فمن كان في الطار كيف يهبكم رياش الفخار ويحبيكم من اسراو طار امارئيتم عليه اثر الافلاس

تمہارے پاس آیا جسکی بیعزتی کہلی کہلی تہی اور اسپر پرانی چادرین ہوکیطرح تہین سو جو شخص آپ ہی پرانی چادرین رکہتا تہا وہ تمہین لباس فاخرہ کہان سے

فكيف شغفتم به الكنتم انعاما او من الناس ثم كانت هذه الخرافات بعيدة من قانون القدرة

دیتا اور کیونکر تمہاری حاجت روائی کرتا کیا تمنے افلاس کی نشانین نہین پائی تہے پھر کیون تم اسکے فریفتہ ہوگئے کیا تم چارپائے تہے

وخارجة من السنن المستمرة فكيف قبلتموها وقائلها ان كنتم عاقلين -

یا آدمی تہے پھر قطع نظر اس سے یہ باتین بھی از قبیل خرافات اور قانون قدرت سے بعید تہین اور خدا تعالی کی سنت مستمرہ سے دور تہین پس اگر تم عقلمند تہے

وكيف نسيتم تجارب الحكماء الكنتم انعاما او كنتم من الصهباء مخمورين

اور کیونکر تمنے حکیمونکی تجارب کو فراموش کر دیا کیا تم چارپائے تہے یا شراب سے مست تہے اور تمنے کیونکر جانا کہ

وكيف ظننتم انه صدوق امين مع انه خالف الصادقين اجمعين امارئيتم اطماره املاشا هدتم

وہ صادق اور امین ہے حالانکہ اس نے تمام صادقون کے برخلاف بات کہی کیا تمنے اسکی پرانی چادرین نہ دیکہین کیا تمنے

من قبل قصص المكارين فلا تلوموا احدا ولوموا انفسكم انكم قد اهلكتم نسوانكم ولخوانكم

مکارون کے قصے نہین سنے تہے سو تم اپنے آپ کو ملامت کرو نہ کسی دوسرے کو تمنے اپنی بیویون اور اپنے بہائیون اور اپنے

وخلانكم وجيرانكم فليبك على فهمكم من كان من الباكين -

دوستون اور اپنے ہمسایونکو ہلاک کر دیا پس چاہیئے کہ ہریک رونیوالا تمہاری سمجھ پر روئے -

هذا مثل المسيحيين وكفارتهم وجهلهم وغرارتهم وما قلنا الا نصحا

یہ عیسائیون اور انکے کفارہ کی مثال ہے اور انکی نادانی کا نمونہ ہے اور ہمنے محض ہمدردانہ نصیحت

لله لقوم جاهلين ــ ولكن المسيح والصالحين من اصحابه مبرؤون من ذلك المثل وخطابه

بیان کی ہے مگر مسیح اور اسکے نیک اصحاب اس تمثیل سے مبرا ہین اور ہمارا خطاب صرف ان خیانت پیشہ

وما نتوجه الا الی الخائنین الذین سیرتهم سیرة السرحان ولبوسهم لبوس الرهبان وقد

لوگون کیطرف سے جنکی خصلت بھیڑیئے کی خصلت اور لباس راہبوں کا لباس ہے اور انکی برگشتگی اور

تبین انکفاءهم وبرح لیلاءهم وتبین انهم من الضالین المضلین - ومن وقاحتهم انهم

انکی رات کی سختی ظاہر ہو چکی ہے اور ظاہر ہو چکا ہے کہ وہ گمراہ اور باطل پرست ہین اور انکی کمال بے شرمی

مع جهلهم یصولون علی الاسلام ویضلون طوائف الانام ویشیعون انواع الاثام و

ہے کہ وہ باوجود اپنی نادانی کے اسلام پر حملہ کرتے ہین اور لوگونکو گمراہ کر رہے اور انواع اقسام کے گناہونکو پھیلا رہے ہین اور

کانوا قوما دجالین فلیندموا علی بادرة الاعتقاد ولیخافوا خسرانهم یوم المعاد وما

وہ ایک دجال قوم ہے پس چاہیئے کہ اپنی جلدی کے اعتقاد سے پشیمان ہون اور اپنے آخرت کے ٹوٹے سے ڈرین اور مین تو

انا الا نذیر من رب العالمین -

ایک ڈرانیوالا خدا تعالی کیطرف سے ہون -

انی من الله العزیز الاکبر ۔ حق فهل من خائف متدبر

میں اس خدا کی طرف سے ہون جو بزرگ اور عزت والا ہے ۔ یہی بات سچ ہے پس کوئی ہے ! جو ڈرے اور سوچے

جاءت مرابیع الهدی ورهامها ۔ نزلت وجی بعدها کالعسکر

ہدایت کے بہاری مہینہ آگئے اور ہلکے ہلکے مینہ تو ۔ اتر آئے اور بڑا مینہ اسکے بعد ایک لشکر کیطرح آنے والا ہے

جعلت دیار الهند ارض نزولها ۔ نصرا بما صارت محل تنصر

ان مینہوں کے اترنے کی جگہ ہند کی زمین قرار دی گئی ۔ مدد کے طور پر کیونکہ عیسائی دین مسلمانون مین پھیلنے کی یہی جگہ ہے

فیها جموع یشتمون نبینا ۔ فیها زروع من ضلال موثر

اس ملک مین ایسے لوگ ہین جو ہمارے نبی صلعم کو گالیان دیتے ہین ۔ اس ملک میں گمراہی کی کھیتیان ہین جو پسند کیگئی ہین

قوم یعادون التقی من خبثهم ۔ ویودون امور ضد تطهر

وہ ایک قوم ہے جو بوجہ اپنی خبث کے پرہیزگار سے دشمنی کرتی ہے ۔ اور ناپاکی کے باتون کو شائع کر رہی ہین

وتکنست کرات المرار ظبیهم ۔ اذ صلت عند تناضل کغضنفر

اور کئی مرتبہ انکے ہرن مجھ سے چھپ گئے ۔ جبکہ میں نے لڑائی کے وقت شیر کیطرح حملہ کیا

منهم خبیث مفسد متفاحش ۔ اخبرت عنه ولیتنی لم اخبر

انہین سے ایک خبیث مفسد بد گو دشنام دہ ہے ۔ مجھے اسکی اطلاع دیگئی ہے اور کاش کہ نہ دیجاتی یعنی اسکا وجود ہی نہ ہوتا

غول یسب نبینا خیر الوریٰ

ایک شیطان ہے جو ہمارے نبی افضل المخلوقات کو گالیاں دیتا ہے

یا غول بادیۃ الضلالۃ والھوا

اے گمراہی اور حرص کے جنگل کے شیطان

قطعت قلب المسلمین جمیعھم

تو نے تمام مسلمانوں کا دل ٹکڑے ٹکڑے کر دیا

انا تصبرنا علی اذی اشکم

ہمنے تو تمہارے دکھ دینے پر بتکلف صبر کیا

انا نری فتنا تذیب قلوبنا

ہم وہ فتنے دیکھ رہے ہیں جو دلوں کو گلاتے ہیں

جاؤا کمفترس بناب داعس

وہ ایک شکار مارنے والے کیطرح نیزہ مارنیوالے دانتوں کے ساتھ آئے

کانوا ذیابا ثم وجد واسخلۃ

وہ تو بھیڑئے تھے سو انہوں نے جنگل میں

وتری بطون المفسدین کانھا

اور مفسدوں کے پیٹوں کو تو دیکھتا ہے کہ گویا وہ

حاذت مطایاھم علی اعناقنا

انہوں نے اپنی سواریوں کو ہماری گردنوں پر سخت دوڑایا

فاض العیون من العیون کانھا

آنکھوں سے چشمے جاری ہو گئے گویا کہ وہ

فنھضت انصحھم وکیف نصاحتی

پس میں گالیاں دینے والوں کو نصیحت کرنیکے لئے اٹھا

قد غودر الاسلام من جہلاتھم

عوام نادان نے انکے باطل وساوس سے اسلام کو ترک کر دیا

لکم ولیس بعالم متبحر

سفلہ نادان فرو مایہ ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کوئی عالم متبحر حقائق کی تہ

تھذی ھوا من غیر عین تبصر

تو محض ہوا پرستی سے بکواس کر رہا ہے اور معرفت کی آنکھ تجھکو حاصل نہیں

کم صارم لک یا عبیط وخنجر

اے درشت گو جنگجو ہمیں یہ تو بتلا کہ تیرے پاس کتنی تلواریں اور خنجر ہیں

والنفس صارخۃ ولم تتصبر

مگر جان فریاد کر رہی ہے اور صبر نہیں کر سکتی

انا نری صورا تھول بمنظر

ہم وہ مونہہ دیکھ رہے ہیں جو ہمیں ڈراتے ہیں

دحسا کلب نابح متشذر

قوم میں تفرقہ ڈالنیوالے ہیں اس کتے کیطرح جو آواز کرتا اور حملہ کرنیکو لپکے

فی البر منفردا اسیر تحسر

ایک اکیلا بچہ پایا جو ماندگی کا مارا ہوا تھا

ترب بما نالوا کمال تعجر

مشکیں ہیں کیونکہ پیٹ اتنے بڑھ گئے کہ زمین پل پڑتی ہیں

حتی تکسرنا کعظم انخر

یہانتک کہ ہم بوسیدہ ہڈی کیطرح ہو گئے

ماء جری من عندم متعصر

دم الاخوین کا پانی ہے جو اسکے نچوڑنے کیوقت ٹپک رہا ہے

قوما اوابد معجبین کضیطر

اور میرا نصیحت دینا ایسی قوم کو کیا مفید ہو سکتا تھا جو ایک وحشی اور خود بین

وخلت اماعز عن سحاب ممطر

اور وہ پتھریلی زمین برسنے والے بادل سے محروم رہ گئی

شاقت قلوب الناس ظعن جیاءهم ۔ فتابطوا برحاءهم بتغیر

لوگوں کے دلوں کو ان ہودجوں کے شوق نے لایا جو انکی ہندیوں کے سروں میں تھے ۔ سو انہوں نے انکی بلا کو دیدہ دانستہ بغل میں لے لیا

زجل عمون مجسو عرصاتنا ۔ فجثت طواہم کذب مبکر

اندھی جاعتیں ہیں جو ہمارے ملک کو پلید کر رہی ہیں ۔ انکی خواہش ناگاہ پھیر پڑی اور وہ اسیر آئے جیسا کہ پہیر یا فجر کیوقت شکار

والعین باکیۃ ولیس بکاءنا ۔ شیئا سوی الفضل المنیر المسفر

آنکھ تو رو رہی ہے مگر ہمارا رونا کچھ حقیقت نہیں ۔ بجز اس فضل کے جو روشن کرنیوالا اور صبح کیوقت آنیوالا ہے

ان البلایا لایرد رکابھا ۔ الا ید ا ملک قدیر اکبر

بلاؤں کے اونٹ سواروں کو کوئی رد نہیں سکتا ۔ مگر اس بادشاہ کے دونوں ہاتھ جو قدیر اور اکبر ہے

ان المھیمن لا یضیع عبادہ ۔ فافرح ولا تحزن بوقت مضجر

خدا اپنے بندوں کو ضائع نہیں کریگا ۔ سو تو خوش ہو اور ایسے وقت میں جو دل کو تکلیف دینیوالا ہے غمگین مت ہو

ایھا المتنصرون والعادون العمون لقد جئتم شیئا ادا وجزتم عن القصد

اے عیسائیو اور حد سے تجاوز کرنیوالے اندھو تم ایک عجیب بات لائے اور یقیناً تمنے راہ راست کو چھوڑ دیا تم نے اس کو

جل تعبدون من مات وفات وعظمتم العظام الرفات وغمصتم الصادقین ۔

خدا پکڑا جو مر گیا اور گذر گیا اور بوسیدہ ہڈیوں کی تعظیم کی اور صادقوں کا تمنے عیب پکڑا

وفیکم من اذا کلم کلم واذا سلمتم تقولون انا لقنا الحلم وعلمنا السلم ولکنا لا نجد فیکم

اور تم میں ایسے شخص بھی ہیں کہ جب ہم کلام ہوں تو بد گوئی سے دلوں کو آزار پہنچا دیں اور جب بدی کا جواب نہ دیا جاوے اور برگزید

قارع ھذہ الصفات وفریع ھذہ الصفات بل نجدکم حریصین علی الضر وراغبین

رکھا جائے تو اور بھی رخنہ ڈالیں اپنی زبان سے تو یہ کہتے ہو کہ ہمکو حلم سکھایا گیا ہے اور صلحکاری کی تعلیم ہوئی ہے مگر ہم تم میں ایسا شخص نہیں پاتے

فی ایصال الشر تسبون الاخیار وتلعنون الابرار وتختالون من الزھو وتنصبون

جو اس تعلیم کے پتھر کو ٹھوکنے والا اور ان صفتوں کا مالک ہو بلکہ ہم تو تمکو دکھ دینے پر حریص پاتے اور شرارت کرنے پر راغب دیکھتے ہیں تم نیکوں کو گالیاں

الی اللھو وما انتصرتم الا لتکونوا ذوی جرد مربوطۃ وجدۃ مغبوطۃ ولتمیسوا فی ریاش

دیتے اور برگزیدوں پر لعنت بھیجتے ہو اور تمہاری ناز کی چال میں تکبر بھرا ہوا ہے اور لہو لعب کیطرف گرے جاتے ہو اور عیسائی ہونے کی تمہاری یہی غرضیں

وتخلصوا من فکر معاش وتغدوا بما تشتھی الانفس وتلذ الاعین ولتجتنوا قطوف

ہیں کہ تمہاری طویلوں میں گھوڑے ہوں اور تا بے شک دولتمندی تمکو حاصل ہو اور لباس فاخرہ میں تم مٹکتے پھرو اور معاش کی فکر سے فارغ ہو جاو

اللذات فارغين ــ ووالله ان فسق النصارى قد عظم فى الديار واخذوا على الناس
لذتون کے چنے ہوئے پھل فارغ بیٹھکر کہاؤ ـ اور بخدا نصاری کا فسق ملکون مین بڑھگیا ہے اور قسم قسم کی ہلاکت مین لوگون کو ڈالدیا ہے
بانواع التبار النهت ابدانهم من اوساخ الذنوب فما مالوا الى الذنوب وبلغ
انکے بدن گناہونکی میل سے میلے ہوگئے مگر اُنہون نے نہ چاہا کہ پانی کا بہرا ہوا بوکام آنکو ملے اور میلون کی کثرت سے
امرهم من كثرة الادران الى الحمام فما بحوا الى الحمام وصاروا بادى الجردة كالانعام فما الوا الى حلل الانعام
انکی نوبت موت تک پہنچی پس اُنہون نے حمام کیطرف رغبت نہ کی اور چارپاؤن کیطرح ننگے ہوگئے اور انعام کے لباس کیطرف توجہ کی
واجبوا الذهب والايمان فر وذهب فكبوا على الدنيا خائنين ــ وكذالك زادت منهم
اور ایمان بھاگ گیا سو دین سے نومید ہوکر دنیا پر گرے اور اسیطرح اُن سے گمراہی کی زہرین پہیلین اور ایمان کی ہوا
سموم الطغيان وركدت ريح الايمان حتى صار الزمان كليلة حالكة الجلباب هامية
تھم گئی یہانتک کہ زمانہ ایسا ہوگیا جیسی کہ اندہیری رات جس کا بادل برس رہا ہے ـ
الرباب تركوا طريق الخير المأثور ودعوا الى الويل والثبور ثم صار الكذب عادتهم
اُنہون نے اُس بہلائی کے طریق کو چہوڑ دیا جو سلسل چلی آتی تہے اور موت اور ہلاکت کیطرف لوگون کو بلایا جہوٹھ انکی عادت
واشاعة الفسق سيرتهم وتوهين المقدسين خصلتهم ومال الاعانات حرفتهم
ہوگیا اور فسق اُنکی سیرت ہوگیا اور پاکون کی توہین کرنا اُنکی خصلت ہوگئی اور چندہ کا روپیہ اُن کا جال ہوگیا
لا يبالون صغيرة ولا كبيرة ولا ينفون جرة ولا جريمة ويفتنون قلوب الناس بانواع الوساوس
نہ صغیرہ سے ڈرتے اور نہ کبیرہ سے نہ دلیری سے اور نہ گناہ سے اور لوگون کو قسما قسم کے وساوس سے فتنہ مین ڈالتے
وينطقون بالبهتان على رسل الرحمان وشنشنتهم الانتقال من صيد الى صيد
اور خدا تعالی کے پیغمبرون پر بہتان باندہتے ہین اور اُنکی خصلت یہ ہے کہ ایک شکار سے فارغ ہوکر دوسرے شکار کیطرف
والرجوع من كيد الى كيد فتارة يرون النساء وطورا بيضاء وصفراء ومرة مياه الغزار
جائین اور ایک مکر سے دوسرے مکر کیطرف رجوع کرین بعض وقت عورتین دکہاتے ہین اور بعض وقت سونا اور چاندی اور کبہی بہت پانی
وأخرى الاشجار والثمار فنشب الجهال فى شبكتهم والفساق فى هوتهم ونسلو من
کی کثرت اور کبہی درخت اور کبہی پہل سو ان کے جال مین اکثر جاہل پہنس گئے اور اکثر فاسق اُنکے گڑہے مین جا گرے اور وہ
كل حدب مصطادين ــ
ہر ایک بلندی سے شکار کرنیکے لئے دوڑے ـ

انظر الی المتنصرین وذانهم
عیسائیوں کو دیکھو اور ان کے عیبوں کو

من کل حدب ینسلون تشذرا
وہ اپنی زیادتیوں اور تعدیوں کی وجہ سے ہر یک بلندی سے دوڑے

نشکوا الی الرحمان شر زمانهم
ہم انکے زمانہ کے شر سے خداتعالی کیطرف شکایت لیجاتے ہین

هل من صدوق یوجدن فی قومهم
کیا کوئی راستباز انکی قوم مین پایا جاتا ہے

هم یعبدون الآدمی کمثلهم
وہ اپنے جیسے آدمی کی پرستش کررہے ہین

الماکرون الکائدون من الهوا
ہوس کیوجہ سے مکار اور فریبی ہین

العین باکیة علی حالاتهم
آنکھ ان کے حالات پر رو رہی ہے

مکرٌ علی مکر خیال قلوبهم
ان کے دلون کے خیال مکر پر مکر ہے

انی اراهم کالبنین لغولهم
مین دیکھتا ہون کہ وہ اپنی ابلیس کے لئے بطور بیٹون کے ہین

کیف الرجاء وقد تابط قلبهم
کیونکر امید کرین حالانکہ انکے دل شرارت کو اپنی بغل مین لیکر بیٹھے ہین

بل کذبوا بالحق لما جاءهم
بلکہ جب حق انکے پاس آیا تو انہون نے تکذیب کی

کم من سموم هبّت عند ظهورهم
انکے ظاہر ہونے سے بہت سی گرم ہوائین چلی ہین

وانظر الی ما بداء من ادرانهم
اور ان میلوں کو دیکھ جو ان سے ظاہر ہوئین

ویخبسون الارض من اوثانهم
اور اپنی بتوں سے زمین کو ناپاک کررہے ہین

ونعوذ بالقدوس من شیطانهم
اور انکے شیطان سے پاک پروردگار کی پناہ مین آتے ہین

ام هل عرفت الصدق فی بلدانهم
یا تونے شناخت کیا کہ انکے شہرون مین سچائی بھی ہے

هم ینشرون الفسق فی اوطانهم
وہ اپنے وطنون مین بدکاری کو پھیلاتے ہین

والزور کالاثمار فی اغصانهم
اور انکی شاخون مین جھوٹھ پھلون کیطرح موجود ہے

للعقل حسرات علی هذیانهم
اور عقل کو ان کے بکواس پر حسرتین ہین

کذب علی کذب بیان لسانهم
اور ان کی زبان کا بیان جھوٹھ پر جھوٹھ ہے

ان التطهر لا یحل بخانهم
اور پاکیزگی انکے کاروان سرائے مین نہین اترتی

شرارة دخیل جذر جنانهم
اور وہ شرارت انکے دلون کے اندر گھسی ہوئی ہے

وتمایلوا حقداً علی بهتانهم
اور کینہ سے اپنے بہتانون کیطرف جھک پڑے

کم من جهول صید من ارسانهم
اور انکی رسیون سے بہت جاہل شکار ہو گئے

هم انكروا بحر العلوم بخبثهم
انہوں نے اپنے خبث سے علموں کے دریا سے انکار کیا
واستغزروا ما كان في كيزانهم
اور جو کچھ انکے پیالوں میں تھا اسکو بہت کچھ سمجھا

لا يعلم النوكى دخيلات امرهم
بیوقوف لوگ انکی اصل حقیقت کو نہیں جانتے
من غير رفتهم ولين لسانهم
بس اسیقدر جانتے ہیں کہ وہ زبان کے نرم ہیں

والله لولا ضنك عيش مقلق
اور بخدا اگر تنگی رزق کسیکو تکلیف نہ دیتی
ما مال مرتد الى أديانهم
تو کوئی مرتد انکے دین کیطرف میل نہ کرتا

قد جاءهم قوم بحرص لبانهم
ایک قوم تو ان کے دودھ کی حرص سے ان کے پاس آئی
وليفضن ما كان في اردانهم
تاکہ وہ جو کچھ انکی آستینوں میں ہے جھاڑ لیں

كانوا كذئب البر مكلوم الحشا
وہ جنگل کے بھیڑئے کیطرح بھوک سے خستہ اندرون تھے
من جوعهم فسعوا الى عمرانهم
پس وہ ان کی آبادی کی طرف دوڑے

قوم سقوا كاس الحتوف بوعظهم
ایک قوم نے تو موت کے پیالے انکے وعظ سے پی لئے
قوم خروف في يدي سرحانهم
اور ایک دوسری قوم بڑہ کی طرح ان بھیڑئیوں کے ہاتھ میں ہے

عمت بلاياهم وزاد فسادهم
انکی بلائیں عام ہوگئیں اور ان کا فساد بڑھ گیا
واشتد سيل الفتن من طغيانهم
اور فتنوں کا سیلاب انکی بے اعتدالیوں سے بہت سخت ہو گیا

يارب خذهم مثل اخذك مفسدا
اے خدا تو ان کو پکڑ جیسا کہ تو ایک مفسد کو پکڑتا ہے
قد افسد الآفاق طول زمانهم
ان کے طول زمانہ میں دنیا کو بگاڑ دیا

ادرك رجالا يا قدير ونسوة
اے قادر تو اپنے رحم سے مردوں اور عورتوں کی جلد خبر لے
رحما ونج الخلق من طوفانهم
اور مخلوق کو اس طوفان سے نجات بخش

حلت بارض المسلمين جنودهم
انکے لشکر مسلمانوں کی زمین میں اتر آئے
فسرت غوائلهم الى نسوانهم
اور انکی بلاؤں نے مسلمانوں کی عورتوں تک سرایت کی

يارب احمد يا اله محمد
اے احمد کے رب اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے الٰہ
اعصم عبادك من سموم دخانهم
اپنے بندوں کو انکے دھوئیں کی زہروں سے بچالے

يا عوننا انصر من سواك ملاذنا
اے ہمارے مددگار تیرے سوا ہمارا کون جا پناہ ہے
ضاقت علينا الارض من اعوانهم
ہم ان لوگوں کے مددگاروں سے زمین تنگ ہوگئی

کسّر زجاجتهم الٰهی بالصفا
اے خدا پتھروں سے انکے شیشے کو توڑ دے

واعصم عبادك من سموم بیانهم
اور ان کے بیان کی زہر سے اپنے بندوں کو بچا لے

سبّوا نبیك بالعناد وکذّبوا
تیرے نبی کو انہوں نے عناد سے گالیاں دیں اور جھٹلایا

خیر الورٰی فانظر الٰی عدوانهم
وہ نبی جو افضل المخلوقات ہے سو تو انکے ظلم کو دیکھ

یا ربّ سحّقهم کسحقك طاغیا
اے میرے رب انکو ایسا پیس ڈال جیسا کہ تو ایک طاغی کو ..

وانزل بساحتهم لهدم مکانهم
اور انکی عمارتوں کو مسمار کرنے کیلئے انکے صحن خانہ میں اتر آ

یا ربّ مزّقهم وفرّق شملهم
اے میرے رب انکو ٹکڑے ٹکڑے کر اور انکی جمعیت کو پاش پاش

یا ربّ قوّدهم الٰی ذوبانهم
اے میرے رب انکو انکے گداز ہونے کی طرف کھینچ

قد ازمعوا اضلالنا ووبالنا
انہوں نے ہمارا گمراہ کرنا اور وبال میں ڈالنا دلوں میں ٹھان لیا ہے

فاضرب مکایدهم علٰی ابدانهم
سو تو ان کے مکر انہیں کے جسموں پر مار

واذا رمیت فان سهمك قاتل
اور جب تو تیر چلاوے تو تیرا تیر قتل کرنیوالا ہے

حد کاسیاف علٰی شجعانهم
تیز ہے اور تلواروں کی طرح انکے بہادروں پر پڑتا ہے

صرنا حمولة جورهم وجفاءهم
ہم انکے ظلم کے شتر بار برداری ہو گئے

زمّت رکاب الهجر من وثبانهم
جدائی کے اونٹوں کو انکے حملوں کے سبب سے مہار دی گئی

لولا تعافینا تعاقب سبّهم
اگر ہم انکی گالیوں کا جواب دینے سے کراہت نکرتے

لرمیت سهم النار عند عثانهم
تو میں انکے دخان کے مقابل پر آگ کی تیر چلاتا

ما یظلم الاشرار الا نفسهم
ظالم کسی پر ظلم نہیں کرتے مگر اپنے نفس پر

ستری بندم القلب عض بنانهم
سو تو عنقریب دیکھے گا کہ وہ دلی ندامت سے اپنی سر انگشت کاٹینگے

ظنوا بان الله مخلف وعده
انہوں نے خیال کیا کہ خدا تعالی اپنا وعدہ نہیں پورا کریگا

فبغوا بارض الله من طغیانهم
تب وہ خدا تعالی کی زمین میں اپنی بے اعتدالی کیوجہ سے باغی ہو گئے

وقبول امر الحق عار عندهم
سو حق کا قبول کرنا انکے نزدیک عار ہے

صعب علی السفهاء عطف عنانهم
اور نادانوں پر حق کیطرف باگ پھیرنا سخت ہو گیا ہے

سود کخافیة الغراب قلوبهم
ان کے دل ایسے سیاہ ہیں جیسے کوے کے وہ پر جو پیچھے کیطرف ہوتے ہیں

والخلق مخدوعون من لمعانهم
اور خلقت انکی ظاہری چمک سے دھوکا کھا رہی ہے

فارقب اذا صاحبتهم محبة ‌ فتنا بدینك عند استحسانهم

پس جب تو انکی صحبت اختیار کرے تو تجھے ‌ بباعث انکے پسند رکھنے کے اپنے دین کے فتنوں کا امیدوار رہنا چاہئے

ولقد دعوت الرب عند تناضلی ‌ والله ترسی عند ضرب سنانهم

اور میں نے اپنی مقابلہ کیوقت اپنے رب کو بلایا ‌ اور اس کے نیزوں سے بچنے کے لئے خدا میری ڈھال ہے

یا مستعانی لیس دونك ملجائی ‌ فانصر وایدنا لهدم قنانهم

اے میرے مددگار تیرے سوا میری کوئی پناہ نہیں ‌ پس مدد کر اور انکی بہاڑون کے توڑنے کیلئے ہماری تائید فرما

یا من یعیرنی بموت الههم ‌ افلا ترٰی ما جذ اصل اهانهم

اے وہ شخص جو مجھے اسلئے سرزنش کرتا ہے کہ میں انکے مصنوعی خدا یعنے ‌ کیا تو دیکھتا نہیں کہ کسر اعتقاد نے انکی بیخکنی کی ہے

والله ان حیات عیسٰی حیة ‌ تسعی لتهلك كل من فی خانهم

بخدا حضرت عیسٰی کی زندگی ایک سانپ ہے ‌ وہ سانپ دوڑتا ہے تا ان سب کو قتل کرے جو انکی سرای میں ہیں

جعل المهیمن حکمة من عنده ‌ فی موت عیسٰی قطع عرق جنانهم

خدا تعالی نے اس بات میں حکمت رکھی ہے ‌ کہ حضرت عیسٰے کی موت سے ان کا مذہب ذبح کیا جائے

کیف الحیات وقد توفی مثله ‌ حزب وخیر الخلق بعد زمانهم

یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ حضرت عیسٰی زندہ ہوں حالانکہ انسے پہلے ‌ جتنے نبی آئے وہ فوت ہو گئے ہیں اور جو سب سے بہتر تھا اور پیچھے سے آیا وہ بھی

هل غادر الحتف المفاجئ مرسلا ‌ ام هل سمعت الحیّ من اقرانهم

کیا اچانک پکڑنیوالی موت نے کسی رسول کو بھی چھوڑا ‌ یا تو نے کبھی سنا کہ انکے ہمرتبوں میں سے کوئی زندہ رہا

اتغیظ ربك لابن مریم حشمة ‌ وتحید عن مولی الی انسانهم

کیا تو اپنے رب کو ابن مریم کیلئے غصہ دلاتا ہے کیا کچھ کمینہ ہے ‌ اور مولی کریم سے تو دور ہو کر عیسائیوں کے انسان کی طرف جاتا ہے

فاطلب هداه وما اخالك تطلب ‌ فاخسأ ولکن منهم ومن اخوانهم

سو تو اسکی ہدایت کو ڈھونڈ اور مجھے امید نہیں کہ تو ڈھونڈے ‌ پس دفع ہو اور عیسائیوں میں سے اور ان کے بھائیوں میں سے ہو جا

یا من تظنّی البول ماء باردا ‌ اخطأت امن جهل باستسمانهم

اے وہ شخص جس نے بول کو ٹھنڈا پانی سمجھ لیا ‌ تو نے اپنی نادانی سے خطا کی اور لاغروں کو موٹا خیال کیا

یا ربّ ارنی یوم کسر صلیبهم ‌ یا ربّ سلطنی علی جدرانهم

اے میرے رب صلیب کا ٹوٹنا مجھے دکھلا ‌ اے میرے رب انکی دیواروں پر مجکو مسلط کر

فاذا تکلمنا نسیف قولنا
اور جب ہم کلام کرین تو ہماری کلام ایک تلوار ہے
ولقد امرت من المہیمن بعدہا
اور مین خدا کیطرف سے مامور ہون
ما قلت بل قال المہیمن ھکذا
یہ مینے نہیں کہا بلکہ خدا تعالی نے اسی طرح کہا
طورًا احارب باسہام وتارۃ
کبھی مین ان سے تیرون کے ساتھ جنگ کرتا ہون
بمہند صاف الحدید جذمتہم
نہایت عمدہ تلوار سے مینے انکو کاٹ دیا ہے
روحی بروح الانبیاء مضمخ
میرا روح انبیاء کی روح سے معطر کیا گیا ہے
انا نرجع صوتنا بغناءھم
ہم انہیں کے گیت کو سرون کے ساتھ گاتے ہین
قوم فنوا فی سبل مربع ربھم
وہ ایک قوم ہے جو خدا کی راہ میں فنا ہو گئی
کم من شریر اھلکوا بعنادھم
بہت شریر ہین جو بوجہ انکے عناد کے ہلاک کئے گئے
وسیرغم اللہ القدیر انوفھم
عنقریب خدا تعالی انکی ناکون کو خاک میں ملائیگا
الیوم قد فرحوا برجس تنصر
آج وہ لوگ نصرانیت کی ناپاکی سے خوش ہو رہے ہین
قوم تمیل مع الھوی افکارھم
یہ ایک قوم ہے جنکو فکر نفسانی خواہش کے ساتھ جہک رہے ہین

رمح مبید لا کمثل بیانھم
ایک نیزہ ہلاک کرنے والا ہے نہ انکے بیان کیطرح
ھاجت دخان الفتن من نیرانھم
اسوقت کے بعد جو پادریون کی آگ سے دہوئین اٹھے
ما جئتہم بل جاء وقت ھوانھم
مین انکے پاس نہیں آیا بلکہ انکی ذلت کا وقت آگیا
اھوی باسیاف الی اثخانھم
اور کبھی میں اپنے تلواروں کے ساتھ انکی قتل کثیر کیطرف توجہ کرتا ہوں
وعصای قد افنت قوی ثعبانھم
اور میرے عصا نے انکے سانپ کی تمام قوتین فنا کر دین
جادت علی الجود من فیضانھم
اور ان کے فیضان کا ایک بڑا مینہ میرے پر برسا
انا سقینا من کؤس دنانھم
ہم انہیں کے پیالون مین سے پلائے گئے ہین
والعمی لا یبصرون مطلع شانھم
اور اندھے ان کی شان کے مطلع کو نہیں دیکھتے
وردوا مدی عمر وراء کبانھم
اور اپنی بیماری کے بعد ذبح کرنیکی کا دن انہوں نے دیکھ لیا ہین
ویری المہیمن ذل داء خنانھم
اور انکی ناک کی بیماری کی ذلت دکہاوے گا
والحق لا یخطو الی آذانھم
اور سچائی انکے کانون کی طرف قدم نہیں بڑہاتی
وعفت نقوش الصدق من حیطانھم
اور سچائی کے نقش انکی دیوارون سے مٹ گئے ہین

ظهرت کاثر السم ثورة وعظهم
زہر کے اثر کی طرح اِنکے وعظ کا جوش ظاہر ہے

رحلت تقات الخلق من اِدجانهم
ان کے مقام سے لوگون کی پرہیزگاری کوچ کر گئی

هل شاهدت عيناك قوما مثلهم
کیا ایسی قوم تونے کوئی اور بھی دیکھی

ام هل سمعت نظيرهم فی اذانهم
یا انکے عیب مین انکی کوئی دوسری نظیر بھی سُنی

بطريقة سنت لهم آباءهم
اِس طریق سے جو انکے باپ دادون نے مقرر کیا ہے

يدعوا الی الجهلات صوت کرانهم
ان کا طنبور باطل باتون کیطرف بلا رہا ہے

فکان ابواب المکائد کلها
پس گویا کہ تمام فریبون کے دروازے

فتحت لفتنتنا علی رهبانهم
اُن پر اِسلئے کھولے گئے کہ ناہمارا امتحان ہو

قد آثروا طرق الضلال تعمدا
گمراہی کے تمام راہون کو پسند کر لیا

مازاد خسران علی خسرانهم
جس ٹوٹے مین وہ پڑے ہین اِس سے بڑھکر کوئی اور ٹوٹا نہین

ان الصليب سيکسرن ويدقن
صلیب تو عنقریب ٹوٹ جائے گا

جاء الجياد وزهق وقت اتانهم
گھوڑے آئے اور گدھیان بھاگین

الکذب مجبنة لکل مباحث
جھوٹھ بولنا ہر یک بحث کرنیوالیکے لئے بد دلی کا باعث ہوتا ہے

لکنهم ترکوا حياء جنانهم
مگر اُنہون نے تو اپنے دل کا حیا ترک کر دیا

سم مبيد مهلك فی لبنهم
انکے دودہ مین زہر ہے جو ہلاک کرنیوالی اور مار دینیوالی ہے

مکر مضل الخلق فی هذيانهم
انکی بیہودہ رفتار مین ایک مکر ہی جو خلقت کو گمراہ کرنیوالا ہے

فاربأ بدينك عند رؤية وجههم
پس جب تو ان کو ملے تو اپنے دین کی نگرانی رکھہ

واقنع بشوك من جنی بستانهم
اور اُنکے باغ کے پہل سے بیزار ہو کر کانٹے پر قناعت کر

الموت خير للفتی من خبزهم
جوانمرد کے لئے مرنا انکی روٹی سے بہتر ہے

فاصبر ولا تجنح الی هتانهم
پس صبر کر اور ان کی ایک ساعت کے مینہ کیطرف مت جھک

ونضارة الدنيا تزول بطرفة
اور دُنیا کی تازگی ایک دم مین دور ہو جاتی ہے

فاقنع ولا تنظر الی افنانهم
سو قناعت کر اور انکی شاخون کیطرف نظر مت کر

النار تسقط کالصواعق عندهم
آگ ان کے پاس بجلی کیطرح گر رہی ہے

فتجاف يا مغرور عن احضانهم
پس انکے کنارون سے اے دہوکا کھانیوالے یکطرف ہو جا

أين المفر من القضاء إذا دنا
تقدیر سے کہاں بھاگیں جب آگئی
يسبون جهالا برقت لفظهم
جاہلون کو اپنی نرمی سے غلام بنا لیتے ہین
فلذا يحب مزور ادبارهم
اسی لئے ایک مکار انکے گرجاؤن سے پیار کرتا ہے
ولو انتقدت جموعهم في ديرهم
اور اگر تو انکے گرجاؤن مین انکی جماعتون کو پرکھے
ما الفرق بين المشركين وبينهم
انہیں اور مشرکین مین فرق کیا ہے
يهوى اليهم كل نكس فاسق
ہر ایک ضعیف فاسق انکی طرف گرتا ہے
في قلبنا وجع وشوك دعابة
ہمارے دل میں ایک درد اور انکی ٹھٹھون کیوجہ سے ایک کانٹا ہے
ما ان ارى اثر الدلائل عندهم
مین انکے پاس دلائل کا نشان نہیں دیکھتا
قد عاث في الاقوام ذئب شيوخهم
انکے بڈھوں کے بھیڑیے نے تو مومنین تباہی ڈالی
تعريسهم آثار عزم رحيلهم
رات کو اترنا انکی کوچ کی نشانی ہے
عار على الفطن الزكي طعامهم
ایک دانا پاک طبع پر عار ہے کہ ان کا کھانا کھاوے
للمرء قرب الموذيات جميعها
انسان کے لئے تمام موذی جانورون کا قرب

الا الى رب مزيل فتانهم
صرف خدا تعالی کی پناہ ہے جو انکے فتنون کو دور کریگا
يصبون قلب الخلق من احسانهم
اور اپنے احسانون سے خلقت کے دل اپنی طرف کھینچتے ہین
من شحه ميلا الى مرجانهم
اپنے لالچ سے انکے موتی کی خواہش سے
لو جدت سقط اشيخهم كعوانهم
تو انکے بڈھے کو ایسا ہی ردی پائیگا جیسا کہ انکے درمیانی عمر والے کو
بل هم بنوا قصرا على بنيانهم
بلکہ انہون نے تو مشرکون کی بنیاد کو ایک محل بنا دیا
ليبيت شبعانا بلحم جفانهم
تا ان کے پیالون کے گوشت سے پیٹ بھر کے رات گذارے
من نخزهم خبثا وطول لسانهم
کیونکہ انہون نے اپنی زبان درازی اور خبث سے ہمارے دل کو خستہ کیا
اصبوا قلوب الخلق من عقيانهم
لوگون کے دل اپنے سونے کی وجہ سے کھینچ لئے ہین
حدثت فنون الفسق من حدثانهم
اور ان کے جوانون سے طرح طرح کے فسق پھیلے
يخفون في الاردان حبل طعانهم
اور اپنی استینون مین لمبے رسے اسباب باندھنے کے چھپا رکھے ہین
ضار لخلق الله ماء شنانهم
اور خلق اللہ کیلئے ان پورانی مشکون کا پانی مضر ہے
خير لحفظ الدين من قربانهم
اُن کے قرب سے اپنا دین بچانیکے لئے بہتر ہے

لك كليوم رب شان معجب

اے میرے رب ہر ایک دن تیری عجب شان ہے

نفني التضرع والبكاء تصبرا

ہم صبر کر کے تضرع اور رونے کو لازم پکڑتے ہین

لله سهم لا يطيش اذا رمے

خدا کا وہ تیر ہے کہ جب چھوٹتا تو خطا نہیں جاتا

انزل جنودك يا قدير لنصرنا

اے قادر ہمارے لئے اپنا لشکر اوتار

يا رب قد بلغ القلوب حناجرا

اے میرے رب دل حلق کو پہنچ گئے

ان القلوب من الكروب تقطعت

دل بیقراریون سے ٹکڑے ہو گئے

ودع العدا جزر السباع بنشرهم

اور دشمنون کو بہیڑیون کی بکری بنا انکو بکھیرین اور نوچ نوچ کر کہاین

فانصر عبادك رب في ميدانهم

سو تو اپنے بندون کی انکے میدان مین مدد کر

ناوي الى الرحمن من ركبانهم

اور ان کے سوارون سے ہم خدا تعالی کی پناہ لیتے ہین

للحق سلطان على سلطانهم

اور خدا کا قہر انکے قہر پر غالب ہے

انا لقينا الموت من لقيانهم

کیونکہ ہم انکے ملنے سے موت کو ملے

يا رب نج الخلق من ثعبانهم

اے میرے رب خلقت کو انکے سانپ سے نجات دے

فارحم وخلص روحنا من جانهم

سو رحم کر اور ہماری جان کو انکی دیو سے رہائی بخش

واشف القلوب بخزيهم وهوانهم

اور ہمارے دلون کو انکی رسوائی اور ذلت سے شفا بخش

واعجبني طريق المعترض الفتان انه لا يمتنع من الهذيان ويهذي كمثل النشوان ويقول ان عيسے هو الروح الذي يوجد ذكره في جميع مقامات القرآن وفي كتب اخرى التي هي من الله الرحمن وما هو الا من الكاذبين فاعلموا يا معشر الطلاب انه يسعى الى السراب ولا يخطو الى الصواب وان في كلامه دجل عجيب وتمويه غريب وكذب مبين الا يعلم ان الروح نزل على

اور اس فتنہ انگیز معترض کے طریق سے میں تعجب کرتا ہون کہ وہ اس سے باز نہین آتا اور شرابیون کی طرح بکواس کر رہا ہے اور کہتا ہے کہ عیسے وہی روح ہے جسکا جا بجا قرآن میں ذکر پایا جاتا ہے اور ایسا ہی دوسری کتابون مین بہی ذکر پایا جاتا ہے جو خدا تعالی کیطرف سے نازل ہوئی تہین حالانکہ وہ اس دعوی مین سراسر جہوٹا ہے بول رہا ہے سو ای حق کے طالبو یقیناً سمجہو کہ وہ صرف ریت کی چمک کیطرف دوڑتا ہے جسمین پانی نہین اور حق کیطرف قدم نہین رکہتا اور اسکی کلام مین ایک عجیب قسم کا دجل ہے اور دہوکا دہی اور کہلا کہلا جہوٹ ہے۔ کیا نہین جانتا کہ روح جیسا کہ حضرت

عیسے کما نزل علےٰ موسیٰ ونبیین آخرین لم یلبس الحق بالباطل کالدجال الغات
عیسی پر نازل ہوا ایسا ہی حضرت موسیٰ پر نازل ہوا اور ایسا ہی دوسری نبیوں پر کیونکہ حق کو سا جہوٹھ ملاتا ہی جیسکہ دجال ہی کرتا ہی کیا تم
الا یقرء فی الانجیل متی الاصحاح الثالث - واذا السموات قد انفتحت له فرأی روح الله
کیا وہ انجیل متی کے تیسرے باب کو نہیں پڑہتا کہ یکدفعہ آسکے لئے آسمانون کے دروازے کہل گئے سو اس نے خدا کی
نازلة مثل حمامة واتیا علیه .... ثم اصعد یسوع الی البریة من الروح لیجرب
روح کو کبوتر کیطرح اترتے اور اپنے پر آتے دیکہا - پہر یسوع روح سے جنگل کیطرف چلا گیا تا شیطان سے
من الشیطان اللعین - فثبت ان روح القدس نزل علی المسیح کما نزل علی
آزمایا جاوے پس اِس سے ثابت ہوا کہ روح القدس مسیح پر ایسا ہی نازل ہوا جیسا کہ
ابراهیم واسماعیل الذبیح وغیرہ من المرسلین - فاتق رب العباد وفکر لطلب
ابراہیم اور اسماعیل اور دوسری نبیون پر سو خدا سے ڈر اور حق الامر کی ڈہونڈہنے کے
السداد مجتهد التحصیل الرشاد وتارکا سبل الرقاد وجاهدا هل یکون النازل
فکر کر مگر اِس فکر مین کوشش کر اور نیند کے راہون سے الگ ہو کیا نازل اور
والمنزل علیه شیئا واحدا کلا بل لا بد من ان یکونا شیئین متغائرین کما لا یخفے
اور منزل علیہ ایک ہی چیز ہو سکتی ہیں بلکہ یہ بات ضروری ہے کہ وہ دو متغائر چیزین ہین جیسا کہ
علی ذی العینین وعلے سائر العاقلین - فای دلیل اکبر من هذا لقوم منصفین
عقلمندون پر پوشیدہ نہین پس منصفون کے لئے اس سے بڑہکر اور کونسی دلیل ہوگی
الذین ینثالون الی الحق موجفین - ولا یترکون الصراط کعمین - وای فرق فی
وہ منصف جو حق کیطرف متوجہ ہوکر دوڑتے ہین اور راہ کو اندہون کی طرح نہین چہوڑتے اور کونسا فرق ان
الروح النازل علی عیسے والروح الذی اعطی لموسیٰ کلیم رب العالمین الا
دو روحون مین ہے جو حضرت عیسیٰ اور حضرت موسےٰ پر نازل ہوئین اے
تتفکرون یا معشر الظالمین - وتسقطون علی اراجیف الکاذبین - الا تقرؤن
ظالمو کیا تم کچہہ بہی فکر نہین کرتے اور جہوٹوں کے خبرون پر گرے جاتے ہو کیا تم
فی التورات الاصحاح الحادی عشر وقیل انه قول اصدق القائلین -
توریت کے گیارہوین باب مین وہ کلام نہین پڑہتے جسمین کہا گیا ہے کہ اس خدا کا کلام ہے جو اپنی باتون مین سب سے بڑہکر سچا ہے

وهو ان الربّ قال لموسٰى فانزل وانا اتكلم معك واٰخذ من الروح الذي
اور وہ یہ ہے کہ رب نے موسیٰ کو کہا کہ مین اترونگا اور تجھ سے کلام کرونگا اور اس روح مین سے لونگا جو تجھ پر
عليك واضع عليهم اي على اكابر اُمّته وهم كانوا سبعين - وكذالك نزل
ہے اور ان پر ڈالونگا یعنی بنی اسرائیل کے اکابر پر جو ستر آدمی تھے - اور اسی طرح
هذا الروح علٰى جد عيسٰى و مُرشده داؤد و يحيي وغيرهما من النبيين - ولا حاجة
روح حضرت عیسیٰ کے دادی اور اسکے مرشد یحییٰ پر بھی نازل ہوئی اور ایسا ہی دوسرے نبیون پر اور کچھ ضرورت نہین
الى ان نطول الكلام ونضيع الاوقات ونزيد الخصام فان الخواص من النصارى والعوام
کہ ہم اس کلام کو طول دین اور بحث کو ضائع کرین اور جھگڑے کو بڑھا دین کیونکہ نصاریٰ ان تمام باتون کو جانتے
يعرفونه وما كانوا منكرين - فلم لا تشتف ايها الجهول والغبي المخذول
ہین اور منکر نہیں ہین پس اے نادان کیون اپنی نظر کو پہلی کتابون مین عمیق
فى كتب الاولين ولم لا تقبل النصيحة وتعادي العقيدة الصحيحة ولا تكون
حد تک نہین پہنچاتا اور کیون نصیحت کو قبول نہین کرتا اور صحیح عقیدے کا دشمن ہو رہا ہے اور ہدایت
من المسترشدين - نعطيك شهدا ينقع وتعدو الى سم منقع اتريد ان
کی راہ پر نہین آتا ہم تجھے ایک شہد پیاس بجھانے والا دیتے ہین اور تو ایک تیز زہر کیطرف دوڑتا ہے
تكون من الهالكين -
تا اسکو پی لے کیا تیرا مرنیکا ارادہ ہے

واما ما ظننت ان الله يسمّي المسيح فى القران روحًا من
اور یہ جو تو نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ قرآن مین مسیح کا نام روح من اللہ رکھتا
الله الرحمان ولا يسميه بشرا ومن نوع الانسان فاعجبني انكم لم لا تانفون من
ہے اور اسکا نام بشر نہیں رکھتا اور منجملہ نوع انسان اسکو قرار نہین دیتا سو مجھے تعجب ہے کہ تم لوگ
البهتان ولم لا تستحيون من خرافات وتنضنضون نضنضة الثعبان وما لكم
کیون بہتان سے کراہت نہین کرتے اور خرافات بکنے کے وقت تمہین کیون شرم نہین آتی اور اژدہا کیطرح زبان
منتهين وتميسون كالسكارى وجدانا ولا تردون غورا ولا نجدا
ہلاتے ہو اور باز نہین آتے اور تم مارے غصہ اور غم کے ایسے چلتے ہو جیسا کہ ایک مست چلتا ہے اور نشیب و فراز کو

ولا تخافون هوة السّافلين - اجعلتم قرة عيونكم ومسرة قلوبكم فى الاكاذيب

کچھ بھی نہیں دیکھتے اور گڑھے مین گرنے سے نہین ڈرتے کیا جھوٹھ بولنے مین ہی تمہاری آنکھون کی

وطبتم نفسا بالغاء طلب الحق والقاء حبل الله القريب وكنتم قوما عادين -

ٹھنڈک اور دل کی خوشی ہے اور تم اسباب پر خوش ہوگئے کہ حق کو چھوڑ دو اور خدا کے رشتہ کو جو بہت نزدیک ہے پھینکدو

ويل لكم انكم سقطتم على دمنة واعرضتم عن روضة بل تركتم شجراء وآثرتم مرداء

تم پر افسوس کہ تم ایک مزبلہ پر گرے اور باغ سے کنارہ کیا بلکہ تمنے درختون والی زمین کو چھوڑا اور ویران

ونزلتم عن متن الركوبة واخترتم طريق الصعوبة وقفوتم اثر المبطلين -

بے درخت زمین کو اختیار کیا اور سواری سے تم اتر بیٹھے اور خرابی اور سختی کا راہ اختیار کر لیا اور باطل پرستون کے پیچھے لگ گئے

وانكنتم تظنون ان القرآن صدق قولكم واعان وقال

اور اگر تمہین یہ گمان ہے کہ قرآن تمہارے قول کی تصدیق کرتا اور تمہین مدد دیتا ہے اور

فى شان عيسٰى روح وقبل انه خرج من لدنه فما هذا الا جهل صريح ووهم قبيح وخطاء

عیسے کے بارہ مین کہا ہے کہ وہ اس سے روح ہے اور اس بات کو قبول کر لیا ہے کہ وہ اس سے نکلا ہے تو یہ خیال تمہارا صریح جہل

مباين - ثم ان فرضنا ان قوله تعالى روح منه يزيد شان ابن مريم ويجعله ابن الله

خطا ہے - پھر اگر ہم فرض کر لین کہ روح منہ کا لفظ حضرت عیسیٰ کی شان بڑھاتا ہے اور اسکو ابن اللہ اور بلند تر ٹھیراتا ہے

واعلى واكرم فيجب ان يكون مقام آدم ارفع منه واعظم ويكون آدم اول ابناء

سو اس سے لازم آتا ہے کہ حضرت آدم کا مقام حضرت مسیح سے زیادہ بلند ہو اور پہلا بیٹا خدا تعالیٰ کا حضرت آدم

رب العلمين - فان فى شان آدم بيان اكبر من شان عيسٰى فتفكر فى آية فقعوا له ساجدين

ہی ہو کیونکہ حضرت آدم کی شان مین حضرت عیسیٰ کی نسبت زیادہ تعریف بیان کیگئی ہے سو عقلمندونکی طرح لفظ فقعوا له ساجدين

وتدبر كاولى النهى وفكر فى لفظ خلقت بيدى ولفظ سويته ونفخت فيه من روحى

مین غور کر اور پھر اس لفظ مین غور کر جو خلقت بيدى اور سويته اور نفخت فيه من روحى ہے

والفاظ أخرى ليظهر عليك جلالت آدم وشانه الاعلى فان منطوق الآية يدل

اور دوسرے لفظون کو بھی سوچ تاکہ تیرے پر حضرت آدم کی شان اعلےٰ ظاہر ہو کیونکہ منطوق آیت کا دلالت کرتا ہے کہ

على ان روح الله نزل فى آدم بنزول اجلى حتى جعله مسجود الملائكة ومظهر تجليات

روح اللہ آدم مین اترا تھا اور وہ اترنا بہت روشن تھا یہانتک کہ آدم ملائکہ کا سجدہ گاہ ٹھیرا اور تجلیات عظمی کا

واقرب إلى الله الاغنى واعلم وافضل من الملائكة اجمعين وخليفة الله على الارضين

مظہر بنا اور خدائے غنی سے بہت قریب ہوا اور افضل ٹھرا اور خدا تعالی کا خلیفہ بنا مگر وہ آیۃ جو حضرت عیسی کی شان مین

واما الاية التى نزلت فى شان عيسىٰ فما تجعله ارفع واعلىٰ ولا اصفى وازكى

نازل ہوئی ہے سو وہ اسکو کچھ بہت اونچا نہین بناتی اور نہ زیادہ پاک اور صاف بناتی ہے

بل يثبت منه ان عيسىٰ روح من الله وعبدہ العاجز كاشياء اخرىٰ

بلکہ اُس سے تو صرف اس قدر ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسی خدا تعالی کیطرف سے ایک روح ہین جیسا کہ دوسری چیزین

من المخلوقين ما سجدہ ابليس بل امرہ ان يسجد له ومع ذلك جرّبه ذلك الخبيث وسجد

خدا تعالی کیطرف سے ہین اور ثابت ہوتا ہے کہ وہ مخلوق ہے شیطان نے اسکو سجدہ نہ کیا بلکہ چاہا کہ وہ شیطان کو سجدہ کرے اور

لآدم الملائكة كلهم اجمعين - وانّ آدم انبأ الملائكة باسماء سائر الاشياء فثبت

اسکا امتحان لیا اور آدم کو تمام فرشتون نے سجدہ کیا اور آدم نے فرشتون کو تمام چیزون کے نام بتلائے پس ثابت

انه اعلم وسرّہ محيط على الارض والسماء ولكن عيسى اقر بانه لا يعلم الساعة

ہوا کہ وہ آن سے زیادہ عالم تھا اور اسکا سر تمام کائنات پر محیط تھا مگر حضرت عیسی نے تو اقرار کیا کہ اسکو قیامت کا علم نہین کہ کب

واشار الى ان الملائكة قد فاقوہ علما واكملوا الخوف والطاعة فتفكروا فى هذا ولا تمشوا كقوم عمين

آئیگی اور یہہ بھی اشارہ کیا کہ ملایک اس سے علم و طاعت افضل ہین سو اِس بات کو سوچو اور اندہون کی طرح مت چلو

ثم اذا دققت النظر وامعنت فيما حضر فيظهر عليك ان قوله تعالى روح منه يشابه قوله

پھر اگر تو غور سے دیکھے اور واقعات موجودہ مین غور کرے تو تیرے پر ظاہر ہوگا کہ اللہ جلشانہ کا یہ قول کہ روح منہ ایسا ہی قول

تعالى جميعا منه فمن الغباوة ان تثبت من لفظ روح منه الوهية عيسىٰ اتقرّ من لفظ

ہے جیسا کہ اسکا دوسرا قول سو بڑی نادانی کی بات ہے کہ روح منہ کے لفظ سے حضرت عیسی کی خدائی تو ثابت کرے اور

جميعا منه بالوهية ارواح الكلاب والقردة والخنازير واشياء اخرىٰ فان منطوق

جمیعا منہ کے لفظ سے کتون اور بلیون اور سورون اور دوسری تمام چیزون کی خدائی کا

الاية يشهد على انها جميعا منه فمت من الندامة انكنت من المستحيين وتفكّروا يا معشر

اقرار نہ کرے کیونکہ منطوق آیۃ کا دلالت کرتا ہے کہ ہر ایک چیز جمیعا منہ مین داخل ہے یعنی تمام ارواح وغیرہ خدا سے

النصارى اليس فيكم رجل من المتفكرين - وليس لكم ان ترفع فى جوابنا الصوت

ہی نکلے ہین پس اب ندامت سے مرجا اگر کچھ شرم ہے اور اے نصرانی لوگو اسمین غور کرو کیا تم مین کوئی بھی غور کرنے والا

وان تلاقی من فکرک الموت فلن مثل الکاذب کخذ روف مدحرج ولا قرار له عند
نہین ہے اور کبھی ممکن نہین جو تو ہمارا جواب دے سکے اگرچہ اسی فکر مین مرجائے کیونکہ جھوٹا آدمی ایک گیند کیطرح گردش مین ہوتا ہے اور سچون

الصادقین۔

کے سامنے اسکو قرار نہین۔

ومن اعتراضات هذا الخائن الضنین انه ذکر فی توزینه الذی
اور اس بخیل خیانت پیشہ کے اعتراضات مین سے ایک یہ ہے جو وہ اپنی کتاب تورین مین

هو عش الشیاطین۔ ان وحی القرآن کان من الشیطان وما کان من الروح
جو شیاطین کا آشیانہ ہے یہ لکھتا ہے کہ وحی قرآن شیطان کیطرف سے تھی اور روح الامین کیطرف سے نہین تھی

الامین واوّل لفظ شدید القوی ولفظ ذو مرّة بالخبث واتباع الهوی
اور شدید القوی اور ذو مرہ کے لفظ کی اس نے ہوا پرستی کیوجہ سے تاویل کی ہے اور

وبتاویلات بعیدة ومکائد عظمٰی واذی قلوب المومنین۔ وکذالك ترك
تاویلات بعیدہ اور فریبون سے کچھ کا کچھ بنایا ہے اور مومنون کے دلونکو دکھہ دیا ہے۔ اسیطرح اس نے

الحیاء وودّع الارعواء وحسب افضل الرسل کالمجنون۔ وتباعد عن الحق تباعد
حیا کو ترک کیا اور شرم کو رخصت کیا اور افضل الرسل کی نسبت یہ گمان کیا کہ نعوذباللہ انکو جن کا آسیب تھا اور حق سے

الضب من النون وعاد المصلحین اللاٰمّین۔ واعترض علی فصاحة صحف الله
ایسا دور جا پڑا جیسا سو سمار خشک زمین مین رہتی ہے مچھلی سے جو پانی مین رہتی ہے دور رہتی ہے اور نیک کامون کے حامی مصلحون کی دشمنی اختیار

القرآن وبلاغة حبل الله الفرقان ظلمًا وزورًا لیرضی قومًا بورًا مع انه کان من
کی اور قرآن شریف کی بلاغت فصاحت پر اعتراض کیا تا ان باتون سے ایک ہلاک شدہ قوم کو خوش کرے حالانکہ یہ شخص

الجاهلین العمین۔ ووالله انه جهول لا یعلم لسان العرب وطرق بیانه ولیس
جاہل اور اندھون کیطرح ہے اور بخدا یہ شخص سراسر نادان اور زبان عرب سے کچھ بھی واقف نہین اور سوا زبان درازی کے

فیه جوهر سوی حصائد لسانه ولاجل ذالك لا یوجد فی کتبه شیء من غیر
اسمین کچھ بھی جوہر نہین اسلئے اسکی کتابون مین بغیر گالیان اور بکواس کے اور کچھ بھی نہین اور یہہ تو اس سے نہ ہو سکا

سبّه وهذیانه وما وسعه کتمان الحق وتخطیة الاولی الا حق فعدل کالعدا الی التوهین
کہ حق کو پوشیدہ اور اسمین کچھ نقص ثابت کرے پس وہ لاچار ہوکر دشمنون کیطرح توہین کیطرف دوڑا۔

الحاشیۃ متعلق صفحہ ۵۰ انوار الحق الحصۃ الاولیٰ

وانا نری ان نکتب ھھنا بعض مقالات اھل الاٰراء واٰراء اھل الدھاء فی تصانیف

اور ہم مناسب سمجھتے ہین کہ اِس جگہ بعض اہل الرائے کے وہ کلمات لکہین جو انہون نے

عماد الدین فنکتبھا بعباراتھم الاصلیۃ فی اللسان الھندیۃ اعنی اردو ناقلین

پادری عماد الدین کے بارے میں تحریر فرمائی ہین سو ہم انہین کے عبارات نقل کر دیتے ہین

من رسالۃ عقوبۃ الضالین المطبوعۃ فی نصرۃ المطابع دھلی فی ردّ ھدایۃ المسلمین

جو رسالہ عقوبت الضالین مطبوعہ نصرۃ المطابع دہلی مین درج ہین اور عقوبۃ الضالین وہ رسالہ ہے جو ایک صاحب

وھو ھذا یا معشر المنصفین۔

نے رد ہدایت المسلمین مین لکہا ہے اور وہ یہ ہے ۔

رائے ہندو پرکاش امرتسر و آفتاب پنجاب لاہور کہ ان دونون اخبارون کے مالک اہل ہنود ہین

چونکہ پادری عماد الدین صاحب امرتسر مین پادری کا کام کرتے ہین وہین کے اخبار ہندو پرکاش جلد نمبر ۱

مطبوعہ ۱۳ اکتوبر ۱۸۷۲ء صفحہ ۱۰ امین جو امرتسر کے اہل ہنود کیطرف سے جاری ہے لکھا ہے کہ پادری عماد الدین

امرتسری کی تصنیفات تاریخ محمدی وغیرہ (وغیرہ سے مراد ہدایت المسلمین) کچھ اُس کتاب سے شورش انگیزی مین کمتر

نہین کہ جس نے بمبئی کے مسلمانون اور پارسیون کے صدہا سالہ اتفاق اور محبت کو نفاق اور عداوت سے مبدل کر دیا۔

اور دونون کو یک لخت ہلاکت کا مُنہ دکہایا یہان پادری صاحب کی تصانیف یعنی تاریخ محمدی اور ہدایت المسلمین اور

تفسیر مکاشفات امن عامہ کے خلل اندازی مین کسلئے ناکام رہین پنجابی مسلمان مفلس کم ہمت اور اکثر جاہل ہین یا وہ انکو

سمجھتے نہین اور صرف مسلمانون کا انگریزی گورنمنٹ سے دل پہاڑنیکے علت غائی پر تصنیف کیگئی ہین اگرچہ فرض محال وہ سارے

الزامات سچے بھی سمجھے جائین تاہم بیچارے پادری صاحب کے کام تعزیرات ہند کی دفعہ ۲۹۴ کے اعتراض سے محفوظ نہین

کیونکہ ہمین ہر ایسے فعل کا رفاہ عام کی نیت سے ہونا مستثنےٰ کیلئے مشروط ہے۔ مندرجہ بالا فقرے ہمنے اخبار آفتاب پنجاب

جلد ۱ نمبر ۳۹ سے انتخاب کئے ہین جس بنا پر اخبار مذکور کے اڈیٹر صاحب نے وہ تمام مضمون لکہا ہے ہم اُس سے صرف مقتبس

فقرون کی نسبت اپنا اتفاق ظاہر کرتے ہین اور جو شکایت صاحب موصوف پادری عماد الدین کی تصنیفات کے بارہ مین

کرتے ہین بلحاظ ملکی مصلحتون کے ہم اتنا زیادہ کہتے ہین کہ آنکی تصانیف سے جنکا حوالہ اوپر درج ہے بلا شبہ نہ ہین
خلل پڑسکتا ہے اور نہ کچھ عجیب ہے کہ جو مرتب ہوئی ہین کہ جنکو فی الجملہ شرارت انگیز کہنا چاہیئے ابھی تک
نہین ایسے ایسے ملکی شور ہوتے ہین کہ جنکی جڑ اس قسم کی کتابون سے پیدا ہوتا ہے بقول فارغ بیٹھا موضوع کے
کیطرف تو مناسب انتظام کرنا ہے ہمیشہ سے ہوتا آیا ہے گورنمنٹ نے اس طرح کے معاملات مین دخل دیا ہے چنانچہ
اسی ہندوستان کے اندر مارکوئس ولزلی صاحب سابق گورنر جنرل نے سنہ ۱۷۹۸ع مین ہندؤن کی رسم جل پروا کو
حکماً بند کر دیا اور سنہ ۱۸۲۷ع کے اندر لارڈ ولیم بنٹنگ صاحب گورنر جنرل نے ستی کی قدیم رسم کو قانوناً مرتفع کرکے
موقوف کرادیا - گورنمنٹ اس بات کو معلوم کرے کہ کیون نہ ہندوستان کے مسیحی مصنفون سے تمام لوگ
پادری عمادالدین کو تو انگشت نما کرتے ہین اسکی یہ وجہ ہے کہ پادری جی چاہتا ہے کہ میری تالیفات سے عام لوگ
ولولہ مین آکر اور حرارت سے مغلوب ہوکر بے دانائیان کرین اور ملک مین مفسد شمار ہوجاوین - ہمنے سنا ہے کہ پنجاب
ٹریکٹ سوسائٹی کی پبلشنگ کمیٹی نے شورش انگیز کتاب کے دوسرے حصہ کو اسیوجہ سے نامنظور کیا ہے کہ اسمین پہلے
حصہ سے زیادہ دلشکن باتین درج ہین اگر یہہ بات سچ ہے تو بہت خوب کیا" انتہی تمام ہوئی عبارت ہندو پرکاش کی -

شمس الاخبار لکھنؤ

پادری صاحبون کے شمس الاخبار لکھنؤ مطبوعہ امریکن مشن پریس ۱۵ اکتوبر سنہ ۱۸۷۵ع نمبر ۱
جلد ۲ باہتمام پادری کریون صاحب صفحہ ۹ مین لکھا ہے کہ ہدایت نامہ کے مصنف صفدر علی صاحب بہادر مسیحی
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ضلع ساگر کے بتوسط عمادالدین کے تصنیف ہوئی ہے کہ نفرتی نہین کہ جسمین
گالیان لکھی ہوئی ہین اور اگر سنہ ۱۸۵۷ع کے مثل پھر غدر ہوا تو یہی شخص کے بدزبانیون اور بیہودگیون سے
ہوگا - جب ان کو باہر پندرہ روپیہ کو بھی کوئی نہ پوچھے اور مشن مین ستر روپیہ ماہواری اور کوٹھی ملے جسکے
احاطے کے اندر باغ مین تو تیل نکالنے کا کولہو بھی بنا ہین - ایسے لالچیون کو کیا کہنا چاہیئے - انتہی -

بعینہ نقل کا الاصل

وما قرءنا كتابا اغيظ من كتبه وما رئينا عبابا اكثر من عبب كذبه وما سمعنا

اور ہمنے کوئی ایسی کتاب نہین پڑہی جو اُسکی کتاب سے زیادہ غصہ دلانے والی ہو اور نہ کوئی سیلاب دیکھا جو اُسکو جہوٹھ

سبا اكبر من سبه ولا خبا كخبه فناوى الى الله من جبه وهو خير الناصرين

سے زیادہ ہو اور اُسکی گالیون جیسی کسی کی گالیان نہین سنین اور اُسکے فریبون جیسا کسی مین فریب دیکھا پس اُسکی مکاری سے

ونعوذ به من غوائله ونشكو اليه من رذائله وما نرى ان ينزع عن الغي بغير

ہم خدا تعالی کیطرف پناہ لیجاتے ہین اور وہ سب سے بہتر مددگار ہے اور اس شخص کی بلاؤن سے ہم اُسکی پناہ مانگتے ہین اور اُسکی بدیون سے

الكي وكذلك كانت سير المفسدين

ہم اُسکیطرف شکوا لیجاتے ہین اور ہم نہین دیکھتے کہ یہ شخص بغیر کسی داغ کے اپنی گمراہی سے باز آجائیگا اور مفسدون کی یہی خصلت ہوا کرتی ہے

وقد صدق فيه اخوه الحفى والودود الوفى القسيس رجب على

اور اس کے بارے مین اُسکے بہائی مہربان اور دوست باوفا پادری رجب علی نے سچ کہا ہے چنانچہ اُسکا

قال قد صنف اخونا عماد الدين كتبا في رد الاسلام واشاع دلائل التثليث

قول ہے کہ جب سے ہمارا بہائی عماد الدین اسلام کے رد مین کتابین تالیف کرنے لگا اور تثلیث کے دلایل شایع کئے

في الخواص والعوام فما كانت دلائله مجموعة الا اباطيل بعيدة من تنقيد الدليل

سو اس سبب سے کہ وہ دلایل مجموعہ اباطیل تہے اور اُن مین کوئی بہی سچی دلیل نہین تہی ہمین بہت

ندمنا غاية الندامة وصرناهدف الملامة وجعنا ونحن بعدها استحياء ان نرى

ہی شرمندہ ہونا پڑا اور ہم ملامت کے نشانہ ٹہر گئے اور بعد اُسکے ہم ارے شرم کے ایسے ہوگئے کہ اس قابل نہ رہے کہ مسلمانون کو

وجوه المسلمين۔

اپنا منہہ دکہا سکین ؎

واما استدلاله من لفظ شديد القوى على الشيطان ووهمه ان

مگر اس شخص کا شدید القوی کے لفظ سے شیطان پر استدلال پکڑنا اور یہ وہم کرنا کہ شدید القوی

القوة كله لهذا الشيطان لا لله ولا لملك الرحمان فلاجل ذلك خص بهذا الاسم في القرآن

اسلئے قرآن مین شیطان کا نام ہے کہ تمام قوتین اسی ہیٹرے کو حاصل ہین نہ خدا تعالی کو اور نہ اُسکے کسی فرشتہ کو حاصل ہین سو ہم اُسکو اس

فلا نفهم سر هذه الاقاويل ولا نجد فيها رائحة من الدليل فلعله كذلك قرء في الانجيل

قول کا بہید نہین سمجہتے اور ہم اُسمین کسی دلیل کی بو نہین پاتے پس اُسنے شاید اسیطرح انجیل مین پڑہا ہے

او استنبط من قصة ابليس اذا اتى المسيح كالفيل وقاده بقوتها العظمى الى بعض
بلا اس خیال کو مسیح کے اس قصہ سے استنباط کیا ہے جب شیطان ہاتھی کیطرح اسکے پاس آیا اور ایک بڑے قوت کے ساتھ کسی
جبال الجليل وجربه بالاباطيل وما استطاع المسيح ان لايميل اليه من قوده
کے ایک پہاڑ پر اسکو لیگیا اور اپنے اباطیل کے ساتھ اسکی آزمایش کی اور مسیح سے یہ نہ ہوا کہ اسکیطرف جانیسے اپنے تئین روک لے
ولايخطو الى طوده ويأخذ بفوده ويزيل لظاه بجوده بل مشى تلوه كالضعفاء
اور اسکے پہاڑ کیطرف قدم نہ اٹھاوے اور اسکے سر کو پکڑلے اور اپنے مینہ سے اسکی آگ کو نابود کرے بلکہ مسیح تو اسکے پیچھے
المستضعفين فان كان مبدء الوهم هذا الخيال كما اني اخال فلا ننكر واقعة
کمزوروں کیطرح چل پڑا پس اگر اس وہم کا اصل موجب یہی خیال ہے جیسا کہ میں گمان کرتا ہوں پس ہم اس واقعہ سے انکار
المسيح ونؤمن به كالامر الصحيح ونقر بان شيطانًا لك المسيح كان شديد القوى فلذالك
نہیں کرتے اور امر صحیح کیطرح اسکو مان لیتے ہیں اور ہم اقرار کرتے ہیں کہ ایسے مسیح کا شیطان درحقیقت شدید القوی ہی تہا
قاده الى جبال علىٰ وقال اسجد لي اعطيك دولة عظمىٰ وملكا لايبلىٰ وطمع في ايمان
اسی وجہ سے تو وہ اسکو پہاڑوں کیطرف کہینچ کر لیگیا اور کہا کہ مجہے سجدہ کر تجہے دولت اور بڑا ملک دونگا اور ایک ضعیف
ضعيف غريب ووثب عليه كذئب رغيب وما تركه الا الى حين ولفظ الحين
غریب آدمی کے ایمان میں اس نے طمع کی اور حرص کیوجہ سے بہیڑئیے کیطرح اسپر حملہ کیا اور پہر اس سے دوبارہ آنیکا تخمینہ
موجود في انجيل لوقا باليقين فلينظر من كان من المرتابين۔ ولاشك ان الشيطان
ارادہ رکہہ کر دور ہو گیا اور حین کا لفظ انجیل لوقا میں بالیقین موجود ہے جسکا جی چاہے دیکہ لے اور کچہ شک نہیں کہ جب شیطان
اذا اتى بعد زمان فعلم التثليث عند لقاء ثان واهلك الهالكين لان اللقاء كان
دوسری مرتبہ آیا تو اسنے تثلیث سکہلائی اور مرنے والوں کو مارا کیونکہ دوسری مرتبہ
من مواعيد الشيطان اللعين واما قياسه على افضل الرسل وخير الانبياء فقياس
آنا شیطان کا وعدہ تہا مگر مسیح کے شیطان شدید القوی کا قیاس آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کرنا قیاس
مع الفارق وبعيد عن الحياء وقد قال نبينا صلى الله عليه وسلم لعمر ما لقيك الشيطان
مع الفارق ہے اور ایسا قیاس حیا سے بعید ہے اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر کو کہا تہا کہ اگر شیطان
في فج الا سلك فجا غير فجك وثبت من هذا الدليل ان الشيطان يفر
تجہہ کو کسی راہ میں پاوے تو دوسرا راہ اختیار کرے اور تجہ سے ڈرے۔ اور اس دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ شیطان

من عمر كالجبان الذليل واما المسيح فسمى افضل صحابته شيطانا فى الانجيل فانظر الفرق بينهما

حضرت عمر سے ایک نامرد ذلیل کیطرح بھاگتا ہے لیکن حضرت مسیح نے اپنے بڑے صحابی کو شیطان فرمایا پس خدا کے خوف سے دیکھ کہ ان دونوں باتوں میں

خائفا من الرب الجليل ولا تبادر الى سبل الشياطين ثم اذا كانت القوة كله للشيطان فما

کس قدر فرق ہے اور شیطانوں کی راہ کیطرف مت دوڑ پھر جبکہ تمام قوتیں شیطان کیلئے ہی ٹھہریں تو

بال الهكم الضعيف الذى ماله قبل بهذ السرحان بل تبعه كالمغلوب والمحتاج

تمہارے اس کمزور خدا کا کیا حال ہے جو اس سے مقابلہ نہ کرسکا بلکہ ایک مغلوب اور حاجتمند کیطرح اسکے پیچھے

ذى الكروب وقاده الشيطان بمكر عجيب ودعاه الى اغراض غريب والعجب انه مع

لگ گیا اور ایک مکر عجیب کے ساتھ شیطان نے اسکو کھینچا اور ایک عجیب جوہر کیطرف اسکو بلایا اور تعجب کہ وہ باوجود

دعاوى الالوهية وادلال الابنية تبعه بحسن الظن وما فهم انه حول قلب ووعده

خدائی کے دعوے اور ابن اللہ ہونیکے ناز کے پیچھے لگ گیا اور نہ سمجھا کہ وہ بڑا حیلہ ساز اور منقلب ہے اور اسکا وعدہ

برق خلّب وهو رئيس الكاذبين - وانتم تعلمون اليهود كانوا يقولون للمسيح انك

برق بے باران ہے اور وہ جھوٹوں کا سردار ہے - اور تم جانتے ہو کہ یہود مسیح کو کہا کرتے تھے کہ تو خداتعالیٰ کیطرف

ماترى الخوارق من الرحمان بل من الشيطان ومعك شيطان من الشياطين -

سے نشان نہیں دکھلاتا بلکہ ایک شیطان کی مدد سے دکھاتا ہے

ثم ان كان هذا هو الحق اعنى اذا فرضنا ان القوة كله للشيطان الذليل فما جاء

پھر اگر ہم فرض کریں کہ سب قوت شیطان ہی کو ہے تو اس صورت میں

فى الانجيل بكمال التفصيل ان يسوع رجع بقوة الروح الى الجليل لا يكون صحيحا بل

انجیل کا وہ فقرہ صحیح نہ ہوگا جو یسوع گلیل کیطرف روح کی قوت سے گیا تھا بلکہ

كذبا صريحا وتحريف المحرفين ويكون المراد من الروح شيطانا من الشياطين -

کہنا پڑے گا کہ روح سے مراد شیطان ہے -

ثم انك ظننت ان القران ليس فى بلاغته الى حد الاعجاز

پھر تو نے یہ گمان کیا ہے کہ قرآن اپنی بلاغت میں حد اعجاز تک نہیں

بل يوجد فيه رائحة التكلف والاضطرار ولا يميز رقيق اللفظ من الجزل والجيد

بلکہ اسمیں تکلف اور اضطراب کی بو پائی جاتی ہے اور وہ جزل اور رقیق لفظوں سے خالی ہیں

من الهزل وفيه الفاظ وحشية وكلمات اجنبية وليس بعربي مبين

اور اسمین وحشی الفاظ اور اجنبی کلمات ہین اور فصیح عربی نہین

اما الجواب فاعلم ان هذا القول منك ومن امثالك اعجب العجائب واعظم

سوال مین تیرا جواب لکہتا ہون پس جان کہ یہ قول تجہہ سے اور لوگون سے جو تیری مانند ہین نہایت عجیب ہے

الغرائب ولا يرضى به احد من المنصفين - الا تعلم يا مسكين انك رجل من

اور کوئی منصف اِس سے راضی نہین ہوگا - اسے مسکین تو تو نادانون مین سے ایک نادان

الجهال وما تدري الا مكائد الضلال ولا تعلم اساليب لسان العرب وطرق بلاغة

آدمی ہے اور بجز گمراہی کے فریبون کے اور کچہہ تجہے معلوم نہین اور تجہہ کچہہ بہی خبر نہین کہ لسان عرب کے

المقال بل اظن انك لا تعرف حرفا من العربية فكيف اجترأت على هذه الغزوة

اسلوب کیا ہین اور بلاغت کی راہین کونسی ہین بلکہ مین گمان کرتا ہون کہ تو عربی کا ایک حرف بہی نہین جانتا پس کیونکر

الكريهة اتصول ايها الجاهل الكاهل على الذي افحم اكابر بلغاء الزمان واتم الحجة

تونے اس آواز مکروہ پہ جرءت کی اسے جاہل کاہل کیا تو اُس کلام پر حملہ کرتا ہے جس نے بڑے بڑے بلغاء زمانہ کو ساکت کردیا

على فصحاء اهل اللسان وخضعت له اعناق الادباء وامن به نوابغ الشعراء

اور زمانہ کے مشہور فصیحون پر اپنی حجت پوری کی اور ادیبون کی گردنین اسکی طرف جہک گئین اور شعرا مین سے بڑے بڑے نابغہ

وجاؤا خاضعين مقرين - اءنت اسبق منهم في معرفت مواد الاقاويل وتمييز

اُسپر ایمان لائے اور اقراری اور فروتن بنکر اسکیطرف رجوع کرلیا کیا زبان شناسی مین تو اُن سے بڑہا ہوا ہے اور صحیح اور غیر صحیح

الصحيح من العليل او انت من المجنونين - الا تعلم انهم كانوا اهل اللسان وقد غذوا

مین فرق کرنے مین تو زیادہ طاقت رکہتا ہے یا تو دیوانہ ہے - کیا تجہے خبر نہین کہ وہ لوگ اہل زبان تہے اور خوش تقریری کے

بلبان البيان وكان يصبون القلوب بافانين العبارات وملح الادب ونوادر

دودہ سے پرورش یافتہ تہے اور رنگارنگ کے عبارات اور عجیب اشارات سے دلون کو اپنی طرف کہینچ لیتے تہے اور اِن کوچون مین

الاشارات وكانوا في هذه السكك وعلم محاسنها من الماهرين الست تعلم ان

اور علم محاسن بیان مین ماہر تہے کیا تجہے معلوم نہین

القران ما ادعى اعجاز البلاغة الا في الرباغة فان العرب في زمانه كانوا فصحاء العصر

کہ قران نے اعجاز بلاغت کا دعوی کشتی گاہ کے میدان مین کیا ہے کیونکہ عرب اسکے زمانہ مین فصحاء عصر اور

وبلغاء الدهر وكان مدار تفاخرهم على غرر البيان ودرره وثمار الكلام وزهره

اور بلغاء دہر تھے اور انکے باہم فخر کرنیکا مدار فصیح اور باآب وتاب تقریروں پر تہا اور نیز کلام کے پہلوں اور پہولوں

وكانوا يناضلون بالقصائد المبتكرة والخطب المحبرة ولكن كان لهم ان يتكلموا في

پر ناز کرتے تھے اور انکی لڑائیاں تو ایجاد قصیدوں اور بنا کیے ہوئے خطبوں سے ساتھ ہوتی تہیں مگر ان کو لطائف حکمیہ

اللطائف الحكمية وما مست بيانهم رائحة المعارف الالهية بل كان مسرح افكارهم

مین بات کرنیکا سلیقہ نہ تہا اور ان کے بیان کو معارف الہیہ کی بو بہی نہیں پہنچی تہی بلکہ انکے فکروں

الى الابيات العشقية والاضاحيك الملهية وما كانوا على ترصيع مضامين الحكم

کا چراگاہ صرف عشقیہ شعروں اور ہنسانیوالے اور غافل کرنیوالے بیتوں تک تہا اور مضامین حکمیہ کے مرصع نگاری

قادرين وكانوا قد مرنوا من سنين على انواع النظم والنثر ولطائف البيان

پر وہ قادر نہ تھے حالانکہ وہ ایک زمانہ سے نظم اور نثر اور لطائف بیان کے مشاق تھے

وسلموا وقبلوا في الاقران وكانوا اهل اللسان وسوابق للميادين - فخاطبهم

اور اپنے ہمجنسوں مین مسلم اور مقبول تھے اور اہل زبان اور میدانوں مین سبقت کرنیوالے تہے - پس خدا تعالے نے

الله وقال ان كنتم في ريب مما نزلنا على عبدنا فاتوا بسورة من مثله وان

انکو مخاطب کرکے فرمایا کہ اگر تمہیں اس کلام مین شک ہو جو ہمنے اپنے بندہ پر اُتارا ہے تو تم بہی کوئی صورت اسکی نظیر بنا کر لاؤ

لم تفعلوا ولن تفعلوا فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة اعدت للكفرين

اور اگر بنا نہ سکو اور یاد رکھو کہ ہرگز بنا نہیں سکو گے سو اُس آگ سے ڈرو جسکا ہیزم افروختنی آدمی اور پتھر ہین اور وہ آگ کافروں کیلئے طیار کی گئی ہے

وقال قل لئن اجتمعت الجن والانس على ان ياتوا بمثل هذا القرآن لا ياتون بمثله

اور فرمایا کہ اگر تمام جن وانس اس بات کیلئے اکٹھے ہو جائیں کہ اس قرآن کی کوئی مثل بنا لاوین تو ہرگز نہیں لا سکینگے

ولو كان بعضهم لبعض ظهيرا - فعجز الكفار عن المقابلة وولوا الدبر كالمغلوبين -

اگرچہ ایک دوسرے کی مدد بہی کریں پس کفار مقابلہ سے عاجز آگئے اور مغلوب ہو کر پیٹھ پھیر لین -

ولما عجزوا عن النضال في البيان مالوا الى السيف والسنان متندمين مغتاظين

اور جب خوش تقریری کی لڑائیوں سے عاجز آگئے تو شرمندہ اور غضبناک ہو کر تلوار اور نیزہ کی طرف جہک گئے

وكثير منهم اسلموا نظرا على هذه المعجزة كلبيد بن ربيعة العامري صاحب المعلقة الرابعة

اور بہت سے اُنہیں سے اعجاز بلاغت قرآن کو تسلیم کرکے ایمان لائے جیسا کہ لبید بن ربیعۃ العامری جو معلقہ رابعہ کا مصنف ہے

فانه ادرك الاسلام وتشرف به وادى الاخلاص التام ومات سنة احدى

اس نے اسلام کا زمانہ پایا اور مشرف باسلام ہوا اور پورا اخلاص کر دکھایا اور سن اکتالیس مین فوت

واربعين - وكذلك كثير منهم اقروا بان القرآن مملوء من العبارات المهذبة

ہوا اور اسیطرح بہتون نے انہین سے قرآن شریف کی بلاغت فصاحت کو قبول کر لیا اور اقرار کر لیا کہ درحقیقت

والاستعارات المستعذبة والافانين المستملحة والمضامين الحكمية الموشحة بل من

قرآن عبارات پاکیزہ سے پر اور شیرین استعارات سے مالامال اور ملیح تقریرون اور آراستہ اور حکمیہ مضمونون سے پیرا ہوا ہے بلکہ

امعن منهم النظر فسعى الى الاسلام وحضر ودخل فى المؤمنين - فلو كان

جنہوں نے ان میں نظر غور کی سو وہ اسلام کیطرف دوڑا اور ایمان والون مین داخل ہوا پس اگر قرآن فصاحت اور

القرآن متنزلا من اعلى مدارج الكمال فى فصاحة المقال وبلاغة الاقوال لكان

بلاغت کے اعلی مدارج سے متنزل ہوتا تو مخالفون پر بات بہت آسان ہو جاتی -

الامر اسهل على المخالفين - ولقالوا ايها الرجل ان الكلام الذى عرضت علينا

اور وہ کہہ سکتے تھے کہ اے مرد جو کلام تونے پیش کی ہے اور

والحديث الذى آتيته لدينا ليس بفصيح بل ليس بصحيح ولا نجد فيه غير المعانى المطروقة

جو بات تو لایا ہے وہ فصیح نہین ہے بلکہ صحیح بھی نہین ہے اور اسمین معانی مطروقہ

الموارد والكلام الرقيق الركاكة وما جئت بطيب وحلى وفيه الفاظ كذا وكذا وانك اسقطت فى كلامك وبعدت

الموارد پائے جاتے ہین اور اسمین الفاظ رقیق موجود ہین اور تونے اپنی کلام مین غلطی کی ہے اور مطلب سے

عن مرامك ولست من المجيدين - فلا حاجة الى ان ناتى بمثله من الاقوال ونتوازن

دور جا پڑا ہے اور کوئی نکتہ تیری کلام مین نہین بلکہ اسمین تو ایسے ایسے لفظ ہین پس کچھ حاجت نہین کہ ہم اسکی کوئی نظیر

فى المقال ونحاذى حذو المنعال فاليك عنا وتجاف واترك الاوصاف فان كلامك

بنادین یا اس سے نعل بنعل مقابلہ کرین ہم سے الگ ہو اور اپنی کلام کی تعریفین چھوڑدے کیونکہ تیرا کلام

سقط عند الادباء المشهورين الفصحاء الماهرين ولكنهم ما سروا اذلك المسرى وما قدحوا فى هذا الدعوى

مشہور ادیبون کے نزدیک ردی ہے مگر کفار عرب اس راہ نہین چلے اور اس دعوے مین انہون نے کچھ جرح قدح

بل قبلوا اعلى مراتب بلاغته وعجبوا لعلو شان فصاحته وقالوا ان هذا الا سحر مبين

نہین کیا بلکہ انہون نے قرآن کے اعلی مراتب بلاغت کو قبول کر لیا اور اسکی عظیم الشان فصاحت سے تعجب مین رہ گئے اور کہا

واكثرهم امنوا باعجازه واقرّوا بتناوش بازه وعجزوا عن درك هذازه وقالوا كلام

اور اکثر انکے اس قرآنی معجزہ پر ایمان لائے اور اقرار کر لیا کہ اسکے باز کی سخت پکڑ مین ہین اور اسکی حقیقت کے دریافت سے عاجز

فاق كلمات البشر وكله لبّ وليس معه شيء من القشر وعليه طلاوة وفيه حلاوة

رہ گئے اور کہا کہ یہ ایک کلام ہے کہ کلمات بشر پر غالب پڑ گیا اور وہ سار کا سارا مغز ہے اور اسکو ساتھ چھلکا نہین اور

وهو عذق لا ينفد من شرب الشاربين - وما نبسوا بكلمة فى قدح شانه وما فاهوا

اسپر ایک آب و تاب ہی اور اسمین ایک حلاوت ہی اور وہ ایک بے اندازہ اور بکثرت مصفا پانی ہے جو پینے والون کے پینے سے ختم نہین ہوتا

بكلام فى جرح بيانه ونسوا اجال الفكر فى ميدانه ثم رجعوا مرعوبين نادمين - واكثرهم

اور قرآن کے قدح شان مین وہ کوئی کلمہ منہہ پر نہ لائے اور اسکی جرح مین انہون نے کوئی بات منہ سے نہ نکالی اور اسکے میدان مین انہون نے فکر کی

كانوا يبكون عند سماعه ويسجدون باكين -

اونٹ دوڑانی تو بہی مگر خوفناک اور شرمندہ ہو کر رجوع کیا اور اکثر انکے قرآن کو سنکر روتے اور سجدہ کرتے تہے -

هذا ما نجد فى القرآن الكريم واحاديث النبى الرؤف الرحيم

یہ وہ بیان ہے جو ہم قرآن کریم مین پاتے اور نبی رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث

ايمانًا وديانةً وصدقًا وامانةً وما نجد كلمة خلاف ذلك من اسلاف النصارى او المشركين

میں پڑہتے ہین اور ہمنے اسکو ایمانًا اور دیانتًا اور امانتًا لکہا ہے اور ہم اسکے برخلاف کوئی ایسا قول بہی نہین پاتے جو نصاریٰ کے

وكانوا خيرًا منكم فى تنقيد الكلمات يا معشر الجاهلين - واما ما ظننت ان فى القرآن

اور مشرکون کے منہہ سے قرآن کے شان کے برخلاف نکلا ہو اور اے نادانو وہ نصاریٰ قرآن کی پرکہ مین تم سے بہتر تہے اور یہ جو تو نے خیال کیا

بعض الفاظ غير لسان قريش فقد قلت هذا اللفظ من جهل وطيش وما كنت من

کہ قرآن مین بعض ایسے الفاظ ہین کہ وہ زبان قریش کے مخالف ہین سو یہ بات تیری سراسر جہل اور نفسانی جوش سے ہے اور بصیرت

المتبصرين - اعلم ايها الغبى والجهول الدنى ان مدار الفصاحة على الفاظ مقبولة

کی راہ سے نہین - اے غبی اور سفلہ و نادان تجہے معلوم ہو کہ فصاحت کا مدار الفاظ مقبولہ پر ہوا کرتا ہے خواہ

سواء كانت من لسان القوم او من كلم منقولة مستعملة فى بلغاء القوم غير مجهولة وسواء

وہ کلمات قوم کی اصل زبان مین سے ہون یا ایسے کلمات منقولہ ہون جو بلغاء قوم کے استعمال مین آ گئے ہون اور خواہ وہ ایک

كانت من لغت قوم واحد او من محاوراتهم على الدوام او خالطها الفاظ استعملها بلغاء

ہی قوم کے لغت مین سے ہون اور ان کے دائمی محاورات مین سے ہون یا ایسے الفاظ ان مین ملگئے ہون جو قوم کے بلغاء کو

القوم استعملوها فی النظم والنثر من غیر مخافة اللوم مختارین غیر مضطرین۔ فلما کان

شیرین معلوم ہوئے اور انہون نے انکے استعمال اپنے نظم اور نثر مین جایز رکھے ہو اور کسی ملامت سے نہ ڈری ہون اور نہ کسی اضطرار سے

مدار البلاغة علی هذه القاعدة فهذا هو معیار الکلمات الصاعدة فی سماء البلاغة

والفاظ استعمال کئے ہون پس جبکہ بلاغت کا مدار اسی قاعدہ پر ہوا پس یہی قاعدہ ان عبارات بلیغہ کیلئے معیار ہی جو فصاحت کے آسمان پر

الراعدة فلا حرج ان یکون لفظ من غیر اللسان مقبولا فی اهل البیان بل ربما

چڑہے ہوئے اور بلندی مین گرج رہے ہین پس اسباب مین کچھہ بھی حرج نہین کہ ایک غیر زبان کا لفظ ہو مگر بلغاء نے اسکو

یزید البلاغة من هذا النهج فی بعض الاوقات بل یستعملونه فی بعض المقامات و یتلذذون

قبول کر لیا ہو بلکہ اس طریق سے تو بسا اوقات بلاغت بڑہ جاتی ہے اور کلام مین زور پیدا ہو جاتا ہے بلکہ بعض مقامات مین

به اهل الافانین۔ ولکنك رجل غمر جهول ومع ذلك معاند وعجول فلاجل ذلك

اس طرز کو فصیح اور بلیغ لوگ ملیح اور نمکین سمجھتے ہین اور تفنن عبارات کے عشاق اس سے لذت اٹھاتے ہین مگر تو تو ای معترض

ماتعلم شیئا غیر حقدك وجهلك وما تضع قدما الا فی دحاك ولا تدری ما لسان العرب

ایک غبی اور جاہل ہی اور باوجود اسکے تو جلد باز اور دشمن حق ہی اسی لئے تو بغیر کینہ اور جہل کے اور کچھہ نہین جانتا اور بغیر گڑھے کے

وما الفصاحة ولا نصدر منك الا الوقاحة وما اقتنت الا سب المطهرین۔

اور کسی جگہ قدم نہین رکھتا اور تو نہین جانتا کہ زبان عرب کیا شی ہے اور فصاحت کسے کہتے ہین اور صرف بیحیائی تجھہ مین ہے اور تو نے گالی لیا اور کچھہ

فاترك ایها الغافل سیرة الاشرار واستح وانظر وجهك فی

سوائے غافل شریرون کی خصلت چھوڑ دی اور کچھہ شرم کر اور ذرہ اپنے منہہ کو فکر کے شیشہ مین دیکھہ

مرآة الافکار هل قرأت شیئا فی مدة عمرك من فن الادب او عرفت فی طرقه افانین

کہ کیا تو نے مدت عمر مین کبھی فن ادب سے کچھہ پڑہا ہے یہ رنگینی عبارات کے نشیب فراز تجھے معلوم ہین

الوهد والحدب او الفت قط بین کلمتین ونظمت بیتا او بیتین فان ادعیت فاءت

یا کبھی تو نے دو عربی کلمون کو جوڑا یا ایک دو بیت بنائے پس اگر تو دعوے کرے تو اس بات کا

ببرهان مبین۔ وانت تعلم انی خاطبتك فی البراهین اذ صلت علی القرآن والدین

ثبوت پیش کر اور تجھے معلوم ہے کہ مینے براہین مین بھی تجھے مخاطب کیا تھا جبکہ تو قرآن شریف پر

المتین۔ وما کان خطابی الا لابدی علی الناس جهلك الشدید وذهنك البلید

اور دین اسلام پر حملہ کیا تھا اور میرا مخاطب کرنا صرف اسی وجہ سے تھا کہ تا میں اس تند ذہن اور سخت جہل تیرا لوگون پر ظاہر کرون

فقلت ان کنت تزعم انك تعلم العربية فأرنا مهارتك الادبية ونحن نقص عليك

پس مینے کہا کہ اگر تو یہ گمان کرتا ہے کہ تو عربی جانتا ہے تو ہمین اپنی مہارت ادبیہ دکھلاؤ اور ہم ایک قصہ کسی زبان مین تجھکو

قصة فی لسان فترجمه فی العربية باحسن بيان ان كنت فيها من الماهرين وان

سنائینگے اور تجھ پر واجب ہوگا کہ تو اسکی عبارت کو عربی بناکر دکھلا دے پھر ہم تمہاری بزرگی کے اقراری ہوجائینگے

ترجمت فلك خمسون روبية انعاما ثم نقر بفضلك ونكرمك اكراما ونحسبك

اور تیری تعظیم کرینگے اور تجھکو متبحر فاضلون مین ہی تسلیم کرینگے۔

من الفضلاء المسلمين المرتدين۔ ولكنك سكت كالانعام وما ملت الى الانعام وما

مگر تو چارپایون کی طرح چپ ہوگیا اور انعام لینے کیطرف رخ نہ کیا اور تو

بكلمة الخير والشر خوفا من هتك الستر وفضوح الحصر فثبت انك غبی قصير

جواب مین چپ ہی کر گیا نہ کچھ نیک کہا نہ بد کیونکہ اسمین تیری پردہ دری اور رسوائی تھی پس ثابت ہوا کہ تو ایک غبی

الرسن وما اصابك حظ من اللسن وما حرصت فی الانعام لانك كنت جاهلا

کم استعداد آدمی ہے اور تجھکو زبان عربی سے کچھ بھی حصہ نہین اور تونے انعام لینے کیطرف رغبت نہ کی کیونکہ تو

كالانعام وما كان لك حظ من العربية بل ما كنت من الماشين فعلمت بعلم قطعی انك لا تعلم العربية ولا

ایک جاہل چارپائیون کیطرح تھا اور عالمون مین سے نہین تھا۔ پس مینے قطعی علم کے ساتھ جان لیا کہ تو زبان عربی بالکل نہین جانتا

تستطيع ان تخترق فی مسالكها وتنصلت فی سبلها وسككها وما فيك الا حمة لا تسع لا حميم فهم واسع

اور تجھے طاقت نہین کہ اسکے کوچون مین چل سکے اور اسکی تنگ راہون مین گذر کر سکے اور تجھ مین تو صرف نیش زنندہ

فلا تفجس ولا تعل يا اسفل السافلين۔ اءنت مع جهلك هذا تقدح فی القراٰن

اور ایک قطرہ بھی علم عربیت کے سینہ مین تیرے پاس نہین ہے پس تو ای اسفل السافلین بزرگ منشی مت دکھلا کیا تو باوجود اپنی اس نادانی کے قرآن مین

وتزری علی كتاب فاق فصاحته نوع الانسان ولا تری صورتك ولا تنظر الی مبلغ

جرح قدح کرتا ہی اور اس کتاب کا عیب ڈھونڈھتا ہے جسکی فصاحت نوع انسان کی فصاحتون پر غالب آگئی اور اپنی شکل کو نہین دیکھتا اور اپنے

علمك يا مضيع العقل والدين۔ وان كنت تحسب نفسك شيئا من الاشياء

اندازہ علم کیطرف نگاہ نہین کرتا ای دین اور عقل کے دشمن یہ تو کیا کرتا ہی۔ اور اگر تو اپنے نفس کو کچھ چیز سمجھتا ہے اور خیال کرتا ہی کہ تو بھی

وتظن انك من الادباء فها انا قمت لاستبراء زندك واستشفاف فرندك

ایک ادیبون مین سے ہے پس خبردار ہوجا کہ تیری چقمق کی آگ نکالنے کے لئے مین کھڑا ہوگیا ہون اور تیری تلوار کا

وابتدعت هذه الرسالة العجالة فى العربية لهذه الاغراض الضرورية وهى تحتوى على
اور اس رسالہ عجالہ کو مینے عربی مین اسی غرض سے تالیف کیا ہے اور یہ رسالہ نادر اور چکیلی بیانون سے پُر
غرر البيان ودرره وملح الادب ونوادره ووشحتها بمحاسن الكنايات وترصيع
ہین جو موتیون کی طرح ہین اور نیز ادب کے نمکین عبارتون پر مشتمل ہے اور مینے اسکو بہت عمدہ کنایات اور نکات لطیفہ
لآلى النكات فى العبارات وفيها كثير من الامثال العربية واللطائف الادبية
موتیون سے موشح اور مرصع کیا ہے اور اسمین امثال عربیہ بہت ہین اور لطائف ادبیہ بکثرت ہین
والاشعار المبتكرة والقصائد المحبّرة ولم اودعها من الاشعار الاجنبية بل كلها
اور اسی طرح اشعار نوطرز اور خوبصورت قصیدے بھی اسمین ہین اور مین اس کتاب مین اشعار اجنبیہ
نتائج خاطرى وثمار شجراء فكرى وما فعلت هذا الا لاسبر به غور عقلك ومقدار
نہین لایا بلکہ وہ سب میری طبیعت کے نتیجے اور میری زمین کے پھل ہین اور مینے یہ اسلئے کیا کہ تا تیری عقل کا عمق
فضلك وارى مبلغ علمك وعذوبة منطقك وارى الخلق ا انك صادق فى
اور تیری فضیلت کا مقدار آزماؤن اور تیرا اندازہ علم اور شیرینی کلام کو دیکھون کیا تو اپنے دعوے مین سچا اور اپنے
دعواك واهل لبلواك وهل لك حق ان تصول على كتاب الله القرآن وبلاغة سفر
غرور وشر کا اہل ہے اور کیا تجھے حق ہے کہ تو کتاب اللہ قرآن پر حملہ کرے اور خدا تعالی کے صحیفون کی
الله الرحمان وبراعته كما انت زعمت او من الكاذبين الدجالين وانى الهمت من ربى
بلاغت اور اسکے میدان کشتی گاہ کی نسبت نکتہ چینی کرے سو مینے چاہا کہ دیکھون کہ تو اپنے دعوون مین سچا ہے یا تو جھوٹون مین
انك لا تقدر على هذا النضال ويبدى الله عجزك ويخزيك ويثبت انك اسير فى
ہے اور مجھپر خدا تعالی کیطرف سے الہام ہوا ہے کہ تو اس مقابلہ پر قادر نہین ہوگا اور خدا تعالی تیرا عجز ظاہر کردیگا اور تجھے رسوا کردیگا اور
مهوى الضلال ولو اجتمعت قومك معك على هذا الخيال فترجعون مغلوبين هذا
ثابت کریگا کہ تو گمراہی مین اسیر ہے اور اگرچہ تیری قوم اس خیال مقابلہ مین تجھ سے متفق ہوجاوے مگر آخر تم مغلوب ہوجاؤگے یہ دعویٰ
مع اعترافى بان هذه الرسالة ليست سباق الغايات فى توشيح المقال بل اقتضبتها
میرے اس اقرار کے ہے کہ یہ رسالہ اپنی بلاغت مین کوئی اعلے درجہ کے کمال پر نہین بلکہ مینے جلد جلد اسکو گھسیٹ دیا ہے
على جناح الاستعجال واعلم ان الاتيان بمثلها امر هين على الادباء بل يكفى فى هذا
... کہ اسکی نظیر ... بہت ہی آسان ہے بلکہ انکی ادنی التفات

ادنى التفات البلغاء فان اتسعت فى الادب فليس من العجب ان تقول احلى وافصح مما قلته

ادنیٰ التفات اسکی نظیر بنانے کیلئے کافی ہے پس اگر تو فن ادب مین وسیع مہارت رکہتا ہے تو کچھ تعجب نہین کہ

الى اسبوع مع انك تؤلف بتائيد جموع لانك لست من اعانتهم بممنوع وانى

اس سے زیادہ تر شیرین اور زیادہ تر فصیح بنالیوے اور تجہکو یہ اجازت بہی حاصل ہے کہ تو اپنے تمام گروہ کے ساتھ ملکر کچھ

ما اتخذت معينا فى رسالتى هذه وقلت ما قلت من عند نفسى من فضل ربى

کیونکہ ہماریطرف سے ان سے مدد لینے کی تجہکو ممانعت نہین اور مینے اس رسالہ مین کسی دوسرے سے مدد نہیں لی اور جو کچھ مینے

فى ايام معدودة كالمقتضبين. ومعنا لك انى امهلك واخوانك وجميع خلانك

کہا وہ خدا تعالی کے فضل سے چند دنون مین حاضر نویس کیطرح اپنی طرف سے کہا ہے اور باوجود اسکے مین تجہے اور تیرے بہائیون اور

وقومك واعوانك الذين يقولون انا نحن المولويون الى شهرين كاملين من يوم

تیرے دوستون اور تیری قوم اور تیرے مددگارون کو جو کہتے ہین جو ہم مولوی ہین دو کامل مہینون کی مہلت دیتا ہون اور

الاشاعة لترى كمال البراعة فان اتيتم بمثلها فى هذه المدة التى هى اقل الآجال

یہ مہلت اشاعت کی تاریخ سے ہے تا کہ تم اپنا کمال بلاغت دکہلاؤ پس اگر تم اس رسالہ کی مثل بنا لائے اور اس مدت مین جو بڑی

وتوازنتم فى كل انواع المقال ونرى ان قولكم تحاذى حذو النعال فلكم خمسة

وسیع مدت ہے تمنے ہر یک مثلث اور موازنت کے لحاظ سے رسالہ بنا کر پیش کر دیا اور ہمنے دیکہہ لیا کہ نعل بنعل تمنے مقابلہ کر دکہلایا تو اس

آلاف روبية انعاما منا وعدا موكدا بقسم الله ذى الجلال وان لم تطمئن بالايمان

صورت ہم تمہین پانچہزار روپیہ انعام دینگے یہ وعدہ اللہ جلشانہ کی قسم کے ساتہہ موکد ہے اور اگر تجہے ایمانی قسمون پر

الايمانية فنجمع ذهب الشرط فى خزينة الحكومة البريطانية لتكون من المطمئنين

اعتبار نہ آوے پس ہم خزانہ انگریزی مین روپیہ جمع کرا دینگے تاکہ تجہے اطمینان ہو

ونحن نعاهد الله حلفة بان نعطى العدو حقه عند ظهور غلبة ولو تخلفنا فكنا كاذبين

اور ہم خدا تعالی کی قسم کہاتے ہین کہ فریق ثانی کو اسکا حق اسکے غلبہ کے وقت فی الفور دیدینگے اور اگر ہمنے تخلف کیا تو ہم جہوٹے

ونجعل الحكومة البرطانية حكما لهذه القضية ومخيرا فى هذه الخطة ولها ان

ٹہرینگے اور ہم حکومت انگریزی کو اس مقدمہ کے فیصلہ کرنیکے حکم مقرر کرتے ہین اور حکومت انگریزی کو اختیار ہوگا

تعطى انعامنا كل من بارا كلامنا واراه وفق شرطنا نثرا كنثرنا ونظما كنظمنا فى القدر

کہ ہمارا انعام اسکو دیدے جو مقابلہ کے وقت پورا اترآوے اور ہمارے شرط کے موافق نظم اور نثر بنا لیوے نظم اپنے قدر اور

والعذوبة والبلاغة والفصاحة والتزام الحق والحكمة هذا عهد منا ولعنة الله على
بلاغت اور التزام حق اور حکمت مین نظم کے مانند ہو اور نثر نثر کے مانند ہو   اور خدا کی لعنت اُنپر جو عہد کو پورا نہ کرین
الناكثين - وللنصارى ان يتعاونوا لهذه المقابلة ويقوموا متفقين لتلك المعركة"
اور نصارا کا اختیار ہوگا کہ اس مقابلہ مین ایک دوسرے کو مدد دیوین اور سب متفق ہو کر اس معرکہ کیلئے اٹھین اور بعض
ويكون بعضهم لبعض ظهيرا ويستفسر الجاهل خبيرا وليطلبوا لانفسهم كل نصير
بعض کی پشت پناہ بنجائین   اور ایک جاہل باخبر آدمی سے پوچھ لے   اور دور و نزدیک سے ہر یک مددگار اور مُعین
ومعين وبعيد وقريب ومسيحهم الذي هو ربّ في اعينهم ولا ربّ الا الله قيوم
اپنے لئے بُلالین   اور مسیح سے بھی مدد لین جو اُنکی نظر مین خدا ہے   اور کوئی خدا نہین بجز اسکے جو قیوم
العالمين - وليستمدوا من روحهم الذي كان يعلم الالسنة ان كانوا صادقين
العالمین ہے   اور چاہئے کہ اپنے اس روح القدس سے بھی مدد لین جو بولیان سکھاتا تھا اگر سچے ہین -
هذا ما رضينا عليه من طيب نفسنا وانشراح صدرنا ورضينا
یہ وہ بات ہے جسپر ہم اپنے دل کی خوشی اور انشراح صدر سے راضی ہوگئے اور ہم اس بات پر
بالحكومة البريطانية ان تكون حكما بيننا وبينهم فان تجد هؤلاء الذين
بھی راضی ہوگئے کہ گورنمنٹ انگریزی ہم مین اور ہمارے مخالفون مین حکم بنجائے پس اگر گورنمنٹ ان لوگون کو اپنے
يصولون على بلاغة القرآن وفصاحته ويقولون انا نحن المولويون كعلماء المسلمين
قولون مین صادق پاوے جو قرآن شریف کے فصاحت اور بلاغت پر حملہ کرتے ہین اور کہتے ہین کہ ہم بھی مسلمانون کے
ولسنا من السفهاء الجاهلين ولنا يد طولى في تنقيد جدّ القول وهزله وتنقيح
علماء کی طرح مولوی ہین اور نادان نہین ہین اور فصاحت اور عدم فصاحت مین فرق کرنیکے لئے ہم مین مادہ سبے
رقيق اللفظ وجزله صادقين في هذا الامتحان وسابقين في هذا الميدان فلتعطهم
اور گورنمنٹ دیکھے کہ وہ اس میدان مین درحقیقت پیش دستی لیجانے والے ہین   پس لازم ہوگا کہ گورنمنٹ ہمارا
انعامنا وليكذب كلامنا وليشع كمال علمهم في الديار والبلدان وليشتهر فضائلهم
انعام اُنکو دے اور ہمین کاذب خیال کرے اور اُنکے کمال علم کو ملکون اور ولایتون مین مشہور کرے اور دنیا کے
الى اقاصي البلدان ولتكتب اسماءهم في الفاضلين - وان لم تجدهم من العلماء الادباء
کنارون تک اُنکے فضائل مشتہر کردے اور اُنکے نام فاضلین مین لکھ لے   اور اگر گورنمنٹ اُنکو ایسا نہ پاوے بلکہ

بل وجدتہم معشر الجہلاء والسفہاء بعیدین من ہذا الزلال مبعدین عن مثل ہذا الکمال فرجونا من

ان کو ایک جاہلوں کا گروہ پاوے جو اس قسم کے کمالات سے دور و مہجور ہیں   پس ہم حکومت برطانیہ

الحکومة البریطانیة ان تمنع بعد ہؤلاء الکذابین من ان یسمّوا انفسہم مولویین

کے عدل اور انصاف سے امید رکھتے ہیں کہ بعد اسکے ان کذابوں کو اس بات سے منع کرے کہ اپنے تئیں

ویصولوا علی بلاغة کلام اللہ مع کونہم جاہلین

مولوی کے نام سے موصوف کریں اور باوجود جاہل ہونیکے قرآن کریم کی بلاغت پر حملہ کریں

واول مخاطبنا فی ہذہ الدعوة ومدعونا لہذہ المعرکة

اور اس دعوت میں ہمارا اول مخاطب اور اس معرکہ میں ہمارا اول مدعو   پادری

صاحب التوزین عماد الدین فانہ ینکر بلاغة القرآن وفصاحتہ ویری فی کل

عماد الدین ہے کیونکہ وہ قرآن شریف کی فصاحت اور بلاغت سے انکاری ہے اور اپنی ہر ایک کتاب

کتاب وقاحتہ ویقول انّی عالم جلیل ذہین وان القرآن لیس بفصیح بل لیس بصحیح

میں بیحیائی دکھلاتا ہے اور کہتا ہے کہ میں ایک عالم بزرگ ہوں اور قرآن فصیح نہیں ہے بلکہ صحیح بھی نہیں ہے

وما اری فیہ بلاغةً ولا اجد براعةً کما ہو زعم الزاعمین ـ ویقول انی ساکتب تفسیر

اور میں اسمیں کوئی بلاغت نہیں دیکھتا اور نہ فصاحت جیسا کہ خیال کیا گیا ہے   اور کہتا ہے کہ میں عنقریب تفسیر شائع

وکذلک نسمع تقاریرہ فہو یدعی کمالہ فی العربیة ویسبّ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

کرونگا اور ایسی ہی اور باتیں ہم اسکی سنتے ہیں اور وہ کمال عربی دانی کا دعوی کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بباعث

بکمال الوقاحة والفریة ویتزرّی علی کتاب اللہ وعلی فصاحتہ کانہ عم امرء القیس

بیشرمی اور دروغگوئی کے گالیاں نکالتا ہے اور قرآن شریف کی فصاحت کے ایسے دعوی سے اور غرور سے عیب جوئی کرتا ہے گویا

او ابن خالتہ ویسمی نفسہ مولویًا ویمشی کالمستکبرین

گویا وہ امرء القیس کا چچا یا خالہ زاد بھائی ہے اور اپنا نام مولوی رکھتا ہے اور متکبروں کی طرح چلتا ہے۔

ثم بعد ذالک نخاطب کل متنصر ملقب بالمولوی الذی

پھر اسکے بعد ہم ہر ایک کرشان کو جو اپنے تئیں مولوی کے نام سے موسوم کرتا ہے مخاطب

کتبنا اسمہ فی الہامش وندعوا کلّہم للمقابلة ولہم خمسة الاف انعامًا منّا

کرتے ہیں اور ان سب کے نام ہمنے حاشیہ میں لکھدئے ہیں اور ہم ان سب کو مقابلہ کیلئے بلاتے ہیں اگر وہ ایسی کتاب بنا دیں

ح

مولوی [illegible]
مولوی [illegible]
مولوی الٰہی بخش
مولوی [illegible]
مولوی [illegible]
مولوی [illegible]
مولوی [illegible]
مولوی حسام الدین [illegible]
مولوی [illegible] الدین
مولوی عبد اللہ آتھم
مولوی قاضی صفدر علی
مولوی [illegible]
مولوی حسن علی
وغیرہ وغیرہ

اذا اتوا بکتاب کمثل ھذا الکتاب کما کتبنا من قبل فی ھذا الباب والمھلة

تو ہماری طرف سے انکو پانچہزار روپیہ انعام ہے جیسا کہ ہم پہلے لکھ چکے ہیں اور مقابل کتاب تالیف کرنیوالوں کے لئے ہماری

منا ثلثة اشھر للمعارضین فان لم یبارزوا ولن یبارزوا فاعلموا انھم کانوا من

طرف سے تین مہینہ مہلت ہے اور اگر مقابل پر نہ آویں اور ہرگز نہ آوینگے پس یقیناً جانو کہ وہ جھوٹے

الکاذبین۔

ہین۔

واعلموا ان ھذا الانعام فی صورة اذا اتوا برسالة کمثل رسالتنا

اور یاد رکھنا چاہئے کہ یہ انعام اس صورت مین ہے کہ جب بالمقابل رسالہ لعینہ ہماری اس رسالہ

وعجالة کمثل عجالتنا واثبتوا انفسھم کمماثلین ومشابھین۔ واما اذا ابوا وولوا الدبر

کے مشابہ ہو اور مماثلت اور مشابہت کو ثابت کریں لیکن اگر بلکہ سے انکار کریں اور

کالثعالب وما استطاعوا علی ھذہ المطالب وما ترکوا عادة توھین القرآن

لومڑیوں کیطرح پیٹھیں دکہلادیں اور ان مطالب پر قدرت نہ پاسکیں اور نہ توہین قرآن شریف کی

وما امتنعوا من قدح کتاب اللہ الفرقان وما تابوا من ان یسموا انفسھم مولویین وما

عادت کو چھوڑیں اور کتاب اللہ کی جرح و قدح سے باز نہ آویں اور نہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی

ازدجروا من سب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین وما ازدجروا من قولھم

دشنام دہی سے رکیں اور نہ اس بیہودہ گوئی سے اپنے تئیں روکیں کہ قرآن فصیح نہیں

ان القرآن لیس بفصیح وما ترکوا سبیل التحقیر والتوھین فعلیھم من اللہ الف

ہے اور نہ توہین اور تحقیر کے طریق کو چھوڑیں پس انپر خدا تعالیٰ کیطرف

لعنةٍ فلیقل القوم کلھم اٰمین۔

سے ہزار لعنت ہے پس چاہیئے کہ تمام قوم کہے کہ آمین۔

۱ لعنت ۲ لعنت ۳ لعنت ۴ لعنت ۵ لعنت ۶ لعنت

۷ لعنت ۸ لعنت ۹ لعنت ۱۰ لعنت ۱۱ لعنت ۱۲ لعنت

۱۳ لعنت ۱۴ لعنت ۱۵ لعنت ۱۶ لعنت ۱۷ لعنت ۱۸ لعنت

۱۹ لعنت ۲۰ لعنت ۲۱ لعنت ۲۲ لعنت ۲۳ لعنت ۲۴ لعنت

۲۵ لعنت ۲۶ لعنت ۲۷ لعنت ۲۸ لعنت ۲۹ لعنت ۳۰ لعنت ۳۱ لعنت
۳۲ لعنت ۳۳ لعنت ۳۴ لعنت ۳۵ لعنت ۳۶ لعنت ۳۷ لعنت ۳۸ لعنت
۳۹ لعنت ۴۰ لعنت ۴۱ لعنت ۴۲ لعنت ۴۳ لعنت ۴۴ لعنت ۴۵ لعنت
۴۶ لعنت ۴۷ لعنت ۴۸ لعنت ۴۹ لعنت ۵۰ لعنت ۵۱ لعنت ۵۲ لعنت
۵۳ لعنت ۵۴ لعنت ۵۵ لعنت ۵۶ لعنت ۵۷ لعنت ۵۸ لعنت ۵۹ لعنت
۶۰ لعنت ۶۱ لعنت ۶۲ لعنت ۶۳ لعنت ۶۴ لعنت ۶۵ لعنت ۶۶ لعنت ۶۷ لعنت
۶۸ لعنت ۶۹ لعنت ۷۰ لعنت ۷۱ لعنت ۷۲ لعنت ۷۳ لعنت ۷۴ لعنت
۷۵ لعنت ۷۶ لعنت ۷۷ لعنت ۷۸ لعنت ۷۹ لعنت ۸۰ لعنت ۸۱ لعنت
۸۲ لعنت ۸۳ لعنت ۸۴ لعنت ۸۵ لعنت ۸۶ لعنت ۸۷ لعنت ۸۸ لعنت
۸۹ لعنت ۹۰ لعنت ۹۱ لعنت ۹۲ لعنت ۹۳ لعنت ۹۴ لعنت ۹۵ لعنت
۹۶ لعنت ۹۷ لعنت ۹۸ لعنت ۹۹ لعنت ۱۰۰ لعنت ۱۰۱ لعنت ۱۰۲ لعنت
۱۰۳ لعنت ۱۰۴ لعنت ۱۰۵ لعنت ۱۰۶ لعنت ۱۰۷ لعنت ۱۰۸ لعنت ۱۰۹ لعنت
۱۱۰ لعنت ۱۱۱ لعنت ۱۱۲ لعنت ۱۱۳ لعنت ۱۱۴ لعنت ۱۱۵ لعنت ۱۱۶ لعنت
۱۱۷ لعنت ۱۱۸ لعنت ۱۱۹ لعنت ۱۲۰ لعنت ۱۲۱ لعنت ۱۲۲ لعنت ۱۲۳ لعنت
۱۲۴ لعنت ۱۲۵ لعنت ۱۲۶ لعنت ۱۲۷ لعنت ۱۲۸ لعنت ۱۲۹ لعنت ۱۳۰ لعنت
۱۳۱ لعنت ۱۳۲ لعنت ۱۳۳ لعنت ۱۳۴ لعنت ۱۳۵ لعنت ۱۳۶ لعنت ۱۳۷ لعنت
۱۳۸ لعنت ۱۳۹ لعنت ۱۴۰ لعنت ۱۴۱ لعنت ۱۴۲ لعنت ۱۴۳ لعنت ۱۴۴ لعنت
۱۴۵ لعنت ۱۴۶ لعنت ۱۴۷ لعنت ۱۴۸ لعنت ۱۴۹ لعنت ۱۵۰ لعنت ۱۵۱ لعنت
۱۵۲ لعنت ۱۵۳ لعنت ۱۵۴ لعنت ۱۵۵ لعنت ۱۵۶ لعنت ۱۵۷ لعنت ۱۵۸ لعنت
۱۵۹ لعنت ۱۶۰ لعنت ۱۶۱ لعنت ۱۶۲ لعنت ۱۶۳ لعنت ۱۶۴ لعنت ۱۶۵ لعنت
۱۶۶ لعنت ۱۶۷ لعنت ۱۶۸ لعنت ۱۶۹ لعنت ۱۷۰ لعنت ۱۷۱ لعنت ۱۷۲ لعنت
۱۷۳ لعنت ۱۷۴ لعنت ۱۷۵ لعنت ۱۷۶ لعنت ۱۷۷ لعنت ۱۷۸ لعنت ۱۷۹ لعنت
۱۸۰ لعنت ۱۸۱ لعنت ۱۸۲ لعنت ۱۸۳ لعنت ۱۸۴ لعنت ۱۸۵ لعنت ۱۸۶ لعنت
۱۸۷ لعنت ۱۸۸ لعنت ۱۸۹ لعنت ۱۹۰ لعنت ۱۹۱ لعنت ۱۹۲ لعنت ۱۹۳ لعنت
۱۹۴ لعنت ۱۹۵ لعنت ۱۹۶ لعنت ۱۹۷ لعنت ۱۹۸ لعنت ۱۹۹ لعنت ۲۰۰ لعنت
۲۰۱ لعنت ۲۰۲ لعنت ۲۰۳ لعنت ۲۰۴ لعنت ۲۰۵ لعنت ۲۰۶ لعنت ۲۰۷ لعنت
۲۰۸ لعنت ۲۰۹ لعنت ۲۱۰ لعنت ۲۱۱ لعنت ۲۱۲ لعنت ۲۱۳ لعنت ۲۱۴ لعنت
۲۱۵ لعنت ۲۱۶ لعنت ۲۱۷ لعنت ۲۱۸ لعنت ۲۱۹ لعنت ۲۲۰ لعنت ۲۲۱ لعنت
۲۲۲ لعنت ۲۲۳ لعنت ۲۲۴ لعنت ۲۲۵ لعنت ۲۲۶ لعنت ۲۲۷ لعنت ۲۲۸ لعنت
۲۲۹ لعنت ۲۳۰ لعنت ۲۳۱ لعنت ۲۳۲ لعنت ۲۳۳ لعنت ۲۳۴ لعنت ۲۳۵ لعنت
۲۳۶ لعنت ۲۳۷ لعنت ۲۳۸ لعنت ۲۳۹ لعنت ۲۴۰ لعنت ۲۴۱ لعنت ۲۴۲ لعنت
۲۴۳ لعنت ۲۴۴ لعنت ۲۴۵ لعنت ۲۴۶ لعنت ۲۴۷ لعنت ۲۴۸ لعنت ۲۴۹ لعنت
۲۵۰ لعنت ۲۵۱ لعنت ۲۵۲ لعنت ۲۵۳ لعنت ۲۵۴ لعنت ۲۵۵ لعنت
۲۵۶ لعنت ۲۵۷ لعنت ۲۵۸ لعنت ۲۵۹ لعنت ۲۶۰ لعنت ۲۶۱ لعنت ۲۶۲ لعنت

٢٦٣ لعنت ٢٦٤ لعنت ٢٦٥ لعنت ٢٦٦ لعنت ٢٦٧ لعنت ٢٦٨ لعنت ٢٦٩ لعنت
٢٧٠ لعنت ٢٧١ لعنت ٢٧٢ لعنت ٢٧٣ لعنت ٢٧٤ لعنت ٢٧٥ لعنت ٢٧٦ لعنت
٢٧٧ لعنت ٢٧٨ لعنت ٢٧٩ لعنت ٢٨٠ لعنت ٢٨١ لعنت ٢٨٢ لعنت ٢٨٣ لعنت
٢٨٤ لعنت ٢٨٥ لعنت ٢٨٦ لعنت ٢٨٧ لعنت ٢٨٨ لعنت ٢٨٩ لعنت ٢٩٠ لعنت
٢٩١ لعنت ٢٩٢ لعنت ٢٩٣ لعنت ٢٩٤ لعنت ٢٩٥ لعنت ٢٩٦ لعنت ٢٩٧ لعنت
٢٩٨ لعنت ٢٩٩ لعنت ٣٠٠ لعنت ٣٠١ لعنت ٣٠٢ لعنت ٣٠٣ لعنت ٣٠٤ لعنت
٣٠٥ اللعنت ٣٠٦ اللعنة ٣٠٧ اللعنة ٣٠٨ اللعنة ٣٠٩ اللعنة ٣١٠ اللعنة ٣١١ اللعنة
٣١٢ اللعنة ٣١٣ اللعنة ٣١٤ اللعنة ٣١٥ اللعنة ٣١٦ اللعنة ٣١٧ اللعنة ٣١٨ اللعنة
٣١٩ اللعنة ٣٢٠ اللعنة ٣٢١ اللعنة ٣٢٢ اللعنة ٣٢٣ اللعنة ٣٢٤ اللعنة ٣٢٥ اللعنة
٣٢٦ اللعنة ٣٢٧ اللعنة ٣٢٨ اللعنة ٣٢٩ اللعنة ٣٣٠ اللعنة ٣٣١ اللعنة ٣٣٢ اللعنة
٣٣٣ اللعنة ٣٣٤ اللعنة ٣٣٥ اللعنة ٣٣٦ اللعنة ٣٣٧ اللعنة ٣٣٨ اللعنة ٣٣٩ اللعنة
٣٤٠ اللعنة ٣٤١ اللعنة ٣٤٢ اللعنة ٣٤٣ اللعنة ٣٤٤ اللعنة ٣٤٥ اللعنة ٣٤٦ اللعنة
٣٤٧ اللعنة ٣٤٨ اللعنة ٣٤٩ اللعنة ٣٥٠ اللعنة ٣٥١ اللعنة ٣٥٢ اللعنة ٣٥٣ اللعنة
٣٥٤ اللعنة ٣٥٥ اللعنة ٣٥٦ اللعنة ٣٥٧ اللعنة ٣٥٨ اللعنة ٣٥٩ اللعنة ٣٦٠ اللعنة
٣٦١ اللعنة ٣٦٢ اللعنة ٣٦٣ اللعنة ٣٦٤ اللعنة ٣٦٥ اللعنة ٣٦٦ اللعنة ٣٦٧ اللعنة
٣٦٨ اللعنة ٣٦٩ اللعنة ٣٧٠ اللعنة ٣٧١ اللعنة ٣٧٢ اللعنة ٣٧٣ اللعنة ٣٧٤ اللعنة
٣٧٥ اللعنة ٣٧٦ اللعنة ٣٧٧ اللعنة ٣٧٨ اللعنة ٣٧٩ اللعنة ٣٨٠ اللعنة ٣٨١ اللعنة
٣٨٢ اللعنة ٣٨٣ اللعنة ٣٨٤ اللعنة ٣٨٥ اللعنة ٣٨٦ اللعنة ٣٨٧ اللعنة ٣٨٨ اللعنة
٣٨٩ اللعنة ٣٩٠ اللعنة ٣٩١ اللعنة ٣٩٢ اللعنة ٣٩٣ اللعنة ٣٩٤ اللعنة ٣٩٥ اللعنة
٣٩٦ اللعنة ٣٩٧ اللعنة ٣٩٨ اللعنة ٣٩٩ اللعنة ٤٠٠ اللعنة ٤٠١ اللعنة ٤٠٢ اللعنة
٤٠٣ اللعنة ٤٠٤ اللعنة ٤٠٥ اللعنة ٤٠٦ اللعنة ٤٠٧ اللعنة ٤٠٨ اللعنة ٤٠٩ اللعنة
٤١٠ اللعنة ٤١١ اللعنة ٤١٢ اللعنة ٤١٣ اللعنة ٤١٤ اللعنة ٤١٥ اللعنة ٤١٦ اللعنه
٤١٧ اللعنه ٤١٨ اللعنة ٤١٩ اللعنه ٤٢٠ اللعنة ٤٢١ اللعنة ٤٢٢ اللعنة ٤٢٣ اللعنة
٤٢٤ اللعنة ٤٢٥ اللعنه ٤٢٦ اللعنة ٤٢٧ اللعنه ٤٢٨ اللعنه ٤٢٩ اللعنه ٤٣٠ اللعنه
٤٣١ اللعنه ٤٣٢ اللعنه ٤٣٣ اللعنه ٤٣٤ اللعنه ٤٣٥ اللعنه ٤٣٦ اللعنه ٤٣٧ اللعنه
٤٣٨ اللعنه ٤٣٩ اللعنه ٤٤٠ اللعنه ٤٤١ اللعنه ٤٤٢ اللعنه ٤٤٣ اللعنه ٤٤٤ اللعنة
٤٤٥ اللعنة ٤٤٦ اللعنة ٤٤٧ اللعنة ٤٤٨ اللعنة ٤٤٩ اللعنة ٤٥٠ اللعنة ٤٥١ اللعنة
٤٥٢ اللعنه ٤٥٣ اللعنة ٤٥٤ اللعنة ٤٥٥ اللعنه ٤٥٦ اللعنة ٤٥٧ اللعنة ٤٥٨ اللعنة
٤٥٩ اللعنه ٤٦٠ اللعنه ٤٦١ اللعنة ٤٦٢ اللعنه ٤٦٣ اللعنة ٤٦٤ اللعنة ٤٦٥ اللعنه
٤٦٦ اللعنة ٤٦٧ اللعنة ٤٦٨ اللعنة ٤٦٩ اللعنة ٤٧٠ اللعنه ٤٧١ اللعنة ٤٧٢ اللعنة
٤٧٣ اللعنه ٤٧٤ اللعنه ٤٧٥ اللعنه ٤٧٦ اللعنه ٤٧٧ اللعنه ٤٧٨ اللعنه ٤٧٩ اللعنه
٤٨٠ اللعنه ٤٨١ اللعنه ٤٨٢ اللعنه ٤٨٣ اللعنه ٤٨٤ اللعنه ٤٨٥ اللعنة ٤٨٦ اللعنة
٤٨٧ اللعنه ٤٨٨ اللعنة ٤٨٩ اللعنه ٤٩٠ اللعنه ٤٩١ اللعنة ٤٩٢ اللعنة ٤٩٣ اللعنة
٤٩٤ اللعنه ٤٩٥ اللعنه ٤٩٦ اللعنه ٤٩٧ اللعنه ٤٩٨ اللعنه ٤٩٩ اللعنه ٥٠٠ اللعنه

السنة ٥٠١ السنة ٥٠٢ السنة ٥٠٣ السنة ٥٠٤ السنة ٥٠٥ السنة ٥٠٦
السنة ٥٠٨ السنة ٥٠٩ السنة ٥١٠ السنة ٥١١ السنة ٥١٢ السنة ٥١٣ السنة
السنة ٥١٥ السنة ٥١٦ السنة ٥١٧ السنة ٥١٨ السنة ٥١٩ السنة ٥٢٠ السنة ٥٢١
السنة ٥٢٢ السنة ٥٢٣ السنة ٥٢٤ السنة ٥٢٥ السنة ٥٢٦ السنة ٥٢٧ السنة ٥٢٨
السنة ٥٢٩ السنة ٥٣٠ السنة ٥٣١ السنة ٥٣٢ السنة ٥٣٣ السنة ٥٣٤ السنة ٥٣٥
السنة ٥٣٦ السنة ٥٣٧ السنة ٥٣٨ السنة ٥٣٩ السنة ٥٤٠ السنة ٥٤١ السنة ٥٤٢
السنة ٥٤٣ السنة ٥٤٤ السنة ٥٤٥ السنة ٥٤٦ السنة ٥٤٧ السنة ٥٤٨ السنة ٥٤٩
السنة ٥٥٠ السنة ٥٥١ السنة ٥٥٢ السنة ٥٥٣ السنة ٥٥٤ السنة ٥٥٥ السنة ٥٥٦
السنة ٥٥٧ السنة ٥٥٨ السنة ٥٥٩ السنة ٥٦٠ السنة ٥٦١ السنة ٥٦٢ السنة ٥٦٣
السنة ٥٦٤ السنة ٥٦٥ السنة ٥٦٦ السنة ٥٦٧ السنة ٥٦٨ السنة ٥٦٩ السنة ٥٧٠
السنة ٥٧١ السنة ٥٧٢ السنة ٥٧٣ السنة ٥٧٤ السنة ٥٧٥ السنة ٥٧٦ السنة ٥٧٧
السنة ٥٧٨ السنة ٥٧٩ السنة ٥٨٠ السنة ٥٨١ السنة ٥٨٢ السنة ٥٨٣ السنة ٥٨٤
السنة ٥٨٥ السنة ٥٨٦ السنة ٥٨٧ السنة ٥٨٨ السنة ٥٨٩ السنة ٥٩٠ السنة ٥٩١
السنة ٥٩٢ السنة ٥٩٣ السنة ٥٩٤ السنة ٥٩٥ السنة ٥٩٦ السنة ٥٩٧ السنة ٥٩٨
السنة ٥٩٩ السنة ٦٠٠ السنة ٦٠١ السنة ٦٠٢ السنة ٦٠٣ السنة ٦٠٤ السنة ٦٠٥
السنة ٦٠٦ السنة ٦٠٧ السنة ٦٠٨ السنة ٦٠٩ السنة ٦١٠ السنة ٦١١ السنة ٦١٢
السنة ٦١٣ السنة ٦١٤ السنة ٦١٥ السنة ٦١٦ السنة ٦١٧ السنة ٦١٨ السنة ٦١٩
السنة ٦٢٠ السنة ٦٢١ السنة ٦٢٢ السنة ٦٢٣ السنة ٦٢٤ السنة ٦٢٥ السنة ٦٢٦
السنة ٦٢٧ السنة ٦٢٨ السنة ٦٢٩ السنة ٦٣٠ السنة ٦٣١ السنة ٦٣٢ السنة ٦٣٣
السنة ٦٣٤ السنة ٦٣٥ السنة ٦٣٦ السنة ٦٣٧ السنة ٦٣٨ السنة ٦٣٩ السنة ٦٤٠
السنة ٦٤١ السنة ٦٤٢ السنة ٦٤٣ السنة ٦٤٤ السنة ٦٤٥ السنة ٦٤٦ السنة ٦٤٧
السنة ٦٤٨ السنة ٦٤٩ السنة ٦٥٠ السنة ٦٥١ السنة ٦٥٢ السنة ٦٥٣ السنة ٦٥٤
السنة ٦٥٥ السنة ٦٥٦ السنة ٦٥٧ السنة ٦٥٨ السنة ٦٥٩ السنة ٦٦٠ السنة ٦٦١
السنة ٦٦٢ السنة ٦٦٣ السنة ٦٦٤ السنة ٦٦٥ السنة ٦٦٦ السنة ٦٦٧ السنة ٦٦٨
السنة ٦٦٩ السنة ٦٧٠ السنة ٦٧١ السنة ٦٧٢ السنة ٦٧٣ السنة ٦٧٤ السنة ٦٧٥
السنة ٦٧٦ السنة ٦٧٧ السنة ٦٧٨ السنة ٦٧٩ السنة ٦٨٠ السنة ٦٨١ السنة ٦٨٢
السنة ٦٨٣ السنة ٦٨٤ السنة ٦٨٥ السنة ٦٨٦ السنة ٦٨٧ السنة ٦٨٨ السنة ٦٨٩
السنة ٦٩٠ السنة ٦٩١ السنة ٦٩٢ السنة ٦٩٣ السنة ٦٩٤ السنة ٦٩٥ السنة ٦٩٦
السنة ٦٩٧ السنة ٦٩٨ السنة ٦٩٩ السنة ٧٠٠ السنة ٧٠١ السنة ٧٠٢ السنة ٧٠٣
السنة ٧٠٤ السنة ٧٠٥ السنة ٧٠٦ السنة ٧٠٧ السنة ٧٠٨ السنة ٧٠٩ السنة ٧١٠
السنة ٧١١ السنة ٧١٢ السنة ٧١٣ السنة ٧١٤ السنة ٧١٥ السنة ٧١٦ السنة ٧١٧
السنة ٧١٨ السنة ٧١٩ السنة ٧٢٠ السنة ٧٢١ السنة ٧٢٢ السنة ٧٢٣ السنة ٧٢٤

٤٢٥	٤٢٦	٤٢٧	٤٢٨	٤٢٩	٤٣٠	٤٣١	
٤٣٢	٤٣٣	٤٣٤	٤٣٥	٤٣٦	٤٣٧	٤٣٨	
٤٣٩	٤٤٠	٤٤١	٤٤٢	٤٤٣	٤٤٤	٤٤٥	
٤٤٦	٤٤٧	٤٤٨	٤٤٩	٤٥٠	٤٥١	٤٥٢	
٤٥٣	٤٥٤	٤٥٥	٤٥٦	٤٥٧	٤٥٨	٤٥٩	
٤٦٠	٤٦١	٤٦٢	٤٦٣	٤٦٤	٤٦٥	٤٦٦	
٤٦٧	٤٦٨	٤٦٩	٤٧٠	٤٧١	٤٧٢	٤٧٣	
٤٧٤	٤٧٥	٤٧٦	٤٧٧	٤٧٨	٤٧٩	٤٨٠	
٤٨١	٤٨٢	٤٨٣	٤٨٤	٤٨٥	٤٨٦	٤٨٧	٤٨٨
٤٨٩	٤٩٠	٤٩١	٤٩٢	٤٩٣	٤٩٤	٤٩٥	٤٩٦
٤٩٧	٤٩٨	٤٩٩	٨٠٠	٨٠١	٨٠٢	٨٠٣	٨٠٤
٨٠٥	٨٠٦	٨٠٧	٨٠٨	٨٠٩	٨١٠	٨١١	٨١٢
٨١٣	٨١٤	٨١٥	٨١٦	٨١٧	٨١٨	٨١٩	٨٢٠
٨٢١	٨٢٢	٨٢٣	٨٢٤	٨٢٥	٨٢٦	٨٢٧	٨٢٨
٨٢٩	٨٣٠	٨٣١	٨٣٢	٨٣٣	٨٣٤	٨٣٥	٨٣٦
٨٣٧	٨٣٨	٨٣٩	٨٤٠	٨٤١	٨٤٢	٨٤٣	٨٤٤
٨٤٥	٨٤٦	٨٤٧	٨٤٨	٨٤٩	٨٥٠	٨٥١	٨٥٢
٨٥٣	٨٥٤	٨٥٥	٨٥٦	٨٥٧	٨٥٨	٨٥٩	٨٦٠
٨٦١	٨٦٢	٨٦٣	٨٦٤	٨٦٥	٨٦٦	٨٦٧	٨٦٨
٨٦٩	٨٧٠	٨٧١	٨٧٢	٨٧٣	٨٧٤	٨٧٥	٨٧٦
٨٧٧	٨٧٨	٨٧٩	٨٨٠	٨٨١	٨٨٢	٨٨٣	٨٨٤
٨٨٥	٨٨٦	٨٨٧	٨٨٨	٨٨٩	٨٩٠	٨٩١	٨٩٢
٨٩٣	٨٩٤	٨٩٥	٨٩٦	٨٩٧	٨٩٨	٨٩٩	٩٠٠
٩٠١	٩٠٢	٩٠٣	٩٠٤	٩٠٥	٩٠٦	٩٠٧	٩٠٨
٩٠٩	٩١٠	٩١١	٩١٢	٩١٣	٩١٤	٩١٥	٩١٦
٩١٧	٩١٨	٩١٩	٩٢٠	٩٢١	٩٢٢	٩٢٣	٩٢٤
٩٢٥	٩٢٦	٩٢٧	٩٢٨	٩٢٩	٩٣٠	٩٣١	٩٣٢
٩٣٣	٩٣٤	٩٣٥	٩٣٦	٩٣٧	٩٣٨	٩٣٩	٩٤٠
٩٤١	٩٤٢	٩٤٣	٩٤٤	٩٤٥	٩٤٦	٩٤٧	٩٤٨
٩٤٩	٩٥٠	٩٥١	٩٥٢	٩٥٣	٩٥٤	٩٥٥	٩٥٦
٩٥٧	٩٥٨	٩٥٩	٩٦٠	٩٦١	٩٦٢	٩٦٣	٩٦٤
٩٦٥	٩٦٦	٩٦٧	٩٦٨	٩٦٩	٩٧٠	٩٧١	٩٧٢
٩٧٣	٩٧٤	٩٧٥	٩٧٦	٩٧٧	٩٧٨	٩٧٩	٩٨٠
٩٨١	٩٨٢	٩٨٣	٩٨٤	٩٨٥	٩٨٦	٩٨٧	٩٨٨
٩٨٩	٩٩٠	٩٩١	٩٩٢	٩٩٣	٩٩٤	٩٩٥	٩٩٦

واشهد الاحرار والاسارى انى اضع البركة واللعنة امام النصارى اما البركة

اور مین آزادون اور قیدیون کو گواہ کرتا ہون کہ مین آج برکت اور لعنت نصاریٰ کے آگے رکھتا ہون سو برکت

فينالهم بركة الدنيا عند مقابلة الكتاب وينالون انعاما كثيرا مع الفتح والغلاب

سے مراد دنیا کی برکت ہے کہ مقابلہ کیوقت انکو حاصل ہوگی اور وہ بہت سا انعام مع فتح اور غلبہ کے پائین گے

او ينالهم بركة الاخرة عند التوبة وترك توهين القرآن وترك صفة السرحان واما

یا برکت سے مراد آخرت کی برکت ہے کہ توبہ اور ترک توہین قرآن سے انکو ملیگی مگر لعنت انپر صرف اس حالت مین

اللعنة فلا يرد عليهم الا عند اعراضهم عن الجواب ومع ذلك عدم امتناعهم عن

وارد ہوگی کہ جب بالمقابل رسالہ نہ بنا سکین اور باوجود اسکے قرآن شریف کی توہین اور تحقیر سے بھی

الشتم والسب والقدح فى كتاب رب الارباب رب العالمين۔

باز نہ آوین

واعلم ان كل من هو من ولد الحلال وليس من ذرية البغايا

اور جاننا چاہیئے کہ ہر یک شخص جو ولد الحلال ہے اور خراب عورتون اور

ونسل الدجال فيفعل امرا من امرين اما كف اللسان بعد وترك الافتراء والمين

دجال کے نسل مین سے نہین ہے وہ دو باتون مین سے ایک بات ضرور اختیار کریگا یا تو بعد اسکے دروغگوئی

واما تاليف الرسالة كرسالتنا وترصيع المقالة كمقالتنا ولكن الذى ما ازدجر من القدح فى بلاغة

اور افترا سے باز آجائیگا یا ہمارے اس رسالہ جیسا رسالہ بنا کر پیش کریگا مگر وہ شخص کہ جسنے نہ تو ہمارے رسالہ جیسا

القرآن وما امتنع من الانكار من فصاحة الفرقان فعليه كما قلنا وكتبنا فى

رسالہ بنایا اور نہ قرآن کریم کی جرح قدح سے باز آیا اور نہ فصاحت قرآنی پر حملہ بیجا کرنے سے اپنے تئین روکا پس اس پر

هذا القرطاس وعليه لعنة الله والملائكة والناس اجمعين

وہ سب باتین وارد ہونگی جو ہم اس رسالہ مین لکھ چکے ہین اور اسپر خدا تعالیٰ کی لعنت اور نیز اسکے تمام فرشتون اور سب نیکوں کی

فليقل القوم كلهم امين امين امين

پس چاہیئے کہ ساری قوم کہے آمین آمین آمین

القصيدة في فضائل القرآن وفي شان كتاب الله الرحمان

قصیدہ قران کے فضایل اور کتاب اللہ کی شان مین

لما اری الفرقان مبسمه ✤ تردّی من طغی

جب قران نے اپنی شکل دکھلائی تو ہر یک طاغی نیچے گر گیا

واذا اری وجهًا ✤ بانوار الجمال مصبّغا

اور جب قران نے اپنا ایسا چہرہ دکھایا جو انوار جمال سے رنگین تھا

من کان ذا عین النهی ✤ فالی محاسنه صغی

جو شخص عقلمند تھا وہ قران کے محاسن کیطرف مایل ہو گیا

عین المعارف کلّها ✤ آتاه حِبّ مبتغی

تمام معارف کا چشمہ خدا تعالی نے قران کو دیا

اقبل عیون علومه ✤ او اعرضن مستولغا

اسکے علوم کے چشمے قبول کر یا بیباک کی طرح کنارہ کر

ما غادر القرآن فی ✤ المیدان شابا مُبزغا

قران نے میدان مین کسی ایسے جوان کو نہ چھوڑا جو جوانی مین ہرا بہرا تھا

قد انکروا جهلا وما ✤ بلغوه علما مبلغا

مخالفون نے جہل سے انکار کیا اور اسکے مقام بلند تک انکا علم نہ پہنچ سکا

نور علی نور هدی ✤ یوما فیوما فی الشغا

اسکی ہدایتین نور علی نور ہین اور دن بدن وہ نور زیادتی مین ہے

فیها العلوم جمیعها ✤ وحلیبها للمرتغا

اسمین تمام علم ہین اور اسمین علوم کا دودھ ہے اسکے لئے جو اوسکا حصہ لینا چاہے

اعطی الوری بدلائه ✤ ماءً معینًا سیّغا

اسنے اپنے ڈولون کے ساتھ خلقت کو پانی خوشگوار پلایا

من کان نابغ وقته ✤ جاء المواطن الثغا

جو شخص اپنے وقت کا فصیح اور جلد گو تھا وہ گنگ زبان ہو کر میدان مین آیا

فدری لمعارضاته ✤ الغاء الفصاحة والغا

تو معارض سمجھ گیا کہ وہ قران کے معارضہ مین فصاحت بلاغت سے دور اور لغو ہے

الا الذی من جهله ✤ ابغی الضلالة او بغی

ہان وہ باقی رہا جو گمراہی کا مددگار بنا اور ظلم اختیار کیا

لا یُبصرن بجهله ✤ الذخار کلبا مولغا

اور اسکے بحر ذخار سے اس کتے کو خبر نہین دی جاتی جسکو برتن چاٹنے کی عادت ہے

واتبع هداه او اعصه ✤ ان کنت ملغا متغا

اور اسکی ہدایت کا فرمانبردار ہو جا ـ یا اگر تو احمق بکواس کرنے والا ہے تو نافرمانی کر

قتل العدا رعبا ✤ وان بار العدو مسبّغا

دشمنون کو اپنے رعب سے قتل کیا اگرچہ دشمن زرہ پہنکر آیا

حتی انثنوا کالثغا ✤ واضرموا نار الوغا

یہانتک کہ مقابلہ سے نومید ہو گئے اور جنگ کی آگ کو بھڑکایا

من کان منکر نوره ✤ قد جئته متفرّغا

اور جو شخص اسکے نور کا منکر ہے مین اسکی لئے فارغ ہو کر آیا ہون

فیها المعارف کلّها ✤ وقلیبها بل ابلغا

اور اسمین تمام معارف اور انکا کنوان بلکہ اس سے زیادہ ہے

اروی الخلائق کلهم ✤ الا لئیما ابدغا

اور تمام خلقت کو سیراب کیا بجز اسکے جو لئیم اور بدی سے آلودہ تھا

من جاءه متجبرًا وارى مدى او مبزغا
جو شخص اسکے آگے تکبر سے نعرہ زنان آیا اور اپنی کاردین اور نشتر دکھلائے

فتراه مغلوبًا على ترب الهوان ممرّغا
پس تم اسکو دیکھو گے کہ وہ مغلوب ہو گیا اور ذلت کے خاک پر لیٹا

سيف يكسر ضرس من بار او جاء متغشمًا
وہ ایک تلوار ہے جو اسکے دانت توڑتی ہے جو اسکے مقابل پر آیا

اسد يمزق صولة ان راغ جمل اوزغا
وہ ایک شیر ہے جو اسکا حملہ اس اونٹ کو ٹکڑے ٹکڑے کرتا ہے جسنے اسکے لیے آواز کی یا (حاشیہ: ...)

ويل لكفار لديغ لا يفارق ملدغا
اس کافر گزیدہ پر واویلا ہے جو اس جگہ سے علیحدہ نہیں ہوتا جہان سے کاٹا گیا

ويل لمن بزغت له شمس فعاد امبزغا
اس شخص پر واویلا ہے جسکے لیے سورج چمکا اور پھر وہ مطلع الشمس سے دشمنی کرنے لگا

من فرّ من فيضانه الاعلى دما افرغا
جو شخص اسکے فیضان سے اور فیضان شدہ باتوں سے بھاگا

ما كان قلبا تائبا بل كان لحما اسلغا
وہ رجوع کرنیوالا دل نہیں تھا بلکہ وہ ایک ایسا گوشت تھا جو گداز نہ ہوا

واما قول المعترض الفتان ان ذی مرّة اسم الشيطان وقال
مگر معترض فتنہ انگیز کا یہ قول کہ ذی مرہ شیطان کا نام ہے اور جو اسنے کہا
ان المرّة هي مادة الصفراء وباطل كل ما يخالفه من الآراء فهذا كله كذب ودجل وتلبيس
کہ مرہ مادہ صفرا کو کہتے ہیں اور اسکے برخلاف ہر ایک رائے باطل ہے پس یہ اسکا تمام کذب اور دجل اور تلبیس
ونعوذ بالله من الدجالين المفتنين بل الامر الصحيح الذي يوجد نظائره في كلمات
ہے اور دجالوں اور فتنہ انگیزوں سے خدا کی پناہ بلکہ وہ امر صحیح جسکی نظیرین اہل زبان کے بلیغون اور
بلغاء لسان العرب ونوابغ ذوي الادب ان اصل المرة احكام الفتل وادارة الخيوط
فصیحون کے کلمات مین پائی جاتی ہین یہ ہے کہ تاگہ کو جب بٹ دیکر پختہ کرتے ہین تو اس پختہ کرنیکا
عند الوصل كما قال صاحب تاج العروس شارح القاموس ثم نقلوا هذا اللفظ من الاحكام
نام مرہ ہے اور مرہ کے معنون کا اصل یہی ہے کہ اس قدر تاگہ کو بٹ چڑھایا جائے اور مروڑا جائے کہ وہ پختہ ہو جائے جیسا کہ یہی معنے صاحب
والادارة الى النتيجة اعني الى القوة والطاقة فان الحبل اذا احكم فتله فلا بد من ان
تاج العروس شارح القاموس نے کئے ہین پھر اس لفظ کو مروڑنے اور بٹ چڑھانے سے منتقل کر کے اسکو نتیجہ کیطرف لے آئے یعنی قوت اور طاقت کیطرف
يتقوى بعد ان يشتد ويستوي ويكون كشيء قوي متاين ثم نقل منه الى العقل كنقل
جو بٹ چڑھانے کے بعد پیدا ہوتی ہے کیونکہ جب تاگہ کو بٹ چڑھایا جاوے پس یہ ضروری امر ہے کہ بٹ چڑھانے کے بعد اسمین قوت اور طاقت پیدا ہو جاوے
الحقل الى الحقل لان العقل طاقة تحصل بعد امرار مقدمات واحكام مشاهدات
پھر یہ لفظ عقل کے معنون کیطرف منتقل کیا گیا جیسا کہ حقل کا لفظ جو یعنی دہن خوش پاکیزہ ہے حقل یعنی کھیت نو سبز کیطرف منتقل ہو گیا

تجليها الحس المشترك من الحواس باذن رب الناس واحسن الخالقين ـ ثم نقل هذا

کیونکہ عقل ہی ایک طاقت ہی جو بعد محکم کرنے مقدمات اور پختہ کرنے مشاہدات کے پیدا ہوتی ہے اور حس مشترک اسکو مشاہدات

اللفظ فی المرتبة الرابعة الی مزاج من الامزجة اعنی الصفراء التی هی احدی الطبائع

حواس سی باذن رب الناس لیتی ہے ـ پہر یہ لفظ مرتبہ رابعہ ایک بدنی مزاج کیطرف منتقل کیا گیا یعنے صفرا کی طرف جو طبایع اربعہ

الاربعة لشدة قوتها ولطافة مادتها ولكونها مصدرا لافعال قوية وموجباً لجرءة

میں سے ایک ہے کیونکہ صفرا اپنی شدت اور قوت اور لطافت میں باقی اخلاط سے بڑہکر ہے اسیواسطے صاحب اسکا مصدر

وشجاعة وكل امر يخالف عادات الجبان ويوافق سير الشجعان فتفكر ان كنت من الطالبين

افعال قویہ اور جری اور شجاع ہوتا ہے اور اس سے ایسے امر صادر ہوتے ہیں جو بزدلی کے مخالف ہیں پس تو فکر کر اگر طالب حق ہے

واما نظيره فی اشعار بلغاء الجاهلية ونبغاء الازمنة الماضية

لیکن اگر تو جاہلیت کے نامی شعرا و فصحا کے اشعار میں سے اسکی نظیر طلب کرے پس

فكفاك ما قال امرء القيس فی قصيدته اللامية

تیرے لئے ایک شعر امرء القیس کے قصیدہ لامیہ کا کافی ہے کیونکہ اسنے کہا ہے

درير كخذروف الوليد امره ۔۔۔ تتابع كفيه بخيط موصل

امرہ یعنے بٹ دیا اور مروڑ دیا

ولذلك بيت لعمرو بن كلثوم التغلبی الذی هو نابغ فی اللسان العربی وقال فی

اسی طرح عمرو بن کلثوم تغلبی کا ایک شعر ہے اور وہ بہی اپنے وقت کا بدیہہ گو شاعر تہا ـ اور اس نے

القصيدة الخامسة من السبع المعلقة ونحن نكتبه لنظير المعنى الادارة وهو هذا ـ

یہ شعر قصیدہ خامسہ سبع معلقہ میں کہا ہے کہ امرت یعنی چکر دیا جائے اور پہرایا جائے

ترى اللحز الشحيح اذا امرت ۔۔۔ عليه لماله فيها مهينا

ومن عجائب لفظ المرة اشتراكه فی العربية والهندية فی معنى الادارة واحكام الفتل

اور لفظ مرہ کے عجایبات میں سے یہ ہے کہ وہ اپنے معنی بٹ دینا اور مروڑ دینے میں عربی اور ہندی میں مشترک ہے

بالمبالغة فان الهنديين يقولون للامرار ـ مروڑنا كما لا يخفى على الهنديين ـ وهذا تو

کیونکہ ہندی لوگ امرار کو مروڑنا کہتے ہیں جیسا کہ ہندیوں پر پوشیدہ نہیں اور یہ صریح

صریح من غیر شائبة الوہن لاستخراج اصل حقیقة الذی ہو دائر بین اللسانین

ثبوت بغیر شائبہ کسی تاریکی کے ہے اور اس اصل حقیقت کا استخراج اس سے جو دائر ہو دو زبانون مین یعنی عربی اور انگریزی

وفیہ نکتة تسر المحققین۔

نکتہ ہے جو محققین کو خوش کرتا ہے

واما لفظ ذی مرّة بمعنی العقل فان کنت تطلب منا نظیرہ مع تصحیح

لیکن لفظ ذی مرہ جو بمعنے عقل کے آتا ہے اگر تصحیح نقل کے لئے اسکی نظیر معلوم کرنا چاہے

النقل فاعلم ان صاحب تاج العروس شارح القاموس فسر لفظ ذی مرّة بمعنے

پس جاننا چاہئے کہ صاحب "تاج العروس" نے جو شارح قاموس ہے لفظ ذی مرہ کو بمعنے ذی عقل تفسیر کیا ہے

ذی الدہاء وقال یقال انہ لذو مرة ای عقل فی مثل العرب العرباء وان لم یکفک

اور تمثیل کے طور پر کہا ہے کہ عرب کے لوگ کہتے ہین کہ انہ لذو مرّة اور مراد اس سے انہ لذو عقل رکھتے ہین اور اگر تیرے لئے

ہذا المثل مع انہ ہو الاصل وتطلب منا نظیرًا آخر من الایام الجاہلیة والازمنة الماضیة

یہ مثال کافی نہ ہو حالانکہ وہ کافی ہے اور تو ایام جاہلیت کا کوئی شعر اسکی تائید مین طلب کرے تو یہ

فاقرء ہذا البیت من صاحب القصیدة الرابعة من السبع المعلقة وکان من نبغاء

بیت غور سے پڑھ جو سبعہ معلقہ مین سے چوتھے قصیدہ کا شعر ہے جس کا مولف ادباء زمان اور فصحاء

الزمان وفی البلاغة امام الاقران وزاد عمرہ علی مایة وخمسین۔ وہو ہذا

اقران مین سے تہا اور ڈیڑھ سو برس کی عمر تک پہنچا تہا

رجعا بامرہما الی ذی مرّة حصد ونجح صریمة ابرامہا

وہ دونون ذی مرہ کیطرف یعنی ذی عقل کیطرف متوجہ ہوئے اور قصد کو پختہ کرنیسے مقاصد حاصل ہو جایا کرتے ہین

واعلم ان ہذہ القصائد معروفة بنہایة الاشتہار کالشمس فی نصف النہار وقد اجمع

اور جاننا چاہئے کہ یہ قصائد غایت درجہ پر مشہور ہین جیسے سورج دوپہر کیوقت اور تمام جماعت

کافة الادباء وجہابذ الشعراء علی فضلہا وکمال براعتہا واتفق عامة البلغاء علی

فصیح شعراء نے اسپر اتفاق کیا ہے کہ یہ اشعار فصاحت اور بلاغت کے اعلے درجہ پر ہین

حسنہا ونباہتہا واختارہا الحکومة الانکلیزیة لطلباء مدارسہا وسبقاء کوالجہا

اور اسکے حسن اور خوبی پر شعراء کا اتفاق ہے اور گورنمنٹ انگریزی نے اس کتاب کو اپنے مدارس تعلیمیہ مین کالجون کے پڑہنے والون

وشرباء كيا لجها لتكميل القاصدين ولاينكرها الا الذي مثلك غبي وشقي لعين

لعلوم ادبیہ کے پیالے پینے والوں کیلئے انکی تکمیل تعلیم کیسٹر من سے داخل کیا ہو اور اس سے کوئی شخص انکار نہیں کرسکتا بجز اس شخص کے جو تیری جیسا غبی

هذا ما اوردنا لالزامك وافحامك من نظائر المتقدمين وكلام

یہ وہ نظایر شعراء متقدمین ہین جن سے تیرا الزام اور افحام مقصود ہے مگر وہ امر

المشهورين المقبولين واما ما يظهر من سياق كلام الله وسباقه ومن عقد درجاتهم

جو کلام الہی کی سیاق سباق اور اسکے موتیون کے لڑیون کے حقہ سے معلوم ہوتا ہے

فهو طريق اقرب من ذلك للمسترشدين - فانه تعالى كما وصف روح القدس

تو وہ طریق ہدایت طلبون کے لئے بہت قریب ہے۔ کیونکہ اللہ جلشانہ نے جیسا کہ روح القدس کو

بقوله ذو مرة كذلك وصفه فى مقام آخر بذى قوة فقال ذو قوة عند ذى العرش

ذی مرہ کے ساتھ موصوف کیا ہے اسی طرح دوسرے مقام مین ذی قوۃ کے ساتھ منسوب کیا ہو اور کہا ہو کہ ذو قوۃ عند

مكين - فقوله فى مقام ذو مرة وفى مقام ذو قوة شرح لطيف بتباين البيان -

ذی العرش مکین - پس خدا تعالی کا ایک مقام مین جبرائیل کو ذو مرۃ کہنا اور دوسرے مقام مین ذو مرہ کی جگہ ذو قوۃ کہدینا یہ ذو مرہ

وكذلك جرت سنة الله فى القرآن فانه يفسر بعض مقاماته ببعض آخر لمزيد الاطمينان

کے معنی کی ایک شرح لطیف ہو جو تبدیل بیان سے کیگئی ہے اور اسیطرح قران کریم مین اللہ جلشانہ کی یہی سنت جاری ہو کہ بعض مقامات قرآنی

وليعصم كتابه من تحريف الخائنين -

کو بعض آخر کیلئے بطور تفسیر ہین تاکہ خدا تعالی اپنی کتاب کو خیانت کرنیوالون کی تحریف سے بچاوے

ولقد ذكر الله تعالى فى كتابه المحكم وسفره المكرم صفات اخرى

اور خدا تعالی نے اپنی محکم کتاب اور بزرگ صحیفون مین روح القدس کے اور صفات

للروح الامين وبين عبارته وصدقه وامانته وقربه من رب العالمين فلا يحسبه

بھی بیان کیے ہین اور اسکی پاکیزگی اور اسکی سچائی اور اسکی امانت اور اسکے قرب کا ذکر کیا ہو پس اسکو شیطان

شيطانا الا الذى هو شيطان لعين -

وہی سمجھیگا جو خود شیطان ہے -

ومن اعتراضات هذا العاصى الغافل عن يوم الجزاء

اور منجملہ اعتراضات اس سرکش کے جو قیامت کے دن سے غافل ہے۔

[illegible]

بالنواصي انه يظن ان القرآن اخطاء في بيان مذهب النصارى وعقائدهم وما نهم
ایک یہ ہے کہ وہ گمان کرتا ہے کہ گویا قران کریم نے مذہب نصاری کے بیان کرنے اور انکے عقیدون کی تفسیر
مقصد عقائدهم وعزا اليهم ما يخالف عقيدة المسيحيين — فاعلم ان بيانه هذا بهتان
مین غلطی کی ہے اور گویا قران شریف نے نصاری کے عقاید کے مطلب کو نہین سمجھا اور انکی طرف وہ امر منسوب کیا جو انکے عقاید کے
عظيم وكذب مبين — والحق ان القرآن لما جاء كانت النصارى فرقا متفرقين
مخالف ہے پس جاننا چاہئے کہ یہ بیان اسکا سراسر بہتان اور صریح جھوٹھ ہے اور حق یہ ہے کہ جب قران کریم نازل ہوا تو نصاری کئی فرقے تھے
فبعضهم كانوا يعبدون المسيح وبعضهم مريم وبعضهم كانوا يسجدون لتصاويرهما
تھے اور بعض حضرت مسیح اور انکی والدہ کی پرستش کرتے تھے اور بعض انکی تصویرون کے بہی پوجاری تہے اور انکی ایسی پرستش
ويعبدونهما كعبادة رب العالمين — وكان اللجاج بينهم قد احتد والحجاج قد اشتد
کرتے تھے جیسی خدا تعالی کی کرنی چاہئے اور ان مین باہم لڑائیان اور جہگڑے بہت تیز ہوئے ہوئے تہے اور وہ
وكان كلهم قوما ضالين — الا قليلا منهم كانوا موحدين مع بدعات اخرى وكانوا
سب کے سب گمراہ تہے۔ مگر تہوڑے انمین سے موحد بہی تہے مگر انہون نے اور اور بدعات
كالعمين — فبين القرآن ما رأى وبكتهم وسكتهم ببيان اجلى وقال انتم تعبدون انسانا
ساتھ ملا رکہی تہین اور اندہون کیطرح تہے سو قران نے جو دیکھا بیان کر دیا اور ظاہر ظاہر بیان سے انکو ملزم اور لاجواب
من دون الله الاغنى وما تعبدون ربكم الاعلى فما برّءوا انفسهم بل سكتوا كالمفحمين الملقمين
کیا اور اپنے لفظون فرمایا کہ تم لوگ خدا تعالی کے سوا انسان کی پرستش کرتے ہو اور اپنے رب اعلی کی تم پرستش نہین کرتے پس وہ لوگ
فوقعت عليهم الحجة وقام البرهان وثبت انهم كانوا يعتقدون كما بين القرآن وكانوا
اپنے نفس کو اس الزام سے بری نہ کر سکے بلکہ وہ ایسے ساکت ہوئے جیسا کہ وہ شخص ساکت ہوتا ہے جسپر الزام وارد ہوتا ہے یا اقراری ہو جاتا ہے پس
مشركين — ثم جاء بعدهم قوم آخرون من النصارى وقرءوا كتب الفلسفة فبهتوا وصاروا
حجت واقع ہوئی اور دلیل قایم ہو گئی اور انکی خاموشی سے ثابت ہو گیا کہ وہ ایسا ہی اعتقاد رکہتے تہے جیسا کہ قران نے فرمایا اور در حقیقت مشرک تہے
كالسكارى وردّوا انفسهم فى الشرك كالاسارى فتاسفوا على مذهبهم متندمين
پہر بعد ان لوگون کے گذرجانیکے بعد دوسرے نصاری دنیا مین ظاہر ہوئے اور وہ اپنے باپ دادون کے آثار پر قایم تہے پس انہون نے فلسفہ کی
نفكروا لاصلاح ما فسد وترويج ما كسد فقتلوا كيف فكروا وذكروا وما بدلوا الا الحلل
کتابین پڑہین اور انکے مسایل سے عادت پکڑی اور اسکو جون سے خونریز ہو گئے اور اپنی تئین دیکہا کہ اپنے مذہب مین خطا کی طرفداری کی

المقال مع اتحاد المآل فتعسًا للقوم الظالمين - وغشيهم ما غشيهم من آفات الضلال
گر خدا نے انپر تباہی ڈالی انہوں نے اصلاح کیلئے صرف مکارانہ تدبیریں سوچیں اور ناپاک عقاید میں سے کچھ بھی تبدل یا مختصر تقریر کا پیرایہ بدل دیا

وتلاقوا فی مآل الاقوال وما کانوا مستشفین - اسخطوا المولی لیرضوا عبیدہ ونسوا
باوجودیکہ مآل ایکسی ہی تھا سو ظالموں کو ہلاکی ہو کیسی گمراہیوں کی آفتوں نے انکو گھیر لیا اور مآل قول میں اپنے پہلے بھائیوں میں متحد ہو گئی

وعیدہ ومواعیدہ ونبذوا وراء ظهورهم تعلیم النبیین - ولا شك انهم اتخذوا عیسی
اور تعمیق نظر سے نہ دیکھا مولی کو ناراض کر دیا تاکہ اسکے بندے خوش کریں اور خدا تعالی کے وعدے اور وعید بھلا دئے اور نبیوں کی تعلیم کو اپنی

الهًا من دون رب العالمین - وهو عندهم مالك یوم الدین ویقولون لا اثر یومئذ
پیٹھ کے پیچھے پھینکدیا اور کچھ شک نہیں کہ انہوں نے حضرت عیسی علیہ السلام کو من دون اللہ خدا بنایا ہی اور وہی انکے نزدیک جزا سزا کا مالک ہے

معه من البشریة مع کونه مجسما ومرکبا من العظم واللحم کالادمیین هذه عقیدتهم وعقیدة
اور کہتے ہیں قیامت کے دن اسکے ساتھ بشریت میں سے کوئی صفت نہ ہوگی یعنی سراسر وہ خدا ہی ہوگا باوجود اسکے جو اسکا جسم ہی تھا اور

الذین خلسوا قبلهم فی مبادی الایام امام اعین الاسلام ثم فی هذا الزمن انفتحت
ہڈیاں اور گوشت بھی جیسا کہ انسانوں میں ہوتا ہی یہ انکا عقیدہ ہے اور اُن لوگوں کا عقیدہ جو ان سے پہلے شب تاریک میں چلے اور اسلام کی

اعینهم وقلت ظلمتهم بما شاعت فیهم العلوم العقلیة والحکم الفلسفیة فرأوا سوء
آنکھوں کے آگے اپنا فساد ظاہر کیا پھر جیسا کہ ہم لکھ چکے ہیں اس زمانہ میں انکی آنکھیں کھلیں اور تاریکی کچھ کم ہوئی کیونکہ اس زمانہ میں علوم

مذهبهم واستحالة مطلبهم فبادروا الی التاویلات مخافة من الملامات والتشنیعات
عقلیہ اور حکم فلسفیہ شایع ہو گئے سو انہوں نے اپنے مذہب کے اور اپنے مطالب کے محالات کو مشاہدہ کیا پس وہ تاویلات کیطرف دوڑے

وتخوفا من کلمات المستهزئین - لان الفطرة الانسانیة تابی من قبول هذه العقیدة
تا ملامتوں اور تشنیعوں اور ٹھٹھا کرنیوالوں سے اپنا بچاؤ کریں کیونکہ انسانی فطرت اس کمبخت عقیدہ اور خرافات ردیہ

الدنیة والخرافات الردیة التی هی بدیهیة البطلان عند الرجال والنسوان خصوصًا
کے قبول کرنیسے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ مردوں اور عورتوں کے نزدیک بدیہی البطلان ہے خصوصًا

فی هذه الایام التی مالت العقول السلیمة الی التوحید وهبت من کل طرف ریاح
اس زمانہ میں جبکہ عقول سلیمہ توحید کیطرف مایل ہو گئی ہیں اور ہر ایک طرف سے تنزیہ الہی کی ہوا

التنزیه لله الوحید وکسدت سوق المشرکین - فانی لهم ان یخفوها بعد اظهارها
چل رہی ہے اور مشرکوں کے بازار کساد پرستوں کا مصداق ہو گئے ہیں مگر اب یہ کہاں ممکن ہے کہ وہ لوگ ان عقاید کو انکے شایع ہونے کے

ونشرها وازاحة قشرها ایخفون امراً أشیع فی البلاد والارضین - ومثل الذین
بعد پوشیدہ کر سکین کیا وہ ایسے امر کو پوشیدہ کر سکتے ہین جو ملکون اور زمینون مین مشہور ہوگیا — اور وہ لوگ
بدّلوا الطیبات بالخبیثات وترکوا الحسنات وبادروا الی السیئات ولا یتقون
جنہون نے طیبات کو خبیثات کے ساتھ بدل ڈالا اور بدیون کی طرف دوڑے اور اپنی لغزشون
الله فی اخفاء العثرات وتاویل الخرافات کمثل رجل کان یاکل البراز من مدة مدیدة
کو پوشیدہ کرنے اور خرافات کی تاویل مین خدا تعالی سے نہین ڈرتے انکی مثال ایسی ہے جیسے اس شخص کی جو مدت
ویحسبه من اغذیة لطیفة جدیدة ولا یتنبه علی انه رجس رقذر لا من اطعمة
کھایا کرتا تھا اور ایک مدت سے اسکا یہی کام تھا اور اس نجاست کو اغذیہ لطیفہ جدیدہ مین سے سمجھتا تھا اور اس بات سے خبردار نہین ہوا کہ یہ
الآدمیین - فلاقاه رجل لطیف نظیف ومعذلک ذکی وظریف فراه یاکل
تو پلیدی اور گوہ ہے نہ کہ انسانون کی غذا - پس ایک شخص ایسا اسکو ملا جو باریک بین اور پاک طبع تھا اور نیز زیرک اور ظریف بھی تھا پس
الغائط فانبه کما یؤنّب الحکم المایط وقال ما تفعل ذلک اتاکل البراز یا براز الخبیثین
اس پاک طبع نے اس شخص کو دیکھا جو گوہ کھا رہا ہے تب اسنے اسکو ایسی سرزنش کی جیسے ایک حاکم ظالم کو سرزنش کرتا ہے اور کہا کہ ایسا کیا کر
فتندم وفکر فی نفسه کیف یزیح برص هذه الملامة وکیف ینجو من شناعة الندامة
کیا تو گوہ کھاتا ہے اے خبیثون کے گوہ - پس وہ شرمندہ ہوا اور اپنے دل مین سوچنے لگا کہ اس ملامت کے داغ کو کیونکر دور کرون
فنحت جوابا کالذین یرون اجاجهم کماء معین - وقال انی ما اکل البراز وما کنت
اور اس ندامت کے عیب سے کیونکر نجات پاؤن پس اسنے ان لوگون کیطرح جو تکلف سے اپنے شور آب کو عمدہ اور میٹھا پانی ظاہر کرنا چاہتے ہین
ان آحتاز فما ابالی الافزاز وما اوعزت الی هذا الامر الذی هو اکبر المکروهات
ایک جواب گھڑا اور کہا کہ مین گوہ نہین کھاتا اور نہ اسکو اکٹھا کرتا ہون سو مین کسی کے ڈرانیکی پرواہ نہین رکھتا اور مینے اس امر کیطرف
وان هو الا تهمة متاع ذی البهتانات وانی من المبرئین - وان العدو وما
جو اکبر المکروہات ہے ہرگز پیشقدمی نہین کی اور یہ صرف ایک دروغگو بہتان تراش کی تہمت ہے اور مین اس سے بری ہون - اور دشمن
عرف الحقیقة ونسی الطریقة فانی اکل اجزاء اغذائیة التی تنفصل من الهضم
معترض نے حقیقت کو نہین سمجھا اور جلدی کی اور طریقہ کو بھول گیا کیونکہ مین اس اجزاء غذائیہ کو کھاتا ہون جو ہضم معدے
المعدی باذن خالق الاشیاء ونذ فها الطبیعة الی بعض الامعاء فتخرج من المبرز
سے باذن خالق الاشیاء الگ ہوتی ہین اور پھر طبیعت انکو بعض امعا کیطرف رد کرتی ہے پس وہ فضلات مبرز

المعلوم مع قليل من الصفراء فهذا شيء آخر وليس ببراز كما هو زعم الاعداء بل هو
معلوم سے نکلتے ہین اور تہوڑا سا صفرا اسکے ساتھہ ہوتا ہے پس یہ تو اور چیز ہے گوہ نہین ہے جیسا کہ دشمنون نے خیال کیا ہے
غذاء أعد لمثلنا الطيبين۔
بلکہ یہ تو ایک غذا ہے جو ہمارے جیسے پاکون کیلیئے تیار کیگئی ہے۔

فاتقوا هذا المثال وفكروا في سوانح المسيح وفيما قال وكلما قال
پس اس مثال سے ڈرو اور مسیح کے سوانح مین غور کرو اور ان باتون مین جو اس نے فرمائین
عيسى نبي الله فهو طيب ولكن تعسا للذي لا يفهم الاقوال وانا نبكي على حال
اور جو کچھہ عیسیٰ نبی اللہ نے فرمایا تہا وہ تو پاک تعلیم تہی مگر اُس پر واویلا جنہون نے ان باتون کو نہ سمجہا اور تعلیم کو بدل دیا
الظالمين والموذين الكاملين بل ندعو الله ان يهديهم ويرحمهم وهو خير الراحمين
اور ہم ظالمون کے حال پر اور دکہہ دینے والون اور دل خستہ کرنیوالون پر روتے ہین بلکہ دعا کرتے ہین کہ خدا انکو ہدایت دے اور انپر رحم کرے
ووالله انا لا نضحك بل نبكي على حالكم انكم تسترون الامر وتتكلفون ايها الجائرون
اے ظالمو تمہین کیا ہوا کہ تم سمجھتے نہین اور ہم تمہین دکہلاتے ہین اور تم دیکھتے نہین اور ہم تمہین دیتے ہین اور تم لیتے نہین
ما لكم لا تفهمون وانا نريكم فلا تنظرون ونعطيكم فلا تاخذون وتفترون الكذب
اور تم جہوٹھ باندہتے ہو اور شرم نہین کرتے اور تمہین جگایا جاتا ہے اور تم جاگتے نہین کیا تم اُس سے
ولا تستحيون وايقظكم الموقظون فلا تستيقظون الا تتقون الذي اليه ترجعون
ڈرتے نہین جسکی طرف تم پہیرے جاؤ گے یا تم یہ سمجہتے ہو کہ تمہین چہوڑا جائیگا
او ظننتم انكم من المتروكين۔

وقد قلت آنفا ان القرآن ما بيّن حال النصارى على نهج واحد بل
اور مین ابہی کہہ چکا ہون کہ قرآن نے نصارا کا حال ایک طور سے بیان نہین کیا بلکہ
جعل بعضهم على بعض كشاهد وقال ان بعضهم يعبدون المسيح ويتخذونه الها عمدا
بعض کو بعض کا گواہ ٹہرا دیا ہے اور کہا کہ بعض مسیح کی عبادت کرتے ہین اور اُسکو عمدا خدا بنا رکہا ہے
وبعضهم يعبدون معه امه ويحمدونها جمعا ومنهم فرقة قليلة يعبدون الله ويحسبونه
اور بعض اسکے ساتھہ اسکی ماں کی بہی پرستش کرتے ہین اور اسکے حمد مین مشغول ہین اور تہوڑا سا فرقہ ایسا بہی ہے جو موحد ہے اور

رحیمًا و رحمانًا ویحسبون المسیح بشرًا و انسانًا وھذہ الفرق الثلثۃ کانوا فی عھد

خدا تعالیٰ کو رحیم و رحمان سمجھتے ہیں اور مسیح کو صرف بشر اور انسان سمجھتے ہیں اور یہ تینوں فرقے نبی صلی اللہ علیہ

نبینا صلی اللہ علیہ وسلم موجودین ـ والقرآن قرء علیھم الی قرون ومئین

وسلم کے زمانہ میں موجود تھے اور صدہا سال انپر قرآن پڑھا گیا مگر کوئی ان میں سے

نما قال احد منھم ان القرآن یعزو الینا ما یخالف عقائدنا و تعالیم عمائدنا

معترض نہ ہوا کہ قرآن ہماری طرف ایسے عقاید منسوب کرتا ہے جو ہمارے عقاید کے مخالف ہے اور کسی نے

ولا یفھم سرّ اقانیمنا ویخطی فی بیان تعالیمنا وان کنت تظن انہ قال احد مثل ھذہ

نہ کہا کہ قرآن ہمارے اقنوموں کے بھیدوں کو نہیں سمجھتا اور ہماری تعلیموں کے بیان میں خطا کرتا ہے اور اگر

الاقوال او وجدت کتابًا شاھدًا علی ھذا المقال فاخرج لنا کتابک ان کنت من

تیرا گمان ہے کہ کسی نے ایسا کہا ہے یا تو نے کوئی ایسی کتاب دیکھی ہے کہ جو ان باتوں پر شاہد ہو تو تیری پر واجب ہے

الصادقین ـ وان لم تستطع فاتق اللہ ولا تتبع آراء قومٍ فاسقین ـ

کہ ہمارے روبرو وہ کتاب پیش کرے اگر تو سچا ہے اور اگر تو پیش نہ کر سکے تو خدا تعالیٰ سے ڈر اور فاسقوں کی رایوں کی پیروی مت کر

واعلموا انکم قد فھمتم فی انفسکم فی ھذا الزمان الذی ھو

اور تم خوب یاد رکھو کہ تم نے اس زمانہ میں جو تدبر اور امعان کا زمانہ ہے اپنے دلوں میں

زمان التدبر والامعان ان عقاید کم خرافات وفیھا آفات وتضحک علیکم الصبیان

سمجھ لیا ہے کہ تمہارے عقاید محض خرافات ہیں اور اُن میں ایسے آفات ہیں جن پر لڑکے

والنسوان فتریدون ان تلقوا علیھا رداء التاویلات لعلکم تخلصون من الملامات

اور عورتیں بھی ہنستی ہیں پس تم چاہتے ہو کہ اُنپر تاویلوں کی چادر ڈالدو تا کہ تم ملامتوں اور لعنتوں سے

ومن لعن اللاعنین ـ فزینتم الباطل لتدحضوا بہ الحق وکنتم قومًا مسرفین ـ

بچ جاؤ پس تم نے باطل کو آراستہ کیا تا کہ تم حق کو اُسکے ساتھ باطل ٹھہراؤ اور تم ایک حد سے

واما خبث عقائدکم فلیس شی یخفی علی الناس او یخفی من عین کیس ذی الفھم

نکلنے والی قوم ہو اور تمہارے عقیدوں کا ناپاک ہونا ایسی شے نہیں ہے جو لوگوں پر پوشیدہ رہ سکے یا ایک دانا کی آنکھ

والقیاس الستم تعبدون عیسٰے فی ھذا الزمان کما کنتم تعبدون فی ایام نزول

اور قیاس سے چھپ سکے کیا تم حضرت عیسیٰ کی اس زمانہ میں پرستش نہیں کرتے جیسا کہ نزول قرآن کیوقت پرستش

القرآن. الستم تمجّدونه وتقدّسونه وتعظمونه كمثل الله العالمين۔ الستم تقولون
کرتے تھے کیا تم خدا تعالیٰ کیطرح اسکی تمجید اور تقدیس اور تعظیم نہیں کرتے۔ کیا تم یہ نہیں کہتے کہ ہر ایک
انّ كلّ امر فوّض الى عيسٰى وهو الله في الاولى والاخرى وهو الذي ترجعون اليه
امر عیسے کو سپرد کیا گیا ہے اور وہی خدا اس جہان اور اُس جہان میں ہے اور وہی ہے جسکی طرف رجوع دئے جاؤگے
وتحضرون لديه ويحكم بينكم كملك اكرم واعظم وتعرفونه بصورته انه ابن مريم
اور جس کے پاس حاضر کئے جاؤ گے اور جو تم میں بادشاہ کیطرح فیصلہ کریگا اور تم اسکو اس کی صورت کے ساتھ پہچان لوگے
فموتوا ندامة يا معشر المشركين۔ وكيف تخفون شرككم وقد ظهرت الاسرار وبدت
کہ ابن مریم ہے سو اے مشرکو شرمندگی سے مر جاؤ۔ اور تم اپنے شرک کو کیونکر چھپا سکتے ہو حالانکہ بھید ظاہر ہو گئے اور
الاخبار واشعتم عقائدكم بالاستعجال وزففتم زفيف الرال وانا عرفناكم وعرفنا
خبریں آشکارا ہو گئیں اور تمنے جلدی سے اپنے عقاید شایع کردئیے اور ایسی دوڑ سے جیسا شتر مرغ کا بچہ دوڑتا ہے اور ہمنے
الكيد والفن فكيف نحسن بكم الظن بعد ما كنا عارفين۔ انكم قوم تضلّون الناس تلبيسا
تمکو پہچان لیا اور تمہارا فریب بھی پہچان لیا پس ہم کیونکر تم پر نیک ظن کریں بعد اسکے جو ہم شناسا ہو گئے تم وہ قوم ہو جنہوں نے خلق اللہ
ليميلوا الى جهلاتكم ويقبلوا خزعبلاتكم ويجيئوكم كمسحورين۔ وانا سمعنا منكم
کو مکروں کے ساتھ گمراہ کردیا تاکہ تمہاری باطل باتوں کیطرف میل کریں اور تمہاری خرافات کو قبول کریں اور جادو زدہ لوگوں کیطرح
سبّ نبيّنا مع الافتراء والمبين۔ واحرقنا بالنارين وما نشكو الا الى الله وهو
تمہارے پاس آجاویں اور ہمنے تم سے نبی صلعم کی نسبت گالیاں سنیں اور افترا اور جھوٹ سنا اور ہم دو قسم کی آگ سے جلائے گئے یعنی ایک دشنام اور دوسرے افترا
خير الناصرين۔
سو ہم کسیکے پیش شکایت نہیں کرتے اور محض اللہ تعالیٰ کیطرف شکایت لیجاتے ہیں اور وہ خیر الناصرین ہے۔

القصيدة الفريدة التي يهدّ خفاف الانف ويزيل غين العين ويأخذ الصادّ ولو علا القاف

قصیدہ نادرہ جو دیت کے تودوں کو ویران کرتا ہے اور آنکھ کی تاریکی کو دور کرتا ہے اور منہ پھیرنے والے کو پکڑ لیتا ہے اگرچہ کوہ قاف پر چڑھ جاوے

تركتم ايها النوكى طريق الرشد تزويرا — على عيسى افتريتم من ضلالتكم دقاريرا
اے نادانو تمنے رشد کا طریق محض دروغ آرائی کی جہت سے چھوڑ دیا — اور عیسی علیہ السلام پر تمنے اپنی گمراہی سے کئی جھوٹ باندھے ہیں

فقلتم انه المختار احياءً و تدميرا
پس تمنے کہا کہ وہی مارنے اور زندہ کرنیکا مختار ہے

هو الله الذي قد قدر الاشياء تقديرا
وہی خدا ہے جس نے تمام چیزوں کی تقدیرین مقرر کین

قد اغتاظ الاب الحاضي فقام الابن تذكيرا
باپ نے اپنے غصہ کو افروختہ کیا پس بیٹا نصیحت دینے کیلئے اٹھا

فما نفعت نصائحه فقيل الابن تعزيرا
مگر بیٹے کی نصیحت نے اسکو کچھ فائدہ نہ پہنچایا اور بیٹے نے تنبیہ کا لیف کو منظور کیا

احب الوالد المغتال اهلاكا وتخسيرا
بپ خونی نے لوگون کو مارنا اور ہلاک کرنا پسند کیا

فجاء الابن كالمنجي وناد الخلق تبشيرا
پس بیٹا نجات دہندہ آیا اور اسنے لوگون کو خوشخبری سنائے

وقلتم انه رد الامور اليه توقيرا
اور تمنے کہا کہ سب اختیارات اسکو دئے گئے

كأن اباه قد شاخ وناب الابن تغييرا
گویا اسکا باپ بوڑھا ہو گیا اور بیٹے کو اپنا قائم مقام کر دیا

وقلتم انه الحامي ونبغي منه تغفيرا
اور تمنے کہا وہی مددگار ہے اور ہم اس سے مد مانگتے ہین

وهذا كله شرك فدع كذبا وتسخيرا
اور یہ سب شرک ہی ہیں جھوٹ اور ہنسی کو چھوڑ دو

وما في نورنا ريب ولن نخفوع تغييرا
اور ہمارے نور مین کوئی دھوکا نہین پس تم انکو ایسا پوشیدہ نہین کر سکتے

فهل حر يخاف الله لما جئت نذيرا
اور کیا تم مین کوئی آزاد ہے کہ اللہ سے ڈرے جبکہ مین ڈرانیکو لئے آیا

وهذا قولنا حق وطهرناه تطهيرا
اور یہ ہماری بات حق ہے اور پاک کی گئی ہے

ولكن النصارى آثروا اختاروا خنزيرا
مگر نصاری نے خبث اور خنزیر اختیار کیا ہے

ومن تلبيسهم قد حرفوا الالفاظ تفسيرا
اور انکی ایک تلبیس یہ ہے کہ تفسیر مین تحریف کرتے ہین

وقد بانت ضلالتهم ولو القوا المعاذيرا
اور انکی گمراہی ظاہر ہو چکی اگرچہ اب عذر پیش کرین

الاعلان تنبيهاً لكل من صال على القرآن من النصارى وغيرهم من اهل الاوثان

قد كتبنا من غير مرة ان القرآن الكريم قد جمع التعاليم واكمل التفهيم وانه مشتمل على علوم الاولين والآخرين وهو بعلومه كالبحر لا كحياض وياتي كل لجة بنيل فضفاض وفيه نور اصفى من نور العين ونقى من

من الدرن والشين صحف مطهرة فيها كتب قيمة وحكم معجبة مع حسن بيان وبلاغة ذي شان تسر الناظرين وهو اعجاز عظيم بفصاحة كلماته وبلاغة عباراته ورقة معارفه وباكورة نكاته ولكن النصارى واتباعهم انكروا هذا الكمال - ونحتوا الشكوك وزينوا الاقوال - وجاءوا بمكر مبين - فقال بعضهم ان القرآن فصيح ولا ننكر الفصاحة - ولا نختار الوقاحة - ولكن تعليمه ليس بطيب ونظيف ولا يوجد فيه من وعظ لطيف - بل هو يأمر بالمنكر وينهى عن المعروف - وكلما علم فهو سقط كالمريض المأوف ولا يصلح للصالحين - اقول كلما هو قلتم فهو كذب صريح - ولا يقول كمثله الا الذي هو وقح او من المفترين - انكم لا تستطلعون بعيون الصدق والسداد - ولا تسلكون الا مسالك العناد وما تعلمون الا طرق الاعتساف - وما فديتم بلبان الانصاف - وما اراكم الا ظالمين - بعرفتم حقيقة القرآن - مع كونكم محرومين من علم اللسان - ومبعدين من سكك العرفان - انظنيتم البحر سرابا مستورا - مع كونكم عميا وعورا - لا تعلمون حرفا من العلوم العربية - ولا تملكون فتيلا من البساتين الادبية - بل اراكم كاخي عيلة الماشين في ظلام ليلة ثم تلك الدعاوى مع مفاقر الجهل والضلال والانكار من شمس العلوم بانواع المكائد والاحتيال كبر عظيم وفسق قديم فسبحان ربنا كيف يمهل الفاسقين -

ايها الجهلاء انتم تصولون على كلام قد اودعت سر المعارف اسرته ومأثورة سمعته وشهرته ومشهورة عصمته وطهارته وسلم نضارته ونضرته واشتهر تاثيره وقوته فلا ينكره الا من فسدت فطرته - الا ترون الى قصر شاده القرآن والى علوم اكملها الفرقان - والى انوار انزع فيه الرحمان ووالله لا نظير له في احياء الاموات ونفخ الروح في العظام الرفات - جاء في وقت انقراض حيل الصلحاء وظهر بعد اكفهرار الليلة الليلاء ووجد الخلق كمعروق العظم واخ العيلة او كنائم في الليلة فنور وجه الناس كانارة النهار وناولهم ما لا كثيرا من درر العلم وانواع الانوار فانظر هل ترى مثله في تاثير ثم ارجع البصر هل ترى من نظير انسيت ظلمت ايام الانجيل اما جاءك خبر من ذلك الجيل كيف كانت احاطت الضلالات على كل زمان ومكان اما لاحظت او ما سمعت من ذي عرفان كانهم كانوا انحطوا الى اللحد ونكثوا كل ما عاهدوا من العهد واكلتهم ضلالاتهم كما اكلته الدود ودم ايمانهم كمثل ما يخز العود اما قرءت احوال تلك الازمان الست تذكرها وعيناك تهملان

فاي شيء نور الزمن بعد الظلام وذكر الله بعد ذكر الاصنام وجاء بشرب من تسنيم بعد حميم داع
الى الحمام فاعلم انه هو القران المبارك الذي نجا الخلق من نحو الاخترام وانشر الاموات من الرجام
وانزل الجود بعد ايام الجهام فمن هنا تفهم وجوه ضرورة القران ومنافعه لنوع الانسان ولكنك
لا تترك الادلال بانجيلك والاغترار بصحف عليك ولا تتوب من اقاويلك فها انا ادعوك
للنضال وللتفريق بين الهدى والضلال مستعيذا بالله من شر الدجال فهل لك ان تتصدى
لهذا المضمار ليستبين حقيقة الاسرار انك تريد ان تقوض مجد القران وبنيانه ونريد ان نمزق
الانجيل ونريك ادرانه ووالله انا من الصادقين ولسنا من الكاذبين المزورين ووالله ان
انجيلكم الموجودة غبار وتباب ودمار وليس معلم الحكمة بل سام مروم هذا رفتنز هيد ومدحه
عار وجرحه جبار وانا لا نجد فيه خيرا بل شرا وضيرا ونعوذ بالله من شره وكمال ضره وغولق
على عقل المادحين - كتاب مضل يدعوا الناس الى الخطوات بل المهلكات ويفتح عليهم ابواب
الهنات والسيئات والاباحات وعبادة الاموات ويجعلهم من المشركين - واشتام في بعض المقالات
وايمن في الاخرى وما تم الكتاب ان يقصد في مشيه ويختار وسطا كذي النهى ولاجل ذلك طعنوا
فيه فلاسفة القوم ووخزوه باسنة اللوم وقالوا لا حاجة الى رده فانه كاف لرد نفسه وتراهم متأمين
على لوهتهم وهم من النصارى ومن اكابر عصبتهم بل من حكمائهم كمثل هؤلاء من جهلتهم وتجد كثيرا منهم ملبين
داعي الاسلام افضل الرسل وخير الانام وخاتم النبيين -

فيا ايها الاعداء من النصارى وفي الشرك كالاسارى لم تتكلمون كالسكارى
وتلبسون الحق بالباطل وتهربون من الذي بارا بارزوا للنضال ان كنتم من اهل الكمال ومن الصادقين
واعلموا ان تحقيق الحق من كرم الطبع والعدول من غير حق من سير السبع عزوا عن اللدغ والقذع وهلموا
الى التناضل والتلع ونحن نحكم بعض حكمائكم في هذا الامر ونعاهد الله انا نقبل كلما حكموا من غير
العذر فهل لكم ان تبرزوا لنا تعاليم الانجيل وكلما هو فيه من لطائف التاويل وكذلك نكتب لكم معارف
القرآن ودقائق صحف الله الرحمان فيزنهما الحكم بميزان العقل والدهاء ويحكم بين الخصماء فان كنا نحن
المغلوبين فنقبل لانفسنا ان نعذب كالمجرمين ونقتل كالفاسقين الكاذبين - وان كنا من الغالبين
فلا نطلب من المتنصرين الا ان يكونوا من المسلمين -

فيا عدو الحق انك مدحت الانجيل فهرفت وغمت الفرية فاعزبت واطرفت فهل بعد
الدعاوي فرار وبعد الاقرار انكار فاين تفر وقد جاء وقت افتضاحك فلا تستر وجهك بوشاحك
ولك من الورق الغاين ان كنت تثبت فضل الانجيل بغير المبين واني لك هذا يا رئيس المزورين. ايها
النصارى ما انتصرتم لتنوير العين بل لجمع العين وجذبات الاجوفين وتركتم تكاليف الصلاح لمطايب
الجفان ولذات الراح وتمدحون في قلوبكم مربع اللذات لا تعليم عيسى وطريق النجات وتستولفون الاكف
بنعم الطيبات لمن شيع عليكم انا وقسيسين. ويلكم انكم تركتم من عظم وجل واعرضتم عن الوبل
واستسقيتم الطل وما فكرتم في عيني وصرفتم العمر بعسى ولعل. اروني كتابا تعلقتم باهدابه او اسمعوا
معني محاسن الفرقان ونخب عجائبه وتبرؤا من ذكر محاسن الانجيل ولطائف ادابه اهو يتأبه الفرقان
في بيان النكات او يحاذي في الدرجات او يتوازن في دقايق الكلمات كلا ان القرآن قد انفرد
في كمال الصفات ومعارف الالهيات واراءة الوسط الذي هو من اعظم الحسنات فما للبدر التام
وجنح الظلام اتعظمون الكتاب الذي مملو من المنكرات جاز عن القصد ودعا الى السيئات اغترتم
بزخرفة محاله ومدحتموه كبل احتبار رجاله مع انكم رئيتم انه لا يعلم طرق الكمالات ولا سبل المجاهدات
الموصلة الى رب الكائنات ولا يفصل احكام الرب ولا يرغب في العبادات بل يدعو الناس الى التنعم
والراح والراحة ويذهب حرارة الايمان ويغادر بيتهم انقى من الراحة. فاذكروا الموت ايها الغافلون
وشمروا ايها المقصرون. وحققوا ولا تتبعوا الظنون وتدبروا وامعنوا كاهل الانظار ولا تجالسوا
كجالس الطار وقوموا واسمعوا قول من جاء من حضرة الغفار ولا تتصلوا النصلات الفرار ولا تؤثروا
حر الظهيرة على برد العبير وسير الحديقة وأكل الثمار وقوموا الاستثار السعادة واتوني بصدق الارادة
واعلموا ان الله يعلم ما تأتمرون وما تظهرون وما تخافتون وقد غرتكم مواهبه في الدنيا فلم تنسون
الآخرة كالمتمردين. اتخيرتم الدنيا وما هي الا دار فانية وعجوزة زانية وسترجعون الى الله رب
العالمين. فتفارقون شهواتكم كمفارقة القشر اللب وتحرقون بنار الحسرت والحب وتدخلون
في غيابة الجب مخذولين. وما لتبت الا لاستبراء عزنكم واستشفاف فرندكم ولكشف ما
التبس على الناس ولنجي الخلق من الوسواس الخناس فاذا عواهن الغي وارجعوا منتشر كم الى الطى
فان العاقل يقبل الحق ولا يتأخر من عصا ولا يحتاج الى العصا اتريدون ان تمسكوا رمق الانجيل.

وقد رزقه سيف الله الجليل فلا تعرضوا كالضنين بالخيل ولا تعثوا في الارض مفسدين - اتريدون
ان ترفعوا ما هو ئ وترفعوا ما رزق الله واوهى فلا تحاربوا الله كالجاهلين - وغلسوا في صباح الله وبادروا
الى الحق كاهل الصلاح وكالعباد السابقين - وادخلوا البستان واتركوا النيران وانظروا
الروح والريحان وانتطفوا واتقوا الشوك والشيطان انكم لا تمهلون كما لم تمهلوا
آباءكم فلم قست قلوبكم وطاعنت اهواءكم وسينصر الله عبده ودينه
ولن تضروه شيئا ولن تستطيعوا ان تطفؤا نور الله ولو متم
جهدا وسعيا وهذا اخر كلامنا وخاتمة تجولان اقلامنا
وكفاك كانكت من اهل التقات ومن الطالبين
والحمد لله اولا وآخرا وظاهرا وباطنا
وهو نعم المولى ونعم النصير

فكر في قولي يا من اكفرني وحرك همك لله الواحد ودع التذكر للمعاهد

ايها العزيز اقص عليك قصتي ان استمعت - وحبذا انت لو اتبعت - قد سمعت كلام
الذين بادروا الى تكفيري - فاوضح لك الآن معاذيري - وان شئت فكن عذيري - او من اللائمين
اني امرء من المسلمين اومن بالله وكتبه ورسله وخير خلقه خاتم النبيين - لست من الذين يجترءون
على خلاف المأثور من خير الكائنات - بل من الذين يخافون ربهم ويطهرون الخطرات - بيد اني
اعطيت مقامات الرجال - وعلمني ربي فهداني الى احسن المقال - وجعلني مهدى الوقت ومن
المجددين - فما فهم المكفرون كلامي وكفروني قبل التدبر في مرامي - فقلت والله لست بكافر
ويعلم ربي اسلامي فما تركوا قول التكفير بل اصروا على ما فعلوا وظلموا في التقرير والتحرير - وقالوا كافر
كذاب - ونتربص عليه العذاب - والله يعلم انهم من الكاذبين المفترين او الجاهلين المستعجلين
-

الا قربت على الله بعد ما افنيت عمري فى مساعي الدين حتى جاوزت الخمسين - وحماني مقلب ربي من سبل الشياطين - وما كانت منيتي فى مدت عمري الا حماية دين خير الانام واعلاء كلمة الاسلام وكفى بالله شهيداً وهو خير الشاهدين -

يا رب يا رب الضعفاء والمضطرين - الست منك انقل وانك خير القائلين - كثر اللعن والتكفير - ونسبت الى التزوير - وسمعت كله وثبت يا قدير فافتح بيننا بالحق وانت خير الفاتحين - ونحن من حملة السوء واقوالهم وكبرهم وويلهم ونجني من قوم ظالمين - وانزل نصراً من السماء - وادرك عبدك عند البلاء - ونزل رجسك على الكافرين - وهجر كاذ التمطرو القوم - ومورد اللوم فانصرنا كما نصرت رسولك ببدر فى ذلك اليوم - واحفظنا يا خير الحافظين انك الرب الرحيم كتبت على نفسك الرحمة فاجعل لنا حظاً منها وارا النعم وارحمنا وتب علينا وانت ارحم الراحمين - رب نجني مما يقصدون - واحفظني مما يريدون وادخلني فى المنصورين - رب فرج كربي واحسن منقلبي واظفرني بقصوى طلبي وارني ايام طربي وكن لي يا ربي يا عالم همي واربي وصا فني وما فني يا الله المستضعفين - كذبني كل اخ النزهات - وكفرني كل اسير الجهلات وما بقي لي الا ان انتجع حضرتك واطلب عونك ونصرتك يا قاضي الحاجات لعلك ترد نهاري بعد ان صغت شمسي للغروب - ونجي القلب من الكروب - ووالله ما تاوهي لفوت ايام السرور ولا للتنعم والحبور - بل للاسلام الذى صال عليه الاعداء - وافلت شموسه وطالت الليلة الليلاء وظهرت المداجاة فى فرق الاسلام - والتفرقة فى امة خير الانام - واما الكفار واحزاب اللئام فقد انتظموا فى سلك الالتيام - والحسرت الثانية ان فينا العلماء والفقهاء والادباء ولكنهم فسدوا كلهم واحاطت عليهم البلاء الا ما شاء الله ربي فارحم وتقبل منا دعاءنا واليك الشكوى والتجاء يقولون انا نحن علام الدين - وعماد الشرع المتين - ولكني ما ارأيتهم احداً كالذي يقول جرى خادم دين نبينا المحب ولي بل سقطوا فى الشهوات والاهواء والدعاوى والرياء وما احد اكثرهم الا فاسقين - وكنت اخال فى ريق زماني انهم او اكثرهم من اعواني - ولكنهم ولوا دبرهم عند الابتلاء وكان هذا قدراً مقدراً من حضرة الكبرياء فالان اعرف كانفراد الذى يبيت فى البيداء او كالذي يقعد فى اهل الوبر وسكان الصحراء فالان قلت حيلتي وضعفت قوتي وظهر هواني على قومي

وعشيرتي ولا حول ولا قوة الا بك يا رب العالمين اليك انبت وعليك توكلت و بك
رضيت رب فاستر عوراتي وآمن روعاتي ولا تذرني فردا وانت خير الوارثين - بيدك البذل
والعطاء والعز والعلاء واذا انبت فلا ياتي البلاء واذا نزلت فلا يزول الضراء واشهد ان
لا اله الا انت ولا رافع الا انت ولا دافع الا انت عليك توكلت وبحضرتك سقطت و انت
كهف المتوكلين - احسن الي يا محسني ولا اعلم غيرك من المحسنين وصل وسلم على رسولك
ونبيك محمد عظم شانه واراء الخلق برهانه انا جئناك لديه باكين تعلم ما في قلوبنا وتنظر
ما في صدورنا وانا معك طمعا وما ندخر عنك صدقا وروعا وما كنا ان نهتدي
لولا ان هديتنا وما وجدنا الا ما اعطيتنا فلا حمد الا لك ويرجع اليك
كل حمد الحامدين - انك رؤف رحيم وملك كريم فمن جاءك
ووالاك واحبك وصافاك فلا تجعله من الخائبين -
فبشرى لعبا دات ربهم وقوم انت مولهم سبقت رحمتك
غضبك ولا تضيع عبادك المخلصين
فالحمد لله اولا واخرا
وظاهرا
كل حين



الحمد لله الذي انزل لنا طوله وانجز رحمته واتم

قوله وارى بعض الآيات والحجج للمنكرين والمنكرات فاردت

من الطرسنا بعلم ... الك ... منا ... تابي نصر الله الكريم وعونه

الله الرحيم الى ان ظهرت آية الخسوف والكسوف من الله الرحمن الرؤف فالقى في روعي ان اولف رسالة

في هذا الباب هداية للطلاب فالفتها بالله الاخب الاحق وجعلتها حصة من حصص نور الحق وسميتها

انعام خمسة آلاف للذين يلعنون كغداف والذين يكذبون القرآن ويتبعون الشيطان ويتكلمون

في بلاغة القرآن ولا يحسبونه من الله المرحمان ولربحت بتاليف هذه الرسالة وحصة الاولى

من ... لا ... الحق واكشف خديعتهم على اولي النهى وارى الحق لمن يرى

وبعد ما ارسلت تاليف هذا الكتاب الهمت من رب الارباب ان الكافرين المكفرين لا يقدرون على ان يؤلفوا

كتابا مثل هذا في نثرها ونظمها مع التزام معارفها وحكمها فمن اراد ان يكذب الهامي فليات بمثل كلامي

فان المهدي يهدى الى الحق ولا يهدى اليه غيره ولا يدركه معاند ولو كان على الهواسيره وهذا الكتاب الذي هو ... الطف ...

سمي الحصة الثانية من

نور الحق

هذه رسالة كالعضب الجراز لافحام كل من نهض للبراز واول مخاطبينا بالاطلاع في هذا الانعام المتنصرون الذين

هم كالانعام وعمادهم الذي يرى عنقه كالنعام واخوانه الذين يقولون انا نحن المولويون الماهرون في العربية

والعلوم الادبية ثم البطالوي الشيخ محمد حسين مضل العوام بكلمات كالسراب او كالجهام ثم بعدهم كل

كل مخالف من اهل الاهواء وكل من قال اني اوسعت ثدى الادب حوت معرفتي من علوم النخب مع خلافه في الملة

والمشرب فالآن ننظرهم هل يقومون في الميدان كقيامهم على منبر الافتراء

والهذيان او يولون الدبر ويشهدون على انفسهم انهم كانوا من الجاهلين

طبع في المطبع ... في بلدة لاهور في سنة ١٣١١ من الهجرة

اعلان

عندنا کتب قد الفناها فمن اراد ان یشتریها فلیطلب منا وہی ہذہ

نمبر شمار	نام کتاب	قیمت
۱	براہین احمدیہ حصہ چہارم	للعہ ۸/
۲	سرمہ چشم آریہ	عا/
۳	آئینہ کمالات اسلام	عا/
۴	التبلیغ (عربی)	۸/
۵	برکات الدعاء	۳/
۶	شہادۃ القرآن علی نزول المسیح الموعود فی آخر الزمان	۶/
۷	حمامۃ البشریٰ الی اہل مکۃ وصلحاء ام القریٰ (عربی)	عہ
۸	کرامات الصادقین تفسیر سورۃ الفاتحہ (عربی)	لعہ/
۹	فتح اسلام	۴/
۱۰	توضیح المرام	۴/
۱۱	ازالہ اوہام	ے
۱۲	تحفہ بغداد (عربی)	۲/
۱۳	تصدیق البراہین الاحمدیہ تصنیف مولانا المکرم الحکیم نور الدین	عہ ۸/
۱۴	فصل الخطاب لمقدمۃ اہل الکتاب تصنیف مولانا الموصوف	عہ
۱۵	شحنہ حق (۸/) جنگ مقدس (۷/) تحذیر المومنین (۸/)	

راقم میرزا احمد مہتم قادیان

الحصة الثانية من نور الحق

نور الحق کا دوسرا حصہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

انّ الخسوف والکسوف من آیات اللہ الرحیم الرؤف

خسوف اور کسوف کا نشان خدا رحیم کے نشانوں میں سے ہے

الحمد للہ المحسن المنّان جالی الاحزان والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ
اُس خدائے محسن کا شکر ہے جو احسان کرنیوالا اور غموں کو دور کرنیوالا ہے اور اسکے رسول پر درود و سلام جو
امام الانس والجانّ طیّب الجنان القائد الی الجنان والسلام علی
انس اور جن کا امام اور پاک دل اور بہشت کیطرف کھینچنے والا ہے اور اسکے ان اصحاب
اصحابہ الذین سعوا الی عیون الایمان کالظمان ونوّر وافی وقت ترود
پر سلام جو ایمان کے چشموں کی طرف پیاسے کے طرح دوڑے اور گمراہی کی اندھیری رات میں
اللیالی بنیّری اکمال العمل وتکمیل العرفان۔ واٰلہ الذین ھم شجرۃ
علمی اور عملی کمال سے روشن کئے گئے اور اسکی آل پر درود جو نبوت
النبوۃ کالاغصان ولشامۃ النبی کالریحان۔ امّا بعد فاعلموا
کے درخت کی شاخیں اور نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی قوت شامہ کیلئے ریحان کیطرح ہیں۔ اسکے بعد اے بھائیو
یٰمعشر الاخوان وصفوۃ الخلان انّ ایّام اللہ قد قربت وکلمت اللہ تجلّت
اور دوستو تمہیں معلوم ہو کہ خدا تعالیٰ کے دن نزدیک آگئے اور خدا تعالیٰ کا کلمہ ظاہر ہو گیا اور

وبدت وظهرت الآيات المتظاهرتان والخسف النيّران في رمضان

روشن ہوگیا اور وہ ایسے نشان ظاہر ہوگئے جو ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں اور سورج اور چاند کا خسوف کسوف

وجاء الماء لاطفاء النيران فطوبىٰ لكم يمعشر المسلمين وبُشرىٰ لكم

رمضان میں واقع ہوگیا اور آگ کے بجھانے کے لئے پانی آگیا سو اے مسلمانوں تمہیں مبارک ہو اور اے مومنوں کے

يا طوائف المؤمنين۔

ٹولو تمہیں بشارت ہو۔

القصيدة في الخسوف والكسوف واقضبها لقتل السرحان

خسوف کسوف کے بارے میں ایک قصیدہ جس کو میں نے بھیڑئیے کے قتل کرنے اور بّرہ کے بچانے کیلئے

وتنجية الخروف

بے تامل کہہ دیا ہے۔

غسا النيّران هداية للكودن

سورج اور چاند کم عقل آدمی کی رہنمائی کیلئے تاریک ہوگئے

يقولان لا تترك هدىً وتدين

اور بزبان حال کہہ رہے ہیں کہ ہدایت کو مت چھوڑ اور دینداری اختیار کر

وانهما كالشاهدين تظاهرا

اور وہ دونوں گواہوں کی طرح ایک دوسرے کو قوت دیتے ہیں

هما العدل قد قاما فهل من مؤمن

وہی گواہ صادق میں جو شہادت دینے کیلئے کھڑے ہوگئے پس کیا کوئی ایماندار ہے

وقد فرّ قومي نخوة وتعصّبا

اور میری قوم نے محض نخوت اور تعصب سے گریز کی

واين المفرّ من الدليل البيّن

مگر روشن دلیل سے انسان کہاں بھاگ سکتا ہے

وتركوا حديث المصطفىٰ خير الورىٰ

اور انہوں نے پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو چھوڑ دیا

فسادًا وكبرًا مع دعاوي التسنّن

اور یہ چھوڑنا محض فساد اور تکبر سے تھا باوجود اس کے کہ دعویٰ سنت ہونے کا

وما بقي للنوكىٰ مفرّ بعده

اور اس کے بعد نادانوں کے لئے کوئی گریزگاہ باقی نہ رہا

واني اراهم كالاسير المقرّن

میں انکو اس قیدی کی طرح دیکھتا ہوں جو پابزنجیر ہوں

وقد نبذوا التقوىٰ وراء ظهورهم

اور انہوں نے تقوے کو اپنی پیٹھ کے پیچھے ڈال دیا

والهتهم الدنيا عن المولى الغني

اور دنیا نے ان کو خدا تعالیٰ سے غافل کر دیا

ووالله ان اليوم يوم مبارك

اور بخدا یہ دن مبارک دن ہے

يذكرنا ايام نصر المهيمن

جو ہمیں خدا تعالیٰ کی مدد کا زمانہ یاد دلاتا ہے

وهذا عطاء من قدير مكوّن
اور یہ اس قادر کی عطا ہے جو نیست سے ہست کرنیوالا ہے

وفضل من الله النصير المهوّن
اور یہ اس اللہ کا فضل ہے جو مددگار اور مشکلات کو آسان کرنیوالا ہے

ففاضت دموع العين مني تأثرا
سو متاثر ہونے کی وجہ سے میرے آنسو جاری ہو گئے

اذا ما رأيت حنان ربّ محسن
جبکہ میں نے خدائے محسن کی یہ بخشایش دیکھی

قد انكسفت شمس الضحى لضيائنا
سورج ہماری روشنی کیلئے کسوف پذیر ہوا

ليظهر ضوء ذكائنا عند معتن
تاکہ ہمارے آفتاب کی روشنی ان لوگوں پر ظاہر ہو

ترى انوار الدين في ظلمتها
تو اسکی تاریکی میں دین کے نور دیکھتا ہے

ولمّا نها كأنها ارض محزن
اور ایسا ہی اسکو ... جو اسپر پیدا ہوا اور وہ ایسا دیکھ

وليس كسوفا ما ترى مثل عندم
اور یہ کسوف نہیں جو دم الاخوین کیطرح تجھے نظر آتا ہے

بل احمرّ وجه الشمس غضبا على الذي
بلکہ ایک کینہ پر غصہ کرنیکی وجہ سے سورج کا چہرہ سرخ ہو گیا

وحمرتها غيظا ترى في خدّها
اور اسکی سرخی ایک غصہ ہے جو اسکے رخسار میں نمودار ہے

على جهلات القوم فانظر وامعن
اور یہ غصہ قوم کی بیہودگیوں پر ہے پس دیکھ اور غور سے دیکھ

ظلام منير مبلاء العين قرة
ایک روشن کرنیوالا اندھیرا ہے جو آنکھ کو ٹھنڈک سے بھر دیتا ہے

ويسقي عطاش الحق كاس التيقن
اور حق کے طالبوں کو یقین کے پیالے پلاتا ہے

ولو قبل رؤيته اناب مخالفي
اور اگر اس سے پہلے میرا مخالف حق کیطرف رجوع کرتا

لهُدي الى الاسرار قبل التفطن
تو شرمندہ ہونے سے پہلے حقانی بھیدوں کو پالیتا

ولكنه عادا وقفّل قلبه
مگر اس نے حق سے مخالفت کی اور اپنے دل کو مقفل کر دیا

فقلنا اهلكن في جهلك المتمكن
سو ہم نے کہا کہ اپنے مستحکم جہل میں مر جا

رأيت ذوي الآراء لا ينكرونني
میں نے اہل الرای لوگوں کو دیکھا کہ وہ میرا انکار نہیں کرتے

وذي لونه يعوي لوجع التسنن
اور ایک غبی آدمی جو عقل کی لیاقت سے محروم ہو ... کی درد

فان كنت تبغي الله فاطلب رضاءه
سو اگر تو خدا تعالیٰ کی رضا چاہتا ہے تو اسکی رضا ڈھونڈ

وان كنت تبغي النحر في الحج فامتن
اور اگر تو حج میں قربانی کرنا چاہتا ہے تو منا میں جا

بقي خاطب الدنيا الدنية ما لها
دنیا ناکارہ کا طالب دنیا کے مال کو ... رکھتا ہے

ومن ازمع العقبى فلله يقتني
اور جو عاقبت کا قصد کرے وہ عاقبت کیلئے ذخیرہ اکٹھا ...

وقد ظهر الحق الصریح ونوره
حق صریح اور اسکا نور ظاہر ہو چکا

فلا تتبعوا جهلا اهالی تصدّد
سو تم اپنی جہالت سے دشمن کے باطل باتوں کی پیروی مت کرو

ایضاً فی الخسوف والکسوف لدعوة الضالین والامر بالمعروف

ظهر الخسوف وفیه نور والهدی
خسوف ظاہر ہو گیا اور اس میں نور اور ہدایت ہے

خیر لنا ولخیرنا امر بدا
یہ ہمارے لئے بہتر ہے اور ہماری بھلائی کیلئے ایک امر ظاہر ہوا

هبّت ریاح النصر من محبوبنا
مدد کی ہوائیں ہمارے دوست کیطرف سے چلیں

شمول لقد بردت حرّ العدا
یہ شمالی ہوائیں ہیں جنہوں نے دشمنوں کی گرمی کو ٹھنڈا کر دیا

فی لیلة قدرت ثیاب غمامها
اس رات میں خسوف ہوا جسکے بادل کے کپڑے پھاڑے گئے

برق الرواعد کان فیها مرعدا
اور بادلوں کی چمک ہوا میں تھی [illegible]

قمر معین الصادقین مبارك
ایک ایسا چاند ہے جو سچوں کی مدد کرتا ہے

حکم مهین الکاذبین تهددا
[illegible] جھوٹوں کو ذلیل کر کے [illegible]

ردف الکسوف خسوفه من ربنا
خسوف کے بعد ایک ہی مہینہ میں کسوف آیا

لیهین فتانا شریرا مفسدا
تا کہ خدا تعالیٰ مفسد شریر فتنہ گر کو رسوا کرے

شمس الضحی برزت برعب مبارز
سورج ایک جنگی شکل میں سپاہی کی طرح ظاہر ہوا

افتلک ام سیف مبید جرّدا
کیا یہ سورج ہے یا ایک تلوار ہے جو کھینچی گئی ۔

سقطت علی راس المخالف صخرة
مخالف کے سر پر ایک پتھر پڑا

کالسمهریة تجّة او کالمدی
جیسے نیزہ کی طرح یا کاردوں کیطرح اسکے سر کو توڑ دیا

انا صفحنا عن تفاحش قوله
ہم نے اسکی بدگوئی سے اعراض کیا

قلنا جهول قد هذی متبلّدا
ہم نے کہا کہ ایک بے وقوف ہے جو شتاب کاری سے بک رہا ہے

لکن مؤیدنا الذی هو ناظر
مگر وہ مؤید جو دیکھ رہا ہے

ما شاء ان یؤذی العبید مؤیّدا
اس نے نہ چاہا کہ ایک سچے گروہ کی تائید یافتہ کو دکھ دے

نصر من الله القریب بفضله
یہ خدا تعالیٰ کیطرف سے مدد ہے جو قریب ہے

ان المهیمن لا یؤخر موعدا
خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پس انداز نہیں کرتا

قضی النزاع وشاهدان ظاهرا

فیصلہ ہوگیا اور دو گواہوں نے گواہی دی جو ایکدوسرے کو قوت دیتی ہیں

قمر کمثل حمامة بدلالها

چاند اپنے نازمین کبوتر کی طرح ہے

قطعاتها تهدی القلوب کانها

اس کے ٹکڑے دلوں کو ہدایت کرتے ہیں گویا وہ

او مثل وانیة اسف نورها

یا اس عورت نگار بند کیطرح جسکا نقش یہ کرنیکا دیتا ہو ان

یا ایها المجرمون بعجلة

اے ہمارے لوگو جو شتابکاری اور حسد باطل الزام لگاتے ہو

کنا نری اسفا تاجل بهملهم

ہم افسوس سے تمہارے بدفالوں کی جماعتوں کو دیکھا کرتے تھے

وقد استباح الغول جوهر عقله

اور ایک دیونے اپنے جوہر عقل کا استیصال کرلیا

ان السعید یجیء ملتقط النهی

سعید آدمی عقل حاصل کرنیکے لئے آتا ہے

انا سلخنا شهر رمضان الذی

ہم اس رمضان کے اخیر تک پہنچ گئے

القمر سارية ومثل عشية

رمضان کا چاند اس بادل کیطرح ہے جو شام آتا ہے اور نیز رات کے بادل کیطرح

هذا من الله المهیمن آیة

یہ خداتعالے کیطرف سے ایک نشان ہے

فاسعوا زرافات ووحدانا له

پس گروہ کے گروہ اور اکیلے اکیلے اسکی طرف دوڑو

لیبکت المولی الدّ اسمدا

تا خداتعالی ایک بڑے جھگڑالو اور متکبر کو ملزم کرے

شمس بتبشیر تشابه هدهدا

آفتاب بشارت دینے میں ہدہد سے مشابہ ہے

زبر تجدّ نقوش شمس مقتدا

کتابیں ہیں جو ہمارے آفتاب پیغمبر رسول اللہ صلعم کے نقشوں کو تازہ کرتے ہیں

خدّ الجحود ودوجها اعیدا

اس خسارہ پر پڑگیا جو بوجہ نشان نقش اعداء نزع کی طرح ہو

حسدا تجرّم غیمکم و تقددا

تمہارا بادل نابود ہوگیا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگئے

فالیوم صف المفسدین تبددا

پس آج مفسدوں کی صفیں متفرق ہوگئیں

حتی انثنی من امره متردّدا

یہانتک کہ وہ اپنے مطلب کے بارے میں تردد میں پڑ گیا

ولقیطة الشیطن یزری ملحدا

اور شیطان کا پروردہ ملحدانہ طور پر عیب جوئی کرتا رہتا ہے

فیه الخسوف مع الکسوف تفردا

جسکا خسوف اور کسوف بے مثل ہے

والشمس غاد مدجن قطر الندا

اور سورج اس بادل کیطرح ہے جو صبح آتا ہے اور محیط ہو جو بخشش کا بارش

لیبید من ترک الهدی متعمدا

تاکہ اسکو ہلاک کرے جو عمداً ہدایت کو چھوڑتا ہے

متندّمین وبادرین الی الهدی

اور جبکہ تمہارا دوڑنا شرمندگی کیساتھ ہو اور ہدایت کیطرف جلدی

ظہرت خطایاکم وحصحص صدقنا
تمہاری خطا ظاہر ہو گئی اور ہمارا سچ کہل گیا

فابکوا کالثکلی فی الزوایا سجدا
پس اس عورت کیطرح جسکا لڑکا مرجاتا ہے گوشوں میں سجدہ کر کے رو

صلحت دیار الہند ارض ظہورہا
ہند کی زمین اس نشان کے ظاہر ہونیکا مقام قرار پائے

لیبکت الرحمٰن غوی مفندا
تاکہ خدا تعالی دروغ گو کو ملزم کرے

فاذبتنا الاوہام قص جناحہا
پس وہموں کے انکے پر کاٹ دئے

رحما علی قوم اطاعوا احمدا
اس قوم پر رحم کر کے جنہوں نے نبی صلعم کی فرمانبرداری اختیار کی

فتجاف عن ایام فیج اعوج
پس ٹیڑھے گروہ کے زمانہ سے الگ ہو

حجج خلون تغافلا وتمردا
وہ برس ایسے ہیں جو تغافل اور سرکشی میں گذر گئے

کانت شریعتنا کزرع معجب
ہماری شریعت ایک تعجب انگیز کہیتی تہی

فیہا تعرت مثل اذعر اکر بکابہا
مگر ان برسوں میں ایسی برہنگی اسکی ظاہر ہوئی جیسے جانور جنکے بال نہ ہوں اور

العین باکیۃ علی اطلالہا
آنکھ اسکی آثار عمارت پر رو رہی ہے۔

یا رب فاعمر خربہا متوحدا
اے میرے رب اب تو ہی اسکو ویرانہ کو پہر آباد کر

واما تفصیل الکلام فی ہذا المقام فاعلموا یا اہل الاسلام
اب ہم اس مقام میں اس کلام کی کچھ تفسیر کرنا چاہتے ہیں پس اے اہل اسلام اور رسول

واتباع خیر الانام ان الایۃ التی کنتم توعدون فی کتاب اللہ العلام
اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنیوالو تمہیں معلوم ہو کہ وہ نشان جسکا قرآن کریم میں تم وعدہ دئے گئے تہے

وتبشرون من سید الرسل نور اللہ مزیل الظلام اعنی خسوف
اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم جو سید الرسل اور اندہیرے کو روشن کرنیوالا ہے تمہیں بشارت ملی تہی یعنی رمضان

النیرین فی شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن قد ظہر فی بلادنا
شریف میں آفتاب اور چاند گرہن ہونا وہ رمضان جسمیں قرآن نازل ہوا وہ نشان ہمارے ملک میں

بفضل اللہ المنان وقد انخسف القمر والشمس وظہرت الایتان
بفضلہ تعالی ظاہر ہو گیا اور چاند اور سورج کا گرہن ہوا اور دو نشان ظاہر ہوئے

فاشكروا الله وخرّوا له ساجدين۔

پس خداتعالیٰ کا شکر کرو اور اُسکے آگے سجدہ کرتے ہوئے گر و

وانكم قد عرفتم ان الله تعالیٰ قد اخبر عن هذا النبأ

اور تمہیں معلوم ہے کہ خداتعالیٰ نے اِس واقعہ عظیمہ کے بارے میں اپنی کتاب

العظيم فی كتابه الكريم وقال للتعليم والتفهيم فاذا برق

کریم میں خبر دی ہے اور سمجھانے اور جتلانے کیلئے فرمایا ہے پس جس وقت آنکھیں پتھرا جائینگی

البصر وخسف القمر وجمع الشمس والقمر يقول

اور چاند گرہن ہوگا اور سورج اور چاند اکٹھے کئے جائیں گے یعنی سورج کو بھی گرہن لگیگا

الانسان يومئذ اين المفر فتفكروا فی هذه الاية بقلب سليم

تب اُس روز انسان کہے گا کہ بھاگنے کی جگہ کہاں ہے۔ اِس نشان میں ایک سلیم اور پاک دل کے

واطهر۔ فانه من آثار القيمة لا من اخبار القيمة كما هو اجلی واظهر

ساتھ فکر کرو کیونکہ یہ خبر قیامت کے آثار میں سے ہی قیامت کے واقعات میں سے نہیں ہو سکتی جیسا کہ عقلمندوں کے

عند العاقلين۔ فان القيمة عبارة عن فساد نظام هذا العالم

نزدیک نہایت صاف اور روشن ہے۔ وجہ یہ کہ قیامت اُس حال سے مراد ہے جبکہ اِس عالم اصغر کا نظام

الاصغر وخلق العالم الاكبر فكيف يقع فی حالة الفك الخسوف الذی تعرفون باليقين بلا شك

توڑ دیا جائے اور ایک عالم اکبر پیدا کیا جائے پس کیوں کر فک نظام کی حالت میں وہ خسوف کسوف ہو سکتا ہے جس کے

علله واسبابه وتفهمون مواقعه وابوابه وكيف يظهر امر لازم

علل اور اسباب تمہیں معلوم ہیں اور اُسکے ظہور کے وقت اور ظہور کے دروازے تم نے سمجھے ہوئے ہیں اور وہ امر جو

للنظام بعد فك النظام والفساد التام فانكم تعلمون ان الخسوف

نظام عالم کا ایک لازم ذاتی ہے کیونکر بعد فک نظام اور فک تام کے ظہور پذیر ہو کیونکہ تم جانتے ہو کہ خسوف اور

والكسوف ينشاءان من اشكال نظامية واوضاع مقررة منتظمة

کسوف اشکال نظامیہ سے پیدا ہوتے ہیں اور نیز ان کا پیدا ہونا اوضاع مقررہ منتظمہ پر

علی اوقات معينة وايام معروفة مبينة فكيف يعزی وقوعها الی الساعة

موقوف ہے جو ان اوقات معینہ اور مشہور دنوں پر موقوف ہے جو فن ہیئت میں لکھے گئے ہیں پس کیونکر اُن کو امر

لا انساب فيها ولا اسباب ولا نظام ولا احكام فانظروا ان كنتم ناظرين

پھر کسی کیطرف منسوب کیا جائے جسمین نہ نسب ہیں نہ اسباب نہ نظام نہ ترتیب نہ محکم کرنا سو تم سوچو اگر کچھ سوچ سکتے ہو

ثم من لوازم الكسوف والخسوف ان يرجع القمر والشمس الى وضعهما

پھر لوازم خسوف اور کسوف مین سے ایک یہہ بہی ہے کہ سورج اور چاند اپنی اصلی وضع کیطرف رجوع کرین

المعروف فيعودا الى سيرتهما الاولى وفي هويتهما داخل هذا المعنى

اور اپنی پہلی سیرت کی طرف عود کر آوین اور خسوف کسوف کی تعریف مین یہ بات داخل ہے کہ اپنی پہلی

واما تكوير الشمس والقمر في يوم القيمة فهي حقيقة اخرى ولا يرد فيهما

مگر تکویر شمس و قمر جو قیامت مین ہوگی وہ اور حقیقت ہے اور تکویر کے وقت نور

نورهما الى حالة اولى بل لا يكون وقوعه الا بعد فك النظام والفساد

شمس و قمر اپنی پہلی حالت کیطرف نہین آئیگا بلکہ تکویر کا وقوع فک نظام اور فساد تام

التام وهدم هذا المقام وما سماه الله خسوفا وكسوفا بل سماه تكويرا او كشطا

اور انہدام کلی کے وقت ہوگا اور اسکا نام خدا تعالی نے خسوف کسوف نہین رکہا بلکہ اسکا نام تکویر یا کشط رکہا ہے

الاجرام كما انتم تقرؤن في كلام الله العلام فثبت من هذا الكلام عند

جیسا کہ تم خدا تعالی کے کلام میں پڑھتے ہو پس اس کلام سے خواص اور عوام پر ثابت

الخواص والعوام ان ما ذكر من الاية في هذه الاية فهو يتعلق بالدنيا

ہو گیا کہ جو نشان خسوف کسوف قرآن شریف مین یعنے اس آیت مین لکھا ہے وہ دنیا سے تعلق رکھتا

لا بالاخرة وعزوه الى القيمة بناءً على الرواية خطأ في الدراية بل هو

ہے نہ آخرت سے اور قیامت کیطرف اسکو منسوب کرنا اور کسی روایت کو پیش کرنا خطا فی الدرایت ہے بلکہ وہ آخر

خبر من اخبار اخر الزمان وقرب الساعة واقتراب الاوان كما لا يخفى على

زمانہ اور قرب قیامت کی خبروں مین سے ایک خبر ہے جیسا کہ تدبر کرنیوالوں پر

المتدبرين - ويؤيده ما جاء في الدارقطني عن محمد الباقر بن زين العابدين قال ان

پوشیدہ نہین اور اسکی تائید وہ حدیث کرتی ہے جو دارقطنی نے امام محمد بن علی سے روایت کی ہے کہا

لمهدينا ايتين لم تكونا منذ خلق السموات والارض ينكسف القمر

ہمارے مہدی کے لئے دو نشان ہین وہ کبھی نہین ہوئے یعنی کبھی کسی دوسرے کیلئے نہین ظاہر ہوئے جب سے کہ زمین آسمان پیدا کئے گئے

لاول ليلة من رمضان وتنكسف الشمس في النصف منه واخرج مثله
که رمضان کی رات کے اول مین ہی چاند کو گرہن لگنا شروع ہوگا اور اسی مہینہ کے نصف باقی مین سورج گرہن ہوگا
البيهقي وغيره من المحدثين - وقال صاحب الرسالة الحشرية
اور اسی کی مانند بیہقی اپنی کتاب مین ایک حدیث لایا ہے اور ایسا ہی بعض دوسرے محدث بھی - اور صاحب رسالہ حشریہ شاہ رفیع الدین
شاه رفيع الدين الدهلوي الذي هو جليل الشان من علماء الملة ان
صاحب دہلوی بھی جو علماء اسلام سے ایک جلیل الشان عالم ہے اُس نے کہا ہے کہ ایک
جماعة من اهل مكة يعرفون المهدي بالتفرس التام وهو يطوف بين
جماعت اہل مکہ مین سے مہدی کو اپنی فراست سے پہچان لیگی اور وہ اُس وقت رکن اور مقام
الركن والمقام فيبايعونه وهو كاره من بيعة الانام وعلامة هذه القصة
مین طواف کرتا ہوگا تب اُس حالت مین اُسکی بیعت کرینگے اور وہ کراہت کرتا ہوگا کہ کوئی اُس سے بیعت کرے
عند محدثي الملة ان القمر والشمس ينكسفان في رمضان خلا قبل
اور اِس قصہ کی علامت جیسا کہ محدثین ملت نے روایت کی ہے یہ ہے کہ چاند اور سورج کو اُس رمضان مین گرہن لگے گا جو اُس
تلك الواقعة واما نحن فما اطلعنا على مسانيد تلك الآثار وطرق
واقعہ سے پہلے گزر چکا ہو گا ہمنے ان روایتون کے اسانید پر اطلاع نہین پائی اور ان روایات کی توثیق
توثيق هذه الاخبار الا على القدر المشترك الذي عرفناه بتواتر الرواية
کے طریقے ہمین معلوم نہین ہوئے صرف قدر مشترک کے تحقق اور ثبوت کا ہمین علم ہے اور قدر مشترک وہی ہے
وحسن الدراية ومشاهدة الواقعة وقيام البرهان وقد وافقه نصوص
جسکو ہمنے تواتر روایت اور حسن درایت اور مشاہدہ واقعہ اور دلیل کے قایم ہونے سے دریافت کیا ہے اور نصوص
القران ولو باجمال البيان ومع ذلك نرى هذه الآثار وقد ظهر في
قران کریم اُسکے موافق ہے اگرچہ اجمالی بیان سے ہی ہو اور باوجود اسکے ہم ان نشانون کو دیکھ رہے ہین اور
اهل مكة غلي يصدق هذه الاخبار وقرءت في مكتوب انهم ينتظرون
اہل مکہ مین ایک جوش پیدا ہوا ہے جو ان خبرون کی تصدیق کرتا ہے اور ہمنے ایک خط مین پڑھا ہے کہ وہ خسوف
الخسوف والكسوف بالانتظار الشديد ويرقبونهما رقبة هلال العيد
اور کسوف کے سخت انتظار کر رہے ہین اور اُسکی ایسی انتظار کر رہے ہین جیسا کہ ہلال عید کی انتظار ہوتی ہے

وما بقی فیہا بیت الّا واھلہ ینامون ویستیقظون فی ھذہ الاذکار فھذا

اور کہین کوئی ایسا گہر باقی نہیں رہا جس گہر کے باشندے سوتے جاگتے یہی ذکر نہ کرتے ہون سو یہ اُس خدا کی

تحریک من اللہ الذی اراد اشاعۃ ھذہ الانوار وانی اری ان اھل مکۃ یدخلون

طرف سے تحریک ہے جس نے ان نورون کا پہیلنا ارادہ فرمایا ہے اور مین دیکہتا ہون کہ اہل مکہ خدائے قادر

افواجاً فی حزب اللّٰہ القادر المختار وھذا من ربّ السّماء وعجیب فی اعین اھل

کے گروہ مین فوج در فوج داخل ہوجائینگے اور یہ آسمان کے خدا کیطرف سے ہے اور زمینی لوگون کی آنکہون مین عجیب۔

الارضین۔ وذکر بعض المتاخّرین انّ القمر ینخسف فی الثالث عشر من

اور بعض متاخرین نے ذکر کیا ہے کہ چاند گرہن رمضان کی تیرہ تاریخ میں

لیلۃ رمضان والشمس فی السابع والعشرین ولا منافات بینہ وبین ما روی

رات کو ہوگا اور ۲۷ رمضان کو سورج گرہن ہوگا اور باوجود اِسکے یہ ایک ایسا بیان ہے کہ اس مین اور

الدارقطنی الا قلیلا عند المتفکرین فان عبارۃ الدارقطنی تدل بدلالۃ صریحۃ

دارقطنی کے بیان مین سوچنے والون کی نگاہ مین کچھ زیادہ فرق نہین کیونکہ دارقطنی کی عبارت ایک صریح بیان

وقرینۃ واضحۃ صحیحۃ علٰی ان خسوف القمر لا یکون فی اول لیلۃ رمضان

اور قرینہ واضحہ صحیحہ کے ساتھ اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ چاند گرہن رمضان کی پہلی تاریخ مین ہرگز نہین ہوگا

اصلا ولا سبیل الیہ جزما وقطعا۔ فان عبارتہ مقیدۃ بلفظ القمر ولا یطلق

اور کوئی صورت نہین کہ پہلی رات واقع ہو کیونکہ اس عبارت مین قمر کا لفظ موجود ہے اور

اسم القمر علٰی ھذا النیّر الا بعد ثلث لیال الٰی اخر الشھر وسمّی قمرًا فی تلک

اس نیّر پر تین رات تک قمر کا لفظ بولا نہیں جاتا بلکہ تین رات کے بعد اخیر مہینہ تک قمر بولا جاتا ہے

الایام لبیاضہ التّام وقبل الثلث ھلال ولیس فیہ مقال وھذا امر

اور قمر اسواسطے نام رکہا گیا کہ وہ خوب سفید ہوتا ہے اور تین رات سے پہلے ضرور ہلال کہلاتا ہے اور اسمین کسیکو کلام نہین اور یہ وہ امر ہے

اتفق علیہ العرب کلّھم وجُلّھم الٰی ھذا الزمان وما خالفہ احد من اھل اللسان

جسپر تمام اہل عرب کا اس زمانہ تک اتفاق ہے اور کوئی اہل زبان مین سے اسکا مخالف نہین اور

ولا ینکرہ الا من فقدت بصیرتہ وماتت معرفتہ ولا یخرج کلمۃ خلاف ذلک

نہ انکاری مگر وہ شخص جسکی بصیرت گم ہو گئی ہے اور معرفت مرگئی اور ایسا کلمہ کسی مونہہ سے نہین

من فم الا من فم غمر جاهل او ذی غمر متجاهل ولا تسمعها من افواه
بجز اسکے جو غبی جاہل ہو یا وہ جو کینہ ور اور دیدہ دانستہ اپنے تئین جاہل بناتا ہو اور عقلمندون کے موہنہ سے
العاقلین - فان کنت فی شك فارجع الی القاموس وتاج العروس والصحاح
تو ایسا کلمہ نہین سنیگا - اور اگر تجھے شک ہو تو قاموس اور تاج العروس اور صحاح
وکتاب ضخیم المسمی لسان العرب وجمیع کتب اللغة والادب واشعار
اور ایک بڑی کتاب مسمی لسان العرب اور ایسا ہی تمام کتب لغت اور ادب اور شاعرون کے
الشعراء وقصائد البلغاء ولك منا الف من الورق المروج انعاما ان
شعر اور قدماء کے قصیدے غور سے دیکھ اور ہم ہزار روپیہ انعام تجھ کو دینگے اگر تو ایسے بر خلاف
تثبت خلاف ذلك کلاما فلا تحرف کلام سید الانبیاء وامام البلغاء
ثابت کریگا پس تو سید الانبیاء کی کلام اور امام البلغاء کے کلمون کو انکے اصل
والفصحاء واتق الله یا مسکین ولا تجترء فی شان افصح العجم والعرب
معنون سے مت پھیر - اور اے مسکین خدا تعالی سے ڈر اور اس کامل کی شان مین دلیری مت کر
ومقبول الشرق والغرب ایفتی قلبك ویرضی سرك بان الاعرف والافصح
جو عجم اور عرب سے زیادہ فصیح اور شرق وغرب مین مقبول ہے کیا تیرا دل اس بات پر فتوی دیتا ہے کیا تیرا دل اس بات پر
الذی اعطی له الجوامع والکلام الجامع وجعلت کلماته کلها مملوة من
راضی ہے کہ وہ اعرف اور افصح جسکو کلمات جامعہ عطا ہوئے اور کلام جامع اسکو ملا اور تمام کلمات اسکی فصاحت
غرر الفصاحة ودرر البلاغة والنوادر العربیة واللطائف الادبیة والکنوز
اور بلاغت کے موتیون سے اور عربی کے نادر مضمونون سے اور لطائف ادبیہ سے اور لغت کے مضمون
اللغویة والحقائق الحکمیة هو یبتلی بهذا العثار ویترك جزل اللفظ ویختار
سے اور حقایق حکمیہ سے پر تھے وہی اس لغزش مین مبتلا ہو اور صحیح اور فصیح لفظ چھوڑکر ایک غیر محاورہ
رقیقا سقطا غلطا غیر المختار بل یخالف مسلمات القوم ومقبولات
اور ردی اور غلط لفظ استعمال کرے بلکہ مسلمات قوم کے مخالف بیان کرے اور بلغائے
بلغاء الدیار ویصیر ضحکة الضاحکین - ووالله ما یصدر هذا الخطاء المبین
زمانہ کے مقبول لفظون کو چھوڑدے اور ہنسنے والون کیلئے ہنسی کی جگہ ہوجائے اور بخدا یہ خطاء مبین اور لغزش

والعثار المهين من فطنة خامدة وروية ناضبة فكيف يصدر من فارس
ذلیل کرنے والی کسی بجھی عقل اور سطحی رائے سے بھی صادر نہیں ہو سکتی پس کیونکر اس سے صادر ہو جو فصاحت
ذلك الميدان بل سيد الفرسان ما لكم لا تنظرون عزة الله ورسوله يا معشر
کے میدان کا سوار ہے بلکہ سواروں کا سردار ہے نہیں کیا ہو گیا جو تم اللہ اور رسول کی عزت کو نہیں دیکھتے اے
المجترئين اخجلكم احب اليكم واعز لديكم من خاتم النبيين الا تعرفون ان هذا اللفظ
دلیری کرنیوالوں کے گروہ کیا تمہارا اخجل تمہیں بہت پیارا اور عزیز ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سو وہ پیارا نہیں کیا تم
في هذا المحل منكر مجهول لا يعرف استعماله في كلمات اهل اللسان وما اورده
نہیں پہچانتے کہ یہ لفظ اس محل میں خلاف محاورہ اور مجہول ہے اور اہل زبان کے کلمات میں اسکا استعمال ثابت نہیں
قط بليغ ولا غير بليغ في موارد البيان وما اخذه عند اضطرار غبي حاطب ليل
اور کسی بلیغ غیر بلیغ کی عبارت میں یہ لفظ پایا نہیں گیا اور کسی غبی رطب یابس جمع کرنے والے نے بھی
فكيف سلطان الفصاحة وسيد خيل وقد سبر بذلك غور عقلكم ومقدار
اضطرار کیوقت اس لفظ کو نہیں لکھا پس کسطرح اسکی زبان پر جاری ہوتا جو سلطان الفصاحت اور سپہ سالار ہے اور اس لفظ سے تمہاری
نقلكم ومبلغ علمكم وفضلكم وحقيقة ادبكم وحقيقة محدبكم فانكم عزوتم
عقلیں آزمائی گئیں اور تمہاری نقل کا اندازہ ہو گیا اور تمہارا اندازہ علم اور فضل اور حقیقت ادب اور تمہاری اونچی زمین کے
الى سيد الانبياء ما لا تعزى الى جهول من الجهلاء تكاد السموات
انکی حقیقت سب کھل گئی کیونکہ تم نے سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کیطرف اس چیز کو نسبت دی جو کسی جاہل سے جاہل کیطرف منسوب نہیں
تنشق من هذا الاجتراء فاتقوا الله ذا الكبرياء ولبوا دعوة الحق
کر سکتے قریب ہے جو اس شوخی اور جرأت کی شامت سے آسمان پھٹ جائیں سو تم خدای بزرگ سے ڈرو اور حق کی دعوت قبول کرو
تلبية اهل الاهتداء قد وقع ما وقع فلا تميلوا الى المراء واتبعوا قول النبي
جیسا کہ ہدایت یافتہ لوگ قبول کرتے ہیں جو نشان ظاہر ہونا تھا ہو چکا اب تم جھگڑے کیطرف مت جھکو اور اس نبی صلعم کی پیروی
الذي اشارته حكم وطاعته غنم ولا تكونوا من الاشقياء ولا يفرط وهمكم
کرو جسکی اشارت حکم ہے اور فرمانبرداری اسکی غنیمت ہے اور بدبختوں میں سے مت بنو اور چاہیے کہ تمہارے وہم
الى الالفاظ من غير دواعي كاشفة الخفاء بل فتشوا الحقيقة واعرفوا
الفاظ کیطرف جھک نہ جائیں اور ایسے امور سے نہ دوڑ جائیں جو پوشیدہ امور کو کھولتے ہیں اور نیک نیت

الطريقة بحسن النيات ولا تلاعبوا كالصبيان بالامور الدينيات واي

کے ساتھ راہ کو پہچان لو اور دینی امور سے بچوں کی طرح بازی مت کرو اور تم پر کون حرج وارد

حرج عليكم ان تقبلوا ما بان كالبديهات وتتركوا طرق الاكاذيب و

ہوتا ہے اگر تم اس امر کو قبول کر لو جو کھل گیا ہے اور جھوٹ اور تلبیس کے راہ

التمويهات واني ناصح امين ويراني ربي عالم الخفيات عارف الصادقين

کو چھوڑ دو اور میں تمہارے لئے ناصح امین ہوں اور میرا رب عالم الخفیات مجھے دیکھ رہا ہے اور سچوں

والكاذبين۔

اور کاذبوں کو پہچانتا ہے۔

علىٰ انني راض بان اظهر الهدى — والحق بالدجال ظلما من العدى

اور ان سب باتوں کو تمہیں راضی ہوں کہ ہدایت کو ظاہر کروں — اور دشمنوں کے ظلم سے دجال کے ساتھ ملایا جاؤں

فالتاويل الصحيح والمعنى الحق الصريح ان المراد من خسوف اول ليلة رمضان

پس تاویل صحیح اور معنی حق صریح یہ ہیں کہ یہ فقرہ کہ خسوف اول رات رمضان میں ہوگا اسکو

ان ينخسف القمر في ليلة اولىٰ من ليال ثلث يكمل نور القمر فيها وتعرف ايام البيض

معنے یہ ہیں کہ ان تین راتوں میں سے جو چاندنی راتیں کہلاتی ہیں پہلی رات میں گرہن ہوگا اور ایام بیض

ولا حاجة الى البيان ومع ذلك اشارة الى ان القمر اذا خسف في الليلة

کر تو جانتا ہے حاجت بیان نہیں۔ اور ساتھ اسکے اس بات کی طرف بھی اشارت ہے کہ جب چاند گرہن پہلی چاندنی

القمراء الاولىٰ فينخسف في اول وقتها لا بعد مرور زمان۔ كما هو الظاهر عند

رات میں ہوگا تو رات کے شروع ہوتے ہی ہو جائیگا نہ یہ کہ کچھ وقت گذر کر جیسا کہ ایک دانا صاحب معرفت

زكي ذي عرفان۔ وكذالك خسف القمر ورأه كثير من اهل هذه

کے نزدیک یہ بات ظاہر ہے اور اسی طرح چاند گرہن ہوا اور بہتوں نے اس ملک کے لوگوں میں سے دیکھا

البلدان وحسبك ما رئيت بل برؤيته صليت وتبين الحق المنير

اور جو تو نے آپ دیکھ لیا بلکہ دیکھ کر نماز بھی پڑھی وہ تیرے لئے کافی ہے

وانقطعت المعاذير فلا تكن من المرتابين۔

اور حق کھل گیا اور تمام عذر ٹوٹ گئے۔ پس اب تو تردد نہ کر

ایا من یدّعی عقلاً وفہمًا — الیٰ ما تؤثرن وعثًا ووھمًا
اے وہ آدمی جو عقل اور فہم کا دعوے کرتا ہے — کب تک تو وہم اور پتھریلی کی جگہ کو اختیار کرےگا
اتحسب نار غضب اللہ رزقا — اتجعل سہم قہر اللہ سہمًا
کیا تو خدا تعالیٰ کی غضب کی آگ کو ایک رزق خیال کرتا ہے — کیا تو خدا تعالیٰ کے قہر کے تیر کو ایک حصہ خیال کرتا ہے

لا یقال ان الخسوف فی اوّل وقت لیلۃ رمضان ما ظہر الا فی البنجاب وما یلیہ
یہ کہنا درست نہیں ہے کہ رمضان کی اول رات میں گرہن صرف پنجاب اور اسکے قرب وجوار کے ملکوں میں ظاہر
من البلدان وما رُئی اثرہ فی غیر ہٰذہ الاماکن فما تمّ البرہان لانّا نقول
ہوا ہے اور اس کا نشان دوسرے ملکوں میں ظاہر نہیں ہوا پس دلیل ناقص رہی کیونکہ ہم کہتے ہیں کہ اس
ان المقصد ایضا محدود فی ہٰذہ البلدان فانہا ہی المظہر للمسیح الموعود
پیشگوئی کا مقصد بھی انہیں ملکوں میں محدود ہے اسلئے کہ یہی ملک مسیح موعود اور
وللمہدی المسعود واما الدیار الاُخرٰی فلا مہدی فیہا ولا عیسٰے ولاجل ذٰلک
مہدی آخر الزمان کیلئے محدود ہے مگر دوسرے ولایتیں پس انہیں نہ مہدی ہے نہ عیسیٰ اور اسی جہت
ما ظہر الخسوف ولا الکسوف فی دیار العرب وبلاد الشام لیزیل اللہ ظنون العوام
سے خسوف اور کسوف دیار عرب اور بلاد شام میں ظاہر نہیں ہوا تا کہ خدا تعالیٰ عوام کے ظنون کو دور
ویبطل خیالات المبطلین - والسرّ فی ذٰلک ان ملکنا البنجاب کان فی علم اللہ
کرے اور باطل پرستوں کے خیالات کو دور فرماوے اور اسمیں بھید یہ ہے کہ ہمارا پنجاب خدا تعالیٰ کے علم میں
مولدًا للمسیح الموعود والمہدی المسعود فاراد اللہ ان یہدی
مسیح موعود اور مہدی مسعود کا مولد تھا پس خدا تعالیٰ نے ارادہ فرمایا
الخلق الیہ بتخصیص الامارات وتعیین العلامات لیعرفوا المدعی بالآیات
کہ نشانوں اور علامتوں کو خاص کرکے خلقت کو اسکی طرف رہنمائی کرے تا کہ لوگ مسیحیت اور
والداعی بالکرامات واما اذا فرضنا ظہور آیات المہدی فی ملکنا ہٰذا
اور مہدویت کے مدعی کو اسکے نشانوں اور کرامات سے شناخت کرلیں لیکن اگر ہم یہ فرض کرلیں کہ مہدی کا نشان
وظہور المہدی فی بلاد اُخرٰی فہٰذا لیس من المعقول ولیس لہ اثر فی المنقول
تو ہمارے ملک میں ظاہر ہوا اور مہدی کا ظہور کسی اور ملک میں ہوگا تو یہ خیال معقول نہیں ہے اور منقول میں بھی نہیں۔

ومع ذلك لا يوجد فيها من ادعى انه مهدی الزمان ومرسل الرحمان فتعا ئق

اس کا کچھ اثر نہیں پایا جاتا اور باوجود اسکے دوسرے ملکون مین ایسے شخص کا پتہ نہیں ملتا جس نے مہدی الزمان اور مرسل

بدلیل الخلف صدقنا عند ذوی العرفان فیا متبع العثرات والمعائب امعن

الرحمان ہونیکا دعوی کیا ہو پس بدلیل خلف کے رو سے اہل معرفت کے نزدیک ہمارا صدق ثابت ہوا پس اے لغزشوں اور عیبوں

فی ہذا بالفکر الصائب لعل اللہ یخلصک من شبکۃ الشیطین وسقیک

کے پیروی کرنیوالے اس کلام مین اچھی طرح غور کر شاید خدا تعالی تجھے شیاطین کے جال سے خلاصی بخشے اور یقین

کاس الیقین۔ ولا ترکن الی اخلاء دنیاک فانہم یعادونک اذا اللہ عاداک

کے پیالے پلادے اور اپنے دنیا کے دوستون کیطرف مت جھک کیونکہ جب خدا تعالی تجھے دشمن

فتبقی مخذولا مردودا وتصیر من الملومین۔ وکم من ندامی + اداروا الکئوسا

قرار دیگا تو وہ بھی تجھ سے دشمنی کرینگے تو پھر تو مخذول مردود رہجائیگا اور ملامت زدہ ہوگا۔ اور بہت سے حریفان شراب ہین جو

وفی اٰخر الامر شجوا الرؤسا + الی ما تداجی شریرا عموسا فدع واذکرن

اور آخر مین ایک دوسرے کے سر توڑے۔ کہان تک تو شریر ظالم سے مدارات کریگا سو چھوڑ اور اس دن کو یاد کر

قمطریرا عبوسا + ولا تخش قوما یبیدون جسما + وخف قہر رب یبید النفوسا

جو قمطریر اور عبوس ہے اور ان لوگون سے مت ڈر جو جسم کو مارتے ہین اور اس رب سے ڈر جو جانون کو ہلاک کرتا ہے

ثم ثبت من ہذا التحقیق اللطیف ان لفظ النصف الذی جاء فی حدیث الامام

سو اس تحقیق لطیف سے ثابت ہوا کہ جو لفظ نصف کا جو حدیث امام باقر مین آیا ہے

التقی العفیف لیس المراد منہ کسوف الشمس فی نصف ذالک الشہر الشریف کما فہم بعض

اس سے مراد یہ نہیں ہے کہ سورج گرہن اس مہینہ کے نصف میں ہوگا جیساکہ بعض

من ذوی الرای الضعیف واصرّوا علیہ کالغبی السخیف والمعاند العتریف وما فکروا

ضعیف الرائے آدمیون نے سمجھا اور اسپر ایسا ہی اصرار کیا کہ جیسے ایک غبی کم عقل معاند گستاخ اصرار کرتا ہے

کالعاقلین المنصفین۔ بل المراد من قولہ وتنکسف الشمس فی النصف منہ ان یظہر

اور عقلمندون اور منصفون کیطرح نہین سوچا بلکہ اسکا یہ قول کہ سورج گرہن اسکے نصف مین ہوگا اس سے یہ مراد ہے کہ

کسوف الشمس منصّفا ایام الانکساف ولا یجاوز نصف النہار من یوم ثان فانہ ہو حد الانتصاف

سورج گرہن ایسے طور سے ظاہر ہوگا کہ ایام کسوف کو نصف نصف کردے گا اور کسوف کے دنون مین سے دوسرے دن

فكما قدر الله انخساف القمر في اول ليلة من ايام الخسوف كذلك قدر انكساف الشمس في
پس جیسا کہ خدا تعالی نے یہ مقدر کیا کہ گرہن کی راتوں میں سے پہلی رات میں چاند گرہن ہو ایسا ہی یہ بھی مقدر
نصف من ايام الكسوف ووقع كما قدر كما اخبر خير المخبرين۔ ولا يظهر على غيبه احدا
کیا کہ سورج گرہن کے دنوں میں سے جو وقت نصف میں واقع ہے اسی میں گرہن ہو سو مطابق خبر واقع ہوا اور خدا تعالی بجز ایسے
الا من ارتضى من رسول وهذا نبأ عظيم من انباء الغيب وارفع من مبلغ العقول فلا شك
پسندیدہ لوگوں کے جنکو وہ اصلاح خلق کے لئے بھیجتا ہے کسی کو اپنے غیب پر اطلاع نہیں دیتا۔ پس شک نہیں
انه حديث من خير المرسلين۔ وله طرق اخرى تشهد على صحته وصدقه القرآن
کہ یہ حدیث پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے جو خیر المرسلین ہے اور اس حدیث کے لئے اور بھی طریق ہیں جو اسکی صحت
فلا ينكره الا الملحد الفتان ولا يكذب به الا من كان من الظالمين۔ وقال المعاندون
پر دلالت کرتے ہیں اور قرآن نے اسکی تصدیق کی ہے پس بجز ملحد فتنہ انگیز کے اور کوئی انکار نہیں کریگا اور بجز ظالم کے کوئی تکذیب
والعلماء المتعصبون ان هذا الحديث ليس بصحيح بل هو قول كذاب وقبيح وما لهم بذلك
اور متعصب معاندوں اور متعصب مولویوں نے کہا کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ وہ کسی جھوٹے بے شرم کا قول ہے اور ان لوگوں کے
من علم كبرت كلمة تخرج من افواههم ان يقولون الا كذبا وكذبوا لما اظهر الله صدقه وجلى
پس اس تکذیب پر کوئی دلیل نہیں بہت بڑی بات ہے جو انکے منہ سے نکل رہی ہے سراسر جھوٹ کہتے ہیں اور انہوں نے
ما كان حديثا يفترى ولكن عميت عليهم وطبع على قلوبهم طبعا يا حسرة عليهم لم ينكرون
اس پیشگوئی کی تکذیب کی جسکی خدا تعالی نے سچائی ظاہر کر دی یہ حدیث ایسی نہیں جو انسان کا افترا ہو سکے
الحق معاندين۔ ما لهم لا يتقون يوم الدين ما لهم لا يفكرون في انفسهم انه حديث قد
لیکن انکی بینائی جاتی رہی اور انکے دلوں پر مہر لگ گئی ان پر حسرت ہے کیوں وہ معاند بنکر حق سے انکار کرتے ہیں کیوں جزا کے
انار صدقه ولا يصدق الله قول الكذابين وما كان الله ليطلع على غيبه كاذبا دجالا عدو
کے دن سے نہیں ڈرتے کیوں نہیں سوچتے کہ یہ ایک حدیث ہے جسکی سچائی ظاہر ہو گئی اور خدا تعالی جھوٹوں کے قول کو کبھی سچا نہیں کرتا
الصادقين وقد علمت ما جاء في كتاب مبين وكيف يكذبونه وان ظهور صدقه يشهد شهادة
اور خدا ایسا نہیں کہ جھوٹے دجال کو جو سچوں کا دشمن ہو اپنے غیب پر مطلع فرما دے اور اس بارے میں جو کچھ قرآن میں ہے تمہیں معلوم ہے
واضحة انه كلام رسول صدوق امين۔ وكان الامام محمد الباقر من ائمة المهتدين
اور کیونکر انکار کرتے ہیں حالانکہ پیشگوئی کا سچا ہو جانا صاف گواہی دے رہا ہے کہ یہ حدیث رسول صادق امین کی ہے۔

وفلذة الامام الكامل زين العابدين وفي سلسلة الحديث رجال من الصادقين الذين

اور امام محمد باقر ہدایت یافتہ اماموں میں سے اور امام زین العابدین کا گوشہ جگر تھا اور نیز حدیث کے سلسلہ میں سچا آدمی موجود ہیں

كانوا يعرفون الكاذبين وكذبهم وما كانوا مستعجلين ـ وما كان لهم ان يكتبوا حديثا

ایسے آدمی جو جھوٹوں اور انکے جھوٹ کو شناخت کرتے تھے اور جلد باز نہیں تھے اور ان سے بعید تھا کہ وہ ایک حدیث کو اپنے

في صحاحهم وهم يعلمون انه لا اصل له بل في رواته رجل من الكذابين الدجالين خلطوا

صحاح میں داخل کرتے باوجود اس بات کے کہ وہ جانتے تھے کہ وہ حدیث بے اصل ہے اور اسکے بعض راوی کذاب و دجال ہیں

الخبيث بالطيب بعدما كانوا على خبثه مستيقنين وان كان هذا هو الحق فما بال

کیا انہوں نے خبیث کو طیب سے ملا دیا بعد اس بات کے کہ وہ خبیث کے خبث پر یقین رکھتے تھے اور اگر یہی سچ ہے تو ان لوگوں کا

الذين خلطوا قذرًا بالماء المعين متعمدين ـ وهم كانوا اوّل عالم باحوال الرواة المفترين

کیا حال ہے جنہوں نے پلیدی کو آب صاف کے ساتھ ملا دیا اور وہ مفتریوں کے حالات سے خوب واقف تھے۔

اهم صلحاء عندكم كلا بل هم اول الفاسقين ـ ومن اظلم ممن افترى على الله كذبا

کیا وہ تیرے نزدیک صالح ہیں نہیں بلکہ اول درجہ کے فاسق ہیں اور اس سے زیادہ ظالم کون ہے جو خدا تعالیٰ پر جھوٹ

اوكان معين روايات الكاذبين افانت تشهد ان الدارقطني وجميع رواة هذا

باندھتا ہے یا جھوٹوں کی روایتوں کا مددگار ہے کیا تو گواہی دیتا ہے کہ دارقطنی اور تمام راوی اس حدیث

الحديث وناقلوه في كتبهم وخالطوه في الاحاديث من اول الزمان الى هذا الاوان

کے اور تمام وہ لوگ جنہوں نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کو نقل کیا اور حدیثوں میں ملایا اول زمانہ سے اس زمانہ تک

كانوا من المفسدين الفاسقين وما كانوا من الصالحين ـ وانت تجد كتب القوم مملوة

مفسد اور فاسق ہی گذرے ہیں اور صالح آدمی نہیں تھے اور تو قوم کی کتابوں کو اس حدیث

من الحديث الذي سمّيته موضوعًا في مقالك مع زيادة علمهم منك ومن امثالك

سے پُر پائیگا جسکا نام تو موضوع رکھتا ہے باوجود اسکے جو ان کا علم تجھ سے اور تیرے ہم مثل لوگوں سے

ومع زيادة اطلاعهم على حقيقة اشتبهت على خيالك فلا تتبع جذبات نفسك

زیادہ ہے اور پھر وہ تجھ سے زیادہ تر اصل حقیقت پر اطلاع رکھتے ہیں پس تو اپنے نفس کے جذبات کا طالب نہ ہو

وفكر كالمتقين ـ افانت تشك في حديث حصحصت صحته وتبيّنت

اور متقیوں کی طرح فکر کر۔ کیا تو اس حدیث میں شک کرتا ہے جسکا صحیح ہونا کھل گیا

ظهرت كرامته. إنه ضعيف في أعين القوم أو هو مورد اللوم أو في رواته أحد من

اور جسکی پاکیزگی ظاہر ہو گئی ہے کہ وہ قوم کی نظر میں ضعیف ہے یا وہ ملامت کی جگہ ہے اور یا اسکے راویوں میں سے

المطعونين. أهذا مقام الشك أو كنتم من المجنونين. وقد صدّقه الله وأنار الدليل

کوئی مطعون ہے کیا یہ مقام شک کا ہے یا تم دیوانوں میں سے ہو اور خدا تعالیٰ نے اس حدیث کی تصدیق کی

وبرّء الرواة مما قيل وأرى نور صدقه أجلى وأصفى فهل بقي شك بعد هذه الآيات العظمى. أتشكّون

ہے اور راویوں کو الزامات سے بری کیا ہے اور اس حدیث کے سچائی کے نور کمال صفائی اور روشنی سے دکھائے ہیں

في شمس الضحى أتجعلون النور كالدجى أتعاميتم أو كنتم من العمين. أتقبلون شهادة

پس کیا ایسے بڑے نشانوں کے بعد شک باقی رہ گیا کیا تم چاشت کے سورج میں شک کرتے ہو کیا تم نور کو اندھیرے

الإنسان ولا تقبلون شهادة الرحمٰن وتسعون معتدين. أأنت تعتقد أن الله يظهر

کی طرح ٹھہراتے ہو کیا تم بتکلف نابینا بنتے ہو یا حقیقت میں اندھے ہو کیا تم انسان کی گواہی قبول کرتے ہو اور رحمان کی قبول نہیں کرتے

على غيبه الكذابين المفترين المزوّرين. أتشك في الأخبار بعد ظهور صدقها

اور حد سے بڑھ کر دوڑتے ہو کیا تو اعتقاد رکھتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے غیب پر ایسے لوگوں کو اطلاع دیتا ہے جو کذاب اور مفتری اور

وإذا حصحص الصدق فلا يشك إلا من كان من قوم عادين. وهذا أمر لا يحتاج إلى

مزوّر ہیں کیا تو ان خبروں میں شک کرتا ہے جنکا صدق ظاہر ہو گیا اور جب صدق ظاہر ہو گیا تو صرف وہی لوگ شک کریں گے جو حد سے بڑھنے والے ہیں

التوضيح والتعريف ولا يخفى على الزكي الحنيف وعلى كل من أمعن كالمتدبّرين. ثم اعلم

اور یہ وہ امر ہے جو توضیح اور تعریف کا محتاج نہیں اور زیرک مسلمان پر پوشیدہ نہیں رہ سکتا اور نہ اس شخص پر جو امعان نظر اور تدبر

يا ذا العينين أن لفظ النصف لفظ ذو معنيين فكما أن لفظ الأول يدل على أول

سے دیکھے۔ پھر اے دو آنکھوں والے جان کہ نصف کا لفظ حدیث میں ذو معنیین ہے پس جیسا کہ لفظ اول جو حدیث میں ہے معنے

وقت الليلة بالمعنى المعروف ومع ذلك على ليلة أولى من أيام الخسوف فكذلك لفظ

معروف کے لحاظ سے اول وقت رات پر دلالت کرتا ہے اور ساتھ اس کے خسوف کی پہلی رات پر بھی دلالت کرتا ہے

النصف يدل على نصف ثانٍ من نصفي الشهر الموصوف ومع ذلك على وقت منتصف لأيام

سو اسی طرح حدیث میں نصف کا لفظ سے جو دوسرے نصف پر مہینے کے دو نصفوں میں سے دلالت کرتا ہے اور ساتھ اسکے سورج

الكسوف وهو أول نصفي النهار في الثامن والعشرين. وأما أيام الكسوف من مو[illegible]

گرہن کے اس وقت منتصف پر دلالت کرتا ہے جو کسوف کے دنوں کو اپنے وقوع سے نصفا نصف کر دیا اور وہ رمضان کی اٹھائیسویں تاریخ کا دوپہر ہے

فاعلم انها عند اهل النجوم ثلثة ايام وهي من السابع والعشرين من الشهر القمري الى التاسع

اور کسوف کے دنوں کی بابت اگر سوال ہو تو جاننا چاہئے کہ اہل نجوم کے نزدیک تین ہیں یعنی ستائیس سے انتیس تاریخ تک ۔

والعشرين ۔ وتنكسف الشمس في احد منها عند اقتران القمر على شكل خاص بعد تحقق اجتماعهما

اور کسوف یعنی سورج گرہن کسی تاریخ میں ان تاریخوں میں سے اسوقت ہوتا ہے کہ جب شکل خاص پر اقتران قمر ہو جیسا کہ

كما شهدت عليه تجارب المنجمين ۔ فاخبر رسول الله صلى الله عليه وسلم خير الانام ان

نجومیوں کے تجارب اسپر گواہی دیتے ہیں پس رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ سورج گرہن

الشمس تنكسف عند ظهور المهدي في النصف من هذه الايام يعني الثامن والعشرين قبل

مہدی کے ظہور کے وقت ایام کسوف کے نصف میں ہوگا یعنے اٹھائیسویں تاریخ میں دوپہر سے پہلے اور

نصف النهار ۔ وكذلك ظهر كما لا يخفى على اولى الابصار فانظر كيف تمت كلمة نبينا صدقا

اور اسی طرح پر ظاہر ہوا جیسا کہ آنکھوں والوں پر پوشیدہ نہیں بس دیکھ کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی

وعدلا فاتق الله ولا تكن من الممترين ۔ ومن ههنا بان ان الذي خالف هذا البيان وزعم

بات کیسی ٹھیک ٹھیک پوری ہوگئی پس خدا سے ڈر اور شک کرنیوالوں میں سے مت ہو اور اس جگہ سے یہ بات کھل گئی کہ جس

ان الشمس تنكسف في السابع والعشرين او في نصف رمضان فقد مان وما فهم قول رسول

شخص نے اسکے مخالف بیان کیا ہے اور ایسا سمجھا کہ حدیث کا یہ مطلب ہے کہ سورج گرہن ستائیسویں تاریخ میں ہوا یا پندرھویں رمضان

الله صلعم وما مس العرفان بل اخطاء فيه من قلة البضاعة والعيلة كما اخطاء في الخسوف

میں ہو اس نے بڑی غلطی کھائی ہے اور جھوٹ بولا ہے اور آنحضرت صلعم کی حدیث کا مطلب نہیں سمجھا بلکہ اپنی کم بضاعتی کے سبب

في اول الليلة وما كان من المصيبين وما قلت من نفسي بل هذا الهام من رب العالمين

غلطی کی ہے جیسا کہ خسوف قمر کو چاند کی اول رات قرار دینے میں غلطی کی اور صواب پر قایم نہ رہا یہ میں اپنی طرف سے نہیں کہتا بلکہ خدا تعالی

وذلك عصر مجموع فيه الناس كما جمع القمر والشمس وقرب البأس فقوموا متنبهين ايها

اور یہ وہ زمانہ ہے جسمیں سب آدمی جمع کئے جاینگے جیسا کہ سورج اور چاند جمع کئے گئے اور سختی کا وقت نزدیک آگیا پس اے لوگو خبردار

الاناس ما لكم لا يترككم النعاس ومن كان من عند الله فما له الزوال فامكروا كل المكر ولن

ہو کر اٹھو کیا سبب کہ تمہیں نیند نہیں چھوڑتی اور جو شخص خدا تعالی کیطرف سے ہو تو اسکے لئے زوال نہیں ہے پس تم ہر یک مکر کرلو

منكم الجبال ولن تعجزوا الله يا ابناء الضلال انه عزيز ذو الجلال جعل على قلوبكم الاكنة

اور تمہارے مکر دلوں سے پہاڑ معدوم نہیں ہو سکتے اور تم اے گمراہی کے بیٹو خدا تعالی کو عاجز نہیں کر سکتے وہ غالب صاحب بزرگی ہے تمہارے دلوں پر

فلا تفقہون اسرارہ وکنتم قوما محجوبین۔ انما استزلکم الشیطان ببعض ما کسبتم

اس کے بھید ڈالدیئے اسلئے تم اُسکے بھیدوں کو سمجھ نہیں سکتے اور تم ایک ایسی قوم ہو گئے جن پر پردے پڑے ہوئے ہیں شیطان نے تمکو تمہارے

فما فہمتم الحق وارتبتم وطفقتم تتبعون بئس القرین۔ وان کنتم لا تقبلون ما ظہر

بعض گناہوں کی وجہ سے گرا دیا سو تم نے حق کو نہ سمجھا اور شک میں پڑ گئے اور شیطان کی پیروی کرنے لگے اور جو امر ثابت و ظاہر ہو گیا

کمنکر وقیح وتظنون انہ حدیث غیر صحیح وانہ لیس من خیر المرسلین فاتوا

تم اسکو ایک چھپا کیطرح قبول نہیں کرتے اور خیال کرتے ہو کہ وہ حدیث صحیح نہیں ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نہیں ہے

بنظیر من مثلہ فی حجج خلون من قبل زماننا الی اواننا ان کنتم صادقین۔ واروا نا

پس تم گذشتہ زمانوں میں سے اسکی نظیر لاؤ اگر تم سچے ہو اور ہمکو کوئی ایسی

کتابا فیہ ذکر رجل ادعی انہ من اللہ الرحمان وانہ المہدی المسعود القائم

کتاب دکھلاؤ جس میں ایسے آدمی کا ذکر ہو جو اُسنے دعوے کیا ہو جو میں اللہ تعالی کیطرف سے ہوں

من المحسن المنان وانہ المسیح الموعود لاطفاء نائرۃ اھل العدوان۔ وانہ ارسل لاصلاح

اور میں ہی مسیح موعود اور مہدی ہوں اور اہل ظلم کا شعلہ دور کرنے کیلئے آیا ہوں اور میں خدا تعالی کیطرف سے

الزمان لیجدد الدین ویعلم طرق الایمان ثم کان دعواہ مقارن ھذہ الایۃ من الحکیم

بھیجا گیا ہوں تا دین کو زندہ کروں اور ایمانی طریقے سکھلاؤں پھر اسکا دعوے اس نشان کے ساتھ مقارن ہوتا ہے اور

الحنان وجمع اللہ فی ایام ادعائہ الخسوفین فی رمضان صادقا کان او من الکاذبین

خدا تعالی اُسکے زمانہ میں سورج گرہن کردے خواہ وہ سچا ہو یا جھوٹا۔

وان لم تاتوا بمثلہ ولن تاتوا ابدا ولا تملکون الا زبدا فاعلموا انہ ایۃ لی من اللہ

اور اگر تم اُسکی مثل پیش نکر سکو اور ہرگز نہ پیش کر سکو گے اور بجز جھاگ کے اور تمہارے پاس کچھ نہیں ہوگا پس جانو کہ وہ

الولی ھو ربی ایدنی من عندہ وعلمنی من لدنہ وتولانی وفتح علی ابواب علوم

میرے لئے خدا سے قریب ایک نشان ہے وہ میرا رب ہے اُس نے اپنے پاس سے میری مدد کی اور مجھے دوست پکڑا اور ان

الذین خلوا من قبل وجعلنی من الوارثین۔

مجھپر ان رہنماؤں کے علوم کھولدیئے جو پہلے گذرے ہیں اور مجھے وارثوں میں سے کیا

ھا انتم کذبتم بایۃ اللہ وما استطعتم ان تاتوا بمثلھا ومنکم

پھر وارثوں خدا تعالی کی آیتوں کو تو جھٹلایا اور تکذیب بھی کی مگر اس نشان کی نظیر پیش نکر سکے۔

قوم صدّقوا بعد ما امعنوا وحدّقوا فایّ الفریقین احقّ بالامن یا معشر

بعض تم میں سے وہ ہیں جنہوں نے غور کرنیکے بعد تصدیق کی پس اسے جدبازو سوچو اور غور کرو کہ ان دونوں گروہوں میں سے

المستعجلین۔ الاتخافون انکم کذّبتم حدیث المصطفٰی وقد ظہر صدقہ

تریبہ تر امن کونسا گروہ ہے کیا تم ڈرتے نہیں کہ تم نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث کو جھٹلایا حالانکہ اسکا صدق چاشت کے

کشمس الضحٰی انستطیعون ان تخرجوا لنا مثلہ فی قرون اولٰی اتقرؤن فی

کے آفتاب کیطرح ظاہر ہو گیا کیا تم اسکی نظیر پہلے زمانوں میں سے کسی زمانہ میں پیش کر سکتے ہو کیا تم کسی کتاب میں پڑھتے

کتاب اسم رجل ادّعٰی وقال انی من اللہ الاعلٰی وانخسف فی عصرہ القمر

ہو کہ کسی شخص نے دعوے کیا کہ میں خدا تعالی کیطرف سے ہوں اور پھر اسکے زمانہ میں رمضان میں چاند اور

والشمس فی رمضان کما رئیتم الاٰن فان کنتم تعرفونہ فبیّنوا یا معشر المنکرین

سورج کا گرہن ہوا جیسا کہ اب تم نے دیکھا پس اگر پہچانتے ہو تو بیان کرو اور تمہیں

ولکم الف روبیۃ من الورق المروج انعامًا منی فخذوا ان تثبتوا واشہد اللہ علٰی

ہزار روپیہ انعام ملیگا اگر ایسا کر دکھاؤ پس ثابت کرو اور یہ انعام لے لو اور میں خدا تعالی کو اپنے اس

عہدی ہذا واشہدوا وہو خیر الشاہدین۔ وان لم تثبتوا ولن تثبتوا فاتّقوا

عہد پر گواہ ٹھہراتا ہوں اور تم بھی گواہ رہو اور خدا سب گواہوں سے بہتر ہے اور اگر تم ثابت نہ کر سکو اور ہرگز ثابت نہ کر سکو گے

النار التی اُعدّت للمفسدین۔

تو اس آگ سے ڈرو جو مفسدوں کے لئے طیار کی گئی ہے۔

قضی بیننا المولٰی فلا تعص قاضیا ۔۔۔ واطفأ لظی الطغوی وفارق حاضیا

خدا تعالی نے ہم میں فیصلہ کر دیا پس فیصلہ کرنیوالی کی نافرمانی مت کر ۔۔۔ اور زیادتی کے شعلہ کو بجھا اور جو لڑائی کی آگ بھڑکانیوالا ہو اس سے جدا ہو جا

ودّع وجود الظالمین وجودہم ۔۔۔ ولا تذکرن یسرا وعسرا ماضیا

ظالموں کے وجود اور انکی بخشش کو رخصت کر دے یعنے چھوڑ دے ۔۔۔ اور گذشتہ تنگی فراخی کو یاد مت کر

وغادر ذرا اہل الہوا ورضاءہم ۔۔۔ وبادر الی الرحمان واطلب تراضیا

اور اہل ہوا کی پناہ اور رضامندی کو چھوڑ دے ۔۔۔ اور رحمان کیطرف جلد قدم اٹھا اور کوشش کر کہ وہ تجھ سے راضی ہو

ولا تستطیبن مثل الشذا اوضایح ۔۔۔ ولن فی شوارعہ ضلیعًا ناضیا

[illegible] ۔۔۔ [illegible]

[illegible]

وان لعنك السفهاء من طلب الهدیٰ

اور اگر سفیہ لوگ بوجہ طلب ہدایت تیرے پر لعنت کریں

فکن فی مراضی اللّٰہ باللعن راضیا

سو خدا تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنیکے لئے لعنت پر راضی ہوجا

ثم اذا کانت حقیقة الکسوف بالتعریف المعروف انه

پھر جب کہ سورج گرہن کی حقیقت مشہور تعریف کی رو سے یہ ہوئی کہ وہ اس

ھیئة حاصلة من حول القمر بین الشمس والارض فی اواخر ایام

ہیئت حاصلہ کا نام ہے کہ جب سورج اور زمین میں چاند حائل ہو جائے اور یہ حائل ہوجانا

الشھر فکیف یمکن ان یتکلم افصح العجم والعرب بلفظ یخالف محاورات

مہینہ کے آخر ایام میں ہو پس کیونکر ممکن ہے کہ وہ جو عجم اور عرب کے تمام لوگوں سے زیادہ تر فصیح ہے

القوم واللغة والادب وکیف یجوز ان یتلفظ بلفظ وضع لمعنی عند اھل

اور وہ ایسا لفظ بولے جو محاورات قوم اور لغت اور ادب سے بالکل مخالف ہو اور جائز ہے کہ ایسا لفظ بولا جائے جو اہل زبان کے

اللسان ثم یصرفه عن ذالك المعنی من غیر اقامة القرینة وتفصیل البیان

نزدیک ایک خاص معنوں کے لئے موضوع ہے پھر اسکو بغیر اقامت کسی قرینہ کے اس معنے سے پھیرا جائے

فان صرف اللفظ عن المحاورة ومعانیه المرادة عند اھل الفن واھل اللغة

کیونکہ کسی لفظ کا محاورہ اور معنی مرادہ مستعملہ سے پھیرنا اہل فن اور اہل لغت کے نزدیک جائز نہیں مگر اس حالت میں

لایجوز لاحد الا باقامة قرینة موصلة الی الجزم والیقین۔ وقد ذکرنا ان القراٰن

کہ کوئی قرینہ یقینی قایم کیا جاوے اور ہم ذکر کر چکے ہیں کہ قرآن اس بیان کی تصدیق

یصدق ھذا البیان ولو کان الخسوف والکسوف فی ایام غیر الایام

کرتا ہے اور اگر کسوف خسوف ایسے ایام میں ہوتا جو اسکے لئے سنت قدیمہ میں

المعتادة بالتقلیل او الزیادة لما سماہ القراٰن خسوفا ولا کسوفا بل ذکرہ

نہیں ہے تو قرآن اس کا نام خسوف کسوف نہ رکھتا بلکہ دوسرے لفظ

بلفظ اٰخر وبینه ببیان اظھر ولکن القراٰن ما فعل کذا کما انت تری بل سماہ

الخسوف خسوفا ليفهم الناس امرا معروفا ثم ما ذكر الكسوف باسم الكسوف

خسوف ہی رکھا تا کہ لوگوں کو سمجھا وے کہ یہ خسوف معروف ہے کوئی اور چیز نہیں تا ان قران نے کسوف کو کسوف کے

ليشير الى امر زائد على المعتاد المعروف فان هذا الكسوف الذى ظهر بعد

لفظ سے بیان نہیں کیا تا ایک امر زائد کیطرف اشارہ کرے کیونکہ یہ سورج گرہن جو بعد چاند گرہن

خسوف القمر كان غريبا ونادرة الصور وان كنت تطلب على هذا شاهدا

کے ہوا یہ ایک غیر معمولی اور نادرة الصور تھا اور اگر تو اسپر کوئی گواہ طلب کرتا ہے

او تبغى مشاهدا فقد شاهدت صوره الغريبة واشكاله العجيبة ان كنت

یا مشاہدہ کرنے والوں کو چاہتا ہے پس اس سورج گرہن کی صور غریبہ اور اشکال عجیبہ مشاہدہ کرچکا ہے

من ذوى العينين ثم كفاك فى شهادته ما طبع فى الجريدتين المشهورتين

پھر تجھے اس بارہ میں وہ خبر کفایت کرتی ہے جو دو مشہور اور مقبول اخبار

المقبولتين اعنى الجريدة الانكليزية پانير وسول ملترى گزٹ المشاعتين

یعنے پانیر اور سول ملٹری گزٹ میں لکھے گئے ہیں اور وہ دونو

فى مارچ سنه ۱۸۹۴ والمشتهرتين - واما تفصيل الشهادتين فهو ان

پرچے مارچ ۱۸۹۴ء کے مہینہ میں شائع ہوئے ہیں - اور ان کی گواہیوں کی تفصیل یہ ہے کہ ان دونو

هذا الكسوف الواقع فى ٦-ابريل سنه ۱۸۹۴ منفرد بطرائفه ولم ير مثله

پرچوں میں لکھا ہے کہ یہ کسوف اپنے عجائبات میں متفرد اور غیر معمولی ہے یعنے وہ ایک ایسا کسوف ہے

من قبل فى كوائفه واشكاله عجيبة واوضاع غريبة وهو خارق للعادة ومخالف المعمول

جو اسکی نظیر پہلے نہیں دیکھی گئی اور اسکی شکلیں عجیب ہیں اور اسکی وضعیں غریب ہیں اور وہ خارق عادت اور مخالف معمول اور سنت ہے

والسنة فثبت ما جاء فى القران وحديث خاتم النبيين ولا شك ان اجتماع الخسوف والكسوف فى شهر رمضان

پس اس سے وہ غیر معمولی ہونا ثابت ہوا جسکا بیان قران کریم اور حدیث خاتم الانبیا میں موجود ہے اور کچھ شک نہیں کہ کسوف خسوف اس ہیئت

مع هذه الغرابة امر خارق للعادة واذا نظرت معه رجلا يقول انى انا المسيح الموعود والمهدى المسعود

رمضان میں اس غیر معمولی حالت کے ساتھ جمع ہونا ایک امر خارق عادت ہے اور جبکہ اسکے ساتھ تو نے ایک آدمی کو دیکھا جو کہتا ہے کہ میں مسیح موعود

والملهم المرسل من الحضرة وكان ظهوره مقارنا بهذه الآية فلا شك انهما امر ما سمع اجتماعهما فى

اور مہدی ہوں اور خسوف کسوف کے ساتھ اسکا ظہور مقارن ہے پس کچھ شک نہیں کہ یہ تمام امور ایسے ہیں جو پہلے کسی زمانہ میں جمع نہیں ہوئے جو انکار کرے

وقوعه فی حین من الاحیان۔ ثم لما ظهرت هذه الآیة فی هذه الدیار وهذا

کسی وقت بہو اس سے یہ کسوف خسوف معہ مدعی مہدویت کے وقوع مین آ چکا ہے پھر جبکہ نشان اسی ملک اور اسی مقام

المقام ولم یظهر اثر منها فی بلاد العرب والشام فهذه شهادة من الله العلام لصدق

مین ظاہر ہوا اور بلاد عرب اور شام مین کچھا اسکا نشان نہ پایا گیا سو یہ خدا تعالی کیطرف سے ہمارے

دعوانا یا اهل الاسلام فقوموا فرادی فرادی واترکوا من بخل وعاد

صدق دعوی پر ایک نشان ہے پس تم ایک ایک ہو کر کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص بخیل اور دشمن ہوا سکو چھوڑ دو

ثم تفکروا ودعوا عنادا ولا تلقوا بایدیکم الی التهلکة ولا تفسدوا افسادا ولا تعرضوا

پھر فکر کرو اور عناد کو چھوڑ دو اور اپنے ہاتھوں سے اپنے تئین ہلاک مت کرو اور جلدی سے

مستعجلین۔ یا عباد الله رحمکم الله اتقوا الله ولا تتکبروا وفکروا وتدبروا

کنارہ کش مت ہو جاؤ۔ اے بندگان خدا فکر کرو اور سوچو کیا تمہارے نزدیک

ایجوز عندکم ان یکون المهدی فی بلاد العرب او الشام وآیته تظهر

جائز ہے کہ مہدی تو بلاد عرب اور شام مین پیدا ہو اور اسکا نشان ہمارے

فی هذا المقام وانتم تعلمون ان الحکمة الالهیة لا تبعد الآیات من اهلها

ملک میں ظاہر ہو اور تم جانتے ہو کہ حکمت الہیہ نشان کو اسکے اہل سے جدا نہیں کرتی

وصاحبها ومحلها فکیف یمکن ان یکون المهدی فی مغرب الارض وآیته

پس کیونکر ممکن ہے کہ مہدی تو مغرب مین ہو اور اسکا نشان

تظهر فی مشرقها فکفاکم هذا ان کنتم من الطالبین۔

مشرق مین ظاہر ہو اور تمہارے لئے اس قدر کافی ہے اگر تم طالب حق ہو۔

ثم مع ذلک لا یخفی علیکم ان بلاد العرب والشام خالیة عن

پھر یہ بھی تم پر پوشیدہ نہیں کہ بلاد عرب اور شام ایسے مدعی کے وجود

اهل هذه الادعاء ولن تسمع اثرا منه فی تلک الارجاء ولکنکم تعلمون انی

سے خالی ہین اور ان اطراف مین ایسے مدعی کا نشان نہیں پایا جاتا مگر تم جانتے ہو کہ مین

اقول من بضع سنین بامر رب العالمین انی انا المسیح الموعود والمهدی

کئی برس سے بامر رب العالمین کہہ رہا ہوں کہ مین مسیح موعود اور مہدی ہوں

المسعود وانتم تكفرونني وتلعنونني وتكذبونني وجاءتكم البيّنات وازيلت
مسعود ہون اور تم مجھے کافر ٹھہراتے اور لعنت کرتے اور جھٹلاتے ہو اور کھلی کھلی نشانیاں تمہارے پاس
الشبہات ثم كنتم على التكفير مصرّين۔ اعجبتم ان جاءكم منذر منكم
پہنچیں اور تمہاری شبہات دور کئے گئے اور پھر تم کافر ٹھہرانے پر اصرار کرتے رہے کیا تمنے تعجب کیا کہ تم میں سے ایک ڈرانے
على راس المائة فى وقت نزول المصائب على الملّة واشتداد العلّة وكنتم
والا صدی کے سر پر آیا اور اسوقت آیا جب دین اسلام پر مصیبتیں اتر رہی تھیں اور بیماری بہت شدت کر گئی تھی
تنتظرون من قبل كانتظار الاهلة وقد جاءكم فى ايام احاطة الضلالات
اور تم اس سے پہلے ایسی انتظار کرتے تھے کہ جیسی چاند کی انتظاری کیجاتی تھی اور آنیوالا اس وقت تمہارے پاس آیا کہ جب
وتغير الحالات بعد ما ترك الناس الحقيقة وفارقوا الطريقة الاتنظرون او كنتم
گمراہیاں محیط ہو چکی تھیں اور حالات بدل چکے تھے اسوقت کے بعد کہ لوگوں نے حقیقت کو چھوڑ دیا اور طریقت سے دور
كالعمين الاتذكرون ما قال عالم الغيب وهو اصدق القائلين وبشّركم
جا پڑے کیا تم دیکھتے نہیں یا تم اندھوں کیطرح ہو گئے کیا تم وہ باتیں یاد نہیں کرتے جو عالم الغیب نے کہیں اور اسنے تمہیں ایک
بامامٍ آتٍ فى كتابه المبين وقال ثلة من الاولين
آنیوالے امام کی قرآن کریم میں خبر دی ہے اور کہا کہ ایک گروہ پہلوں میں سے اور ایک
وثلة من الاخرين ولكلّ ثلة امام فانظروا اهل فيه كلام فاين تفرون
گروہ پچھلوں میں سے ہوگا اور ہر ایک گروہ کے لئے ایک امام ہوتا ہے سو سوچ کیا اسمیں کوئی کلام ہے سو تم
من امام الاخرين۔
امام الآخرین سے کہاں بھاگتے ہو۔

القصيدة

بُشریٰ لكم يا معشر الاخوان ۔۔۔ طوبىٰ لكم يا مجمع الخلّان
تمہیں اے جماعت برادران بشارت ہو ۔۔۔ تمہیں اے جماعت دوستان مبارک ہو
ظهرت بروق عناية الحنّان ۔۔۔ وبدا الصراط لمن له العينان
خدا تعالیٰ کی عنایت کی چمک ظاہر ہو گئی ۔۔۔ اور جو شخص دو آنکھیں رکھتا ہے اسکے لئے راہ کھل گیا

النیّران بھذہ البلدان — خسفا باذن اللہ فی رمضان

سورج اور چاند کو ان ملکوں مین — باذن اللہ رمضان مین گرہن لگ گیا

وبشارۃ من سیّد خیر الوریٰ — ظہرت مطھرۃ من الادران

اور ایک بشارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی — ایسے پاک طور پر ظاہر ہوگئی کہ کوئی میل اُسکے ساتھ نہین

ولھا کصاعقۃ السماء مھابۃ — وتشذّر کتشذّر الفرسان

اور انہین صاعقہ کی طرح ایک ہیبت ہے — اور سواروں کیطرح ایک رعبناک گردن کشی ہے

الیوم یوم فیہ حصحص صدقنا — قد مات کل مکذّب فتّان

آج وہ دن ہے جسمین ہمارا صدق ظاہر ہوگیا — اور ہرایک مکذب فتنہ انگیز مرگیا

الیوم یبکی کلّ اھل بصیرۃ — متذکرا لمراحم الرحمان

آج ہریک اہل بصیرت رو رہا ہے — اور رونے کا سبب خدا تعالیٰ کی رحمتوں کو یاد کرنا ہے

ومصدّقا انوار نبأ نبیّنا — ومعظّما لمواھب المنّان

اور دوسرے یہ سبب رونیوالے آنحضرت صلعم کی پیشگوئی کو تصدیق کرتے ہین — اور بخشایش محسن حقیقی کی عظمت کا تصور کر رہے ہین

الیوم کل مبایع ذی فطنۃ — ازداد ایمانا علیٰ ایمان

آج ہریک دانا بیعت کرنے والا — اپنے ایمان مین ایسا زیادہ ہوگیا کہ گویا نیا ایمان پایا

الیوم من عادا رئی خسرانہ — والتاح مقعدہ من النیران

آج ہریک دشمن نے اپنا نقصان دیکھ لیا — اور اُس کا آگ مین ٹھکانا ہونا ظاہر ہوگیا

الیوم کل موافق ذی قربۃ — قد شدّ ربط جنانہ بجنانی

آج ہریک موافق ذی قربت نے — اپنے دل کا ربط میرے دل سے زیادہ کر لیا

ظہرت کمثل الشمس حجّۃ صدقنا — اوکالخیول الصافنات بتان

آفتاب کیطرح ہمارے صدق کی حجت ظاہر ہوگئی — یا اپنی شان مین ان گھوڑوں کیطرح جب قدم کے مقابل پیر اٹکا

مات العدا بتفکن وتندّم — والحق بان کصارم عریان

دشمن شرمندگی اور ندامت سے مر گئے — اور حق ایسا کھل گیا جیسا کہ ننگی تلوار

اللہ اکبر کیف ابدا آیتہ — کشف الغطا بانارۃ البرھان

کیا ہی بزرگ خدا ہے کیونکر اُس نے نشان کو ظاہر کیا — برہان کو روشن کرکے پردہ کو کھولدیا

هل كان هذا فعل رب قادر

کیا یہہ خدا تعالی کا فعل ہے

ام هل تراه مكائد الانسان

یا تو اسکو انسان کا فریب سمجھتا ہے

هذا نجوم او من الجفر الذي

کیا یہہ نجوم ہے یا وہ جفر ہے

فكرت فيه كمفتر فتان

جسمیں تو نے مفتری فتنہ انگیز کی طرح فکر سے کام لیا ہے

فارجع الى الحق الذي اخزى العدا

سو اُس خدا کی طرف رجوع کر جسنے دشمنوں کو رسوا کیا

واهان كل مكفر لعان

اور ہر یک کافر ٹھہرانیوالے لعنت کرنیوالے کو بعزتی کر دیا

اليوم بعد مرور شهر صيامنا

آج رمضان کے گذرنے کے بعد

عيد لاقوام لنا عيدان

اور لوگوں کے لئے ایک عید ہے اور ہمارے لئے دو عیدیں

اليوم يوم طيب و مبارك

آج دن پاک اور مبارک ہے

يخزي باياته ذوي الطغيان

اپنے نشانوں کے ساتھ رسوا کر رہا

من حارب المقبول حارب ربه

جس نے مقبول سے جنگ کیا اُسنے اپنے رب سے جنگ کیا

فهوى شقا في هوة الخسران

سو وہ بدبختی سے زیان کاری کی گڑھے میں گرا

من كان في حفظ الاله وعونه

جو شخص خدا تعالی کی حفاظت اور مدد میں ہو

من يهلكنه وان سعى الثقلان

اسکو کون ہلاک کر سکتا ہے اگرچہ جن و انس کوشش کریں

كيدوا جميعا كلكم لاهانتي

تم سب ملکر میری اہانت کے لئے کوشش کرو

ثم انظروا اكرام من صافاني

پھر دیکھو کہ کیونکر مجھے وہ بزرگی دیتا ہے جسنے مجھ سے اپنی دوستی کھلی

قوموا لتحقيري بعزم واحد

تم میرے تحقیر کرنیکے لئے ایک ہی قصد کے ساتھ اٹھہ کھڑے ہو

ثم انظروا اعظام من والاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ مجھے عزت بخشتا ہے جسنے مجھے دوست پکڑا ہے

كونوا كذئب ثم صولوا بالمدى

تم بھیڑئے ہو جاؤ پھر کاردوں کے ساتھ حملہ کرو

ثم انظروا اقدام من نلجاني

پھر دیکھو کہ کیونکر وہ میدان میں آتا ہے جو میرا حامی ہے

هل يستوي اهل السعادة والشقا

کیا سعید اور بدبخت برابر ہو سکتا ہے

افانت اعمى او اخ الشيطان

کیا تو اندھا ہے یا شیطان کا بھائی

الوقت يدعو مصلحا و مجددا

وقت ایک مصلح اور مجدد کو بلا رہا ہے

فارنوا بنظر طاهر وجنان

سو تم ایک نظر اور پاک دل کے ساتھ دیکھو

أتظن أن الله يخلف وعده
کیا تو گمان کرتا ہے کہ خدا تعالیٰ اپنے وعدہ کو پورا نہیں کریگا

یا ایھا الناس اترکوا طرق الاِبا
اے لوگو سرکشی کی راہوں کو چھوڑ دو

یا ایھا العادون فی جہلاتھم
اے وے لوگوں جو باطل باتوں میں حد سے گزر گئے ہو

لا تغضبوا المولیٰ وتوبوا واتقوا
اپنے مولیٰ کو غصہ مت دلاؤ اور توبہ کرو اور تقویٰ اختیار کرو

القمر یھدیکم الی نور الھدیٰ
چاند تمہیں ہدایت کیطرف رہنمائی کرتا ہے

ظھرت لکم آیات خلاق الوریٰ
تمہارے فائدہ کیلئے خدا تعالیٰ کیطرف سے نشان ظاہر ہو گئے

ھل ھٰذہ من قسم عمل منجم
کیا یہ کسی نجومی کا کام ہے

ھذا حدیث من نبی مصطفیٰ
یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث ہے

جلت الفتوح وبان صدق کلامنا
فتوح ظاہر ہو گئی اور ہماری کلام کا صدق کھل گیا

افبعد ما کشف الغطا بقی الاِبا
کیا پردہ کھلنے کے بعد پھر سرکشی باقی رہ گئی

ما کان قط ولا یکون کمثلہ
اس مہینہ کیطرح نہ ہوا اور نہ کبھی ہوگا

شھدت ید المولیٰ فھل منکم فتیً
خدا تعالیٰ کے ہاتھ نے گواہی دیدی پس کیا کوئی مرد ہے

أفأنت تنکر موعد الفرقان
کیا تو فرقان کے وعدہ سے انکار کرتا ہے

کونوا لوجہ اللہ من اعوانی
اور خالصتاً میرے انصار میں سے بنجاؤ

توبوا من الافساد والطغیان
فساد اور بے اعتدالی سے توبہ کرو

وکخائف خروا علی الاذقان
اور ڈرنے والوں کیطرح اپنی ٹھوڑیوں پر گرو

والشمس تدعوکم الی الایمان
اور سورج تمہیں ایمان کیطرف بلا رہا ہے

فی ملککم لمؤید سبحانی
وہ تمہارے ہی ملک میں مؤید سبحانی کیلئے ظاہر ہوئے

اوآیۃ عظمیٰ عظیم الشان
یا خدا تعالیٰ کا ایک عظیم الشان نشان ہے

کھف الانام وسید الشجعان
پناہ خلقت کی اور سردار بہادروں کے

وتبینت طرق الھدیٰ ومکانی
اور ہدایت کے رستے اور میرا مرتبہ نمودار ہو گیا

ویل لمجترء مصر جانی
اس شخص پر واویلا ہے جو گستاخ اصرار کرنیوالا گنہگار ہو

شھر بھذا الوصف فی الازمان
اس صفت کا مہینہ کسی زمانہ میں نہیں پایا جاتا

یبدی المحبۃ بعد ما عادانی
جو عداوت کے بعد محبت کو ظاہر کرے

وارادربي ان يرى آياته
اور میرے رب نے ارادہ فرمایا ہے جو اپنے نشانوں کو ظاہر کرے
ويمزق الدجال ذا الهذيان
اور دجال فضول گو کو ٹکڑے ٹکڑے کر دے

اني ارى كالميت من آذاني
جس نے مجھ کو دکھ دیا مین اسکو مردے کیطرح دیکھ رہا ہون
لا تسمعن اصواته آذاني
اور میرے کان اُسکی آواز نہین سُنتے

هذا زمان قد سمعتم ذكره
یہہ وہ زمانہ ہے جس کا تم ذکر سُن چکے ہو
من خير خلق الله والقرآن
کس سے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اور قرآن کریم

من فاته هذا الزمان فقد هوى
جسکو یہ زمانہ فوت ہو گیا پس وہ نیچے گرا
واختار جهلا وادي الخذلان
اور اپنی جہالت سے وادی خذلان کو اُسنے پسند کر لیا

كم من عدو يشتمون تعصبا
بہت ایسے دشمن ہین کہ محض تعصب سے گالیان نکالتے ہین
ويرون آياتي ونور بياني
اور میرے نشان اور میرے بیان کا نور دیکھتے ہین

وخيالهم يطفو كحوت ميت
اور اُن کا خیال مُردہ مچھلی کیطرح تیرتا ہے
لا ينظرون مواقع الامعان
غور کے موقعون کو وہ نہین دیکھتے

شهدت لهم شمس السماء ومثلها
اُنکے لئے آسمان کے سورج نے گواہی دی
قمر فيرتابون بعد عيان
اور ایسا ہی چاند نے پس بعد مشاہدہ کے شک کرتے ہین

خرجوا من التقوى وتركوا طرقه
تقوے سے خارج ہو گئے اور تقوی کی راہ چھوڑ دی
بوساوس دخلت من الشيطان
باعث اُن وسوسون کے جو شیطان کیطرف سے اُنمین داخل ہوئے

يا مكفري اهل السعادة والهدى
اے وے لوگو جو اہل سعادت کو کافر ٹھہراتے ہو
اليوم انزلتم بدار هوان
آج تم ذلت کے گھر مین اتارے گئے

توبوا من الهفوات يغفر ذنبكم
اپنی لغزشون سے توبہ کرو تا تمہارے گناہ بخشے جاوین
والله بر واسع الغفران
اور خدا تعالی نیکوکار وسیع المغفرت ہے

قد جاء مهديكم وظهرت آية
تمہارا مہدی آگیا اور نشان ظاہر ہو گیا
فاسعوا بصدق القلب يا فتياني
سو اے میرے جوانون دلی صدق سے کوشش کرو

عندي شهادات فهل من مومن
میرے پاس گواہیان ہین پس کوئی ایمان لانیوالا ہے
نور يرى الداني فهل من داني
ایک نور ہے جو نزدیک آنیوالا اسکو دیکھتا ہے پس کیا کوئی نزدیک آنیوالا ہے

ظهرت شهادات فبعد ظهورها ما عذركم في حضرة السلطان

گواہیاں ظاہر ہوگئیں سو انکے ظہور کے بعد اللہ تعالیٰ کی جناب میں کیا عذر کرو گے

هذا أوان النصر من رب السما ذي مصميات موبق الفتّان

یہ رب السماء کیطرف سے مدد کا وقت ہے جسکے تیر خطا نہیں کرتے اور فتنہ انگیز کو ہلاک کرتا ہے

نزلت ملائكة السماء لنصرنا رعب العدا من عسكر روحاني

ہماری مدد کے لئے آسمان سے فرشتہ اتر آئے لشکر روحانی سے دشمن ڈر گئے

دخلت بروق الدّين في أرض العدا وبدا الهدى كالدّرر في اللمعان

دین کی روشنی دشمنوں کے زمین میں داخل ہوگئی اور ہدایت چمکنے والے موتیوں کیطرح ظاہر ہوگئی۔

أفترقبون كظالمين جهالة رجلا حريص السفك والاثخان

کیا تم ظالموں کیطرح محض اپنے جہالت سے ایسے آدمی کی انتظار کرتے ہو جو خون ریزی کا حریص اور بہت خونریزی کرنیوالا

لستم بأهل للمعارف والهدى فتلاعبوا بالدّين كالصّبيان

تم اس بات کے اہل نہیں ہو جو معارف اور ہدایت تمہیں معلوم ہو سو بچوں کیطرح دین کے ساتھ کھیلتے ہو

لا تعرفون نكات صحف إلهنا تتلون ألفاظا بغير معاني

تم ہمارے خدا کے صحیفوں میں جو معارف ہیں انکو پہچانتے نہیں اور الفاظ کو بغیر معانی کے پڑھتے ہو

قد جئتكم مثل ابن مريم غربة حق وربّي يسمعن ويراني

میں ابن مریم کیطرح غریب ہو کر تمہارے پاس آیا ہوں یہ حق ہے اور میرا رب سنتا ہے اور دیکھ رہا ہے

السيف أنفاسي ورمحي كلمتي ما جئتكم كمحارب بسنان

میرے انفاس میرے تلوار ہیں اور میرے کلمات میرے نیزے ہیں اور میں جنگجو کی طرح نیزہ کے ساتھ نہیں آیا

حق فلا يسع الورى إنكاره فاترك مراء الجهل والكفران

یہی سچ ہے پس انکار پیش نہیں جا سکتا سو جہالت اور ناسپاسی کی لڑائی کو چھوڑ دے

يا طالب الرحمان ذي الإحسان قم والهاً واطلبه كالظمآن

اے خداوند ذوالاحسان کے طلب کرنیوالے شیفتہ کیطرح اٹھ اور پیاسے کیطرح اسکو ڈھونڈ

بادر إليّ سأخبرنك مشفقا عن ذالك الوجه الذي صباني

میری طرف دوڑ کہ میں تجھ کو شفقت کی راہ سے خبر دونگا اس منہ سے جس نے مجھے اپنی طرف کھینچا

احرق قراطيس البغاوة والابا
بغاوت اور سرکشی کے کاغذات جلادے
وارکن الى الايقان والاذعان
اور یقین کیطرف جھک جا

اعطيت نوراً من ذكاء مهيمنى
مجھے اپنے خدا کے آفتاب سے ایک نور ملا ہے
لانير وجه البرّ والعمران
تاکہ مین جنگلون اور آبادیون کو روشن کرون

بارزت لله المهيمن غيرة
مین اللہ تعالی کیلئے غیرت کی راہ سے میدان مین نکلا ہون
ادعو عدوّ الدّين فى الميدان
اور دشمن دین کو میدان مین بلاتا ہون

والله انّى اوّل الشجعان
اور بخدا مین سب بہادرون سے پہلے ہون
وستعرفنّ اذا التقا الجمعان
اور عنقریب تجھے معلوم ہوگا جب دونون لشکر ملین گے

من كان خصمى كان ربّى خصمه
جو شخص میرا دشمن ہو خدا تعالی اُسکا دشمن ہوگا
قد بارز المولى لمن بارزنى
خدا اُسکے مقابلہ پر نکلا جس نے میرا مقابلہ کیا

انّى رئيت يد المهيمن حافظى
مینے خدا کا ہاتھ اپنا محافظ دیکھا
ومؤيّدى فى سائر الاحيان
اور ہر ایک وقت مین اپنا مؤید پایا

من فضله انى كتبت معارفا
یہ اُسکے فضل سے ہے جو مینے معارف لکھے
ادخلت بحر العلم فى الكيزان
اور علم کا دریا کوزہ مین داخل کردیا

يا قوم فى رمضان ظهرت آيتى
اے میری قوم میرا نشان رمضان مین ظاہر ہوا
من ربّنا الرحمان والدّيان
خدائے رحمان اور جزاے دہندہ سے

فاقرء اذا ما شئت اية ربّنا
پس اگر تو چاہے تو ہماری رب کی آیت کو پڑھ
خسف القمر وتجاف عن عدوان
اور وہ آیت یہ ہے کہ خسف القمر اور ظلم سے الگ ہو جا

ثمّ الحديث حديث آل محمد
پھر حدیث حدیث آل نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی
شرح لما يتلى من الفرقان
قرآن شریف کی آیات کے شرح مین

هذا كلام نبيّنا وحبيبنا
یہ ہمارے نبی اور حبیب کا کلام ہے
فافرغ اليه وخل ذكر ادانى
پس اسکی طرف متوجہ ہو اور ادنی لوگون کا ذکر چھوڑ دے

هذا اشدّ على العدا وجموعهم
یہ پیشگوئی دشمنون پر بہت سخت ہے
من وقع سيف قاطع وسنان
تلوار اور نیزہ سے بہی زیادہ سخت

والحرّ بعد ثبوت امرٍ قاطعٍ … یُہدی ولا یصغی الی بہتانٖ

اور ایک آزاد آدمی ثبوت قطعی کے بعد … ہدایت دیا جاتا ہے اور بہتان کیطرف کان نہیں دھرتا

لا تعرضوا عنّی وکیف صدودکم … عن مرسلٍ یہدی الی الفرقانٖ

تم مجھ سے اعراض مت کرو اور کیونکر تم ایسے پیچھے ہٹے ہوئے ہو … کنارہ کش ہوتے ہو جو فرقان کی طرف ہدایت دیتا ہے

ما جاءنی قومی شقاءً وتباعدوا … فترکتہم مع لوعۃ الہجرانٖ

میری قوم بوجہ بدبختی کے میرے پاس نہیں آئی اور دور ہو گئی … پس میں نے باوجود سوزش جدائی انہیں چھوڑ دیا

انی رئیت بہجر قوم فارقوا … حالًا کحالت مرسلٍ کنعانی

میں نے اُس قوم کی جدائی میں جو جدا ہو گئی … وہ حالت دیکھی جو یعقوب علیہ السلام کی حالت سے مشابہ ہے

وسألت ربّی فاستجاب لی الدعا … فرجعت مجلوا من الاحزانٖ

اور میں نے اپنے رب سے سوال کیا اور اس نے میری دعا قبول کی … پس میں غموں سے نجات یافتہ ہو گیا

انّ العدا لا یفہمون معارفی … ویکذّبون الحق کالنشوانٖ

دشمن میرے معارف کو نہیں سمجھتے … اور مستوں کیطرح حق کی تکذیب کر رہے ہیں

لا ینظرون تدبّرًا وتفکّرًا … وتابّطوا الاوہام کالاوثانٖ

اور تدبر اور تفکر سے نہیں سوچتے … اور وہموں کو بتوں کیطرح اپنی بغل میں رکھتے ہیں

انّ العقول علی النقول شواہد … تحتاج انقال الی میزانٖ

عقلیں نقلوں پر گواہ ہیں … بوجہ میزان کے محتاج ہوتی ہیں

انّ النہی ملکت یداہ قلوبنا … ونری بریق الحق بالبرہانٖ

عقل کے دونوں ہاتھ ہمارے دلوں کے مالک ہیں … اور حق کی روشنی ہم برہان سے ہی دیکھتے ہیں

انّ العدا یئسوا اذ انکشف الہدی … فالیوم لیس لہم بذالک یدانٖ

دشمن نومید ہو گئے جبکہ ہدایت کھل گئی … پس آج انکو اسکے ساتھ مقابلہ کے ہاتھ نہیں

یا لاعنی خف قہر ربٍّ قادرٍ … واللّٰہ انی مسلم ذوشانٖ

اے میری لعنت کرنیوالے خدا تعالیٰ کے قہر سے ڈر … اور بخدا میں ایک مسلمان بڑی شان ہوں

واللّٰہ انی صادق لا کاذب … شہدت سماء اللّٰہ والملوانٖ

اور بخدا میں صادق ہوں نہ کاذب … آسمان اور رات دن نے گواہی دی

وَدعتُ اھوائی لحبِّ مہیمنی
حرص و ہوا کو مین نے خدا تعالی کیلئے رخصت کر دیا
وترکتُ دُنیاکم لعطف عنانی
اور تمہاری دنیا کو چھوڑا اور اس سے منہ پھیر لیا

وتعلقت نفسی بحضرت ملجائی
اور میرا نفس حضرت پروردگار سے تعلق پکڑ گیا
وتبرّءت من کلّ نشب فانی
اور ہر یک مال فانی سے بیزار ہو گیا

لا تعجلوا وتفکروا وتدبّروا
مت جلدی کرو اور فکر کرو اور سوچو
والعقل کل العقل فی الامعانِ
اور تمام عقل غور کرنے مین ہے

ان کنت لا تبغی الھُدی وتکذب
اور اگر تو ہدایت کو قبول نہین کرتا اور تکذیب کرتا ہے
فاضرّنی بجوارح ولسانِ
سو مجھے اپنے ہاتھ پیر اور زبان سے دکھ پہنچا

والعن ولعن الصادقین وسبّھم
اور لعنت کرتا رہ اور سچون کو لعنت کرنا
متوارث من قادم الازمانِ
قدیم زمانہ سے لوگون کی ورثہ چلی آتی ہے

لن تعجزوا امکائد ربّ السما
تم ہرگز اپنے فریبون سے خدا تعالی کو عاجز نہین کر سکتے
للہ سُلطان علی السلطانِ
خدا تعالی کا تسلط ہر یک تسلط پر غالب ہے

انظر ذُکاءً ثم قمرًا منصفا
سورج اور چاند کو منصف ہونیکی حالت مین دیکھ
ھذانِ للکذّاب ینخسفانِ
کیا ان دونون کو ایک کذاب کے لئے گرہن لگا

یا لاعنی خف قہر ربّ شاھد
ای میرے لعنت کرنیوالے خدا تعالی سے جو گواہ ہے خوف کر
ویریک آیات من الاحسانِ
اور وہ تجھے اپنے نشان دکھاتا ہے

قمر القدیر وشمسہ بقضاءہ
چاند اور سورج کو گرہن لگا
خسفا وانت تصول کالسرحانِ
اور تو ابھی بھیڑئیے کی طرح حملہ کر رہا ہے

للہ آیات یریھا بعدھا
ان دونون کسوفون کے بعد خدا تعالی کے اور بھی نشان ہین
ھذان قد جاءاک کالعنوانِ
یہ دونون عنوان کی طرح ظاہر ہوئے ہین

ھذا من اللہ الکریم المحسن
یہ خدائے کریم محسن کیطرف سے ہے
فاستیقظوا من رقدۃ العصیانِ
سو تم نافرمانی کی نیند سے بیدار ہو جاؤ

من کان فی بئر الشقا متھافتا
جو شخص بدبختی کے کنوئین مین گرنے والا ہو
لا ینصرن بل یھلکن کالعانی
اسکو مدد نہین دی جاوے گی بلکہ وہ قیدی کیطرح مر جائیگا

لاتحسبوا برّ الفساد حديقة
تم لیے باغ کو فساد کا جنگل مت خیال کرو
عذب الموارد مثمر الاغصان
جس کا میٹھا پانی اور شاخیں پھلدار ہیں

لاتظلموا لاتعتدوا لاتجترؤا
ظلم مت کرو تجاوز مت کرو دلیری مت کرو
وتباعدوا عن ذالك الهيمان
اور اس ہیجان سے دور رہو

لاتكفروا يا قوم ناصر دينكم
ای میری قوم دین کے حامی کو کافر مت ٹھہراؤ
واخشوا المليك وساعة اللقيان
اور اس حقیقی بادشاہ سے ڈرو اور نیز ملاقات کے دن سے

قد جئتكم يا قوم من ربّ الورى
اے میری قوم میں تمہاری طرف خدا تعالی کیطرف سے آیا ہوں
بشرى لتوّاب اذا لاقانی
اس توبہ کرنے والیکو خوشخبری ہو جب مجھ سے ملے

ارسلت من ربّ الانام فجئتكم
میں خدا تعالی کیطرف بھیجا گیا پس تمہاری طرف آیا
فاسعوا الى بستانه الريّان
پس خدا تعالی کے تروتازہ باغ کیطرف دوڑو

هذا مقام الشكران مغيثكم
یہ شکر کا مقام ہے جو تمہارے فریادرس نے
قد خصّكم بعناية وحنان
تم کو عنایت اور مہربانی کے ساتھ خاص کر دیا

يا قوم قوموا طاعة لامامكم
اے میری قوم اپنے امام کے لئے فرمانبردار بنکر کھڑے ہو جاؤ
وتباعدوا من معتدٍ لعّان
اور اس شخص سے دور رہو جو حد سے تجاوز کرنیوالا اور لعنت کرنیوالا ہے

قد جاء يوم الله فارنوا واتقوا
خدا کا دن آیا ہے سو سوچو اور ڈرو
وتستّروا بملاحف الايمان
اور ایمان کی چادروں سے اپنی پردہ پوشی کر لو

لا يلهكم غول دنيّ مفسد
تمہیں کوئی مفسد کمینہ اپنے رب سے مت روکے
عن ربّكم يا معشر الحدثان
اے نو عمر لوگو

قد قلت مرتجلا فجاءت هذه
میں نے یہ قصیدہ جلدی سے کہا ہے اور یہ قصیدہ
كالدّرّ او كسبيكة العقيان
موتی کیطرح ہے یا اس سونے کی طرح جو کٹھالی سے نکلتا ہے

ما قلتها من قوتي لكنّها
میں اسکو اپنی قوت سے نہیں کہا مگر وہ
درر من المولى ونظم بنانی
موتی خدا تعالی سے ہیں اور میرے ہاتھوں نے پروئے ہیں

يا ربّ بارك ها بوجه محمد
اے خدا محمد صلعم کے منہ کیلئے اسمیں برکت ڈال
ربّ الكرام وخيبة الاعيان
جو سب کریموں سے افضل اور برگزیدوں کے برگزیدہ ہیں

ثم اعلم ان الله نفث فی روعی ان ھذا الخسوف والکسوف فی رمضان آیتان مخوّفتان لقوم اتبعوا

پھر جان کہ خدا تعالی نے میرے دل میں پھونکا کہ یہ خسوف اور کسوف جو رمضان میں ہوا ہے یہ دو خوفناک نشان ہیں جو انکو ڈرانے کیلئے

الشیطان وآثروا الظلم والطغیان وھیّجوا الفتن واحبّوا الافتتان وما کانوا منتھین فخوّفھم

ظاہر ہوئے ہیں جو شیطان کی پیروی کرتے ہیں جنہوں نے ظلم اور بے اعتدالی کو اختیار کر لیا سو خدا تعالی ان دونوں نشانوں کے ساتھ انکو ڈراتا ہے

الله بھما وکل من تبع ھواہ وعادی وترک الصدق ومان وعصی الله الرحمان غیا ذلک لئلا یستغفروا فیغفر

اور ہر ایک ایسے شخص کو ڈراتا ہے جو حرص و ہوا کا پیرو ہوا اور سچ کو چھوڑا اور جھوٹ بولا اور خدا تعالی کی نافرمانی کی پس خدا تعالی پکارتا ہے کہ اگر وہ گناہ کی

لھم ویری المنّ والاحسان ولئن ابوا فان العذاب قد حان وفیھما انذار للذین اختصموا من غیر الحق

معافی چاہیں تو انکے گناہ بخشے جائینگے اور فضل اور احسان کو دیکھیں گے اور اگر نافرمانی کی تو عذاب کا وقت تو آگیا اور ان میں ان لوگوں کو ڈرانا بھی

وما اتقوا الرب الدیّان وتھدید للذی ابی واستکبر وما ترک الحران فاتقوا الله ولا تعثوا فی الارض

ہے جو بغیر حق کے جھگڑتے ہیں اور خدا تعالی سے نہیں ڈرتے اور ایسے شخص کے لئے تہدید ہے جو نافرمانی اور تکبر اختیار کرتا ہے اور سرکشی کو نہیں چھوڑتا

مفسدین۔ وما لکم لا تخافونہ وقد ظھرت آیة التخویف من رب العالمین۔ وقد ثبت فی الصحیحین

سو خدا سے ڈرو اور زمین پر فساد کرتے مت پھرو۔ اور تمہیں کیا ہو گیا کہ تم اس سے ڈرتے نہیں حالانکہ ڈرانیکی نشان ظاہر ہو گئے اور صحیح مسلم اور بخاری سے ثابت

عن نبی الثقلین وامام الکونین صلی الله علیہ وسلم فی الدارین انہ قال لتفھیم اھل الایمان ان

ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم نے مومنوں کے سمجھانے کے لئے فرمایا

الشمس والقمر آیتان من آیات الله لا ینکسفان لموت احد ولا لحیاتہ ولکنھما آیتان من آیاتہ یخوّف

کہ شمس اور قمر دو نشان خدا تعالی کے نشانوں میں سے ہیں اور کسی کے مرنے یا جینے کیلئے انکو گرہن نہیں لگتا بلکہ وہ خدا تعالے

الله بھما عبادہ فاذا رأیتموھا فافزعوا الی الصلوة فانظر کیف وصّا سید الکائنات وخاتم

کے دو نشان ہیں خدا تعالی ان دونوں کے ساتھ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے پس جب تم انکو دیکھو تو جلدی سے نماز میں مشغول ہو جاؤ پس دیکھ کہ کیونکر حضرت

النبیّین۔ وفی الحدیث اشارة الی ان تلک الآیتین من الرحمان مخصوصتان لتخویف عصاة

صلعم نے خوف کسوف سے ڈرایا اور حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ دونوں نشان گنہگاروں کو ڈرانے کیلئے ہیں اور اسوقت ظاہر ہوتے

الزمان ولا یظھران الا عند کثرة المعاصی وغلو الخلق فی العصیان وکثرت الخبیثات والخبیثین

ہیں کہ جب دنیا میں گناہ بہت ہوں اور خلقت میں بدکاریاں پھیل جائیں اور پلید بہت ہو جائیں

ولاجل ذالک امر صلعم عند رؤیتھما لفعل الخیرات والمبادرة الی الصالحات من الصلوات

والصدقات باخلاص النيات والدعاء والبكاء كالقانتين والقانتات والرجوع الى الله والذكر
جیسی خالص نیت کے ساتھ نماز اور روزہ اور دعا کرنا اور رونا اور اللہ تعالیٰ کی تعریف اور ذکر اور تضرع اور قیام
والتضرعات والقيام والركوع والسجدات والتوبة والانابة والاستغفار وطلب المغفرة من الغفار والخشوع
اور رکوع اور سجدہ اور توبہ اور انابت اور استغفار اور خشوع اور ابتہال اور انکسار اور ایسا ہی
والابتهال والانكسار ومثل ذلك على حسب الطاقة من الاحسانات وفك الرقبة والعتاقة ومواسات اليتمى
حسب طاقت احسان اور غلام آزاد کرنا اور کسی کو سبکدوش کرنا اور یتیموں کی غمخواری
والغرباء والتذلل كل التذلل في حضرة الكبرياء رب السموات والارضين - فكان السر في
اور جناب الٰہی میں تذلل پس گویا کہ ان اعمال کی بجاآوری میں جو نماز اور خشوع اور ابتہال ہی ہے بھید
هذه الاعمال والخشوع والابتهال ان الشمس والقمر لا تنكسفان الا عند آفة نازلة وداهية منزلة
ہے کہ چاند اور سورج کا اسی حالت میں گرہن ہوتا ہے کہ جب کوئی آفت نازل ہونیوالی ہو اور کسی مصیبت
وعند قرب ايام البأس وانعقاد اسباب الشر الذي هي مخفية عن اعين الناس ويعلمها رب العلمين
کا زمانہ قریب ہو اور آسمان پر ایسے اسباب شر کے جمع ہو گئے ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہیں اور صرف انکو خدا تعالیٰ جانتا ہے
فيقتضي رحمة الله تعالى وحكمته التي ترى اللطف والجمال ان يعلم الناس عند كسوف طرقا هي تدفع
پس خدا تعالیٰ کی رحمت اور اسکی پر لطف حکمت تقاضا کرتی ہے جو کسی کسوف کیوقت لوگوں کو وہ طریقے سکھلاوے جو کسوف
موجباته وتزيل سيئاته فعلمهم هذه الطرق على لسان خير المرسلين - ولا شك ان الحسنات
کے موجبات کو دور کردیں اور اسکی بدیوں کو مٹاویں پس اس نے اپنے نبی کی زبان پر یہ تمام طریق سکھلائے اور کچھ شک نہیں کہ نیکیاں
يذهبن السيئات وتطفي نيرانها دموع المستغفرين - واذا عمل عبد عملا صالحا باخلاص النية
بدیوں کو دور کرتی ہیں اور گناہ کی معافی چاہنے والوں کے آنسو آگ کو بجھا دیتے ہیں اور جسوقت کوئی بندہ کوئی نیک عمل کرتا ہے
وكمال الطاعة وارضى به ربه بتحمل الاذية فيعارض هذا العمل الذي كسبه الشر الذي انعقد سببه
اور خدا تعالیٰ کو اس سے راضی کر دیتا ہے پس وہ نیک عمل اسکی بدی کا مقابلہ کرتا ہے جسکے اسباب مہیا ہو گئے ہیں پس خدا تعالیٰ اس
فيجعله الله من المحفوظين - وهذا من سنة الله ان الدعاء يرد البلاء ولا يلتقي دعاء وبلاء الا وان
عامل کو اس بدی سے بچا لیتا ہے اور یہ خدا تعالیٰ کی سنت ہے کہ وہ دعا کے ساتھ بلا کو رد کرتا ہے اور دعا اور بلا کبھی نہیں ملتے تو
الدعاء يغلب باذن الله اذا ما خرج من شفتي الاوابين فطوبى للداعين -
... خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنیوالے ہیں ... دعا کرنیوالوں کو خوشخبری

وإذا كان كسوف واحد من الشمس والقمر دالاً على آفات الزمان وموجب أنواع البلايا
اور جبکہ ایک گرہن ہی انواع آفتوں پر دلالت کرتا ہے تو اس زمانہ کا کیا حال جسمیں دونوں گرہن
والخسران فما بال زمان اجتمع فيه كسوفان فاتقوا الله يا معشر الإخوان ولا تكونوا من
جمع ہو گئے ہوں سو خدا تعالیٰ سے ڈرو اور غافل مت ہو
الغافلين۔ لا يقال إن النيّرين ينكسفان من أسباب أثبتت بالبرهان وفصّلت في
یہ کہنا بیجا ہے کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ان اسباب سے ہوتا ہے جو کتابوں میں
الكتب بتفصيل البيان فما لها وللآفات تتوجه إلى نوع الإنسان عند كثرة العصيان لأن
درج ہیں پس انکو ان آفات سے کیا تعلق ہے جو انسان پر گناہوں کی شامت سے آتی ہیں
الأمر الذي مثبت عند أولي العرفان هو أن الله خلق الإنسان ليدخله في المحبوبين
کیونکہ عارفوں کے نزدیک یہ بات مسلم ہے کہ خدا تعالیٰ نے انسان کو اسلئے پیدا کیا ہے کہ اسکو محبوبوں
المقبولين أو المردودين المطرودين۔ وجعل تغيرات العالم دالة على خيره وشره ونفعه
میں یا مردودوں میں داخل کرے اور اللہ تعالیٰ نے تمام تغیر عالم کے انسان کی خیر اور شر اور نفع
وضره وجعل العالم له كمثل المبشرين والمنذرين۔ وكلما أراد الله من عذاب
اور ضرر پر دلالت کرنیوالے پیدا کئے ہیں اور اسکے لئے تمام عالم کو مبشر اور منذر کیطرح بنا دیا ہے اور ہر یک وہ عذاب
وتعذيب أهل الزمان فلا ينزل إلا بعد ما أذنبت أيدي الإنسان وأصرّ عليه كإصرار أهل
جو خدا تعالیٰ نے انسانوں کی سزا دہی کیلئے مقرر کیا ہے وہ قبل اسکے جو انسان گناہ کرے اور گناہ پر اصرار کرے اور حد سے
الطغيان واعتدى كالمجترئين۔ وقد جعل لكل شيء سببًا في العالمين۔ وجعل كل آية
گذر جائے نازل نہیں ہوتا اور خدا تعالیٰ نے عالم میں ہر یک شے کیلئے ایک سبب بنایا ہے اور ہر یک ڈرانیوالا
مخوفة في الزمان تنبيهًا لأهل الشقاوة والخسران وإنذارًا للمسرفين۔ ومبشرة
نشان بدبختوں اور زیادتی کرنیوالوں کیلئے مقرر کیا ہے اور وہ نشان ان کے لئے
للذين نزلوا بحضرة الوفاء وحلّوا محل الصفاء والاصطفاء منقطعين۔ وهذه سنة
مبشر ہے جو وفا کے آستانہ پر اتر آئے اور صفا اور اصطفاء میں منقطع ہو کر نازل ہوئے اور یہ ایک سنت
مستمرة وعادة قديمة نجد آثارها في قرون خالية من حضرة متعالية وكذلك جاء
قدیمہ ہے جس کے آثار تو پہلے زمانہ میں خدا تعالیٰ کیطرف سے پائیگا۔ اور اسی طرح

في كتب الأولين - وان كنت في شك فانظر الاصحاح الثاني من صحف يوئيل والثاني
پہلی کتابوں میں آیا ہے اور اگر تجھے شک ہو پس تو دوسرا باب یوئیل نبی کی کتاب کا اور
والثلاثين من حزقيل واتق الله ولا تتبع سبل المجرمين -
بتیس باب حزقیل نبی کی کتاب کا دیکھ اور خدا سے ڈر اور مجرموں کی راہ کی پیروی مت کر -
وحاصل الكلام ان الخسوف والكسوف آيتان مخوفتان واذا اجتمعا فهو
اور حاصل کلام یہ کہ خسوف اور کسوف دو ڈرانیوالے نشان ہیں اور جب یہ دونوں
تهديد شديد من الرحمان واشارة الى ان العذاب قد تقرر واكد من الله لاهل
جمع ہو جائیں تو وہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ایک سخت طور کا ڈرانا ہے اور اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف سے ظالموں کے لئے
العدوان ومع ذلك من خواصهما انهما اذا ظهرا في زمان وتجليا للبلدان فينصر الله
بہت نزدیک عذاب قرار پاچکا ہے اور باوجود اسکے انکے خواص میں سے ایک یہ ہے کہ جب وہ دونوں کسی زمانہ میں ظاہر ہوں اور کسی ملک پر انکا
اهلها المظلومين - ويقوي المستضعفين المغلوبين ويرحم قوما اوذوا وكفروا
ظہور ہو سو اس ملک میں جو لوگ مظلوم ہیں انکی خدا تعالیٰ مدد کرتا ہے اور ضعیفوں اور مغلوبوں کو قوت بخشتا ہے اور اس قوم پر رحم کرتا ہے جو دکھ دیئے
ولعنوا من غير حق فينزل لهم آيات من السماء وحمايات من حضرة الكبرياء ويخزي
گئے اور کافر ٹھہرائے گئے اور ناحق لعنت کئے گئے سو انکی تائید کیلئے آسمان سے نشان اُترتے ہیں اور حمایت الٰہی نازل ہوتی ہے اور خدا تعالیٰ منکروں
المنكرين المعادين ويحكم بالحق وهو احكم الحاكمين - ويقضي بين المتشاجرين
اور دشمنوں کو رسوا کرتا ہے سچا فیصلہ کر دیتا ہے اور وہ احکم الحاکمین ہے اور نزاعوں کا تصفیہ کر کے تجاوز کرنیوالوں
ويقطع دابر المعتدين - فتصيبهم خجالة واحجام وتندم وانهزام وكذلك يجزي
کی بیخکنی کر دیتا ہے سو انکو ایک شرمندگی اور زد اور ندامت اور شکست پہنچتی ہے اور اسی طرح خدا تعالیٰ
الكاذبين يحب الضعفاء الاتقياء ويجيح اصل المفسدين الذين يتركون
جھوٹوں کو سزا دیتا ہے کمزوروں اور نیکبختوں کو دوست رکھتا ہے اور مفسدوں کی بیخکنی کرتا ہے وہ مفسد جو سچی نصائح
وصايا الحق ومواقعها ويقفون ما ليس لهم به علم ويقولون امنا بالقرآن
اور اُن کے موقع چھوڑ دیتے ہیں اور ان باتوں کی پیروی کرتے ہیں جنکا انہیں علم نہیں اور کہتے ہیں کہ ہم قرآن پر ایمان لائے
وما هم بمؤمنين يصرون على امور لا يعلمون حقيقتها وامروا بالتزام طرق التقوى
حالانکہ نہیں ایمان لائے ان امور پر اصرار کرتے ہیں جنکی حقیقت کی انہیں خبر نہیں اور حکم تھا کہ تقویٰ کے طریقوں کو لازم پکڑو

فترکوها وکفروا اخوانهم المومنین ـ اولئک یئسوا من ایام الله وبشاراتها

سو انہون نے ان راہون کو چہوڑدیا اور اپنے بعض بہائیون کو کافر ٹہرایا ـ یہ لوگ خدا تعالی کے دلون اور اسکی بشارتون سے نا امید ہو گئے

ونبذوها وراءها بعد المبعدین ـ وسیعلمون کیف یکون مآل المفتتنین الخائنین ـ

اور آن کو بہت دور ڈالدیا پس عنقریب جان لینگے کہ فتنہ پردازون اور خیانت پیشون کا انجام کیا ہے

ومن خواص هذین الکسوفین انهما اذا اجتمعا

اور اس خسوف کسوف کے خواص مین سے ایک یہ بہی ہے کہ جب وہ

فی رمضان الذی انزل الله فیه القرآن ـ فیشیع الله بعدها العلوم

رمضان مین جمع ہون وہ رمضان جسمین قرآن نازل ہوا سو انکے بعد خدا تعالی علوم صحیحہ کو پہیلائے گا

الصادقة الصحیحة ویبطل البدعات الباطلة القبیحة ویهوی الناس الی

اور بدعات باطلہ کو دور کرے گا اور خدا تعالی امام زمان کے لئے ایک عظیم الشان

امامهم باستعدادات شتی وتجری من العلوم الحقة انهار عظمی ویتوجه

تجلی دکہلائے گا وہ نہایت مہربانی کی تجلی ہوگی اور زمین مین اسکی مثل نہ پائی جائیگی اور لوگ اپنے امام کیطرف مختلف استعدادون کے

الخلق من القشر الی اللب ومن البغض الی الحب ومن المجاز الی الحقیقة ومن

ساتہہ آئین گے اور علوم حقہ سے نہرین جاری ہونگی اور لوگ چہلکے سے مغز کیطرف توجہ کرینگے اور بغض سے حب کیطرف پہرینگے اور مجاز

التیه الی الطریقة ویتنبه الذین اخطأوا مشربهم من الحق والصواب

سے حقیقت کیطرف آئینگے اور آوارہ گردی سے راہ راست کیطرف رخ کرینگے اور جنہون نے اپنے مشرب حق مین خطا کی وہ متنبہ ہو جائینگے

ویرجع الذین سرحوا افکارهم فی مرعی التباب ویندم الذین ضاع من ایدیهم

اور جو ہلاکت کیطرف گئے تہے وہ پہر رجوع کرینگے اور جن کے ہاتہوں سے امام کی تعظیم ضایع ہوگئی وہ شرمندہ ہونگے اور جنہون نے

تعظیم الامام ویتطهر الذین تلطخوا من انواع الآثام ویهیج تلک التاثیرات

ان دونون کا قدر نہین کیا وہ ندامت اٹہاوینگے اور جو لوگ گناہ مین آلودہ تہے وہ پاک ہو جائینگے اور یہ تاثیرین افلاک کے

فی قوی الافلاک بحکم مالک الاحیاء والاهلاک فیمتلأ العالم من توحیدانه

کے قوی مین جوش مین آئینگی اس مالک کے حکم سے جو زندہ کرتا اور مارتا ہے پس یہ عالم توحید اور معرفت کے

وانوار العرفان ویخزی الله حماة الشرک والکذب والعدوان وتاتی ایام جذبات الله

نور سے بہر جائیگا اور خدا تعالی شرک اور جہوٹہ اور ظلم کے حامیون کو رسوا کریگا اور بعد گمراہی کے جذبات الہی

بعد ايّام الضلال وتجد كل نفسٍ ما تليق بها من الكمال فمن كان حريًّا بمعارف

کے دن آ جائیں گے اور ہر یک نفس اُس کمال کو پالے گا جو اسکی شان کے لائق ہے پس جو شخص توحید کے معارف

التوحيد يعطى له غضّ طريّ من حقائق الكتاب المجيد ومن كان مستعدّ للعبادات

کے لائق ہوگا اُسکو تازہ بتازہ حقائق قرآن شریف عطا ہونگے اور جو شخص عبادات کے لئے مستعد ہوگا

يُعطى له توفيق الحسنات والطاعات ويجعل الله مقام المجدد مركز البلاد ومرجع

اُسکو حسنات کی توفیق دی جائیگی اور خدا تعالیٰ مجدد کے مقام کو مرکز بلاد کریگا اور مرجع عباد

العباد ويبلغ اثره الى اقصى الارضين۔

ٹھہرائیگا اور زمین کے کنارون تک اُسکا اثر پہنچا دے گا۔

فالحاصل ان من خواص هذا الاجتماع رجوع الخلق الى الله المطاع

پس خلاصہ کلام یہ کہ اس خسوف کسوف کے اجتماع کے خواص مین سے ایک یہ خاصہ ہے کہ خدا تعالیٰ کیطرف

وتُحسّر المتكبّرين وتُسِرّ المنكسرين ولله فيها تجلّيات جمالية وجلالية فلا تعجب فانّ الحضرة

لوگون کا رجوع ہوگا اور متکبر تنگ ہونگے اور شکستہ دل راحت پائینگے اور خدا تعالیٰ کو اس کسوف خسوف مین تجلیات جمالی اور جلالی ہین

متعالية فتقديم القمر على الشمس اشارة الى تقديم التجلّى الجمالى وانكساف الشمس بعده اشارة

پس قمر کا شمس پر مقدم کرنا جمالی تجلی کیطرف اشارہ ہے اور پھر اُسکے بعد سورج گرہن ہونا جلالی تجلی کیطرف اشارہ

الى التجلّى الجلالى فاتقوا ان كنتم متقين وفى هذا التجلى الجلالى والجمالى اشارة الى انّ مهدى

ہے اور اس جلالی اور جمالی تجلی مین اس بات کیطرف اشارہ ہے کہ مسیح آخر الزمان دو نون

آخر الزمان ومسيح تلك الاوان يوصف بكل نوع فقرٍ وسيادة ويعطى نصيبا معتدا به من كل سعادة ويُصبغ

نوع فقر اور سیادت سے حصہ پائے گا اور ہر یک سعادت مین سے اُسکو نصیب ہوگا

بصبغ القمريين والشمسيين والجماليين والجلاليين باذن احسن الخالقين۔

قمریون اور شمسیون اور جمالیون اور جلالیون کے رنگ دیا جائیگا

فلا تتيهوا فى بوادى الوسواس واعلموا انّ مقت الله اكبر من مقت الناس

پس تم وسوسون کے جنگلون مین آوارہ مت پھرو اور یقیناً سمجھو کہ خدا تعالیٰ کا غضب انسانون کے غضب سے زیادہ ہے

فلا تتبعوا خطوات الخنّاس وائتونى مؤمنين ۔وادعوا الله ان يهب لكم فهمًا

پس تم خناس کی پیروی مت کرو اور مومن بنکر میرے پاس آ جاؤ اور مین دعا کرتا ہون کہ خدا تعالیٰ تمہیں سمجھ

وبصرًا ولسانًا وقلبًا وأذنًا ووجدانًا ويهديكم ويجعلكم من المهتدين۔ علموا

اور زبان اور دل اور کان اور وجدان عطا کرے اور تمہیں ہدایت دے اور ہدایت مندوں میں کر دے۔ اے

یا معشر الغافلین ان الله لا یضیع الدّین وقد جرت سُنّته واستمرت عادته

غافلوں کے گروہو تمہیں معلوم ہو کہ خداتعالیٰ دین کو ضائع نہیں کرتا اور خداتعالیٰ کی سنت اور عادت اسیطرح پر جاری

بانه اذا جاء زمان الظلام وجعل دین الاسلام غرض السهام وطال علیه السنة الخواص والعوام

ہے کہ جب تاریکی کا زمانہ آجاوے اور دین اسلام تیروں کا نشانہ ٹھہرایا جاوے اور اسپر خواص اور عوام کی زبانیں جاری ہوں

واختار الناس طرق الارتداد وافسدوا فی الارض غایة الافساد فتتوجه القیومیة

اور لوگ ارتداد کے طریقے اختیار کر لیں اور زمین میں غایت درجہ کا فساد ڈالدیں پس قیومیت الٰہیہ توجہ

الالٰهیّة الی حفظه وصیانته ویبعث عبدًا لاعانته فیجدد دین الله بعلمه وصدقه

فرماتی ہے کہ تا دین کی حفاظت کرے اور کوئی بندہ اسکی اعانت کیلئے کھڑا کر دیتا ہے پس وہ دین اسلام کو اپنے علم اور صدق

وامانته ویجعل الله ذلك المبعوث زکیًّا وبالفیوض حریًّا ویکشف عینه ویهب له

اور امانت کے ساتھ تازہ کر دیتا ہے اور خدا اس مبعوث کو زکی اور لائق فیض بناتا ہے اور اسکی آنکھ کھولتا ہے اور اس کو تازہ

علمًا غضًّا طریًّا ویجعله لعلوم الانبیاء من الوارثین۔ فیأتی فی حلل تقابل حلل

بتازہ علم بخشتا ہے اور نبیوں کے علموں کا اسکو وارث ٹھہراتا ہے۔ پس وہ ایسے پیرائیوں میں آتا ہے جو

فساد الزمان وما یقول الا ما علّمه لسان الرحمٰن وتعطی له فنون من مبدء

فساد زمانہ کے پیرائیوں کے مقابل پر ہوتے ہیں اور وہی کہتا ہے جو خدا کی زبان نے اسے سکھایا ہو اور مبدء فیضان سے کئی

الفیضان علی مناسبات فساد اهل البلدان ثم لا تعجب من انّ روحانیة القمر

قسم کے علم اسکو دیئے جاتے ہیں جو زمانہ کے فساد کے موافق ہوں۔ پھر تو اس بات سے کچھ تعجب مت کر کہ چاند کی روحانیت

تقبل بعض انوار الله فی حالة الانخساف وروحانیة الشمس فی وقت الانکساف

حالت انخساف میں کچھ انوار الٰہی قبول کر لیتی ہے ایسا ہی سورج کی روحانیت بھی۔

فان هذا من اسرار الٰهیة وعجائبات ربانیة فلا تکن من المرتابین۔

کیونکہ یہ خداتعالیٰ کے بھیدوں اور عجائبات میں سے ہے پس اسمیں شک مت کر۔

وربما یختلج فی قلبك انّ القرآن لا یشیر الی رمضان فاعلم

اور بسا اوقات تیرے دل میں یہ گذریگا کہ قرآن رمضان کیطرف اشارہ نہیں کرتا پس جان لے

أن الفرقان ذكره على الطريق المجمل المطوي وهو كاف للبصير الزكي ولا حاجة الى

کہ قرآن نے مجمل طور پر خسوف کسوف کا ذکر کیا ہے اور وہ ایک بصیر زکی کے لئے کافی ہے اور کسی تفصیل

تفصيل وتبيين۔

کی حاجت نہیں۔

واما اذا سئلت شيئا عن تفصيله فاعلمك اقل من قليله فاعلم

لیکن اگر تو کچھ اسکی تفصیل چاہے سو میں کمتر از کم تجھے بتلاتا ہوں سو جان کہ خداتعالیٰ نے

ان الله تبارك وتعالى اسّس نظام الدين من رمضان فانه انزل فيه القرآن

دین کا نظام رمضان سے ہی باندھا ہے کیونکہ اس نے اس میں قرآن نازل کیا ہے

فلما ثبتت خصوصية هذا الشهر المبارك بنظام الدين وفيه ليلة القدر

پس جب کہ اس مہینہ کی خصوصیت نظام دین کے ساتھ ثابت ہوئی اور اسی مہینے میں لیلۃ القدر ہے

وهو مبدء لانوار الدين المتين وثبت ان العناية الالهية قد توجهت

اور وہ مبدء دین کے انوار کا ہے اور ثابت ہوا کہ عنایت الٰہیہ رمضان میں ہے نظام خیر کی

الى نظام الخير في رمضان واجرت الفيضان فبان ان الله لا يتوجه لـ

طرف متوجہ ہوئی ہے اور ابتداے فیضان کا اسی مہینہ سے ہوا پس اس سے ثابت ہوا کہ خداتعالےٰ

اعانة النظام في آخر ايام الظلام الا في ذالك الشهر المبارك للاسلام وقد عرفت

اعانت نظام کے لئے تاریکی کے انتہا کے وقت صرف رمضان میں ہی توجہ فرماتا ہے اور تو پہچان چکا

ان الانخساف والانكساف توجه جمالي وتجلي جلالي وفيه انوار لنشاءة ثانية

ہے کہ خسوف اور کسوف جمالی اور جلالی تجلی ہے اور یہ تجلی نشاء ثانیہ اور تبدلات

وتبدلات روحانية وهو لبنة اولى لتاسيس نظام الخير وتعمير المساجد وتخريب

روحانیہ کے لئے ہے اور یہ نظام خیر کی بنیاد کے لئے پہلی اینٹ ہے اور نیز مساجد کی تعمیر اور

الدير وتغلب فيه القوى السماوية على القوى الارضية والانوار المسيحية على الحيل الدجالية

دیر کے خرابی کے لئے اور اس میں آسمانی قوتیں زمینی قوتوں پر غالب آجائینگی اور مسیحی نور دجالی حیلوں سے

ويرى الله خلقه سراجا وهاجا فيدخلون في دين الله افواجا وكان قدرا مقضيا من رب العالمين

بڑھ جائیں گے اور خداتعالیٰ اپنی خلقت کو ایک روشن چراغ دکھائے گا پس وہ فوج در فوج دین الٰہی میں داخل ہونگے۔

القصیدہ

قد جاء یوم الله یوم اطیب

خدا کا دن آگیا جو پاک دن ہے

بُشریٰ لذی رشد یقوم و یطلب

اُس رشید کو خوشخبری ہو جو کھڑا ہوتا ہے اور اسکو ڈھونڈتا ہے

سبقت ید اجبّارنا سیف العدا

ہمارے جباروں کے ہاتھ دشمنوں کی تلوار سے بڑھ گئے

فتری العدوّ النکس کیف یُترّب

پس تو دشمن ضعیف کو دیکھیگا کہ کیونکر خاک میں ملایا جاتا ہے

وانا المسیح فلا تظنن غیرہ

اور میں ہی مسیح موعود ہوں پس کوئی دوسرا خیال مت کر

قد جاءک المهدی وانت تکذّب

تیرے پاس مہدی موعود آیا اور تو تکذیب کرتا ہے

هل غادر الکفار من نوع الاذیٰ

کیا کفار نے کسی قسم کا دکھ اٹھا رکھا ہے

ام لا تری الاسلام کیف یُذوّب

یا تو اسلام کو نہیں دیکھتا کہ کیونکر گداز کیا جاتا ہے

حلّت بارض المسلمین جموعهم

مسلمانوں کی زمین میں انکے گروہ نازل ہوئے

وخبیثهم یوذی النبیّ ویاشب

اور انہیں سے جو پلید ہے وہ نبی صلعم کو دکھ دیتا اور عیب لگاتا ہے

انّی اری ایذاءهم وفسادهم

میں ان کے ایذا اور فساد دیکھتا ہوں

ویذوب روحی والوجود یتقّب

اور روح گداز ہوتی ہے اور وجود میں سوراخ ہوتا ہے

عین جرت من قطر دمعٍ عینها

آنکھ سے آنسوؤں کی بارش کے ساتھ چشمہ جاری ہے

قلبی علیٰ جُمر الغضا یتقلّب

دل افروختہ کوئلوں پر جو غضا کی لکڑی کے ہیں لوٹ رہا ہے

من کل قُنّاتٍ وجبلٍ شاهق

تمام پہاڑوں کی چوٹیوں اور بلند پہاڑوں سے

وشوامخ نسلوا و وُطِیَ المجنب

اور اونچے پہاڑوں سے دشمن دوڑے اور عرب کی سرحد تک پہنچ گئے

وعلیٰ قنان الشامخات مصیبة

اور بلند پہاڑوں کی چوٹیوں پر ایک بڑی مصیبت ہے

عظمیٰ فاین الوهد منهم تهرب

پس نشیب انکے حملوں سے کہاں بھاگ جائیں

ریح المصائف قد اطالت لهبها

گرمی کی ہوا نے اپنے شعلے لمبے کر دئے

من سومها وسهامها نتعجّب

اسکے چلنے اور اسکی لو سے ہم تعجب کرتے ہیں

ما بقی من سبب ولا من رُمّةٍ

کوئی پکا سبب اور کوئی کچا سبب باقی نہ رہا

الّا الّذی هو قادر ومسبّب

مگر وہ خدا جو سببوں کو پیدا کرتا ہے

شبّوا لظی الطغوی فبعد ضرامه
انہوں نے حد سے بڑہنے کی آگ کو بہڑکا دیا سو اسکو بہڑکنے کے بعد

هاج الدخان وکلّ طرف یشغب
دہوان اُٹہا اور ہر ایک طرف تباہی ڈالی

حرق کجبل ساطع اسنامه
یہ وہ آگ ہے جو بلند پہاڑ کی طرح اسکی چوٹی ہے

فتن تبید الکائنات وتنهب
یہ وہ فتنے ہین جو ہلاک کرتے جاتے اور لوٹتے جاتے ہین

انّی اری اقوالهم کاسنّة
مین انکی باتون کو برچہیون کی طرح دیکہتا ہون

توذی القلوب جروحها وتعذّب
دلون کو اُنکے زخم دکہہ دیتے ہین اور عذاب پہنچاتے ہین

اوکابن عم المرهفات کلالة
یا وہ دور کے رشتہ سے تلوارون کے چچیرے بہائی ہین

اوکالسهام المصمیات تتبّب
یا وہ اُن تیرون کیطرح جو خطا نہین کرتے ہلاک کرنیوالے ہین

خلعوا الی ظلم وزیغ جنّنة
کینہ کی وجہ سے ظلم اور کجی کیطرف مایل ہو گئے

والی کلام یوذین ویحرّب
اور اس کلام کیطرف مایل ہوئے جو دکہہ دیتی اور غصہ دلاتی ہے

واری الدنی الغول یهوی نحوهم
اور مین کمینہ دیو کو دیکہتا ہون جو انکی طرف جہکتا ہے

والی اشائب قومهم یتاشّب
اور اُن جماعتون مین ملتا ہے۔

ابل من القاقات احق صلبها
ایک اونٹ ہے جو فاقون سے اسکی کمر دُبلی ہو گئی

فاختار ادبار القوت یکسب
سو اس نے گرجا اختیار کیا تا قوت حاصل کرے

لیسوا من الاسرار فی شیٔ هدی
اسرار ہدایت مین سے انکو کچہ بہی حصہ نہین

ما ان اری من بالدقائق یأرب
مین انہین کوئی نہین دیکہتا جو باریک باتو کو شناخت کرنیوالا ہو

ما آمنوا حتی اذا خسف القمر
ایمان نہ لائے یہانتک کہ چاند گرہن ہوا

علهت قلوب المنکرین وانّبوا
منکرون کے دل حیران ہو گئے اور سرزنش کئے گئے

یئسوا من الرحمان والکلم التی
خدا تعالیٰ سے نومید ہو گئے اور نیز اُن کلمون سے

کانوا علیها قائمین وثرّبوا
جنپر قائم تہے اور سرزنش کیے گئے

اولم تکن تدری قلوب عدا الهدی
کیا وہ جو ہدایت کے دشمن ہین انکے دل نہین جانتے

انّ المهیمن یخزین من ینکب
کہ خدا تعالیٰ راہ سے پہر نیوالے کو رسوا کرتا ہے

اولم تکن عین البصیر رقیبنا
کیا دیکہنے والے کی آنکہہ ہم کو تاڑ نہین رہی

هل یستوی الاتقی ورجل حوب
کیا پرہیزگار اور گنہگار دونون برابر ہو سکتے ہین

ظهرت علامات الخسوف بليلة
چاند گرہن کی علامات ایک رات خوشنما مین
طلق لذيذ والرواعد تصخب
ظاہر ہوگئین اور بادل آواز کر رہے ہین

متفرق غيم السماء وزجله
بادل الگ الگ ہین اور انکی جماعتین سفید ہین
بيض كأن نعاج واد تسرب
گویا جنگل کی بھیڑین ایک طرف چلی جاتی ہین

طورا ترى مثل الظباء بجنبها
بعض وقت تو یہ بادلون کے ٹکڑے ہرنون کیطرح اپنے حسن مین ظاہر ہوتے ہین
أخرى كآرام تميس وتهرب
اور کبھی کم عمر ہرنون کیطرح ناز سے چلتے اور بھاگتے ہین

قمر كظعن والسحاب قرامها
چاند ہودج نشین عورتون کیطرح ہے اور بادل اسکا ہودہ
والريح كلتها ليستهي الأجنب
اور ہوا اسکا باریک پردہ ہے تاکہ اجنبی کو روکا جاوے

صبّت على قمر السماء مصيبة
آسمان کے چاند پر مصیبت پڑ گئی
وكمثلنا بزوال نور يرعب
اور ہماری طرح نور کے زوال پر ڈرایا جاتا ہے

اني ارى قطر الندى به كانّه
مین مینہ اسکے پاس دیکھتا ہون گویا کہ وہ
يبكي كرجل ينهبن ويخيب
اس شخص کیطرح روتا ہے جو لوٹا جاوے اور نومید کیا جاوے

يا قمر زاوية السماء تصبرن
اے گوشہ آسمان کے چاند
مثلي فيدركك النصير الاقرب
میری مانند صبر کر پس خدا تیری مدد کریگا

ابشر سيحسر الظلام بفضله
خوش ہو کہ عنقریب تاریکی دور ہو جائیگی
ان البلية لاتدوم وتذهب
مصیبت ہمیشہ نہین رہتی اور چلی جاتی ہے

ان المهيمن لا يضيع ضياءه
خدا اپنی روشنی کو دور نہین کرتا
فلكل نور حافظ ومورّب
اور ہر ایک نور کے لئے نگہبان ہے اور پورا کرنیوالا

هذا ظلام ساعتين وانني
یہ تو دو گھڑی کا اندھیرا ہے اور مین
من برهة ارنو الدجى واعذّب
ایک زمانہ سے اندھیرا دیکھ رہا ہون اور دکھ اٹھاتا ہون

تلج السحاب لتبكين تألما
تو بادل مین داخل ہوتا ہے تاکہ درد دل سے رووے
والصبر خير للمصاب واصوب
اور مصیبت زدہ کے لئے صبر کرنا بہتر ہے

ذرفت عيونك والدموع تحدرت
تیرے آنسو جاری ہو گئے
من مثلك الاواب هذا اعجب
اور یہ تیرے جیسے اواب سے عجیب ہے

هلا سألت مجربًا عند الاذیٰ

تو نے دکھ کے وقت کسی تجربہ کار کو کیوں نہ پوچھا

تبکی علیٰ هذا القلیل من الدجیٰ

تو تھوڑے سے اندھیرے کے لئے روتا ہے

اثنی علیٰ ربّ الانام فانه

میں خدا تعالیٰ کی تعریف کرتا ہوں

قمر السماء مشابه بقریحتی

آسمان کا چاند میری طبیعت سے مشابہ ہے

نصعت مقاصد ربنا بخسوفه

اسکے گرہن سے ہماری خداوند کے مقاصد ظاہر ہو گئے

ظهرت بفضل الله فی بلدانا

خدا کے فضل سے اسکے بڑے نشان

قمر کمثل ظعینة فی ظعنها

چاند ایسا ہی جیسے ہودہ میں پردہ نشین عورت

ودق الرواعد قد تعرّض حوله

بادلوں کا مینہ اس کے گردا گرد ہے

غیم کاطباق تصرّ خیامه

بادل طبق بر طبق ہے اسکے خیموں کی آواز آرہی ہے

قمر بحلیته مشاکهة الدم

چاند اپنی شکل میں خون کے مشابہ ہو رہا ہے

فی جلهتیه بدا السحاب کانه

اسکے دونوں کناروں میں اس طرح سے بادل ہے گویا وہ

قد صار قمر الله مطعون الدجیٰ

خدا تعالیٰ کے چاند کو تاریکی کی تہمت لگائی گئی

ولکل امر عقدة تکو مجرّبُ

اور ہر ایک امر میں ایک عقدہ ہوتا ہے اور تجربہ ہی ایک [illegible]

سرنا بجوف اللیل یا متاوّبُ

ہم رات کی وسط میں پھر رہے ہیں اے رات کی ابتدا میں آنیوالے

ابدی نظیری فی السماء فاطربُ

جو اُس نے آسمان میں میرا نظیر ظاہر کیا

کطلیح اسفار السّری یتطرّبُ

اُس اونٹ کی طرح جو رات چلنے کی مشق رکھتا ہے

فاطلب هداه وما اخالک تطلبُ

سو اسکی ہدایت کو ڈھونڈھ اور میں نہیں امید رکھتا کہ تو ڈھونڈے

ایاته العظمیٰ فتوبوا وارهبوا

ہمارے ملک میں ظاہر ہو گئے پس توبہ کرو اور اس سے ڈرو

شاقتک جلوته وفیها ترغبُ

اسکا جلوہ شوق بخش ہے اور رغبت دہ ہے

ارزامها فی کل حین یعجبُ

ان بادلوں کی آواز ہر وقت تعجب میں ڈالتی ہے

رعد کمثل الصالحین یاوّبُ

اور بادل کی گرج نیک بختوں کی طرح تسبیح میں ہے

وجه کغضبان یهول ویرعبُ

غصہ والوں کے طرح منہ ہے جو ڈراتا ہے

کفّ علی ایدی التی هي تغضبُ

سوئی کے نقش کے دایرے ہیں اس عورت کے ہاتھ میں جو غصہ میں ہے

لیل منیر کافر فتعجبوا

چاندنی رات اندھیری رات بنگئی پس تعجب کرو

انی اراہ کنؤی دار خربۃ
مین اسکو خراب شدہ گہر کی خندق کیطرح دیکہتا ہون

لم یبق الا مثل طلل یتجب
صرف نشان کیطرح باقی رہگیاہے جو غمگین کرتا ہے

کسفت ذکاء اللہ بعد خسوفہ
پہر سورج کو خسوف کے بعد گرہن لگا

انی اراہا مثل دار تخرب
اور مین اسکو دیکہتا ہون جیساکہ گہر خراب شدہ

کسفت وظہر الکدر فی اجزاءہا
گرہن لگا اور اسکے تمام کنارون مین گرہن ظاہر ہوگیا

عفت الانارۃ مثل ماء ینضب
اور روشنی اس طرح دور ہوگئی جیساکہ پانی زمین کے نیچے چلا جاتا

حتی اشنت فی الساعتین کلیلۃ
یہانتک کہ دو گہنٹہ مین شب تاریک سے مشابہ ہوگیا

ضاہت نذیرا یکفرن ویکذب
اس نذیر سے مشابہ ہوا جسکو کافر ٹہرایا گیا

وتبینت صور الظلام کانہا
اور اندہیری کی کئی صورتین ظاہر ہوئین گویاکہ سورج نے

القت یدا فی اللیل او ہی کوکب
اپنا ہاتہ رات مین ڈالدیا یا وہ ایک ستارہ ہے

النیران تجاوبا فی امرنا
سورج اور چاند ہمارے امر مین متفق ہوگئے

قام الشہداء وزال الہیدب
اور گواہون کیطرح کہڑی ہوگئی اور شک کا بادل دور ہوگیا

لما رئیت النیرین تکسفا
جبکہ مینے دیکہا کہ سورج گرہن اور چاند گرہن ہوا

وانار وجہہما وزال الغیہب
اور پہر دیکہا کہ ان دونون کا منہ روشن ہوگیا اور تاریکی جاتی رہی

ففہمت من لطف الکریم تخطتی
پس مین خداوند کریم کے لطف سے اپنے کام مین سمجہہ گیا

ان التسنا بعد الدجی مترقب
کہ اندہیری کے بعد روشنی امید کی گئی ہے

النیران یبشران بنصرنا
سورج اور چاند ہماری فتح کی خوشخبری دے رہے ہین

غربا ونیر دیننا لا یغرب
وہ دونو تو غروب ہوگئے اور ہمارے دین کا نیر غروب نہین ہوگا

یا معشر الاعداء توبوا واتقوا
اے دشمنون کے گروہ توبہ کرو اور بچو

واللہ انی مرسل ومقرب
اور بخدا مین بہیجا گیا ہون اور قریب کیا گیا ہون

ان کان زعم العلم علۃ کبرکم
اگر تمہارے تکبر کا سبب علم کا زعم ہو

فاتوا بمثل قصیدتی وتعربوا
تو میرے قصیدہ جیسا بناکر لاؤ اور عرب بنکر دکہاؤ

هذا ما اردنا لازالة وهامكم وتسكيتكم وافحامكم فاقطعوا

یہ وہ ہے جو ہمنے تمہارے وہموں کے دور کرنے کیلئے اور تمہارے ساکت کرنیکے لئے ارادہ کیا ہے

خصامكم واجتنبوا آثامكم وفكّروا على وجه الجدّ لا العبث واخشوا جلال

پس اپنے جھگڑوں کو ختم کرو اور گناہوں سے پرہیز کرو اور فکر کرو مگر نہ عبث کے طور پر بلکہ تحقیق کے طور پر اور خدا تعالیٰ

الله لا قول الشيخ والحدث وايّها الشيخ ضعيف النظر تب فانك عن الحق تميل

کے جلال سے ڈرو نہ کسی بوڑھے اور جوان کی بات سے اور اے شیخ کم نظر توبہ کر کیونکہ تو حق سے میل کرتا ہے اور میرے

وتعال اعالج عينك وعندى الكحل والميل ويزيل الله بلبالك ويصلح ملغى

پاس آ کہ میں تیری آنکھوں کا علاج کروں اور میرے پاس سرمہ اور سلائی بھی ہے اور خدا تعالیٰ تیری بیقراری کو دور

بالك ان كنت من الطالبين ۔ ولا تقل انّي اعلم علوما كذا وكذا فانا نعرفك ونعلم

کردیگا اور تیرے دل کو درست کردیگا بشرطیکہ تو طالب حق بنیگا اور یہ بات مت کہہ کہ میں فلاں فلاں علم جانتا ہوں کیونکہ ہم تجھے

من انت ولا تخفى وعهدى بك سفيها فمتى صرت فقيها الا تترك فضولك ولا

جانتے ہیں کہ تو کون ہے اور تو پوشیدہ نہیں اور میں تجھے تیری نادانی کے وقت سے شناخت کرتا ہوں پس تو کب سے عالم

تغادر غولك الست من المستحيين

فاضل ہوگیا کیا تو اپنی فضولیوں کو نہیں چھوڑیگا اور اپنے شیطان سے علیحدہ نہیں ہوگا کیا تو حیا کرنیوالوں میں سے نہیں ہے

وقد طويت ذكر اخبار المهدى فى هذا الكتاب فانى فصّلته فى كتب

اور میں نے مہدی کا ذکر اس کتاب میں لکھنا چھوڑ دیا ہے کیونکہ میں نے اسکو دوسری کتابوں میں

اُخرى للاحباب الا انى ذكرت فى هذا آية عظيمة هى اوّل علامة لظهوره واول سهم

مفصل طور پر لکھدیا ہے خبردار ہو کہ میں نے ایک بزرگ نشان لکھا ہے جو مہدی کے ظہور کیلئے ایک پہلی نشانی ہے

من الله لتائيد مامورة فان النيّرين قد خسفا ورئى هما كل ذى عينين فنابا

اور مامور کے مدد کرنیکے لئے خدا تعالیٰ کا ایک پہلا تیر ہے۔ کیونکہ سورج اور چاند کا گرہن ہو گیا اور ہر ایک آنکھوں والے نے انکو دیکھ لیا

مناب عدلين فتوبوا واذكروا قول سيّد الثقلين وقد حصحص الصدق فلا ينكره

پس وہ دونوں دو عادل گواہ کے قایمقام ہو گئے پس توبہ کرو اور سید الثقلین کی بات کو یاد کرو اور اس سے کوئی انکار نہیں کریگا بجز اس شخص

الا متبّع المين فلا تفرحوا بما لديكم ولا تصفّقوا بايديكم ولا تمشوا مزهوين مرحين

کے جو جھوٹ کا پیرو ہو پس اپنے خیالات سے خوش مت ہو اور تالیاں مت بجاؤ اور نازمین خوش ہوتے ہوئے اکڑ کر مت چلو

متغامزين بعينيكم ولا تغردوا بملاء شدقيكم ولا ترقصوا ولا تخالفوا بين رجليكم
اور باچھیں چیر چیر کر سرود مت لگاؤ اور مت ناچو کیونکہ خدا تعالیٰ نے تمہیں رسوا کیا اور تمہارے تجاوز
فان الله قد اخزاكم واراكم جزاء اشتطاطكم وحاداكم فلا تحاربوا الله ان كنتم
کا بدلہ تمہیں دیا اور تمہیں دشمن پکڑا پس خدا تعالیٰ سے لڑائی مت کرو اگر تم پرہیزگار
متّقين - وان كنتم تظنون ان المهدي والمسيح يخرجان بالسيف والسنان
ہو - اور اگر تم خیال کرتے ہو کہ مہدی اور مسیح تلوار اور نیزہ کے ساتھ نکلیں گے
ويصبغون الارض بالسفك والاثخان فما نشأ هذا الوهم الّا من سوء جهلاتكم
اور زمین کو خون ریزیوں سے پر کر دیں گے سو یہ وہم صرف تمہاری کم عقلی سے پیدا ہوا ہے
وزيغ خيالاتكم وما كان الله مهلك اهل الارض قبل اتمام الحجّة وتكميل الموعظة
اور تمہارے کجے خیال اسکا موجب ہیں اور خدا تعالیٰ ایسا نہیں ہے جو دنیا کو اتمام حجت سے پہلے ہلاک کر دیوے کیا وہ بے خبر
ايهلك عباده وهم كانوا غافلين غير مطلعين - الا ترون المغربيّين من
بندوں کو ہلاک کریگا کیا تم انگریزوں کی قوم کو نہیں
الاقوام الانكليزية والملل النصرانية ما بلغهم شيء من معارف القرآن ودقائق
دیکھتے کہ قرآن ابتک ان تک نہیں پہنچا اور دقایق فرقان
الفرقان وتالله انهم كالصّبيان غافلون من اسرار دين الرحمان ايجوز قتل الصبيان
سے بے خبر ہیں اور بخدا وہ بچوں کیطرح ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھیدوں سے غافل ہیں کیا تمہارے نزدیک
عندكم بيّنوا ان كنتم تعلمون قوانين الدين المتين - ستقولون هذا دجال يخالف
بچوں کا قتل کرنا جائز ہے اسکا جواب دو اگر تم شریعت کے قانونوں سے واقف ہو - عنقریب کہو گے کہ یہ دجال ہے کہ
عقائدنا القديمة ويبدل الاصول العظيمة فاعلموا ان الله لا ينزل اياته لتائيد الدجال
ہمارے عقاید قدیمہ کی مخالفت کرتا ہے اور بڑے بڑے اصولوں کو بدلاتا ہے - سو تم جان لو کہ خدا اپنی دجال کی تائید میں
ولا يؤيّد من كان اهل الضلال فاعلموا انّي لست بكذاب ولا اتبع طرق تباب ولكنكم كنتم قوما
نشان ظاہر نہیں کرتا اور گمراہوں کی مدد نہیں کرتا سو میں کذاب نہیں ہوں اور نہ ہلاکت کے طریقے کی پیروی کرتا
عمين والله يعلم ما في قلبي وقلبكم ويعلم الكاذبين - يوخر الذين عصوا الى اجل
ہوں بلکہ تم اندھے ہو گئے ہو اور خدا تعالیٰ جانتا ہے جو کچھ میرے دل میں ہے اور تمہارے دل میں ہے اور نیز جھوٹوں کو جانتا ہے

[illegible]

معدود فاذا تمّت الحجّة وانكشفت المحجّة فيتوجه رجز الله الى العادين سنّة

پس جب حجت پوری ہو گئی اور راہ سہل کیا تب اسکا عذاب انکی طرف توجہ کرتا ہے جو حد سے گذر جاتی ہین

قد خلت من قبل الآخرين سوانح المرسلين۔ ثم انكم تعلمون انّ الذين جعلهم

یہ ایک سنت ہے جو پہلے گذر چکی ہے کیا تم رسولون کی سوانح نہین دیکھتے پھر تم یہ بھی جانتے ہو کہ خدا تعالی نے انگریزون

الله حاكمين في دياركم لا ترون منهم الّا كرم الطبع ولا يؤذونكم بالذبح والقذع

کو تمہاری ولایت مین حاکم ٹھہرا دیا ہے تم بجز نیک ذاتی کے انسے کچھ نہین دیکھتے اور دل کو کہانے اور گالیان دینے

واذا تحاكمتم اليهم فيعدلون ويحققون ولا يعدلون ويحافظون ولا ينهبون

سے وہ تمہین ستاتے نہین اور جب تم انکو حکم بناؤ تو عدالت کرتے ہین اور تحقیق کرتے ہین اور ظلم نہین کرتے اور تمہاری

واذا سألتموهم فيعطون ولا يمنعون ولا شكّ انهم يحسنون ولا يظلمون ولا يمنعوننا

نگہبانی کرتے ہین اور مال کو نہین لوٹتے اور جب تم مانگتے ہو تو دیتے ہین اور کچھ شک نہین کہ وہ احسان کرتے ہین اور ظلم

من شعائر ديننا اينما يعقد شسع او يشد نسع ولا يبطشون جبارين۔ فاحسنوا

نہین کرتے اور ہمارے دین کے شعائر سے اس قدر مدت تک بھی ہمین منع نہین کرتے جس مدت تک جوتی کی دوال کو گرہ دیجاوے

الى الذين احسنوا اليكم والله يحبّ المحسنين۔ واشكروا الله اذ اعطاكم حكّامًا

یا گھوڑے کے تنگ کو کھینچا جاوے اور ظالمون کی طرح حملہ نہین کرتے سو تم ان سے احسان کرو جو تم سے احسان کرتے ہین اور خدا احسان

لا يؤذونكم في دينكم ولا يزجرونكم من اشاعة براهينكم ففكّروا ولا تعثوا في الارض

کرنیوالون کو دوست رکھتا ہے اور خدا کا شکر کرو جو اس نے تمکو ایسے حاکم دئیے جو تمہین تمہارے دین مین کچھ نہین دیتے اور دلایل دین کے

مفسدين۔ وان كنتم تبكون من صفر يديكم ومرقّع نعليكم فعسى ان يغنيكم

شائع کرنے سے تمکو نہین روکتے سو تم سوچو اور زمین مین فساد کرتے مت پھرو اور اگر تم اسلئے روتے ہو کہ تمہارے ہاتھ خالی ہین اور تمہارا

الله من فضله ويعطيكم من منّه فتوبوا اليه واصلحوا فانه يتولّى الصالحين

جوتا پھٹا ہوا ہے پس قریب ہے کہ خدا تعالی اپنے فضل سے تمکو غنی کر دے اسکی طرف جھکو اور اصلاح کرو کیونکہ وہ صالحون کو دوست

قوموا لاشاعة القرآن وسيروا في البلدان ولا تصبوا الى الاوطان وفي البلاد

قرآن کے شائع کرنیکے لئے کھڑے ہو جاؤ اور شہرون مین پھرو اور اپنے ملکون کیطرف میل مت کرو اور انگریزی ولایتون

الانكليزية قلوب ينتظرون اعانتكم وجعل الله راحتهم في معاناتكم

مین ایسے دل ہین جو تمہاری مدد دینے کے انتظار کر رہے ہین اور خدا نے تمہارے رنج مین انکی راحت رکھی ہے

فلا تصمتوا صموت من رأو تعامى ودعى وتعامى الآترون بكاء الاخوان فى تلك
پس تم اس شخص کی طرح چپ ہو جو دیکھ کر آنکھیں بند کرلے اور بلایا جاوے اور پھر کنارہ کرے کیا تم ان ملکوں میں ان بھائیوں کا رونا نہیں سنتے
البلدان واصوات الخلان فى تلك العمران اصرتم كالعليل وصار كسلكم
اور ان دوستوں کی آوازیں تمہیں نہیں پہنچتیں۔ کیا تم بیمار کی طرح ہوگئے اور تمہاری سستی اندرونی
كالداء الدخيل ونسيتم اخلاق الاسلام ورفق خير الانام وصارت عادتكم
بیماری کی طرح ہوگئی اور اسلام کے اخلاق تمنے بھلا دیئے اور تمنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی نرمی کو بھلا دیا اور تمہاری
سهوية الحيا وسهوكة الريا وتبرّحكم السير المطوح من البنات والبنين قوموا
عادت تغیر صورت اور تغیر خوشبو ہوگئی اور تمنے مومنوں کا خلق بھلادیا اے لوگو
لتخليص العانين وهداية الضالين ولا تكبوا على سيفكم وسنانكم واعرفوا
قیدیوں کے چھوڑانیکے لئے اور گمراہوں کی ہدایت کیلئے کھڑے ہوجاؤ اور تلوار نیزوں پر افروختہ ہوکر مت گرو اور اپنے
اسلحة زمانكم فان لكل زمان سلاح آخر وحرب آخر فلا تجادلوا فيما هو اجلى واظهر ولا شك
زمانہ کے ہتھیاروں اور اپنے وقت کی لڑائیوں کو پہچانو کیونکہ ہر ایک زمانہ کے لئے ایک الگ ہتیار اور الگ لڑائی ہے
ان زماننا هذا يحتاج الى اسلحة الدليل والحجة والبرهان لا الى القوس والسهم
پس اس امر میں مت جھگڑو جو ظاہر ہے اور کچھ شک نہیں کہ ہمارا زمانہ دلیل اور برہان کے ہتیاروں کا محتاج ہے تیر اور کمان اور نیزہ
والسنان فاعدوا للاعداء ما ترون نافعا عند العقلاء ولن يمكن ان يكون
کا محتاج نہیں پس تم دشمنوں کے لئے وہ ہتیار طیار کرو جو عند العقلاء نافع ہیں اور ہرگز ممکن نہیں جو بغیر حجت
لكم الفتح الا باقامة الحجة وازالة الشبهة وقد تحركت الارواح لطلب صدق
قایم کرنے اور شبہات دور کرنے کے تمہیں فتح ہو اور بلاشبہ روحیں اسلامی صداقت طلب کرنیکے لئے
الاسلام فادخلوا الامر من ابوابه ولا تتيهوا كالمستهام فان كنتم صادقين وفى
حرکت میں آگئی ہیں پس تحصیل مقصد کیلئے دروازہ میں سے داخل ہو پس اگر تم سچے ہو اور صلاحیت کی
الصالحات راغبين فابعثوا رجالا من زمرة العلماء ليسيروا الى البلاد الانكليزية
طرف راغب ہو تو تم علماء میں سے بعض آدمی مقرر کرو تا کہ واعظ بنکر انگریزی ملکوں کی طرف
كالوعظاء ليتموا على الكفرة حجج الشريعة الغراء ويؤيدوا زمر الاصدقاء ويقوموا
جائیں اور کافروں پر شریعت کی حجت پوری کریں اور دوستوں کی مدد کریں اور انکی مدد کے لئے

لهم معاونين والامر الذي اراه خيرا وانسب واصلح واصوب فهو ان ينتخب لهذا
کھڑے ہو جائیں اور جس طریق کو میں بہتر اور مناسب تر دیکھتا ہوں وہ یہ ہے کہ اس مہم کے لئے
المهم رجل شريف عارف لسان الانكليزية كمحبي في الله المولوي حسن علي فانه من ذوي الهمة
کوئی آدمی اہل زبان منتخب کیا جاتا جیسا کہ محبی فی اللہ مولوی حسن علی کہ وہ اہل ہمت میں سے ہے
وانه صالح لهذه الخطة ومعدلك تقي زكي وجري لاشاعة الملة ولكن هذه المنية لاتتم الا بهم
اور وہ اس امر کے لئے لائق ہے اور پارسا اور نیکبخت اور اشاعت اسلام کے لئے دلیر ہے لیکن یہ مراد بجز متمول لوگوں کی
رجال ذوي مال الذين يبذلون جهدهم لخدمة القوم ولا ينظرون الى
ہمت کے پوری نہیں ہو سکتی یعنی ایسے لوگ جو خدمت قوم کے لئے پوری کوشش کریں اور کسی کی ملامت کی پروا
اللائم واللوم وتعلمون ان هذا السفر يحتاج الى زاد يكفي ورفيق يعلم العربية
نہ کریں اور تم جانتے ہو کہ یہ سفر اس بات کا محتاج ہے کہ زاد کافی ہو اور کوئی ایسا رفیق بھی ساتھ ہو
ويدري فتعاونوا باموالكم وانفسكم ان كنتم تحبون الله ورسوله ولا تقعدوا مع
جو عربی دان ہو سو تم اپنے مالوں اور جانوں کے ساتھ مدد کرو اگر تم اللہ اور رسول کے محب ہو اور نکمے ہو کر
القاعدين۔ واعلموا ان الاسلام مركز وعمود للعالم الانساني لان الملك
مت بیٹھو اور یقیناً سمجھو کہ دین اسلام عالم روحانی کیلئے مرکز ہے کیونکہ جسمانی ملک روحانی ملک
الجسماني تابع للملك الروحاني وجعل الله سلامته في سلامته وكرامته في كرامته
کے لئے تابع ہے اور خدا تعالیٰ نے جسمانی ملک کی سلامتی اور بزرگی روحانی ملک میں رکھی ہے
وكذلك جرت سنت رب العالمين۔ وان الله اذا اراد ان يعلي قوما فيجعلهم
اور اسیطرح سنت اللہ واقع ہوئی ہے اور خدا تعالیٰ جو وقت ارادہ فرماتا ہے کہ کسی قوم کو بلندی بخشی
هممًا في الدين وغيرة للصراط المتين فقوموا للاعداء ولكن لا كالسفهاء بل
تو انکو دین میں عالی ہمت اور صاحب غیرت کر دیتا ہے پس دشمن کے لئے کھڑے ہو جاؤ لیکن نہ بیوقوفوں کیطرح بلکہ
كالعقلاء والحكماء ولا تختاروا ظلما ولا يخطر في بالكم هواه بل اطيعوا الله واتبعوا
عقلمندوں اور حکیموں کیطرح اور ظلم کا طریق مت اختیار کرو اور چاہئے کہ تمہارے دل میں اسکا خیال بھی نہ آوے بلکہ خدا تعالےٰ
هداه والله يحب الطاهرين۔ فالرجاء من حميتكم الاسلامية وغيرتكم الدينية
کی فرمانبرداری کرو اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور خدا تعالیٰ پاکوں کو دوست رکھتا ہے پس تمہاری حمیت اسلامی اور غیرت دینی سے امید ہے

انّ اعدّوا الاسباب كالعاقلين لا كالجاهلين والمجانين ولا شك ان تفهيم

کہ عقلمندون کیطرح اسباب تیار کرو نہ جاہلون اور مجنونون کیطرح اور کچھ شک نہین کہ گمراہون کا سمجھانا عالمون

الضّالين الغافلين واجب على العلماء العارفين فقوموا لله واشيعوا هداه ولا

پر فرض ہے پس خدا تعالی کے لئے کھڑے ہوجاؤ اور اسکی ہدایت کو پھیلاؤ اور اسپر

تمنّوا عليها جزاء من سواه وارسلوا فى تلك الديار وبلاد اهل الانكار رجالين

کسی اور کے بدلہ کی امید مت رکھو اور ان ولایتون مین دو باخبر آدمی بھیجو اور اگر

عارفين وان كنتم تتشاورونني وتسئلونني فقد قلت وبيّنت لكم اسم رجل

مجھ سے مشورہ طلب کرو سو مین ایسے آدمی کا نام بیان کرچکا ہون جسکا مین فضل

رئيت فضله وعلمه ومتانته وحلمه براى العين نعم انّه يحتاج الى رفيق اخر لو رفيقين

اور علم اور متانت اور حلم دیکھا ہے ہان وہ ایک یا دو ایسے رفیقون کا محتاج ہے

من الذين كانوا فى لسان العرب ماهرين وفى علم القران متبحّرين فاعينوه فى هذا

جو لسان عرب مین ماہر اور علم قران مین بہت وافر حصہ رکھتا ہو سو اے مسلمانون اسکو اس کام

يا معشر المسلمين ـ فان فعلتم وكما قلت عملتم فتبقى لكم ماثر الخير الى اٰخر

مین مدد دو پس اگر تمنے ایسا کیا اور میرے کہنے پر عمل کیا تو اخیر زمانہ تک نیک یادگار

الزمان وتبعثون مع احباء الرحمان وتحشرون فى عباد الله المجاهدين

تمہاری باقی رہیگی اور تم مقبولون کے ساتھ اٹھائے جاؤگے سو جوانمردی دکھلاؤ خدا تعالی تمپر

فاسمعوا رحمكم الله وقوموا لله قانتين اقول لكم مثلا فاستمعوا له كالمنصفين ـ كلّما

رحم کرے اور فرمان بردار بنکر اٹھ کھڑے ہو ـ مین ایک مثال کہتا ہون منصفون کی طرح اسکو سنو ـ ہر ایک

رجل رضى ان يبذل كلما يملكه لينجو مثلا من مرض احتباس الضراط فما له لا يرضى

انسان اسبات پر راضی ہوجاتا ہے کہ تمام مال خرچ کرکے مثلاً حبس ریح کی مرض سے خلاصی پاوے اور چاہتا ہے

لاعانة الدين والضراط اليس عنده قدر الصراط لعنه الضراط فتفكروا كالمستبصرين

کہ کسی طرح ہوا خارج ہوجاوے پھر اسپر کیا پردہ پڑا ہے کہ دین کی اعانت کے لئے مال خرچ کرنے پر راضی نہین ہوتا کیا دین اسکے

ثم اعانة الدين من اعظم وسائل الفلاح وذرائع الصلاح مع جميل الذكر

نزدیک اس بدبودار ہوا جیسی برابر نہین جو اندر سے نکلتی ہے سو تم اہل حیا کی طرح سوچو پھر دین کی مدد کرنا ایک تو تمہاری ذریعہ صلاح وفلاح ہے

طیب الثناء واللحوق بالاولیاء لیس من البرّان یکفر بعضکم بعضا ویعتدی

اگرچہ نیکی تعریف اور اولیا میں داخل ہو جانا اسکے علاوہ ہے یہ تو نیکی کی بات نہیں کہ بعض تم میں سے بعض کو کافر ٹھہرا دیں

کذوی العدوان ویترك اعداء خیر الانس والجان ولکن البرّ من جاهد فی سبیل الله بجهاد یناسب طوری

اور ظالموں کیطرح زیادتی کریں اور رسول اللہ صلعم کے دشمنوں کو چھوڑ دیں مگر نیکی کی بات یہ ہے کہ خدا تعالی کی راہ میں ایسی کوشش کریں جو مناسب زمانہ ہو

الزمان فاطلبوا عملا مبرورا عند الله ان کنتم تطلبون مرضات الرحمان

سو تم عمل مبرور کے طالب بنجاؤ اگر تم خدا تعالی کی رضامندی کے طالب ہو اور

وخذوا سیر الصالحین۔

نیکوں کی سیرتیں اختیار کرو۔

یا معشر الاخوان قد ضعف دیننا الذی ما یسبقه النیّران وکثرت المفاسد

بھائیو ہمارا وہ دین جو آفتاب اور ماہتاب سے بڑھکر تھا ضعیف ہو گیا اور مفاسد زمانہ

فی الزمان وهذا امر لا یختلف به اثنان ولا تنطق بما یخالفه شفتان وترون

میں بہت پھیل گئے اور یہہ وہ بات ہے جسمیں دو آدمی بھی اختلاف نہیں کرتے اور اسکے مخالف دو لبیں نہیں

انّ القوم قد وقعوا فی انیاب غول الضلال وبدت الوجوه علی اقبح المآل

بولتیں اور تم دیکھتے ہو کہ ہماری قوم گمراہی کی شیطان کے دانتوں کے نیچے ہے اور بری شکلیں ظاہر ہو گئی ہیں اور ہم اپنے

وقد ضعفنا فی کلیاتنا وجزئیاتنا فالعیاذ بالله من شر المآل ولیس لنا وسیلة

کلیات جزئیات میں کمزور ہو گئے پس بد انجام سے خدا کی پناہ مانگو اور ان بلاؤں سے نجات پانیکے لئے بجز دعا کے اور کوئی وسیلہ

لدفع هذه الغوائل والوبال من غیر رفع کف الابتهال فقد جاء وقت بذل الهمّة

نہیں سو وہ وقت آگیا جو ہمت اور غیرت اور حمیت کو مردوں کیطرح کام

وصرف الحمیة والغیرة کالرجال وان لم تسمعوا فعلیکم ذنب الغافلین۔

میں لاویں اور اگر تم اب بھی نہ سنو تو غافلوں کا گناہ تمہاری گردن پر۔

الا ترون الی شیوننا المتنزلة وایّامنا المدبرة ومصائبنا اللاحقة ما نزلت هذه

کیا تم تنزلی حالتوں اور ادبار کے دنوں کو نہیں دیکھتے اور اُن مصیبتوں کو نہیں دیکھتے جو لاحق ہیں

البلایا الا لغفلتنا وتغافلنا فی ملتنا وعسی ان یرحم الله ان کنتم تائبین

یہ بلائیں صرف ہماری غفلت کی وجہ سے آئی ہیں اور عنقریب ہے کہ خدا تم پر رحم کرے اگر تم توبہ کے ساتھ اسکی طرف رجوع کرو

ومن ذهب الى البلاد الانكليزية خالصًا لله فهو احد من الاصفياء وان ندركه

اور جو شخص وعظ کے لئے انگریزی ملکوں کیطرف خالصًا للہ جائے گا پس وہ برگزیدوں میں سے ہوگا اور اگر

الوفاة فهو من الشهداء فيا حماة الملة ويا اهل الغيرة والحمية ويا انصار الشريعة

اسکو موت آجائیگی تو وہ شہیدوں میں سے ہوگا۔ سو اے حامیان ملت اور اے صاحبان غیرت اور حمیت

المحمدية اعرفوا الزمان فان الحين قد حان وهذا هو الزمان الذى كنتم تؤملونه

اور اے مددگاران شریعت زمانہ کو پہچان لو کیونکہ وقت آگیا اور یہ وہی زمانہ ہے جسکو آنیکے تم امیدوار تھے اور یہ

وهذا هو الاوان الذى ما زلتم ترجونه وهذا هو المهدى الذى تنتظرونه

وہی وقت ہے جسکی امید میں ہمیشہ سے تھے اور یہ وہی مہدی ہے جس کے انتظار میں تم تھے

ان القمر والشمس يخسفان والليل والنهار يشهدان فهل انتم تاتونى

دیکھو چاند اور سورج کو گرہن ہوگیا پس اب بھی آؤ گے یا نہیں۔

يا معشر الاخوان او تولون مدبرين۔ ها انتم وجدتم ما كنتم فقدتم فبادروا

خبردار تم نے وہ زمانہ پالیا جو کھویا تھا۔ سو

الى الفضل الذى نزل اليكم والمجدد الذى بعث لديكم فلا تشكوا ولا ترتابوا وقوموا

اس فضل کیطرف دوڑو جو تم پر اترا اور اس مجدد کیطرف آؤ جو مبعوث ہوا اور کچھ شک وشبہ مت کرو اور ان

بهمم تزول بها الجبال وتهرب الافيال ولا تحقروا ايام الله فيحل بكم غضبه ويتوجه

ہمتوں کے ساتھ اٹھو جن سے پہاڑ دور ہوجاتے ہیں اور ہاتھی بھاگتے ہیں اور خدا تعالی کے دنوں کی تحقیر مت کرو اور

اليكم لهيبه فاتقوا مقت الله ولا تكلموا مجترئين۔

اگر ایسا کیا تو تم پر غضب نازل ہوگا سو خدا تعالے کے غضب سے ڈرو اور دلیری سے مت بولو۔

وانى سمعت ان بعض الجهلاء وطائفة من السفهاء يقولون ان

اور مینے سنا ہے کہ بعض جاہل نادان یہ بات کہتے ہیں کہ اگرچہ

الخسوف والكسوف فى رمضان وان كنا نجد مؤيده الفرقان ومع ذلك يوجد

چاند گرہن اور سورج گرہن رمضان میں ہوگیا اور ہم قرآن کو اس پیشگوئی کا موید بھی پاتے ہیں اور اخبار

فى الاخبار ويتلى فى الآثار ولكنا لسنا مطمئنين وحالمين بانه ما وقع فى اول الزمان

اور آثار میں بھی یہ پیشگوئی موجود ہے مگر ہمکو یہ تسلی نہیں کہ کبھی پہلے زمانہ میں یہ واقع نہیں ہوا

وما ثبت غرابتہ عند اھل الادیان فکیف نکون مستیقنین۔

اور اسکی غرابت اہل ادیان کے نزدیک ثابت نہیں پس ہم کیونکر یقین کریں

اما الجواب فاعلموا ایھا الجہلاء والسفھاء ان ھذا حدیث من خاتم

مگر جواب یہ ہے کہ اے نادانو اور سفیہو یہ حدیث خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی

النبیین وخیر المرسلین وقد کتب فی الدارقطنی الذی مرّ علی تالیفہ ازید من

کیطرف سے ہے جو خیر المرسلین ہے اور یہہ حدیث دارقطنی میں لکھی ہے جسکی تالیف پر ہزار برس سے زیادہ

الف سنۃ فاسئلوا المنکرین فان کنتم من المرتابین فاخرجوا لنا کتابا او جریدۃ یوجد فیہ

گذر ایسے پوچھو اور اگر تمہیں شک ہے تو ہمارے لئے کوئی ایسی کتاب یا اخبار نکالو جسمیں تمہارا دعوے

دعواکم ببرھان مبین واتوا بقائل یقول انی رئیت کمثل ھذا الخسوف

صاف دلیل کے ساتھ پایا جاوے اور کوئی ایسا قایل پیش کرو کہ اس قسم کا خسوف اور

والکسوف قبل ھذا ان کنتم صادقین۔ ولن تستطیعوا ولن تقدروا علی

کسوف اسنے دیکھا ہو اگر تم سچے ہو اور تمہیں ہرگز قدرت نہیں ہوگی کہ اسکی

ذالک فلا تتبعوا الکاذبین الم تعلموا انّ علماء السلف کانوا منتظرین لھذہ الایۃ

نظیر پیش کرسکو پس تم جھوٹوں کی پیروی مت کرو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ علماء سلف اس نشان کے منتظر تھے

ومراقبی ھذہ الحجۃ قرنا بعد قرن وجیلۃ بعد جیلۃ فلو وجدوھا فی قرن کانوا

اور اس حجت کی انتظار کر رہے تھے اور صدی بعد صدی اور پشت بہ پشت انتظار کر رہے تھے پس اگر اسکو کسی قرن میں

اول الذاکرین فی کتبھم وما کانوا متناسین۔ فانھم کانوا یعظمون ھذا الخبر

پاتے تو ضرور اسکا ذکر کرتے اور فراموش نکرتے کیونکہ وہ اس خبر ماثور کی تعظیم کرتے تھے

الماثور ویحصون فی رقبتہ الایام والشہور وینتظرونہ کالمغرمین۔ وکانوا یحنون

اور اسکے انتظار میں دن اور مہینے گنتے تھے اور عشاق کی طرح اسکی انتظار کرتے تھے اور اس نشان کے دیکھنے

الی رویۃ ھذہ الایۃ ویحسبون رؤیتھا من اعظم السعادۃ فما رؤھا مع مساعی

کی آرزو رکھتے تھے پس انہوں نے اپنے زمانوں میں اس نشان کو نہ دیکھا اور اگر دیکھتے

کثیرۃ وانظار متنا بعۃ انیرۃ ولو رؤھا الذکروھا عند ذکر ھذہ الاخبار وتدوین

تو ضرور اس کا ذکر کرتے۔

هذه الآثار وانت تعلم ان تاليفاتهم سلسلة متتابعة لا يغادر قرنا من القرون

اور تمہیں معلوم ہے کہ انکی کتابیں سلسلہ وار تالیف ہوتی چلی آئی ہیں

الى زماننا الموجود المقرون ومع ذالك لا تجد فيها اثرا من ذكر وقوع هذه الاية

مگر انہیں ان نشان کا کچھ ذکر نہیں کیا گیا

افانت تظن انهم ما ذكروها من حجب الغفلة وان كنت تزعم كذلك فهذا بهتان

تیرا یہہ ظن ہے کہ انہوں نے غفلت کی وجہ سے یہ ذکر چھوڑ دیا اگر تو ایسا ظن کرتا ہے تو تونے

مبين وكيف تظن هذا وانت تعلم انهم كانوا حريصين على

بہتان باندھا اور کس طرح تو ظن کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ وہ لوگ حوادث زمانہ کے جمع کرنے پر بہت حریص تھے

جمع حوادث الزمان ومجهشين بتدوين ما لحقها النيران - فمن زعم انه

اور جو کچھ چاند اور سورج پر امور عارض ہوتے انکے لکھنے کے لئے آمادہ رہتے تھے پس جس شخص نے یہ زعم کیا ہے

وقع فى وقت من الاوقات فقد تبع المفتريات واثر على قول رسول الله صلى

کہ یہ خسوف کسوف پہلے بھی واقع ہوگیا ہے اُسنے مفتریات کی پیروی کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ

الله عليه وسلم اراجيف الكاذبين وها انا اقول على رؤس الاشهاد لجميع

وسلم کی بات پر جھوٹھوں کی بات کو ترجیح دی ہے اور خبردار ہو میں گواہوں کے روبرو کہتا ہوں

اهل البلاد انه من انكر هذه الاية من ذوى شنان فليس عنده من برهان

کہ جو شخص اس نشان کا انکار کرے تو اُسکے پاس کوئی دلیل نہیں

ولا يتكلم الا من ظلم وعدوان فان عندنا شهادة كل زمان الكتب موجودة

اور محض ظلم سے بات کرتا ہے اور ہمارے پاس ہر زمانہ کی گواہی ہے کتابیں موجود ہیں

والمعاذير مردودة وقد كتبنا هذ لايقاظ النائمين -

اور جو عذر کوئی کرے سب مردود ہیں اور یہ رسالہ ہمنے سوئے ہوئے کو جگانے کے لئے لکھا ہے

ايها الناس اقبلوا ولا تقبلوا ان الايت قد ظهرت والحجة

اے لوگو تم قبول کرو یا نکرو بیشک نشان ظاہر ہوگیا اور حجت

قد تمت ولن تستطيعوا ان تخرجوا النا نظيرا اخر لهذا الخسوف والكسوف

پوری ہوگئی اور تمہیں طاقت نہیں کہ اس کسوف خسوف کی کوئی اور نظیر پیش کر سکو

فلا تعرضوا عن اٰیۃ اللہ الرحیم الرؤف وھذا اٰخر کلامنا فی ھذا الباب

پس خداتعالیٰ کے نشانوں سے روگردانی مت کرو اور یہ ہماری اس باب میں آخری کلام ہے

ونشکر اللہ علیٰ تالیف ھذا الکتاب ونصلّی علیٰ رسولہ خاتم النبیین واٰخرُ

اور ہم اس کتاب کی تالیف پر خداتعالیٰ کا شکر کرتے ہیں اور ہم خداتعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں

دعوانا ان الحمد للہ ربّ العٰلمین +

اور آخری دعا یہ ہے کہ الحمد للہ رب العالمین ــ

القصیدہ

فدتک النفس یا خیر الانام
تیرے پر جان قربان ہو اے بہتر مخلوقات

رئینا نور نبأ لک فی الظلام
ہمنے تیری خبر کا نور اندھیرے میں دیکھ لیا

رئینا اٰیۃ تسقی وتُروِی
ہمنے وہ نشان دیکھ لیا جو پلاتا ہے اور سیراب کرتا ہے

ولتشفی الغافلین من السقام
اور غافلوں کو مرض سے شفا بخشتا ہے

رئینا النیّرین کما اشرتا
ہمنے سورج اور چاند کو دیکھ لیا جیسا کہ تو نے اشارہ کیا تھا

قد انخسفا لتنویر الانام
بہ تحقیق دونوں کو گرہن لگ گیا تا خلقت منور ہو

بحمد اللہ قد خسفا وکانا
شکر خداتعالیٰ کا کہ دونوں کو گرہن لگ گیا

شریکی محن ایّام الصیام
اور دونوں رمضان کی تکالیف کے شریک ہو گئے

اتانا النصر بعد ثلث مائۃٍ
ہمیں خداتعالیٰ کی مدد

وبعد مرور مدّۃ الف عام
تیرہ سو برس گذرنے کے بعد آئی

بدا امر یعین الصادقینا
وہ امر ظاہر ہوا جو صادقوں کی مدد کرتا ہے

ولا یُبقِی شکوک ذوی الخصام
اور جھگڑنے والوں کے شکوں کو باقی نہیں رکھتا

بدا بطل یحارب کلّ خصم
وہ دلیر ظاہر ہوا جو ہر یک دشمن سے لڑائی کرتا ہے

ویضرب بالصوارم والسھام
اور تلواروں اور تیروں کے ساتھ مارتا ہے

فلیس لمنکر عذر صحیح
پس منکر کا کوئی صحیح عذر نہیں ہے

سوی التسویل زورا کالحرامی
سوا اسکے جو چوروں کی طرح جھوٹی باتیں آراستہ کرے

فهذا يوم تهنئة وفتح
پس یہ دن مبارک بادی اور فتح کا ہے

وتنجية الخلائق من اثام
اور خلقت کو گناہ سے نجات دینے کا دن ہے

إذا ما عيّ قومي من جواب
جسوقت میری قوم جواب دینے سے عاجز آگئے

فمالوا نحو هذي كالجهام
سو کبوااس کیطرف مائل ہوگئی جیسے وہ بادل جس میں پانی نہ ہو

وقالوا آية لبني حسين
اور بولے کہ یہ ایک نشان بنی حسین کیلئے ہے

ومنهم من ترقبن بعث الامام
اور انہیں میں سے امام کے پیدا ہونیکی امید کیجاتی ہے

فقلت اخشوا إلٰهًا ذا اجلال
پس میںنے کہا کہ خدائے بزرگ سے ڈرو

وفرّوا نحو عيني بالاوام
اور میرے چشمہ کیطرف پیاس کے ساتھ دوڑو

ولا يدري الخفايا غير ربي
اور پوشیدہ باتوں کو میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا

وما الاقوام الا كالاسامي
اور قومیں صرف نام ہیں

ونحن الوارثون كمثل ولد
اور ہم بیٹوں کی طرح وارث ہیں

ورثنا كل اموال الكرام
اور بزرگوں کے تمام مال کے ہم وارث ہوگئے

فتوبوا واتقوا ربا قديرا
پس توبہ کرو اور اس رب قادر سے ڈرو

مليك الخلق والرسل العظام
جو خلقت اور رسولوں کا بادشاہ ہے

ومن رام فاين يفرّ منا
اور جو شخص ہمیں تیر اندازی کرے ہم سے کہاں بھاگے گا

فانا النازلون بارض رامي
کیونکہ ہم تیر چلانے والوں کی زمین پر اترینگے

وردنا الماء صفوا غير كدر
ہم پانی میں وارد ہوگئے جو مصفا اور غیر کدر ہے

ويشرب غيرنا وشل الاجام
اور ہمارے مخالف تھوڑا سا جنگلوں کا پانی پی رہے ہیں

اتاني الصالحون فبايعوني
نیک لوگ میری پاس آئے اور انہوں نے بیعت کی

وخافوا ربهم يوم القيام
اور خدا تعالیٰ سے اور جزا سزا کے دن سے ڈرے

واما الطالحون فاكفروني
جو تباہ کار تھے سو انہوں نے مجھ کو کافر ٹھہرایا

ولعنوني وما فهموا كلامي
اور میری پر لعنتیں کیں اور میری کلام کو نہ سمجھا

واقتلوا بالهوا من غير علم
اور بغیر بصیرت علم کے اور ہوا و ہوس کے فتوے لگائے

وقالوا كافر الكفر كامي
اور کہا کہ کافر ہے اور کفر کے لئے گواہی کو چھپانے والا

۴ وأيّ ثبوت نسب عند قوم
سوى الدعوى كأوهام المنام
اور کس قوم کے پاس اپنی نسب کا ثبوت ہے
بجز دعویٰ کے جو خواب کی وہموں کیطرح ہے

وصالوا كالافاعي او ذياب
اور سانپوں کی طرح انہوں نے حملہ کیا یا بھیڑیوں کی طرح

لقد كذبوا وخلاقي يراهم
انہوں نے جھوٹھ بولا اور میرا خدا ان کو دیکھ رہا ہے

فلا والله لست كما فرينا
پس یہ بات نہیں اور بخدا میں کافر نہیں

واصباني النبي بحسن وجه
اور میرا دل نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف کھینچ لیا

وذكر المصطفى روح لقلبي
اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر میرے دل کیلئے آرام ہے

وخصمي يلعن من غير حق
اور میرا دشمن بے شرمی سے ناحق بدگوئی کر رہا ہے

سيبكي حين يضحكنا القدير
سو وہ اس دن روئے گا جس دن خدا تعالیٰ ہمیں ہنسائیگا

يخيبني عدوي من ورائي
میرے پیچھے سے دشمن مجھے نومید کرتا ہے

واني سوف يدركني اله
اور عنقریب خدا تعالیٰ میری مدد کرے گا

اتنت تكذبن آيات ربي
کیا تو خدا تعالیٰ کے نشانوں کی تکذیب کرتا ہے

وان الله للصديق حامي
اور راستبازی کے لئے خدا تعالیٰ حمایت کرنیوالا ہے

وللشيطان صاروا كالغلام
اور شیطان کے لئے غلام کی طرح ہو گئے

فدت نفسي نبيا ذا المقام
میری جان اس نبی پر قربان ہے جو صاحب مقام محمود ہے

ارى قلبي له كالمستهام
میں اپنے دل کو اس کے لئے سراسیمہ دیکھتا ہوں

وصار مهجتي مثل الطعام
اور میری جان کے لئے مثل طعام کے ہے

ويا من مكر رب ذي انتقام
اور خدا تعالیٰ کے مکر سے جو ذوانتقام ہے اپنے تئیں امن میں سمجھنے والے

وقلنا الحق من غير احتشام
اور ہم نے بغیر کسی سے شرم کرنیکے سچی بات کہی ہے

يبشر ذو العجائب من قدامي
اور میرے آگے سے میرا رب مجھے خوشی دے رہا ہے

عليم قادر كهفي مرامي
اور وہ دانا قادر اور میری پناہ اور میرا مقصود ہے

اتعادين سبل السلام
کیا تو اسلام کے راہوں کا دشمن ہے

لنا من ربنا نور عظيم
ہمارے لئے ہمارے رب کیطرف سے نور عظیم ہے

نريك كما يرى برق الحسام
ہم تجھ کو دکھائیں گے جیسا کہ تلوار کی چمک دکھلائی جاتی ہے

الاشتهار

لتبكيت النصارى وتسكيت كل من بارا

قالت النصارى انّ لنا نصابًا تامًّا ونصيبًا عامًّا من العربية وقد لحقت بنا من المسلمين جماعة سابقون فى العلوم الادبية وجم غفير من اهل الفنون الاسلامية وقالوا ان القرآن ليس بفصيح بل ليس بصحيح وكنا على عيوبه مُطّلعين۔ والّفوا كتبًا واشاعوا فى البلاد ليضلّوا الناس ويكثروا افساد الارتداد وقالوا انا نحن كنا من فحول علماء الاسلام وافاضل الكرام العظام وفكرنا فى القران ونظرنا الى الكلام فما وجدنا بلاغته وفصاحته على مرتبة الحسن التام وملاحة النظام كما هو مشهور عند العوام بل وجدناه مملوًا من اغلاط كثيرة والفاظ ركيكة وحشية وليس فى دعوانا من صادقين وكذالك حقّروا كتاب الله المبين وكانوا فى سبّهم وطعنهم معتدين۔ فالهمنى ربّى لاتمّ حجة الله عليهم وارى الخلق جهل الفاسقين۔

فالّفت هذه الرسالة وجعلتها حصّتين حصّة فى ردكلماتهم وحصّة فى اٰية الكسوفين۔ واُقسم بالذى انزل الفرقان واكمل القراٰن لقد كان كلّهم جهلاء وما مسّوا العلم والعرفان ومن قال انّي عالم نفده اٰن۔ فمن ادّعى منهم ان له دخل

فی العربیة ویدطولی فی العلوم الادبیة فاحسن الطرق لاثبات براعته وتحقیق صناعته ووزن بضاعته ان یتصدی ذلک المدعی لتالیف مثل ذلک الکتاب وانشاء نظیر ھذا العجاب بالتزام الارتجال والاقتضاب وانی امھل النصاری من یوم الطبع الی شھرین کاملین۔ فلیبادر من کان من ذوی العلم والعینین وقد الھمت من ربی انھم کلھم کالاعمی ولن یاتوا بمثل ھذا وانھم کانوا فی دعاویھم کاذبین فھل منھم من یبارز برسالة ویعلی فی ھیجاء البلاغة عن بسالة ویکذب الھامی یا خذ انعامی ویتحامی اللعنة ویعین القوم والملة ویجتنب طعن الطاعنین۔ وانی فرضت لھم **خمسة آلاف** من الدراھم المروجة بعھد موکد من الحلف بکل حال من الضیق والسعة بشرط ان یاتوا بمثلھا فرادی اوباعانة کل عادلم وان لم یفعلوا ولن یفعلوا فاعلموا انھم جاھلون کذابون وفاسقون خیابون اذا ما غلبوا خلبوا لا یعلمون شیئا من علوم ھذه الملة ومعارف تلک الشریعة یوذون المسلمین من غیر حق ولا یرتاعون قھر رب العالمین

ما للعدا مالوا الی الاھواء	مالوا الی امر الھم وعلاء
عادوا الھًا واسع الآلاء	مولیً ودودًا حاسم اللاواء
ملک العلی ومطھر الاسماء	اھل السماح واھل کل عطاء

الراقم

میرزا غلام احمد القادیانی عفی عنہ

۱۸ مئی ۱۸۹۴ء روز جمعہ

الحاشية المتعلقة بصفحه نمبر ۱

اعلم ان للمخالفين اعتراضات وشبهات في هذا المقام وكلها دالة على قلة التدبر وشدة التعصب كاللئام واعظم الاعتراضات الجرح والقدح في الرواة وأما الجواب فاعلم انا لا نسلم جرح الجارحين وقدح القادحين وهو غير ثابت عند المحققين — قال الله تعالى يا ايها الذين امنوا ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا ان تصيبوا قوما بجهالة فتصبحوا على ما فعلتم نادمين — فالاية تدل على ان شهادة الفاسقين لا يجوز ان تقبل الا بعد تحقيق يجعل المحقق كالمطمئنين — فاذا تقرر هذا فنقول ان من الاحكام القرانية والتاكيدات الفرقانية ان نحسن الظن في مومن ونقول ان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من هذه الرواة الا بعد تحقيق يكفي للاثبات والا فكيف يمكن ان يروي الدارقطني من فاسق كذاب عمدا ويجعل نفسه من الفاسقين — فلا شك انه بنى امره على الخبر والسبر فتفكر بالانصاف والصبر ولا تكن من الزائغين — وكيف يجترئ قلب مومن ان يدخل مثله في اهل الفسق والعدوان ويجترئ على سب اهل الصلاح والايمان ويحسبه من الخائنين المفسدين — فالامر الحق الذي لابد من قبوله والنور الذي يرحل الشك من حوله ان الدارقطني ما وجد في الرواة شيئا يعزى الى الهنات ورئ شهرة الحديث بالعينين فناب العيان مناب العدلين —

واما اذا فرضنا ان الدارقطني رئ رواة هذا الحديث من الفاسقين ثم كتبه من غير تحقيق كالمفترين الملحدين فهذا امر يجعله اول المتلطخين بالسيات ويثبت انه كان خارجا من دائرة الصلاح والتقاة بل كان شرا مكانا من الرواة فانه اخذ رواية رجل كان زائغا كذابا وراوي الموضوعات وكان يضع للروافض وكان دجالا والكذب زمانه وبايع للمفتريات وكان من المشهورين المعروفين المطعونين كما كتب صاحب صيانة الاناس من الغزنويين — فما ظنك تحسب الدارقطني رجلا فاسقا وخارجا من الديانة والدين —

ثم اعلم ان القران الامين لا يمنعنا ان نقبل شهادة الفاسقين بل يقول ان جاءكم فاسق بنبأ فتبينوا يعني اقبلوا شهاداتهم بعد التحقيق وتكميل مراتب التدقيق ولا تقبلوها مستعجلين — فمن حسن الظن لمن نتقي بان الدارقطني ما اخذ هذا الحديث من الرواة الا بعد ما حقق الامر وراهم

كالثقات وصار من المطمئنين وتجد في البخاري بعض الروايات مطعونين بزيغ المذهب واتباع السيئات وللحديث
طرق أخرى من الثقات فلتنظر ما اخرجه نعيم بن حماد وابو الحسن الخيري في الجزئيات روايتا
عن علي بن عبد الله بن عباس فتفكر كذوي الدرايات واخرج مثله الحافظ ابو بكر بن احمد
بن الحسن وكذلك عن كثير بن مرة الحضرمي والبيهقي والقرآن مهيمن على كلها بالبينات
المحكمات فمن ينكره الا من قسى قلبه وهوى في هوة التعصبات وما تلاطم التحقيقات وما غاص
في لجة الادراكات وما استخرج خبايا النكات وما يمم الحق كالمسترشدين - وشهرة الحديث
مع كثرة طرقه تدل على انه قول رسول الله صلى الله عليه وسلم وكذلك فهم كل من علم وتعلم - والا
فاي حاجة للجاءت الى ارتضاع كاس الاغيار المتكن بكاف احاديث خير الرسل لهداية الابرار
فلم جمعوا اقوالا ما كانت من خاتم النبيين وما اخذت من رسول امين وهل هذا الا دجل وتلبيس وفعل
الشياطين - ولا يفعل هكذا الا الذي سعى في الارض ليفسد فيها ويهلك اهلها كالدجالين -
واما الذي اعطي حظ من الايمان ورزق اتباع السنة بتوفيق الرحمان فيانف ويستحي من ان
لا يضع غير الوحي في موضع وحي الله ولا قول الانسان في مقام قول الرحمان كالمجترئين وتجد كثيرا من المرسلات في آثار افضل
الرسل خير الكائنات وما قال الراوون انهم القائلون وهي اقوالهم او اقوال امثالهم من اهل
الصلاح والثقات بل ذكروها بيقين تام وتعظيم واكرام لا ينبغي لقول احد من الصلحاء الا
لقول خاتم الانبياء سيد المرسلين -

فهذا دليل اكبر وبرهان اعظم على انهم ما ذكروا احديثا من قسم المرسل
الا وكان مرادهم انه من خير الرسل وانه حديث رسول الله خاتم النبيين - وان سبب
الارسال شهرة الخبر الى حد الكمال وكلما هو مشهور ومتعارف ومذكور في الرجال فلا
يحتاج الى الرفع والاتصال وانما المحتاج الى الرفع آثار من الاحاد ليزول ظنة التحريف والالحاد
وخطاء الراوين - وكاين من الاخبار المشهورة المسلمة لا نشك فيها ولا نحسبها من الفرية
بل نحسبها يقينا من السنة المطهرة والشعار الاسلامية ولا نثبت انها من الاحاديث
المرفوعة المتصلة وهذا سر عظيم من الحكم الدينية فخذها وكن من الشاكرين -

ثم اعلم ان الاحاديث التي مشتملة على الامور الغيبية والاخبار

المستقبلة ليس معيارها الكامل قانون رتبها المحدثون وكملها الراوون بل المعيار الحقيقي الكامل ان تطابق تلك الاخبار واقعات متصصة وتبدو امورا موعودة معهودة ولا يبقى فرق عند المتدبرين - ومن الغى هذا المعيار ولم يلتفت الى الظهورات فهو اجهل الناس بطرق التحقيقات ومبلغ علمه ان يقلد آثارا ظنية ويتبع اخبارا ضعيفة شكية ولا يهدى الى طرق المهتدين - وقال الذين ظلموا ان الخبر الضعيف ضعيف عند اهل السنة ولو ظهر صدقه بالمشاهدة كالانباء المستقبلة اذا بان صدقها بالمعاينة وشتان ما بين حسن الخالقين - وهم يقرؤن حديث خير البرية ان الخبر ليس كالمعاينة ويعلمون ان رسول الله صلى الله عليه وسلم ايد المنقولات بالمعاينات وقال تنبيها للمعرض للمائن ليس الخبر كالمعائن فرغب السامعين فى ان يقدموا شهادة المعائنات ومن اوهامهم الواهية ان كسوف الشمس قبل ايامها المقررة واوقاتها المقدرة ليس ببعيد من الله خالق السموات والارضين - وقالوا ان ابراهيم ابن رسول الله صلى الله عليه وسلم مات يوم العاشر من الشهر وعند ذلك كسفت الشمس باذن الله الرحمان فكيف لا تكسف فى آخر الزمان باذن رب العالمين - ولا يعلمون ان هذا القول ليس بصحيح بل هو من نوع كذب صريح ومن كلمات المفترين -

وذكر ابن تيمية ان هذا القول عن الواقدى فهو باطل بجميع ما فيه فان الواقدى ليس بحجة بالاجماع اذا اسند ما ينقله فكيف اذا كان مقطوعا وقول القائل ان الشمس كسفت يوم العاشر بمنزلة قوله طلع الهلال فى عشرين - ثم مع ذلك قد شهد كالاستقراء الصحيح المحكم والنظر الصحيح الاقوم ان سنة الله قد جرت ان القمر لا ينخسف الا فى ايام كمال النور والشمس لا تنكسف الا فى اواخر ايام الشهور ولا تبديل لسنت رب العالمين -

وكذلك ظهر بناء الخسوف والكسوف على هذه السنة القديمة والعادة المستمرة الظاهرة فاى ضرورة اشتدت لكى نحرف المعنى الصحيح المعلوم واى مصيبة نزلت لكى نبدل المتعارف المفهوم وقد ظهرت الحقيقة التى اراد الله ظهورها فلا تكذبوا بالحق لما جاءكم ولا تعرضوا عن الثابت الموجود والمعاين المشهود - وقد بسطنا كلامنا دعوة للطالبين واثبتنا الامر من الكتاب والسنة واقوال الائمة وسلف الامة فهل

من رجل يتق الله ويتخير سبل الصالحين ۔

ومن اوهامهم ان هذا الحديث ليس حديث نبينا محمد المصطفى بل هو قول الامام الباقر ولا يوجد فيه اسم سيد الورى واما الجواب فاعلم ان هذا امر من امور الدين وما كان للباقر ولا لغيره ان يتكلم بكلام هو من شأن النبيين ۔ وما قال الامام الباقر رضي الله عنه انه قولي وما عزاه الى نفسه فهذا هو الدليل القطعي على انه قول خير المرسلين والدليل عليه انه من عادات السلف انهم اذا نطقوا في الدين بقول وما نسبوا القول للنطق الى انفسهم ولا الى غيرهم من المؤمنين ۔ وما بحثوا فيه كالمستدلين بل نطقوا كالمقلدين فيعنون من ذلك القول قول رسول الله صلى الله عليه وسلم ويذكرونه مرسلاً اشارةً الى شهرته التي تغني عن الاضطرار الى تفتيش اسناد فانه امر احكمه شهرته فما بقيت حاجت عماد آخر هذا هو الحق فتقبل ولا تكن من الممترين ۔

ومن اعظم اوهامهم الذي نشأ من اتباع الظن والهوى وما مس ثدي الصدق ومصاص النوى بل يتضاغى من الطوى انهم يقولون ان للمهدي كانت علامات قريبة من المائتين فلا نقبلك ولا نصدق دعواك ابدا الا بعد ان نراها كلها برأي العين واما قبل ظهورها فلا نظنك الا مفتريا و ناحت المين ومن الكاذبين وهيهات ان نراجعك مقتنا ونعلق بك ثقتنا الا بعد ان يتحقق الآثار كلها فيك ولن نتقبل قبلها ما يقرح من فيك بل نحسبك من المفسدين ۔ اما الجواب فاعلم ان هذه كلها اوهام كالسراب اختلب بها اولئك الملاء واستحذوا عين العذاب فقاموا العلماء مقام المريب الخادع فاضلوا الخلق وكذبوا كلام الصادق الصادع وقلبوا الحق كالدجال الفتان واغروا في الافتنان وجاؤا بتلبيس مبين ۔ والحق الذي يلمع كذكاء ويسر القلوب بضيائه فهو ان الآثار المشتملة على الانباء المستقبلة ليست سواء بل على اقسام ودرجات فمنها البينات ومنها المتشابهات فالخبر الذي حصحصت انوار ظهوره وتبينت لمعات نوره وبان صدقه وحقيقته وانكشفت سككه وطرقه وعرفه عقول الاكياس وشهد عليه شهداء القياس وظهر له سمات حسنة من حلية الصداقة وتنشرت وحققت على حسب الطاقة وما بقي كستر ملغز او كلام موجز بل استبان الحق ولمع الصدق وجمع كلما يشفي العليل ويروي الغليل وراه حزب من المعاينين ۔ فهذا الخبر قد دخل في سلسلة البينات ولا ينطرق ضعف اليه ولو خالفه الوف من الرواة وروايات الثقات فان المشاهدات لا تبطل بالمنقولات والبديهيات

لاترتيب بالنظريات مثلاان كنت تعلم انك حي وتقين الحيات فكيف تصدق موتك بكثرة الشهادات فكذلك اذا حصص امر وبان فلايقال ان راويه كان كاذبا فكذب فيه وان واذا بلغت الانباء الى مرتبة البينات فلاتحتاج صدقها الى تحقيق تقوى الرواة بل هذه حيل وضعت لاخبار ماخوذة من الاحاد ولوكانت متواترة ماكانت محتاجا الى هذا العماد وصدق البينات بين كالشمس في نصف النهار ولايكذبها الامن كان جاهلا او من الاشرار واما الاخبار التي مابلغت الى هذه المرتبة فهي لاتطفئ نور البينات المشهورة البديهة ولوكانت مأة الف في العدة فانها ليست بينة الانوار بل في حجب الاستتار ولوفرضنا ان كلها حق باعتبار صدق الرواة فلاتزول منها الحقائق الثابتة كالمرئيات بل تؤولها ونحتاج حينئذ الى التاويلات فان الاحاد من الاخبار مابلغت الى حد التواتر عند اولى الابصار فصدقها اعتبارية لاحقيقية كالامور المجربة فانا لانعرفها الا باعتبار رواة ظننا انهم من اهل التقوى والضبط والحفظ المعروفة ونسبة هذه القاعدة الى تحقيقات مبنية على المعائنة كنسبة التيمم الى الوضوء عند اهل التحقيق والخبرة فالذي فتح الله عليه ابواب الحقائق من وسايل حقيقية كاشفة للغطاء او من الهامات صحيحة صريحة منزهة عن دخن الخفاء فوجب عليه ان لايتوجه الى ما يخالفه ولايوثر الظن على اليقين وانتم يامتبعي الظنون قد نسيتم الحق عمدا وتخيرتم الظنيات متعمدين ونسيتم الذي يعلم ويشد او قد قال ان الظن لايغني من الحق شيئا والقول الثابت بوسائل حقيقية لا اعتبارية يشابه محكمات الفرقان والامر الذي لم يثبت الا بوسائل اعتبارية فيشابه متشابهات القرآن فالذين في قلوبهم مرض يتبعون المتشابهات ويتركون المحكمات البينات ومن لم يبلغ كلامه الى اليقين تام خلو من انوار فما هو الا كسار في الدنيا ثم لن نجعل المتشابهات تابعة للبينات فاذا وجدنا ان واقعة من الواقعات قد ثبتت وانوار صدقه ظهرت فعلينا ان نؤول كلما يخالفه من الروايات ونجعله تحتها بحسن النيات ومن لم يقتد بهذه القاعدة فلم تزل نفسه في غم حتى تهلكه فيه ايدي الجهلات والعاقل للتدبر ينظر في كيفية تحقق الاخبار في صور كثرة الاثار فاذا رأى خبرا من الاخبار المستقبلة والانباء الآتية انه تبين وظهر صدقه كالامور البديهية المحسوسة فلايبالي آثارا ما ثبتت الى هذا الحد ولوكانت رواتها كلهم ثقات او من الزمر المسلمة بل يعرض عن كل ماخالف طرق الامر الثابتة وحسبه

كالامتعة الردية ولا يشترى الاحتمالات الضعيفة بالامور البينة القوية الواضحة ويعلم ان الخبر ليس كالمعاينة وهذا هو القانون العاصم من العثرة والمذلة فان الامر الذي ثبت بالدلايل القاطعة كيف يزول بالاخبار الاحتمالية وليس الخبر كالمعاين عند المحققين ـ انسيت قول خاتم النبيين او كنت من الجاهلين ـ والذين يجوزون تقديم الآثار الضعيفة على الاخبار الثابتة المشهورة فيحيى كيف ساغ لهم ذلك بعد ما انكشف الغطاء عن وجه الحقيقة وكيف قنعوا على الظنون بعد ما جاء الحق وتجلت انوار اليقين هذا وقد امرنا النظر على آثارهم واصغنا الى اخبارهم فما وجدنا في ايديهم الا ذخيرة الاحاد وفي روايات للمهدي كثير من التناقضات وانواع الفساد فهذا القانون الذي ذكرته والمعيار الذي قررته خير وميزان للذين يريدون تنقيح الامور والتفصي من الزور والحذر وهو انفع واطيب في اعين المحققين وقول فصل للمتنازعين فعليك ان تحقق مرامن الامور حتى يظهر كالبينات ولا يبقى فيه رايحة من المتشابهات فاذا رأيت انه محص وما بقي فيه ظلام الخفاء وظهر كظهور الضياء فاجعله قيما وبعلا للمتشابهات التي ما انكشفت كالبينات فان انتظم بينهما الوفاق والاف الطلاق والتبري والانطلاق وعليك ان تؤمن بالبينات المحكمات على وجه البصيرة مع الاتباع والاقتداء وترد علم حقيقة المتشابهات الثابتة الى حضرة الكبرياء مع ايمانك المجمل بتلك الانباء وهذا هو طريق الاتقاء وسيرة الاتقياء وهذا هو القانون العاصم من الخطاء ام او النجي من بلية تشاجر الاراء واذا راينا بناء الكسوف والخسوف برعاية هذا القانون فوجدنا ذلك البناء ثابتا او كالدر المكنون فكما رئينا من رايته لا توافقه ولا تطابقه بل وجدناها كمطية ابية القياد او كاوابد كثيرة الشراد فاعرضنا عنها كاعراض الصالح من الفساد فخذ تلك النكات وتب مما فات كالصالحين واما قولك ان الحديث يدل على خسوف القمر في اول الليلة فهذا جهل وحمق ونبكي على عجزك وعلى هذه العيلة يا مسكين انظر في كتاب المسمى لسان العرب الذي لم يؤلف مثله عند اهل الادب قال الهلال غرة القمر حين يهل الناس في غرة الشهر وقيل يسمى هلالا لليلتين من الشهر ثم لا يسمى به الى ان يعود في الشهر الثاني وقيل يسمى به ثلث ليال ثم يسمى قمرا وقيل يسمى حتى يحجر وقيل يسمى هلالا الى ان يبهر ضوءه سواد الليل وهذا لا يكون الا في الليلة السابعة قال ابو اسحاق والذي عندي وما عليه الاكثر ان يسمى هلالا ابن ليلتين فانه في الثالثة يتبين ضوءه فانظر ياذي العينين ان كنت من الطالبين ـ

واقعات برسمات جدولا وثريات ان رسول الله صلعم ما سمى القمر في ليلة اولى من الشهر قمرا بل سماه هلالا فان كنت تنكره فاخرج لنا خلافا في ذلك والا فاقبل ما ثبت من رسول الله صلى الله عليه وسلم ان كنت من المومنين - (ن)

نمبر احاديث		صفحه	في اي مقام	مطبع	حصة من متن الاحاديث
١	صحيح البخاري	٢٥٥	كتاب الصوم باب رؤية الهلال	احمدي ميرٹھ	قال ثني عقيل ويونس لهلال رمضان الخ
٢	〃	〃	〃 〃	〃	قول النبي صلعم اذا رايتم الهلال فصوموا
٣	〃	٢٥٦	〃 〃	〃	لا تصوموا حتى تروا الهلال الخ
٤	صحيح مسلم	٣٤٧	كتاب الصيام باب وجوب صوم رمضان لرؤية الهلال	الصاحب دهلي	عن ابن عمر عن النبي صلعم انه ذكر رمضان فقال لا تصوموا حتى تروا الهلال
٥	〃	〃	〃 〃	〃	قال رسول الله صلعم الشهر تسع وعشرون فاذا رايتم الهلال
٦	〃	〃	〃 〃	〃	قال رسول الله صلعم اذا رايتم الهلال
٧	〃	٣٤٨	〃 〃	〃	ذكر رسول الله صلعم الهلال
٨	〃	〃	باب بيان ان لكل بلد الخ	〃	واستهل علي رمضان وانا بالشام فرايت الهلال
٩	〃	〃	〃 〃	〃	ثم ذكر الهلال فقال متى رايتم الهلال
١٠	〃	〃	〃 〃	〃	قال ترائينا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث فقال الخ
١١	〃	〃	〃 〃	〃	انا رائينا الهلال فقال بعض القوم الخ
١٢	〃	٣٤٩	〃 باب بيان قوله صلى الله الخ	〃	قال اهللنا رمضان
١٣	سنن دار قطني	٢٣٢	كتاب الصيام باب الشهادة على رؤية الهلال	فاروقي دهلي	فقال من راى الهلال
١٤	〃	〃	〃 〃	〃	وانهما اهلاه بالامس
١٥	〃	〃	〃 〃	〃	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رايتم الهلال
١٦	〃	〃	〃 〃	〃	اذا رايتم الهلال
١٧	〃	〃	〃 〃	〃	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
١٨	〃	〃	〃 〃	〃	راى الهلال
١٩	〃	٢٣٣	〃 〃	〃	ان الاهلة بعضها اعظم من بعض فاذا رايتم الهلال
٢٠	〃	〃	〃 〃	〃	انهما اهلاه
٢١	〃	〃	〃 〃	〃	ان الاهلة بعضها اكبر من بعض فاذا رايتم الهلال
٢٢	〃	〃	〃 〃	〃	انهما اهلاه بالامس

[illegible]	[illegible]	[illegible]	فی الباب مقام	[illegible]	[illegible]
۲۴	سنن دارقطنی	۲۳۲	کتاب الصیام باب الشهادة علی رؤیة الهلال	فاروقی دہلی	[illegible] الهلال ۔
۲۵	″	″	″ ″	″	شهدوا انهم راوا الهلال بالامس ۔
۲۶	″	″	″ ″	″	ان رجلا شهد عند علی بن ابی طالب علی رؤیة هلال رمضان
۲۷	″	″	″ ″	″	قال الشافعی فان لم تر العامة هلال رمضان ۔
۲۸	″	″	″ ″	″	قال الشافعی من رای هلال رمضان وحده فلیصمه ومن رای هلال شوال
۲۹	″	″	″ ″	″	قال مالک فی الذی یری الهلال رمضان ۔
۳۰	″	″	″ ″	″	ومن رای هلال شوال ۔
۳۱	″	″	″ ″	″	قد راینا الهلال ۔
۳۲	″	″	″ ″	″	قال اهللنا هلال ذی الحجة ۔
۳۳	″	″	″ ″	″	راینا الهلال فقال بعضهم هو لثلث وقال بعضهم لیلتین
۳۴	″	″	″ ″	″	انا راینا الهلال ۔
۳۵	″	۲۳۳	″ ″	″	قال اهللنا هلال رمضان ۔
۳۶	″	″	″ ″	″	واستهل علی رمضان وانا بالشام فرایت الهلال
۳۷	″	″	″ ″	″	ذکر الهلال متی رایتم الهلال
۳۸	″	″	″ ″	″	رجلان یشهدان عند النبی صلی الله علیه وسلم انهما اهلاه بالامس
۳۹	″	۲۳۵	″ ″	″	اصبح رسول الله صلعم صائما صبح ثلثین یوما فرای هلال شوال
۴۰	″	″	″ ″	″	قال رای هلال شوال
۴۱	″	″	″ ″	″	حتی تروا الهلال
۴۲	″	″	″ ″	″	سالت الزهری عن هلال شوال
۴۳	ترمذی	۱۲۱	ابواب الصوم باب ما جاء فی احصاء هلال	نور المطابع دہلی	احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۴	مشکوٰة	۱۷۶	کتاب الصوم باب رؤیة الهلال	[illegible]	قال رسول الله صلعم لا تصوموا حتی تروا الهلال
۴۵		″	″ ″	″	قال رسول الله صلعم احصوا هلال شعبان لرمضان
۴۶		″	″		انی رایت الهلال یعنی هلال رمضان
۴۷		″	″ ″	″	[illegible] ترای الناس الهلال
۴۸		۱۹۷		″	[illegible] راینا الهلال فقال بعض القوم هو ابن ثلاث وقال
۴۹	″	″	″ ″		بعض القوم هو ابن لیلتین ۔
۴۹	″	″	″ ″	″	اهللنا رمضان ۔

الكلام الكلي

في تنبيه المكفرين المجترئين واتمام الحجة على المزورين المكذبين

اعلموا ان هذا الكتاب يوذب كل من اجترء على اولياء الرحمان وغفل عن مراتب اهل العرفان
[illegible] بفضل الله المنان فهما كرامتان لعبد لا يعلم شيئا الا ما علمه الهام القدير الحنان
وان الله يوتي قوما بلغوا في الاخلاص مقاما لم يبلغه احد من اهل الزمان ويعطي لهم ما لم يعط
احد من نوع الانسان ويجعل بركة في افعالهم واقوالهم ونورا في انظارهم وافكارهم ويري الخلق
انهم كانوا من المويدين المقبولين ـ وكذالك جرت سنته واستمرت عادته انه يكرم المتقين و
يهين الفاسقين ولا يضيع عباده المخلصين واذا اعطاهم امرا لاظهار كراماتهم واعلاء
مقاماتهم فالمخالفون لا يقدرون ان ياتوا بمثله ولو افنوا اعمارهم في الافكار واهلكوا انفسهم في
الانظار وما كان لعبد ان يبارز الله وعباده المنصورين فان العلم الماخوذ عن المحدثات لا يساوي
علما حصل من رب الكائنات وهل يستوي البصير والذي كان من العمين ـ وهل يستوي الذين
يمتعون بين كارت السماء والذين هم اهل الارضين كلا بل يجعل الله لاوليائه فرقانا ويزيدهم علما
وعرفانا ويعينهم في طرقهم كلها رحمة منه وحنانا ويبطل كيد المفسدين واذا اراد الله ان يخزي
عبدا من العباد فيجعله من اعداء اوليائه ومن اهل العناد فيتكلم فيه ويوذيه وتخرج كلمات
الشر من فيه وربما يجهل ربه لقلة فهمه وكثرة وهمه وعجزه عن ادراك السر ومبانيه لعلومها
فاذا فهم الحقيقة وما اختار الطريقة فيسقط من عين رعايت الرحمان وينزع الله منه نور الايمان
ويلحقه بالخاسرين وهذا نوع من انواع كرامات الاولياء فان الله يخزي لاكرامهم كل اهل الدعوى
والرياء فالذين يرمونني بالكفر والزندقة ويحسبونني من الكفرة الفجرة كالشيخ البطالوي
المفتري والبطالة وكل من افتي بكفري ونسبني الى الفسق والضلالة وما حمل كلماتي على المحامل

الحسنة فيها انا ادعوهم كلهم كدعوتي النصارى لهذه المقابلة واناديهم لهذه المناضلة ان كانوا من الصادقين وعلمت من ربي انهم من المغلوبين - والله اني لست من العلماء ولا من اهل الفضل والدهاء وكلما اقول من انواع حسن البيان او من تفسير القرآن فهو من الله الرحمان وكلما اخطأت فيه فهو مني وكلما هو حق فهو من ربي ذات ربي ارواني من كاس العرفان ومع ذالك ما ابرئ نفسي من السهو والنسيان وان الله لا يتركني على خطاء طرفة عين ويعصمني من كل مين ويحفظني من سبيل الشياطين - فيا اهل الاهواء والدعاوى والرياء ان كنتم تحسبون انفسكم من اولى العلم والفضل والدهاء او من الصلحاء والاولياء والاتقياء او من الذين يسمع دعائهم كالاحباء فأتوا بمثل ذلك الكتاب في جميع الانحاء وارونى علمكم وقدركم في حضرة الكبرياء وان لم تفعلوا ولن تفعلوا يا معشر السفهاء فتادبوا مع اهل الحق والنور والضياء ولا تعتدوا وكل الاعتداء وما هذا الا صنيعة رب القوي لاهل الغربة الضعفاء وان الكرامات تظهر في وقت توهين الاعداء وان عباد الله ينصرون عند انتهاء الجور من اهل الجفاء واذا بلغ الظلم غايته فيدركهم رب السماء فتوبوا من المعائب والعثرات وبادروا الى الحسنات والصالحات وان الحزم كل الحزم في قبول الكرامة فاقبلوها من قبل الندامة واتقوا سواد الخزي والملامة وكال القيامة فطوبى لكم ان جئتم كالتائبين المتندمين

وهذا خاتمة النصيحة تممنا بها العذر واتمام الحجة والسلام على من
تبلنا قبل المذلة وترك سبيل المجرمين وآخر دعوانا
ان الحمد لله رب العالمين -

الراقم الحقير
المفتقر الى الله الصمد **غلام احمد** عافاه الله وايد
وكان هذا مكتوبا في ذى القعدة سنة ١٣١١ھ من
هجرة نبي العهد ومقبول الاحد
صلى الله عليه وسلم من الازل الى الابد

[illegible]